

سُنی و شیعہ مناظرہ



موجد عقائد شیعیت عبداللہ ابن سبا یہودی: حقیقت یا افسانہ تاریخ کی متنازعہ ترین شخصیت

جلد دوم



اہل تشیع، اہل سنت اور تاریخ کی معتبر روایات کی روشنی میں!

اہل سنت دلائل کے سامنے شیعہ مناظرے بس اور فرار!

اہل سنت: جعفر صادق

اہل تشیع: برانا محمد سعید

شیعہ کی بدترین شکست



کشاف الحقیقة



www.sunnilibrary.com



9-16 اکتوبر 2022



عبداللہ ابن سبا یہودی



موجد عقائد شیعیت



شیعہ مناظر رانا محمد سعید کا آخری ٹرن جاری

- 1- شیعہ کی دلیل 14: ولی کا معنی رسول اللہ کا خلیفہ اور رسول اللہ کا جانشین بزبان عمر (صحیح مسلم) 13
- 2- شیعہ کی دلیل 15: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے، علی میرا جانشین ہے۔ (جامع ترمذی) 15
- 3- شیعہ کی دلیل 16: میری طرف سے کوئی ادا نہ کرے مگر یہ میں یا علی! (جامع ترمذی) 16
- 4- شیعہ کی دلیل 17: خلافت بلا فصل مولا علی کے لئے ابن سبا سے پہلے۔ (المصنف) 18
- 5- شیعہ کی دلیل 18: خلافت بلا فصل مولا علی کے لئے ابن سبا سے پہلے۔ (المسند امام احمد) 19
- 6- شیعہ کی دلیل 19: خلافت بلا فصل مولا علی کے لئے ابن سبا سے پہلے۔ (صحاح الاحادیث) 20
- 7- شیعہ کی دلیل 20: خلافت بلا فصل مولا علی کے لئے ابن سبا سے پہلے۔ (المسند امام احمد) 21
- 8- شیعہ کی دلیل 21: خلافت بلا فصل مولا علی کے لئے ابن سبا سے پہلے۔ (مجمع الزوائد) 22
- 9- شیعہ کی دلیل 22: امام حسن نے حضرت علی کو خاتم الاوصیاء اور وصی الانبیاء کہا (جامع المسانید والسنن) 23
- 10- شیعہ کی دلیل 23: امام حسن نے حضرت علی کو خاتم الاوصیاء اور وصی الانبیاء کہا (مجمع الزوائد) 25
- 11- تین دن لگاتار مسیح جڑ کے بعد شیعہ مناظر کی خباثت کا عملی مظاہرہ! (اسکرین شاٹ) 26
- 12- اعلیٰ ظرفی بمقابلہ کم ظرفی! (اسکرین شاٹس) 27
- 13- سنی مناظر کا اہم ٹرن جسے دیکھ کر شیعہ کی چیخیں نکل گئیں! اس ٹرن کا جواب دینے سے فرار!! 33

- 14- مناظروں میں کس قسم کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں! (دلائل کی اقسام) 34
- 15- مناظروں میں مدعی کے دلائل رد کرنے کے اصول (نفی، منع اور معارضہ) 35
- 16- ابن سبا موجد عقائد شیعیت: اہل سنت کے نقلی و عقلی دلائل کا چارٹ (اسکرین شاٹ) 36
- 17- شیعہ کا پہلا فرقہ العلویہ ہی دراصل السبائیہ ہے۔ شیعہ کی دلیل کا فرق الشیعہ (نوبختی) سے رد 39
- 18- اصحاب ابن سبا کی کارستانیوں! شیعہ کی قدیم ترین کتاب مسائل الامامہ (ناشی اکبر المتوفی 293ھ) 41
- 19- رجال النجاشی کے حوالے پر شیعہ اشکالات کا رد 43
- 20- شیعہ عالم سعد بن عبداللہ القمی کی توثیق از شیعہ کتب (الفہرست باب السین ص 135) 48
- 21- شیعہ عالم سعد بن عبداللہ القمی کی توثیق از شیعہ کتب (رجال النجاشی ص 174) 50
- 22- شیعہ مناظر کی طرف سے اپنے ہی علماء کی کتب میں ان کے اقوال کی سند طلب کرنا! 53
- 23- آخری ٹرن میں شیعہ مناظر کی طرف سے 23 دلائل رکھ کر اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مارنا! 54
- 24- اپنے دلائل میں ضعیف روایات کی بھرمار اور فریق مخالف کو کہا سند دین میں سے ہے! (اسکرین شاٹ) 57
- 25- تین متقدمین علماء کا تعین: وہ اہل علم تھے! آج کا شیعہ زیادہ باخبر: وہ اہل علم نہیں تھے! (اسکرین شاٹ) 58
- 26- اہل علم کا نظریہ جس روایت میں بیان ہو گا وہ روایت ضعیف ہو گی! (رانا سعید شیعہ) 59
- 27- اہل علم کی شہادت نبض قرآن حجت ہے! (شیعہ تفسیر بلاغ القرآن۔ محسن علی نجفی) 61

- 28- شیعہ کی دلیل 1 (ضعیف): سیدنا علی کے لئے نبی نے خلیفتی کا اطلاق کیا۔ (885 امام احمد بن حنبل) 62
- 29- شیعہ کی دلیل 2 (ضعیف): نبی نے سیدنا علی کو اپنا وصی قرار دیا۔ (1016 امام احمد بن حنبل) 64
- 30- شیعہ کی دلیل 3 (ضعیف): سیدنا علی وصی رسول بزبان رسول۔ (5940 امام طبرانی) 67
- 31- شیعہ کی دلیل 4 (ضعیف): دعوت ذوالعشرہ۔ (تاریخ طبری) 68
- 32- ناقلین سے جو پہنچا، ہم نے اسے اسی طرح آگے لکھ دیا ہے جس طرح ہم تک پہنچا ہے۔ (امام طبری) 70
- 33- شیعہ کی دلیل 5 (ضعیف): نبی ﷺ نے فرمایا علی میرا وصی اور وارث ہے (مجمع الصحابہ) 73
- 34- شیعہ کی دلیل 6 (ضعیف): دعوت ذوالعشرہ (تاریخ مدینہ دمشق) 74
- 35- شیعہ کی دلیل 7 (ضعیف): فرمان رسول ہے کہ علی میرا وصی اور خلیفہ ہے۔ (تاریخ مدینہ و دمشق) 76
- 36- شیعہ کی دلیل 8 (ضعیف): علی کے لئے وصی رسول۔ (تاریخ مدینہ دمشق) 77
- 37- شیعہ کی دلیل 9 (مشکوٰۃ): علی وصی رسول، دعوت ذوالعشرہ (فضائل امیر المؤمنین) 78
- 38- شیعہ کی دلیل 10 (باطل استدلال) حضرت علی کی مثال حضرت موسیٰ و ہارون جیسی! (کتاب السنہ) 79
- 39- کیا لفظ بعد سے استصال لازم ہے؟ (تفسیر صافی اور نہج البلاغہ سے شیعہ کی دلیل کا رد) 81
- 40- حضرت علی کو حضرت ہارون سے من کل الوجوہ مشابہت نہیں ہے۔ (چند مختصر دلائل) 85
- 41- شیعہ کی دلیل 11 (باطل استدلال) فرمان رسول ﷺ علی! میرے بعد ہر مؤمن کا ولی ہے (امام احمد) 86

- 42- خبردار! ہوشیار! لفظ ولی سے شیعہ کا عوام الناس کو دھوکا! 87
- 43- شیعہ کی دلیل 12 (باطل استدلال): میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا۔ (مستدرک علی الصحیحین) 88
- 44- شیعہ کی دلیل 13 (باطل استدلال): تو میرے بعد ہر مؤمن کا ولی ہے۔ (السنن الکبریٰ) 89
- 45- شیعہ کی دلیل 14 (باطل استدلال): ولی کا معنی رسول اللہ کا خلیفہ اور جانشین بزبان عمر (صحیح مسلم) 89
- 46- شیعہ کی دلیل 15 (باطل استدلال): علی میرا جانشین ہے۔ (جامع ترمذی) 95
- 47- شیعہ کی دلیل 16 (باطل استدلال): میری طرف سے کوئی ادا نہ کرے مگر یہ میں یا علی! (جامع ترمذی) 97
- 48- مشرکین سے برائت کے لئے سیدنا علی کے انتخاب میں حکمت (اصل حقائق) 100
- 49- شیعہ کی دلیل 17 (باطل استدلال) میں تم میں اہل بیت اور قرآن چھوڑ کر جا رہا ہوں (المصنف) 101
- 50- شیعہ کی دلیل 18 (باطل استدلال) خلافت بلا فصل مولا علی کے لئے ابن سبا سے پہلے (المسند امام احمد) 103
- 51- شیعہ کی دلیل 19 (باطل استدلال) خلافت بلا فصل مولا علی کے لئے ابن سبا سے پہلے (صحاح لاحادیث) 104
- 52- شیعہ کی دلیل 20 (باطل استدلال) خلافت بلا فصل مولا علی کے لئے ابن سبا سے پہلے (المسند امام احمد) 105
- 53- شیعہ کی دلیل 21 (باطل استدلال) خلافت بلا فصل مولا علی کے لئے ابن سبا سے پہلے (مجمع الزوائد) 106
- 54- شیعہ کی دلیل 22 (مشکوٰۃ) حضرت علی خاتم الاوصیاء اور وصی الانبیاء (جامع المسانید والسنن) 107
- 55- شیعہ کی دلیل 23 (مشکوٰۃ) حضرت علی کو خاتم الاوصیاء اور وصی الانبیاء (مجمع الزوائد) 108

- 110 56۔ اہل سنت کی چوتھی دلیل: سبائیوں کو آگ میں جلانا! متفق علیہ روایت (اصول کافی ج 7 ص 66)
- 112 57۔ اصول کافی کی روایت (توثیق مرات العقول۔ باقر مجلسی ج 23 ص 401)
- 115 58۔ وسائل الشیعہ اور اعیان الشیعہ کے حوالاجات (اسکینز)
- 118 59۔ سبائیوں کو آگ میں جلانا! (صحیح بخاری کی دو روایات ج 6922، 3017)
- 119 60۔ کشف الباری شرح صحیح بخاری۔ ج 2 ص 231، 230 (اسکینز)
- 122 61۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری (حدیث 6922)
- 124 62۔ توفیق الباری شرح صحیح بخاری (حدیث 6922)
- 128 63۔ عبداللہ ابن سبا کی پوشیدہ و ظاہری سرگرمیاں (چارٹ)
- 129 64۔ شیعہ کا اہل سنت ٹرن کارڈ کرنے سے فرار، گفتگو کا طریقہ تبدیل !!
- 131 65۔ کم ظرف شیعہ سے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ، ون ٹوون ون کے نام پر شیعہ کے سوالات ہی سوالات
- 136 66۔ راناسعید شیعہ ون ٹوون گفتگو میں بھی جواب دینے کا پابند نہیں تھا! اللہ اکبر (اسکرین شاٹ)
- 137 67۔ عقلی دلائل فریب کاری ہوتے ہیں! راناسعید شیعہ (اسکرین شاٹ)
- 143 68۔ راناسعید شیعہ کی ون ٹوون گفتگو کی فرمائش قبول! لیکن پھر کیا ہوا؟ (اسکرین شاٹ)
- 145 69۔ ابن سبا کی زبان سے عقائد ثابت کرو! شیعہ کا مدعی کی دعویٰ سے ہٹ کر فرمائشی دلیل کا مطالبہ!

- 70۔ راناسعد شیعہ کی آخری ہچکیاں!! کراہیں اور ماتم!! (اسکرین شاٹ) 146
- 71۔ راناسعد شیعہ کی دماغی حالت تشویش ناک! ون ٹوون گفتگو! لیکن ٹرن کا مرحلہ بھی ختم نہیں ہوا! 148
- 72۔ فرمائشی دلیل مانگنا ہٹ دھرمی اور انکار کا بہانہ ہے!! (القرآن) 158
- 73۔ مناظرے میں جواب دینا صرف مدعی پر لازم ہے! راناسعد شیعہ (اسکرین شاٹ) 159
- 74۔ شیعہ نے اہل سنت دعویٰ اور شرائط پر گفتگو کرنے سے ہار مان لی! ابن سبا کی زبانی دعویٰ ثابت کرو! 160
- 75۔ شیعہ کی طرف سے کتے اور بکرے کی مثال اور دندان شکن جواب 163
- 76۔ عبداللہ ابن سبا یہودی کے دور میں شیعہ عقائد کی شروعات اور فرقوں کا لاتناہی سلسلہ!! (چارٹ) 168
- 77۔ شیعہ کی 16 قدیم ترین کتب میں ابن سبا کے متعلق اعترافات (چارٹ) 169
- 78۔ شیعہ کی 7 متاخرین علماء کی کتب میں ابن سبا کے متعلق اعترافات (چارٹ) 170
- 79۔ اہل تشیع کا فرقہ اثنا عشریہ اور قدیم ترین سنی و شیعہ کتب (چارٹ) 171
- 80۔ کیا امام واقعی منصوص من اللہ تھے؟ عقیدہ امامت کی حقیقت (چارٹ) 172
- 81۔ جب شیعہ کے پاس کچھ نہ رہا تو بربک میں بھیجے گئے چارٹس پر گفتگو شروع کر دی!! (اسکرین شاٹ) 176
- 82۔ شیعہ کی چالاکی! پورا مناظرہ ایک سائیڈ پر! چارٹ پر گفتگو کا حق جتنا نا! (اسکرین شاٹ) 178
- 83۔ خود گفتگو سے فرار! فریق مخالف کو کہہ رہا ہے کہ گفتگو سے بھاگ رہے ہو! (اسکرین شاٹ) 181

- 84۔ راناسعید شیعہ کی من مائیاں اور بد معاشیاں!! (اسکرین شاٹ) 182
- 85۔ شیعہ کا دلائل میں خیانت کا شکوہ! استفسار پر بھیجے گئے چارٹ پر اعتراض وارد کریا! (اسکرین شاٹ) 185
- 86۔ اہل تشیع کا دہرا معیار! (اسکرین شاٹ) 188
- 87۔ شیعہ نے جو اشکال پیش کیا وہی اشکال خود پر لاگو کرنے سے فرار! 189
- 88۔ شیعہ مناظر اقوال دکھائے تو اعترافات اور سنی مناظر اقوال دکھائے تو تردید! (اسکرین شاٹ) 191
- 89۔ تینوں علماء کے اقوال کی تردید سید خوئی نے معجم الرجال میں کی ہے! راناسعید شیعہ (اسکرین شاٹ) 193
- 90۔ راناسعید شیعہ نے سید خوئی سے متقدمین علماء کی تردید ثابت کرنے سے میں بھی ناکام! 194
- 91۔ شیعہ کی طرف سے اختیار معرفۃ الرجال کے نسخے سے نامکمل عبارت دکھا کر فریب دینے کی کوشش! 198
- 92۔ راناسعید شیعہ کی غلط بیانی! شیخ طوسی کے حوالے سے خیانت! (اسکرین شاٹ) 202
- 93۔ شیعہ علماء کے اقوال اور علمائے اہل سنت کے اقوال میں کیا فرق ہے؟ (چارٹ) 205
- 94۔ گفتگو ختم کرنے کا اعلان اور شیعہ مناظر کی ایک بار پھر سسکیاں! شیعہ کو دوبارہ موقعہ دیا گیا! 211
- 95۔ شیعہ سے نیکی کرنا راناسعید شیعہ کی نظر میں کمیوں والی حرکت ہے! (اسکرین شاٹ) 216
- 96۔ راناسعید شیعہ آخری ٹرن سے فرار (اسکرین شاٹ) 218
- 97۔ راناسعید شیعہ کو شرط 4 آخر تک سمجھ نہیں آئی!! (اسکرین شاٹ) 222

- 98۔ راناسعد شیعہ کو 9 اکتوبر کو شرط 4 سمجھائی گئی! تمام اشکالات کا جواب بھی دیا گیا! (اسکرین شاٹس) 223
- 99۔ راناسعد شیعہ کو 16 اکتوبر (آخری دن) دوبارہ شرط 4 سمجھائی گئی!! (اسکرین شاٹس) 224
- 100۔ اہل سنت کے ایک ہی سوال پر راناسعد شیعہ کی دوڑیں! (اسکرین شاٹ) 228
- 101۔ راناسعد شیعہ نے سنی مناظر کی ایڈمن شپ ختم کر دی! (اسکرین شاٹ) 229
- 102۔ پھر اس کے بعد چرانگوں میں روشنی نہ رہی!! آج کے شیعوں کی جدید تحقیق (اسکرین شاٹ) 230

گروپ ممبرز کے تبصرے، عبداللہ ابن سبا یہودی پر سنی و شیعہ کتب کے مزید اسکیزز

- 103۔ مناظرے کے بعد وائٹس آپ گروپ ممبرز کے تبصرے! 232
- 104۔ مناظرے کے بعد بھی راناسعد شیعہ کا رونا دھونا!! مدعی کا دعویٰ سائیڈ پر بس یہ مطالبہ پورا کرو! 241
- 105۔ شیعہ گروپ ادع الی سبیل ربک میں شیعہ عالم و شاد کے تبصرے کی اصل حقیقت! 242
- 106۔ کیا عبداللہ ابن سبا کم عقل، کم علم اور جاہل شخص تھا؟ دلائل شیعہ کی غیر منطقی باتیں! 246
- 107۔ مناظرے کے پس منظر میں راناسعد شیعہ کی ایک اور اہل سنت عالم مختار احمد سے مختصر بحث 253
- 108۔ عبداللہ ابن سبا پر سنی و شیعہ معتبر کتب سے اسکیزز جو مناظرے میں پیش نہ کئے جاسکے! 264
- 109۔ پہلی صدی ہجری میں ابن سبا کی جماعت السبائیہ (دیوان اعمش ہمدان و اخبارہ۔ 30-83ھ) 265
- 110۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور تاریخ ابن ابی خثیمہ (ج 3 ص 177) 269

- 271 111۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور تاریخ مدینہ دمشق
- 275 112۔ عبداللہ ابن سبا یہودی کا سبائی گروہ اور المصنف ابن ابی شیبہ
- 280 113۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور میزان الاعتدال (ج 4 ص 116)
- 281 114۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور لسان المیزان (ج 4 ص 483)
- 284 115۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور سیف بن عمر کی روایات کی حیثیت
- 288 116۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور تثبیت دلائل النبوت (عبد الجبار بن احمد المتوفی 415 ہجری)
- 291 117۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور شیعہ کی اصول اربعہ کی کتاب من لایحضرہ الفقیہ (عربی و اردو)
- 297 118۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور شیعہ کی اصول اربعہ کی کتاب تہذیب الاحکام
- 300 119۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور بحار الانوار (باقر مجلسی)
- 304 120۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور انوار النعمانیہ (نعمت اللہ الجزائري)
- 305 121۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور وسائل الشیعہ (شیخ محمد حسن حر العالی)
- 308 122۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید)
- 311 123۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور جامع الرواہ (محمد علی الاربدیلی)
- 313 124۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور رجال العلماہ الحلی

- 125۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور رسالہ فی قواعد العقائد (الشیخ علی حسن خازم) 315
- 126۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور اسرار الامامہ (عماد الدین الحسن بن علی الطبری) 317
- 127۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور الوقفیہ در اسہ التحلیہ (ریاض محمد حبیب الناصری) 319
- 128۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور التحریر الطاوسی (الشیخ حسن بن زین الدین الشہید الثانی) 321
- 129۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور المختار من کلمات الامام المہدی (الشیخ محمد الغروی) 323
- 130۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور السریعہ الحدود (آیت اللہ محمد آصف) 325
- 131۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور خلاصہ الاقوال فی معرفۃ الرجال (علامہ حلی) 327
- 132۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور الوجیزہ فی الرجال (باقر مجلسی) 329
- 133۔ پہلی شیعہ کتاب جس میں فرقہ اثنا عشریہ کا ذکر کیا گیا ہے! (التنبیہ والاشراف) 331
- 134۔ پہلی اہل سنت کتاب جس میں فرقہ اثنا عشریہ کا ذکر کیا گیا ہے! (الفرق بین الفرق) 323
- 135۔ عبداللہ ابن سبا یہودی اور تحف العقول عن آل رسول ﷺ 333
- 136۔ کیا حضرت علی وعباس دونوں حضرات ابو بکر و عمر کو کاذب خائن سمجھتے تھے؟ شیعہ اعتراض کا رد 336
- 137۔ راناسعید شیعہ کی علمی لیول (مختلف اسکرین شاٹس) 339
- 138۔ راناسعید شیعہ اپنی ہی باتوں سے فرار (اسکرین شاٹ) 340

دلیل # 14: ولی کا معنی رسول اللہ کا خلیفہ اور رسول اللہ کا جانشین بزبان حضرت عمر (صحیح مسلم)

رانا محمد سعید شیعہ: ولی کے معنی عموماً ہمارے اہلسنت دوست مولا علیؑ کیلئے جب احادیث میں کرتے ہیں تو کہتے ہیں ولی کے معنی دوست ہے۔ * اہلسنت کی صحیح احادیث میں مولا علیؑ آیا ہے علیؑ میرے بعد ہر مومن کیلئے میرا ولی ہے * آئیے ہم آپ کو اہلسنت کی دوسری بڑی کتاب صحیح مسلم سے انکے دوسرے بڑے بزرگ حضرت عمرؓ کی زبان سے دکھاتے ہیں۔

[illegible]

امام مسلم اپنی صحیح میں طویل روایت نقل کرتے ہیں۔ جس میں حضرت عباس بن عبدالمطلب مولا* علی ع کو برا بھلا کہہ رہے ہیں* اور اس میں رسول اللہ ﷺ کی تقسیم کے سلسلے میں دونوں حضرت عمر کے پاس آئے ہیں حضرت عمر کہتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ابو بکر نے کہا* انا ولی رسول اللہ* (میں رسول اللہ کا جانشین ہوں) لیکن تم دونوں اسے* جھوٹا، گنہگار، عہد شکن اور خیانت کار* سمجھا، پھر ابو بکر کی وفات ہوئی تو میں نے کہا* انا ولی رسول اللہ و ولی ابو بکر* (میں رسول اللہ ص اور ابو بکر دونوں کا جانشین ہوں) لیکن تم دونوں نے مجھے بھی* جھوٹا، گنہگار، عہد شکن اور خیانت کار* سمجھا۔

👉 * ولی کا معنی رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ اور رسول اللہ کا جانشین بزبان حضرت عمر*

* صحیح مسلم کی اس روایت سے ہمارے دو مسئلے ثابت ہوئے*

👉 * ولی کا معنی* خلیفہ، رسول اللہ ص کا جانشین اور رسول ص کی طرف سے امت کا حاکم*

👉 حضرت ابو بکر و عمر کو مولا علی ع کا* جھوٹا، خیانت کار، گنہگار اور عہد شکن* سمجھنا یعنی کہ تبر اکا عقیدہ اور وہ بھی* ابن سبا سے پہلے بہت پہلے اہلبیت و بنو ہاشم سے* (اس غیر متعلق اعتراض کا جواب پیج نمبر 331 پر ملاحظہ فرمائیں)

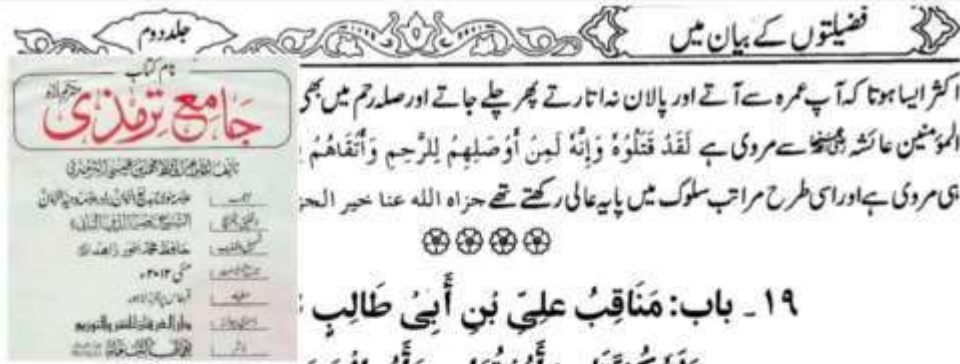
لہذا ثابت ہوا کہ شیخین پر تبر اکا کے بانی ابن سبا نہیں ہے بلکہ خود* مولا علی ع اور بنو ہاشم ہیں*

واضح رہے کہ عباس اور علی ع دونوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ اے عمر ہم نے نا ابو بکر کو ایسا سمجھا، نا تمہیں۔

تردید نا کرنا تو یہی ظاہر کرتا ہے کہ فدک اور وراثت رسول کی تقسیم کے سلسلے میں علی اور عباس دونوں ہی ابو بکر و عمر کو* جھوٹا، گنہگار، عہد شکن اور خیانت کار* سمجھتے تھے اور یہی* شیعہ کا موقف ہے* الحمد للہ یہ عقیدہ بھی* ابن سبا* کے وجود سے پہلے ثابت ہو گیا۔

* علی ع کی خلافت بلا فصل بزبان رسول*۔

دلیل #15: علی تو مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، وہ (علی) میرے بعد تمام مومنوں کیلئے (میرا) جانشین ہے۔ (جامع ترمذی)



باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اور ان کی دو کنیتیں مشہور ہیں ایک ابوتراب دوسری ابوالحسن
(۳۷۱۲) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ
فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً فَانْكُرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاثَرُ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا : إِنَّ
لَقَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْجَرَنَا بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَحَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأُوا بِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ أَخَذَ
الْأَرْبَعَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَمْ تَرِ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ،
ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرِثُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ : ((مَا
تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ لِي كُلِّ
مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي)) . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۲۲۳) .

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اس پر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لے لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت آپ کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہلے آپ کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ آیا اور آپ پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! دیکھئے علی رضی اللہ عنہ نے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا وہی کہا تیسرا اور چوتھا آپ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے اور غضب آپ کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علی سے؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر مومن کا بعد میرے۔

علیؑ کے بارے میں برا بھلا بولنے والوں کو نبی ﷺ نے شٹ اپ کال دیتے ہوئے کہا کہ * تم علیؑ سے کیا چاہتے ہو *، 3 بار ایسا کہا اور پھر کہا * علیؑ تو مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں * مزید کہا کہ وہ (علیؑ) * میرے بعد * تمام مومنوں کیلئے (میرا) * جانشین * ہے ۔

👉 اسکو خلیفہ کیوں مانیں جو کہے میں رسول اللہ کا خلیفہ ہوں۔

👉 اسکو کیوں نامانیں جس کیلئے خود رسول اللہ کہیں یہ * میرا خلیفہ ہے *

اور سب کچھ * ابن سبا نامی کردار کے وجود سے بھی پہلے کا ہے *

الحمد للہ ہمارے عقائد کی بنیاد تو آپکے گھر سے * رسول اللہ ﷺ کی زبانی * ثابت ہو رہی ہے۔ وہ بھی * صحیح اسناد * سے اور آپ ہم پر مکرو فریب کا جال بن کر بہتان لگا رہے ہیں کہ ہم نے یہ عقائد ایک ملعون اور مشرک مرتد سے لیے ہیں۔

* لعنت اللہ علی الکاذبین *

دلیل #16: * میری طرف سے کوئی ادا نا کرے مگر یہ کہ یا میں یا علی * (جامع ترمذی)

* میری طرف سے کوئی ادا نا کرے مگر یہ کہ یا میں یا علی *

👉 جو رسول اللہ ﷺ کے نہیں بلکہ مترجم کے الفاظ روایت میں گھسائے وہ کالے کر دیئے گئے ہیں (بریکٹ میں لکھتا تو اور بات تھی) روایت کو کسی اور سینس میں دکھانے کی کوشش نا کر تا تو کالے نا کیئے جاتے۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ حج کے موقع پر حضرت ابو بکر کو کچھ آیات دے کر بھیجا گیا تبلیغ دین و احکام شریعت کے لئے لیکن (بروایت وحی) پھر واپس لے کر رسول ﷺ نے علیؑ کو دیکر بھیجا اور کہا، * میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر یہ کہ یا میں کروں یا علی *

جب ایک سورہ کی کچھ آیات کی تبلیغ اور کچھ لوگوں کو احکام کی ترسیل علی کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا تو *ساری کی ساری امت* کو دین اور شریعت کیلئے رسول اللہ ﷺ کے بعد علی ع کے حوالے کیسے ناکیا ہو گا۔ فتنہ بر

فضیلتوں کے بیان میں جلد دوم

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمائیے آپ نے فرمایا علی ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابوذر مقداد اور سلمان مجتہد کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔



(۳۷۱۹) عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((عَلِيٌّ مَيِّتٌ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ)) . (اسنادہ حسن) مشکاة المصابيح (۶۰۹۲) صحيح الجامع الصغير (۴۰۹۱) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۸۰) ظلال الجنة (۱۱۸۹)

ترجمہ: روایت ہے حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور [] میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علی اور [] (یہ آپ نے جب فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ براءت کا سنا دیں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

نام کتاب

جامع ترمذی

مترجم از

تأليف: الإمام أبو عيسى الترمذی

علامہ مولانا رفیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

الشيخ نايف الدين الباني

حافظ محمد آفروز اہلحد

مئی ۲۰۱۲ء

قرطاس پرنٹرز لاہور

دار الفرقان للنشر والتوزيع

لغزالف كتيب جامع

ترجمہ

تحقیق و تصحیح

تسہیل و تہذیب

جاریہ اشاعت

مطبوعہ

ڈسٹری بیوٹرز

ناشر

(۳۷۲۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَخْبَى رَسُولُ أَخِيَّتِ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بِهَ وَالْآخِرَةُ)) . (اسنادہ ضعیف) تحریہ

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول کے روتے ہوئے آئے اور کہا اے اللہ کے رسول تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(۳۷۲۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((هَذَا الطَّيْرُ)) فَجَاءَهُ عَلَيْهِ (اسنادہ)

دلیل #17: خلافت بلا فصل مولا علی ع کیلئے وہ بھی ابن سبا کے وجود سے پہلے زبان رسول ﷺ سے۔ (المصنف)

۲۹ - کتاب الفضائل باب ۱:

ساجداً فیدعني ما شاء الله أن يدعني ثم يقول مثل قوله الأول: قل سمع، وسل تعطه، واشفعُ تشفع، فأرفع رأسي فأحمده تحميداً يعلمني فيقال: مثل تعطه واشفع تشفع، فيحد لي حداً، فأدخلهم الجنة، ثم أعود إليه في الرابعة فأقول: يا رب! ما بقي إلا من حبسه القرآن^(۱).

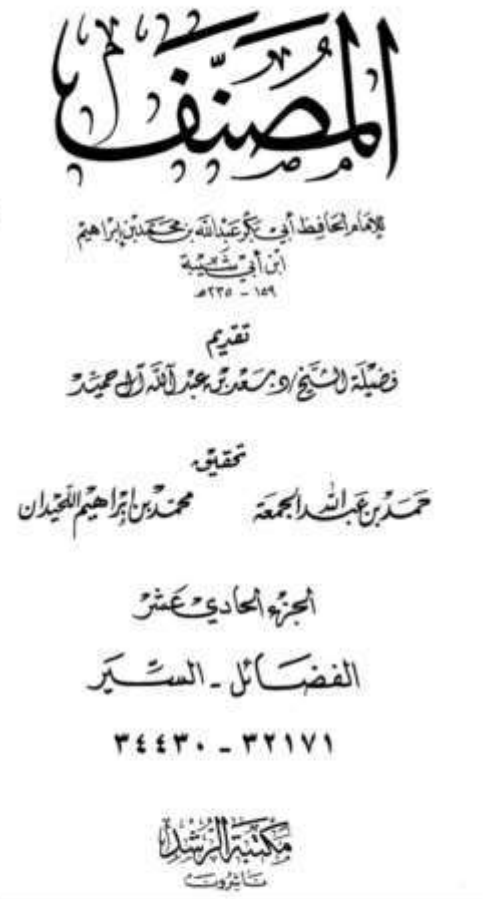
۴۵۱/۱۱ ۳۲۲۱۱ - حدثنا مالك بن إسماعيل ثنا يعقوب بن عبد الله القمي / عن حفص بن حميد عن عكرمة عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله ﷺ: «إني مسك بحجزكم هلموا عن النار، وتغلبوني تغلبون فيها تقاحم الفراش والجنادب، وأوشك أن أرسل حجزكم وأفرط لكم عن أو على الحوض، وتردون عليّ معاً وأشتاتاً».

۳۲۲۱۲ - حدثنا عمر بن سعد أبو داود الحفري عن شريك عن الركين عن القاسم بن حسان عن زيد بن ثابت قال: قال رسول الله ﷺ: «إني تارك فيكم الخليفين من بعدي: كتاب الله وعترتي، أهل بيتي،» **انهما لن يفرقا حتى يرثا عليّ الحوض**.

۳۲۲۱۳ - حدثنا يعلى بن عبيد عن أبي حيان^(۲) عن يزيد بن حيان^(۳) عن زيد بن أرقم قال: بعث إليّ عبيد الله بن زياد، فأتيته، فقال: ما أحاديث (۱) هذا الحديث زاد فيه ناشر (ط س) زيادات كثيرة ليست في الأصول، جاء بها من «المستد»!!

(۲) في (ج) و (ط س): «العمي» والصواب الميث. «التقريب».

(۳) كذا في (ك). وفي (ط س): «حيان» في الموضعين، وفي (ج) يدون نقط، والصواب الميث. انظر: «تهذيب الكمال» (۳۲/۱۱۲، ۱۱۳) وأبو حيان هو ابن أخي يزيد بن حيان التيمي.



خلافت بلا فصل مولا علی ع کیلئے وہ بھی ابن سبا کے وجود سے پہلے زبان رسول ﷺ سے

خلافت بلا فصل مولا علی ع پر میرے استدلال کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے میں رسول ﷺ کے قول مبارک کو نقل کرنا چاہوں گا جسے امام بخاری و مسلم کے استاد * امام ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب المصنف میں نقل کیا ہے۔

"رسول ﷺ نے فرمایا میں تم میں اپنے دو * خلیفے * چھوڑے جا رہا ہوں جن میں سے ایک قرآن ہے اور دوسرا * میری عترت اہلبیت * یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں گے اور عترت و اہلبیت میں حضرات شیخین یا عثمان تو شامل نہیں ہیں۔ یہ فرمان مولا علی ع اور انکی اولاد کے لئے ہی رسول اللہ ﷺ کی خلافت کی وصیت تھی، جیسا کہ اوپر مولا علی ع کے خلیفۃ الرسول ہونے پر دلیل دی جا چکی ہے۔ * اور یہ ابن سبا کے وجود کے ظہور سے بہت پہلے کی بات ہے اور روایت کے سلسلہ سند میں بھی کہیں ابن سبا نہیں ہے *"

دلیل #18: خلافت بلا فصل مولا علی ع کیلئے وہ بھی ابن سبا کے وجود سے پہلے زبان رسول ﷺ سے (المسند امام احمد بن حنبل)

۲۱۵۴۷۔ حدثنا أبو أحمد الزبيري ثنا شريك عن الركين عن القاسم بن حسان عن زيد بن ثابت قال: قال رسول الله ﷺ «إني نارك فيكم خليفتين كتاب الله وأهل بيتي وإنهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض» . جمعياً .

۲۱۵۴۸۔ حدثنا عبد الأعلى عن معمر عن الزهري عن خارجة ابن زيد بن ثابت أن رسول الله ﷺ قال «توضوا مما مست النار» .

۲۱۵۴۹۔ حدثنا يزيد بن هرون أنا يحيى بن سعيد عن نافع بن عمر قال أخبرني زيد بن ثابت أن رسول الله ﷺ رخص في العربة أن تؤخذ بمثل خرصها تمراً يأكلها أهلها وطياً .

۲۱۵۵۰۔ حدثنا يزيد أنا محمد بن إسحق عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت أن رسول الله ﷺ نهى عن المزينة والمحاولة إلا أنه رخص لأهل العراق أن يبيعوها بمثل خرصها .

۲۱۵۵۱۔ حدثنا يزيد بن هرون أنا أبو مسعود الجريدي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري عن زيد بن ثابت قال: كنا مع رسول الله ﷺ في حائط من حيطان المدينة فيه أقبر^(۱) وهو على بقلته فحدث به وكادت أن تلقيه فقال «من يعرف أصحاب هذه الأقبر» فقال رجل: يا رسول الله قوم هلكوا في الجاهلية فقال «لولا أن لا تدافنوا لدعوت الله عز وجل أن

(۲۱۵۴۷) إسناده حسن، سبق في ۲۱۴۷۰

(۲۱۵۴۸) إسناده صحيح، سبق في ۲۱۴۹۰ و ۲۱۵۴۰

(۲۱۵۴۹) إسناده صحيح، سبق في ۲۱۵۳۱

(۲۱۵۵۰) إسناده حسن، وابن إسحق هنا لم يصرح بالسماح لكن له أحاديث كثيرة صرح فيها بسماحه عن نافع كما قالوا. والحديث محمول أيضاً على سابقه.

(۲۱۵۵۱) إسناده صحيح، سبق في ۱۳۳۸۱

(۱) أقبر جمع قبر، وتجمع أيضاً على قبور.

المُسْنَدُ

للإمام
أحمد بن محمد بن حنبل

۱۶۴ - ۲۴۱

شَرَحَهُ وَصَنَعَ فَهَاسَةً
حمزة أحمد الزين

أجزء السارد عشر

من الحديث ۲۱۴۰۳

إلى الحديث ۲۳۳۵۶

دار الحديث
القاهرة

امام احمد ابن حنبل نے یہی روایت اپنی کتاب مسند میں نقل کی اور کتاب کے محقق حمزہ احمد الزین نے سند کو حسن قرار دیا ہے۔

دلیل #19: خلافت بلا فصل مولا علی ع کیلئے وہ بھی ابن سبا کے وجود سے پہلے زبان رسول ﷺ سے (صحاح الاحادیث)

۵۸۴ حرف المجره

۱۱۴۶۷ - إن أحدنا ليضع كما تضع الشاة، ثم أصبحت بنو أسد يعزوني في الدين، لقد خبت إذا وصل عملي. (صحیح)

۱۱۴۶۸ - إنني بين أيديكم فرط لكم، وأنا شهيد عليكم، وإن موعدكم الحوض، وإني والله لأنظر إلى حوضي الآن، وإنني قد أعطيت مفاتيح خزائن الأرض، وإنني والله ما أخاف عليكم أن تشركوا بعدي، ولكني أخاف عليكم الدنيا أن تنافسوا فيها. (صحیح)

۱۱۴۶۹ - إنني بين أيديكم فرط، وأنا عليكم شهيد، وإن موعدكم الحوض، وإني لأنظر إليه من مقامي هذا، وإنني قد أعطيت مفاتيح خزائن الأرض، وإنني لست أخشى عليكم أن تشركوا بعدي، ولكني أخشى عليكم الدنيا أن تنافسوها فيها. (متفق عليه)

۱۱۴۷۰ - إنني تارك فيكم خليفتين كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء والأرض، وعترتي أهل بيتي، وإنهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض، أحدهما أعظم من الآخر: كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض، وعترتي أهل بيتي، ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض، فانظروا كيف تخلقوني فيهما. (صحیح)

۱۱۴۷۱ - إنني تزوجت امرأة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ألا نظرت إليها، فإن في أعين الأنصار شيئا. (صحیح)

۱۱۴۷۲ - إنني تصدقت على ابني بصدقة فاشهد. فقال: هل لك ولد غيره؟ قال: نعم. قال: أعطيتهم كما أعطيت؟ قال: لا. قال: لا أشهد على جور. (صحیح لغیره)

۱۱۴۷۳ - إنني جئت إياكم على الهجرة، ولقد تركت أبوي يبيكان. قال: أرجع إليهما فأضحكما كما أبكتهما. (صحیح)

صحاح البخاري

فيما اتفق عليه أهل الحديث

(النسخة الأصلية الكاملة للأحاديث المتفق عليها)

هذا الكتاب هو من أهم الكتب التي توثق فيها الأحاديث المتفق عليها، وهو من أهم الكتب التي توثق فيها الأحاديث المتفق عليها، وهو من أهم الكتب التي توثق فيها الأحاديث المتفق عليها.

تأليف: محمد بن عبد الله بن أحمد بن حنبل

الطبعة الأولى: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الثانية: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الثالثة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الرابعة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الخامسة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة السادسة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة السابعة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الثامنة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة التاسعة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة العاشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الحادية عشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الثانية عشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الثالثة عشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الرابعة عشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الخامسة عشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة السادسة عشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة السابعة عشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة الثامنة عشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة التاسعة عشرة: ١٤٠٣ هـ

الطبعة العشرون: ١٤٠٣ هـ

اسی روایت کو احادیث المختارہ کی تحقیق کے دوران الدکتور حمزہ احمد الزین نے ان احادیث میں سے قرار دیا جن کے صحیح ہونے پر اہل حدیث کا اتفاق ہے۔ *

دلیل #20: خلافت بلا فصل مولا علیؑ کیلئے وہ بھی ابن سبا کے وجود سے پہلے زبان رسول ﷺ سے (صحیح الجامع

الصغیر)

بجاءهٖ .
(صحیح)
۲۴۵۴ - ۱۱۳۲ - «إني أعطي قوماً أخاف ظلمهم وجزعهم ، وأكل قوماً إلى ما جعل الله في قلوبهم من الخير والغنى ، منهم عمرو بن تغلب» .
(صحیح)
۲۴۵۵ - «إني أوعدك كما يوعدك رجلان منكم» .
(صحیح)
۲۴۵۶ - ۱۱۳۳ - «إني بين أيديكم فرط لكم ، وأنا شهيد عليكم ، وإن موعدكم الحوض ، وإني والله لأنظر إلى حوضي الآن ، وإني قد أعطيت مفاتيح خزائن الأرض ، وإني والله ما أخاف عليكم أن تشرکوا بعدي ، ولكني أخاف عليكم الدنيا أن تنافسوا فيها» .
(صحیح)
۲۴۵۷ - «إني تارك فيكم خليفتين» كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء والأرض ، وعترتي أهل بيتي ، وإنهما لن (۱) يتفرقا حتى يردا علي الحوض» .
(صحیح)
۲۴۵۸ - ۱۱۳۴ - «إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعدي ، أحدهما أعظم من الآخر ، كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض ، وعترتي أهل بيتي ، ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض ، فانظروا كيف تخلفوني فيهما» .
(صحیح)
(۱) في الأصل ولم ، والتصحيح من الجامع .
- ۴۸۲ -

صحيح
«الجامع الصغير زيارته»
(الفتح الكبير)

تأليف
محمد ناصر الدين الألباني

المطبعة: دار الفکر
طبع في دار الفکر
وتمت الطبعة في دار الفکر
وتمت الطبعة في دار الفکر

المجلد الأول

الكتب الإسلامية

اسی روایت کو مشہور محدث علامہ البانی نے اپنی کتاب صحیح جامع الصغیر میں صحیح قرار دے کر نقل کیا ہے۔

دلیل # 21: خلافت بلا فصل مولا علی ع کیلئے وہ بھی ابن سبا کے وجود سے پہلے زبان رسول ﷺ (مجمع الزوائد)

۹۲ - باب فی فضل أهل البيت، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۴۹۵۷ - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى

«والحاكم في المستدرک (۳۸/۴)، وابن سعد في الطبقات الكبرى (۸۹۸/۱، ۹۰، ۹۱)، والبيهقي في دلائل النبوة (۲۸۹/۷)، وابن حجر في فتح الباری (۵۷۷/۱۰، ۵۷۹، ۴۳۱/۵)، والبیہقی فی شرح السنّة (۱۱۵/۱۴)، والتبریزی فی مشکاة المصابیح برقم (۶۱۲۸)، وابن أبی شیبہ (۳۷۹/۳، ۷۴/۱۳)، والمتقی الہندی فی کنز العمال برقم (۳۲۲/۱، ۳۲۲۲۱، ۳۲۲۲۲)، وابن کثیر فی التفسیر (۴۱۷/۱)، والألبانی فی السلسلة الضعيفة برقم (۲۲۰)، والعجلونی فی کشف الخفاء (۲۲۳/۲).

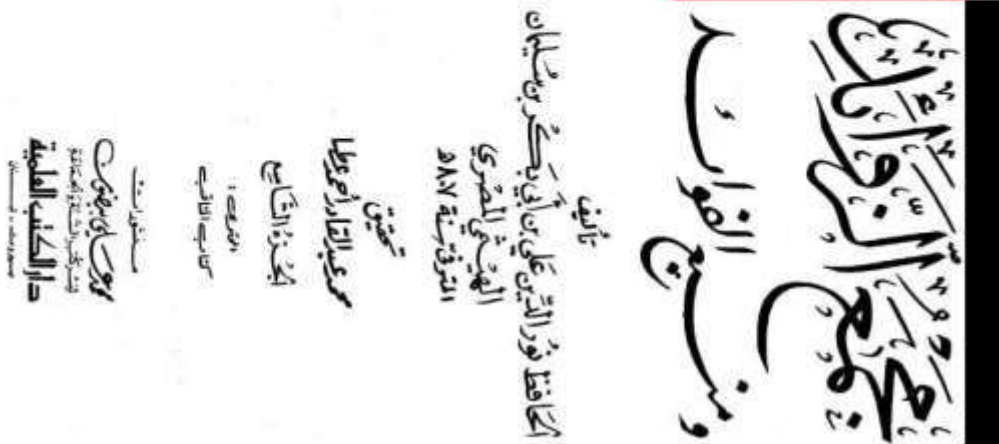
(۱) أخرجه الطبرانی في الأوسط برقم (۶۶۳۶).

(۲) أخرجه الطبرانی في الكبير (۳۰۶/۲۴، ۳۰۷).

كتاب المناقب ----- ۱۸۳

الأرض. وَعِثَرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْرَقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ»^(۱).

رواه أحمد، وإسناده جيد.



اس حدیث کو علامہ بیہقی نے مجمع الزوائد میں نقل کیا اور امام احمد بن حنبل کی سند کو معتبر قرار دیا۔

سکے گا* اور* وصی موسیٰ یوشع بن نون ع* کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ* وہ بھی اسی رات شہید ہوئے تھے جس رات علی ع شہید ہوئے*۔

👉 کیا امام حسن ع معاذ اللہ ابن سبا سے متاثر تھے؟؟؟؟؟ جیسا کہ آپ کے علماء دیگر اصحاب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کچھ اصحاب ابن سبا کے پیروکار بن گئے تھے۔

واضح رہے کہ امام ابن کثیر ایک مؤرخ بھی تھے اور آپ نے تاریخ پر البدایہ والنہایہ لکھی جسے تاریخ ابن کثیر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اور اوپر جس کتاب سے دلیل پیش کی گئی ہے اس کے بارے انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ کتاب* سنت کو قائم کرنے کیلئے ہدایت کا سرچشمہ ہے* جیسا کہ کتاب کے نام میں ہی یہ بات مذکور ہے۔ ابن کثیر نے خطبہ نقل کر کے کہیں بھی* تردید نہیں کی*۔ محقق نے اس خطبہ کی اسناد کے بارے* حسان* یعنی اچھی اسناد کا حکم لگایا ہے۔

دلیل #23: ایک خطبے میں امام حسن ع نے مولا علی ع کو *خاتم الاوصیاء اور وصی الانبیاء* فرمایا۔ (مجمع الزوائد)

۷۷ - باب خطبة الحسن بن علی، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۱۴۷۹۸ - عَنْ أَبِي الطَّيْلِ، قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَذَكَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَاتَمَ الْأَوْصِيَاءِ، وَوَصِيَّ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمِيرَ الصَّادِقِينَ وَالشَّهِدَاءِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ مَّا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ، وَلَا يَبْرُكُهُ الْآخِرُونَ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْطِيهِ الرَّايَةَ فَيُقَاتِلُ جَبْرِيلَ عَنْ يَمِينِهِ،

- (۱) أخرجه الطبرانی في الكبير برقم (۳۴۷).
- (۲) أخرجه الطبرانی في الكبير برقم (۱۶۶).
- (۳) أخرجه الطبرانی في الكبير برقم (۱۶۴).
- (۴) أخرجه الطبرانی في الكبير برقم (۱۷۲).
- (۵) أخرجه الطبرانی في الكبير برقم (۱۷۱).

بِمَجْمَعِ الزَّوَادِكِ
وَمَنْبِغِ الْقَوَائِدِ

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان

الهيثمى المصرى

الترقي سنة ۸۸۷ هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

الترقي سنة ۸۸۷ هـ

كتاب المناقب

مكتبة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

كتاب المناقب ----- ۱۴۳

وميكائيل عَنْ يَسَارِهِ، فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ قَبِضَهُ اللَّهُ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قَبِضَ فِيهَا وَصِيَّ مُوسَى، وَعَجَزَ بِرُوحِهِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي عَجَزَ فِيهَا بِرُوحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الْفُرْقَانَ، وَاللَّهُ مَا تَرَكَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً، وَمَا فِي بَيْتِ مَالِهِ إِلَّا سِعْمَانَةٌ وَحَمْسُونَ دِرْهَمًا فَضَلَّتْ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا حَادِثًا لَأَمَ كَلُومٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ الْآيَةَ، قَوْلَ يُوسُفَ: «وَأَتَيْتُكَ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ» [يوسف: ۳۸]، ثُمَّ أَخَذَ فِي كِتَابِ اللَّهِ.

ثُمَّ قَالَ: أَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ، وَأَنَا ابْنُ الْغُذِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ، أَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ، وَأَنَا ابْنُ السَّراجِ الثَّيَرِ، وَأَنَا ابْنُ الَّذِي أَرْسَلَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَأَنَا مَنْ أَهْلَ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، وَأَنَا مَنْ أَهْلَ الْبَيْتِ الَّذِينَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَوَدَّتَهُمْ وَوَلَّاهُمْ، فَقَالَ: فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ ﷺ: «قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى» [الشورى: ۲۳].

۱۴۷۹۹ - وَفِي رِوَايَةٍ: وَفِيهَا قَتْلُ يَوْشَعَ بْنِ نُونٍ عَنْ مُوسَى ^(۱).

زَوَادِ الطَّبْرَانِي فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ بِإِخْتِصَارٍ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ، وَأَبُو يَعْلَى بِإِخْتِصَارٍ، وَالْبَزَارُ بِنَحْوِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَيَعْطِيهِ الرَّايَةَ، فَإِذَا شَمَّ الْوُغَى فَقَاتَلَ جَبْرِيلَ عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ: وَكَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ. وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِخْتِصَارٍ كَثِيرٍ، وَإِسْنَادُ أَحْمَدَ وَبَعْضُ طَرُقِ الْبَزَارِ وَالطَّبْرَانِي فِي الْكَبِيرِ حَسَنًا.

یہی خطبہ امام حسن ع کا نقل کیا ہے امام ہشٹی نے مجمع الزوائد میں اور انہوں نے بھی کہیں اسکی تردید نہیں کی نایہ کہا کہ یہ *ابن سبا* کا ایجاد کردہ عقیدہ ہے حالانکہ انہوں نے *مجمع الزوائد* کو اپنے زمانے سے پہلے کی ڈھیروں کتابوں کی روایات اور انکے رواۃ پر تحقیق کر کے لکھی ہے *

انہوں نے خود اسکی اسناد پر حسان کی مہر ثبت کر کے یہ تائید کر دی کہ مولا علیؑ کیلئے وصی رسول ﷺ کا نظریہ امام حسنؑ کا نظریہ ہے ناکہ کسی ملعون ابن سبا کی ایجاد۔

عبدالحمید بلوچ: رانا صاحب آپ اپنے ٹرن ختم ہونے کا وقت بتائیں۔؟؟

رانا محمد سعید شیعہ: بے چینی کس بات کی ہے محترم

؟؟؟

شیعہ مناظر کی کم ظرفی اور گھٹیا پر !!!
تین دن لگاتار میسجز کے بعد فریق مخالف
کو مجبور کیا کہ وہ کوئی رخصت نہیں دیں
گے !! شرائط کا من پسند مفہوم بھی صرف
ان کے لئے خاص تھا!

رانا محمد سعید شیعہ: آج رات 11 بج کر 10 منٹ

پر۔ اور ہاں قریشی صاحب کو بتادیں کہ اسے گفتگو ٹو
دی پوائنٹ اور شرائط کے مطابق ہی کرنا ہوگی۔ یہ

دن والی رخصت جناب نے مجھے اپنی مرضی سے
دی تھی * سرچڑھ کر * تو میں ایسی کوئی رخصت
نہیں دینے والا۔



تین دن لگاتار شیعہ مناظر کا ٹرن،
بے شمار جوابات اور آخر میں خباثت
کا عملی مظاہرہ!

اعلیٰ ظرفی بہ مقابلہ
کم ظرفی

13 اکتوبر 2022 کے دن
ڈھائی بجے رانا سعید شیعہ
نے اپنا ٹرن شروع کیا۔

2 15 اکتوبر 2022 کی شام چھ بجے
کے قریب شیعہ مناظر نے اپنے
ٹرن کو ختم کیا۔



اہل تشیع کو اپنے
بنیادی عقائد ثابت
کرنے اور ابن سبا کی
کالک صاف کرنے کا
پورا پورا موقعہ دیا گیا!

کیا تین دن کی رخصت شیعہ مناظر کی خواہش نہیں تھی؟
شیعہ مناظر کو مزید وقت درکار نہیں تھا؟ اصل حقائق

اعلیٰ ظرفی بمقابلہ کم ظرفی

1
ڈھائی بجے سے رات دس بجے تک رانا سعید شیعہ کاٹرن جاری رہا تو ان کو توجہ دلائی گئی۔

2
بارہ بجے تک جوابات مکمل کر لیں۔ اس کے بعد میرا ٹرن شروع ہوگا۔
اللہ حافظ

October 13, 2022
10:09 PM ✓

October 13, 2022
10:13 PM ✓

عبدالحمید بلوچ اہلسنت سکھر
رانا صاحب آپ موجود ہیں۔؟؟ 10:22 PM

رانا محمد سعید شیعہ بذاتہ
You
بارہ بجے تک جوابات مکمل کر لیں۔ اس کے بعد میرا ٹرن شروع ہوگا۔
اللہ حافظ
شرائط میں طے ہے کہ جس کی ٹرن ہو گی وہ جب جب وقت ملے گا جواب دے گا، کوئی جلدی نہیں۔ آرام فرمائیے اور یکطرفہ فیصلوں سے گریز کیجئے، گروپ آپکا ہے اسکا مطلب یہ نہیں کہ یکطرفہ من مانیوں شروع کر دیں گے۔
10:22 PM
10
عبدالحمید بلوچ اہلسنت سکھر
رانا صاحب آپ موجود ہیں۔؟؟
میری ٹرن چل رہی ہے، اور مجھے اور بھی کام ہے اسلئے انتظار کیجئے۔ شرائط میں طے ہے کہ جلد بازی نہیں کی جائے گی بلکہ جس کی ٹرن ہو گی وہ وقت ملنے پر جواب دیتا رہے گا۔
10:23 PM

2
رانا سعید شیعہ کو شرائط میں یہ بات بھی سمجھ نہ آ سکی کہ تین دن کی رخصت کس مقصد کے لئے دی گئی تھی اور ٹرن میں تین جوابات کی قید کیوں لگائی گئی تھی!

آخر کیا وجہ تھی کہ شیعہ مناظر خود تو
لگاتار تین دن تک جوابات دیتا رہا اور
سُنی مناظر کو جوابات بھیجنے کے لئے دو
گھنٹے دینے کے لئے بھی تیار نہ تھا!

3

اعلیٰ ظرفی بمقابلہ
کم ظرفی

گروپ ایڈمن نے بھی رانا سعید شیعہ
کے لمبے ٹرن اور مسلسل جوابات پر
تشویش کا اظہار کیا!

کشف الحقیقة
only admins can send messages
October 13, 2022 10:23 PM

عبدالحمید بلوچ اہلسنت سکھر
رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق
میری ٹرن چل رہی ہے، اور مجھے اور بھی کام ہے
اسلئے انتظار کیجئے۔ شرائط میں طے ہے کہ جلد
بازی نہیں کی جائے گی بلکہ جس کی ٹرن ہو گی وہ...
کوشش کریں ایک دو گھنٹے کے اندر کام کاج
سے فارغ ہوکر گفتگو پر توجہ دیں،
اگر ایک ٹرن دس دس گھنٹے پر مشتمل ہوا تو
گروپ میں صرف تین ممبر باقی رہ جائے گے۔
میں، آپ اور ممتاز قریشی۔ 😊😊
10:36 PM

عبدالحمید بلوچ اہلسنت سکھر
رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق
کوشش کریں ایک دو گھنٹے کے اندر کام کاج سے
فارغ ہوکر گفتگو پر توجہ دیں،
اگر ایک ٹرن دس دس گھنٹے پر مشتمل ہوا تو گروپ...
کوئی بات نہیں ایسا ہو بھی گیا کوئی مسئلہ
نہیں، پی ڈی ایف آ جاتی ہے ویسے بھی
قریشی صاحب کی۔ حوصلہ رکھئے، کچھ
زیادہ مسئلہ ہے تو قریشی سے کہئے نہیں صبر
ہو رہا تو کر لیجئے آپ اپنی ٹرن شروع
10:38 PM

بلکہ کر لیجئے انہیں کہیں۔ میں روک رہا ہوں
اپنی ٹرن یہاں
10:38 PM

کوئی مسئلہ نہیں
10:39 PM

عبدالحمید بلوچ اہلسنت سکھر
رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق
بلکہ کر لیجئے انہیں کہیں۔ میں روک رہا ہوں اپنی
ٹرن یہاں
آپ خود کو روکے مت اپنا ٹرن مزید ایک گھنٹے
تک جاری رکھیں.....
اس کے بعد ممتاز قریشی کو موقع دیا جائے گا۔
10:39 PM

شیعہ مناظر نے احسان کرتے
ہوئے آٹھ گھنٹے بعد اپنے ٹرن کو
روکنے کی بات کی۔

کیا اہل تشیع حضرات کو مناظروں میں
رعایتیں دینی چاہئیں!؟ خاص طور ان
نام نہاد علماء کو جنہیں اخلاق، ادب
اور مہذب رویے کی الف کا بھی پتہ نہ
ہو!!

اعلیٰ ظرفی بمقابلہ
کم ظرفی

4



گروپ ایڈمن نے بھی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا!
رانا سعید شیعہ کی پریشانی، جھنجھلاہٹ اور بے
چینی کو تمام گروپ ممبرز نے محسوس کیا!

اہل سنت مناظر نے اعلیٰ ظرفی کا
مظاہرہ کرتے ہوئے شیعہ مناظر
کو موقع دیا کہ وہ سکون سے
شیعیت کا دفاع کریں، کوئی جلدی
نہیں ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: محترم قارئین جتنے بھی دلائل پیش کیے وہ تمام کے تمام اہلسنت کتب سے ہیں سوائے علامہ ابن عقدہ کے حوالے کے۔

مذکورہ بالا احادیث جو جید محدثین کی کتب سے پیش کی گئی ہیں جن میں * مولا علی کیلئے وصی رسول ہونا اور خلیفۃ الرسول ہونا مذکور ہے اور ان کی سند میں کہیں بھی ابن سبا نہیں ہے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مولا علی ع کیلئے وصی رسول ہونا اور خلیفۃ الرسول ہونا * ابن سبا کے وجود سے پہلے ہی موجود تھا۔

* یہ قریشی صاحب کے دعویٰ کا رد ہے کہ جو عقائد ابن سبا کے وجود سے پہلے ہی موجود تھے اور جن کو روایت کرنے میں کہیں بھی ابن سبا نہیں ان کا بانی ابن سبا کیسے ہو سکتا ہے *

کیونکہ قریشی صاحب کی واحد دلیل وہ بلا سند اور مبہم خبر ہے جو کہ انہوں نے تین تاریخی کتب سے درج کی ہے۔ الفاظ ایک جیسے ہیں اس لئے قوی ہے کہ ایک سے دوسرے نے نقل کیا اور دوسرے سے تیسرے نے۔

قریشی صاحب سے جب جب سند کا مطالبہ ہوا تو موصوف نے منگھڑت اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو آپ کے ثقہ عالم نے بیان کیا ہے اور اصحاب علی سے بیان کیا ہے تو سند کی بات کی حالانکہ یہ علمی خیانت اور عوام الناس کو گمراہ کرنے کی ایک کوشش کر رہے ہیں۔ * اپنے بنائے ہوئے منگھڑت اصول پر رہتے ہوئے قریشی صاحب کسی بھی روایت کی سند پر کلام کرنے کے حقدار نہیں ہیں *

* یہاں تک کی گفتگو کا خلاصہ *

قریشی صاحب نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں صرف ایک بلا سند مہجول قول پیش کیا جس پر انہوں نے غیر متعلقہ روایات جن کا دعویٰ میں موجود پانچ عقائد سے کوئی تعلق نہیں، انہیں فریب کاری سے اپنے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کی جبکہ ان روایات میں صرف ابن سبا کے متعلق حضرت علی ع کی الوہیت کا عقیدہ مذکور ہے اور اسی بناء پر

ابن سباء پر لعنت بھی بھیجی ہے ہمارے آئمہ ع نے اور الحمد للہ ہم بھی اس پر اور ہر اس شخص پر جو مولا علی ع کیلئے الوہیت کا قائل ہو لعنت بھیجتے ہیں۔۔

قریشی صاحب سے ہمارا دوبارہ مطالبہ ہے کہ قریشی صاحب اپنے دعوے کے الفاظ پر قائم رہتے ہوئے کوئی ایک صحیح روایت پیش کریں جس میں ابن سباء کے یہ پانچ عقائد مذکور ہوں اور ہمارے کسی بھی عالم نے اس بناء پر اس بات کی تائید کی ہو کہ ان عقائد کا بانی ابن سباء ہے۔

مجھے یقین ہے وہ کوئی بھی ایسی مسلمہ چیز پیش کرنے سے عاجز رہیں گے، جیسا کہ اب تک وہ عاجز رہے ہیں اور فقط موضوع سے غیر متعلقہ روایات اور بلا سند مجہول قول کو لیکر فریب دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ یہاں میں اپنی ٹرن ختم کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ قریشی صاحب گروپ پر کنٹرول ہونے کی وجہ سے من مانے رویے سے پرہیز کریں گے (حالانکہ کریں گے نہیں)۔

یہاں تک کے دلائل کا ایک مرحلہ تقریباً مکمل ہوتا ہے اور اگلے مرحلے میں ہم اصولوں کے مطابق ان پوائنٹس پر گفتگو کریں گے کہ جن پر میرا جواب دعویٰ ہے کہ ہمارے عقائد کا ماخذ و مبانی رسول اللہ ﷺ اور آئمہ ع کی وہ روایات ہیں جنہیں ہمارے محدثین کرام نے اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے اور انکی تائید فرمائی ہے ناکہ بلا سند اور مجہول اقوال۔

شیعہ مناظر رانا سعید کے چار دن مسلسل جوابات کا اہل سنت کی طرف سے ڈیڑھ گھنٹے میں منہ توڑ مدلل رد

سنی مناظر کا اہم آخری ٹرن جسے دیکھتے ہی شیعہ مناظر کی چچیں نکل گئیں!!

شیعہ مناظر نے اس ٹرن کا رد کرنے سے فرار اختیار کر لیا!!!



جعفر صادق: شرط 1 کی صریح خلاف ورزی۔! آپ نے کہہ دیا تضادات ہیں، دجل و فریب ہے تو بس کافی ہے۔؟

آپ کے کہنے سے میری دلیل رد ہو گئی۔؟

میرے دلائل اصول مناظرہ کے مطابق نقلی و عقلی بنیادوں پر ہیں، استدلال کی تائید اعترافات شیعہ متقدمین جید علماء کرام سے دکھائے گئے ہیں۔

اس ٹرن میں پہلے یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ مسلمہ اصولوں کے مطابق دلائل کی اقسام کتنی ہیں، اور اصول مناظرہ کے مطابق آپ میرے دلائل کس طرح رد کر سکتے ہیں۔



دلائل کی اقسام

دلیل گمراہی

تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا،
(اور) کہا کہ اسے آدم! کیا میں تمہیں دلیل
دوں (راؤد کھاؤں ایک ایسے) درخت
کی (جو) ہمیشہ کی زندگی کا (فائدہ
دے) اور (ایسی) بادشاہت (دے) کہ کبھی پرانی
نہ ہو؟ [سورۃ طہ: 120]

اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، اس میں سے
مٹ کھاؤ، اور ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ (مسلمانو)
شیاطین اپنے دوستوں کو وحی کرتے (ورغلاتے)
رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے بحث کریں۔ اور اگر تم
نے ان کی بات مان لی تو تم یقیناً مشرک ہو جاؤ گے۔
[سورۃ الانعام: 121]

کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر غور کیا جس کو اللہ نے
سلطنت کیا دے دی تھی کہ وہ اپنے پروردگار (کے وجود
ہی) کے بارے میں ابراہیم سے بحث کرنے لگا؟ جب ابراہیم
نے کہا کہ: میرا پروردگار وہ ہے جو زندگی بھی دیتا ہے اور
موت بھی، تو وہ کہنے لگا کہ: میں بھی زندگی دیتا ہوں اور
موت دیتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا: اچھا اللہ تو سورج کو مشرق
سے نکالتا ہے، تم ذرا اسے مغرب سے تو نکال کر لاؤ، اس پر
وہ کافر مہبوت ہو کر رہ گیا۔ اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت
نہیں دیا کرتا۔
[سورۃ البقرہ: 258]

دلیل ہدایت

وہ دلیل جس میں ایسے امور مذکور ہوں جن کا تعلق عقل سے ہے۔
دلیل عقلی کے ذریعہ ہر صاحب عقل دعویٰ کو سمجھ سکتا ہے۔ اگر
مخاطب کافر و مشرک ہو تو بھی عقل سلیم اسے یہ بات منوانے پر
مجبور کرے گی کہ جو امور (باتیں) دلیل میں موجود ہیں وہ عقل
کے مطابق ہیں۔

دلیل عقلی

وہ دلیل عقلی جس کو منکرین سے استفہام (سمجھانے کی
غرض سے پوچھنا) کے طور پر بیان کیا جائے اور ساتھ
ہی ان کی تسلیی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جواب
بیان کیا جائے۔

دلیل عقلی مع اعتراف الخصم (مخالف)

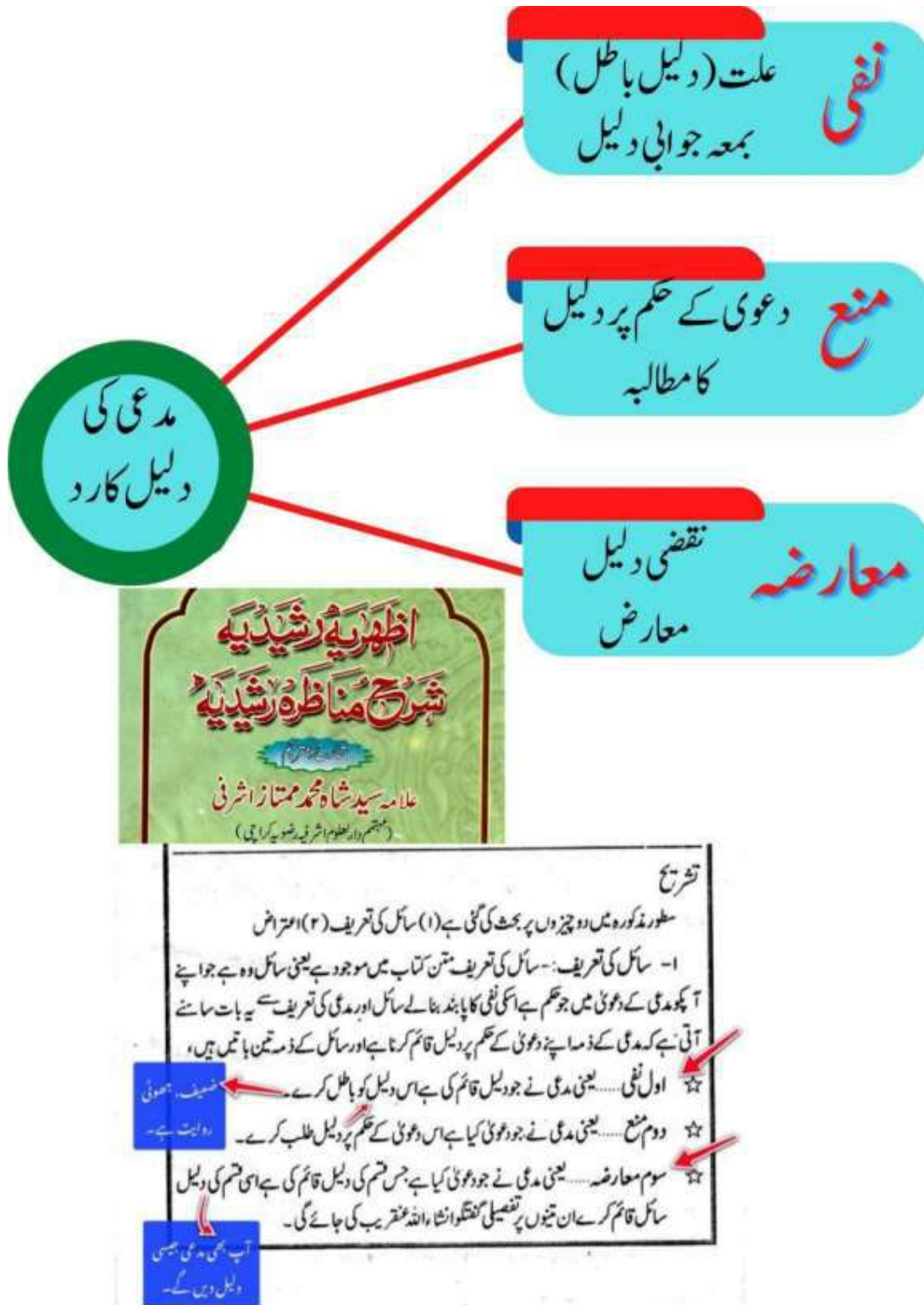
جب دعویٰ کے اثبات (ثابت کرنے)
کے لئے کوئی دلیل (روایت) پیش کی
جائے تو وہ نقلی دلیل کہلائے گی۔

دلیل نقلی

جی سلفیہ کی طرف سے اعلان کہ میں جو کچھ کہ رہا ہوں
اپنی طرف سے اور اپنی رائے سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ
مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت و وحی یہ حکم ملا ہے کہ
میں یہ دعویٰ اور مضمون تم تک پہنچاؤں۔

دلیل وحی

فریق مخالف اس طرح رد کر سکتا ہے۔



سب منصف مزاج دیکھ سکتے ہیں کہ میرے دلائل عین مسلمہ اصولوں کے مطابق ہیں۔

ابن سبا ملعون موجد عقائد شیعیت یا افسانہ دعوی اہل سنت

شیعہ اثنا عشریہ کے بعض اہم عقائد سیدنا علی خلیفہ بلا فصل، وصی رسول اللہ، عقیدہ امامت، خلفائے ثلاثہ سمیت 99.99 فیصد صحابہ کرام پر الزام بازی اور تبرہ۔ (معاذ اللہ) اور عقیدہ رجعت (نبی اور ائمہ اہل بیت کی زندہ ہو کر دوبارہ دنیا میں واپسی) ان سب عقائد کا موجد عبداللہ ابن سبا یہودی ملعون ہے۔

دلائل عقلی

دلائل نقلی

1 کوئی بھی نو مسلم یکا یک اسلام قبول کر کے حضرت علی کی خدائی اور اپنی نبوت کا دعوی نہیں کر سکتا جب تک ہم خیال جماعت کا ساتھ نہ ہو!

1 عبداللہ ابن سبا قبول اسلام کے بعد حضرت علی کے اصحاب میں شامل ہو گیا تھا۔ (تین اہم شیعہ اسماء الرجال)

2 ابن سبا طردماغ اور یہودی عالم اسلام قبول کر کے حضرت علی کی خدائی کا دعوی اور دعوی نبوت کر کے خود کو موت کے حوالے کیوں کرے گا؟ کیونکہ اسلام قبول کرنے کا کوئی خاص مقصد حاصل ہی نہیں ہوتا!

2 عبداللہ ابن سبا اور ساتھیوں نے حضرت علی کے سامنے خدائی کا دعوی اور ابن سبا کی طرف سے دعوی نبوت۔ (اہل تشیع کی تین صحیح روایات)

3 مختصر وقت میں مسلمانوں کو مشرکانہ عقائد منوانا ممکن نہیں ہے۔ ابن سبا نے محبت اہل بیت کا فائدہ اٹھا کر پہلے یہ پانچ عقائد بتا کر ہم خیال گروہ تیار کیا اس کے بعد دعوی نبوت اور حضرت علی کی خدائی کا دعوی کر دیا!

3 تین ثقہ معتبر ترین شیعہ علماء نے حضرت علی کے اصحاب کو اہل علم کہتے ہوئے یہ اعتراف کیا ہے کہ پانچوں شیعہ عقائد کی شروعات کا ذمہ دار ابن سبا تھا۔

پہلی دلیل ➡ عبداللہ ابن سبا۔ قبول اسلام کے بعد اصحاب سیدنا علی میں شمولیت

(شیعہ اسماء الرجال کی تین کتب کے اسکینز)

دوسری دلیل ➡ عبداللہ ابن سبا نے اپنے ساتھیوں سمیت حضرت علی کی خدائی کا دعویٰ ان کے ہی سامنے کر دیا!

(اہل تشیع کی تین صحیح روایات)

استدلال: تین ثقہ معتبر ترین شیعہ علماء سعد بن عبداللہ (المتوفی 301 ہجری)، علامہ نو بختی (المتوفی 310 ہجری)، اور علامہ الکشی (المتوفی 340 ہجری) کی طرف سے حضرت علی کے اصحاب کو اہل علم کہتے ہوئے یہ اعتراف بیان کیا گیا ہے کہ دعویٰ میں موجود پانچوں شیعہ عقائد کی شروعات کا ذمہ دار یہی شخص عبداللہ ابن سبا تھا۔

عقلی دلیل: ابن سبا جیسا یہودی عالم اور شاطر شخص اتنا معصوم تو نہ تھا کہ اسلام قبول کر کے حضرت علی کی خدائی کا دعویٰ کر کے خود کو موت کے حوالے کر دے۔ ایسا کرنے سے اسلام قبول کرنے کا کوئی خاص مقصد حاصل ہی نہیں ہوتا!

اس کے علاوہ مختصر وقت میں دیگر کئی مسلمانوں کو براہ راست مشرکانہ عقائد منوانا ممکن بھی نہیں ہے۔ ابن سبا نے پہلے واقعی حضرت علی اور اہل بیت کے محبت کو دیکھتے ہوئے کم علم مسلمانوں کے اپنے فریب میں پھنسایا، اسی لئے دور قدیم سے دور جدید تک سنی و شیعہ جید علماء کی اکثریت ابن سبا کو ہی ان پانچ شیعہ عقائد کا موجد ابن سبا کو ہی کہتے آرہے ہیں۔



جی جی بالکل۔۔ آپ کی بات قابل حجت ہے،
آپ نے کہہ دیا خود ساختہ اصول تو بس یہ
خود ساختہ اصول ہو گئے!!

محترم۔۔۔ آپ جتنا چاہیں مجھے برا بھلا کہتے
رہیں۔۔۔ وہ آپ کا دین و ایمان اور تعلیم و
تربیت۔۔۔ بحر حال میں نے گفتگو کو براہ
راست اصول مناظرہ کے تابع کر دیا ہے۔

آپ کو مکمل اجازت ہے، اصول مناظرہ کے
مسلمہ اصولوں کے مطابق میرے تمام دلائل
کا رد کرنا چاہیں تو بسم اللہ کریں۔

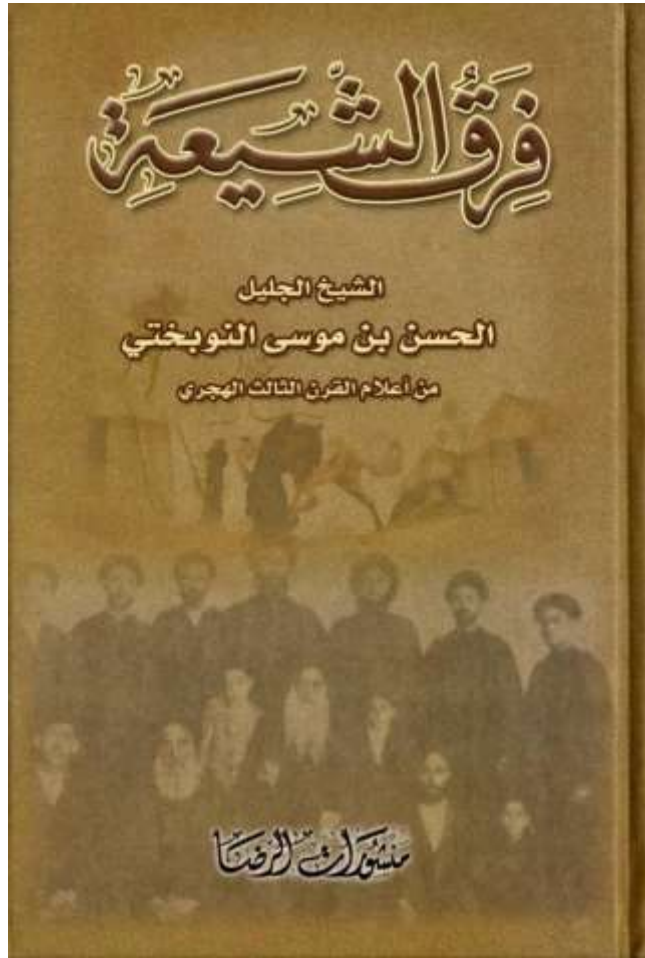
اگر مزید وقت درکار ہو تو میں شرائط کے
مطابق دو دن تک انتظار بھی کر سکتا ہوں، مجھے
کوئی جلدی نہیں ہے۔

عوام تک حق پہنچانا میرا مقصد ہے، اگر میری
تحقیق میں یا میرے دلائل یا استدلال میں کوئی کمزوری ہے تو آپ علمی انداز سے رد پیش کر سکتے ہیں۔

بھائی میرے۔۔۔ صرف کشی نے یہ اعتراف بیان نہیں کیا بلکہ دو اور جید شیعہ علماء نے بھی یہی حقیقت ابن سبا کے
متعلق نقل کی ہے۔ آپ اس کے معارض اقوال پیش کریں۔ آپ کی ذاتی تاویل ہر گز تسلیم نہیں کی جائے گی۔

فرق الشیعہ نوبختی کے مطابق شیعہ کا پہلا فرقہ العلویہ تھا۔ (شیعہ مناظر)
حقیقت: یہ العلویہ فرقہ ہی دراصل السبائیہ تھا۔ فرق الشیعہ نوبختی!!

آپ نے نوبختی کی فرق الشیعہ سے العلویہ فرقے کو شیعہ فرقہ ہونے کی بات کی ہے۔ میں دکھاتا ہوں کہ نوبختی نے جس فرقے کو شیعہ العلویہ بیان کیا ہے وہ دراصل السبائیہ ہی تھے۔ جب سیدنا علی رض کی شہادت ہو گئی تو اس کے بعد السبائیہ فرقہ ظاہر ہوا، یعنی پہلے اس فرقے کی سرگرمیاں خفیہ، زیر زمین تھیں۔



شیعیت کے بنیادی عقائد اسی فرقہ العلویہ (السبائیہ) کے تھے، ابن سبا ملعون ان تمام عقائد کو گھڑنے والا تھا!

الجارودية الزيدية

(وفرقه) منهم يسمون الجارودية^(۱) قالوا بتفضيل علي عليه السلام ولم يروا مقامه يجوز لأحد سواه وزعموا أن من دفع علياً عن هذا المكان فهو كافر وأن الأمة كفرت وضلت في تركها بيعته وجعلوا الإمامة بعده في الحسن بن علي عليه السلام ثم في الحسين عليه السلام ثم هي شورى بين أولادهما فمن خرج منهم مستحقاً للإمامة فهو الإمام وهاتان الفرقتان هما اللتان تتحلان أمر زيد بن علي بن الحسين وأمر زيد بن الحسن بن علي بن أبي طالب ومنها تشعبت صنوف «الزيدية».



اختلاف الشيعة العلوية بعد قتل أمير المؤمنين علي عليه السلام (السبائية)

فلما قتل علي عليه السلام افرقت التي ثبتت على إمامته وأنها

(۱) هم أتباع أبي الجارود المكنى بأبي النجم زياد بن المنذر الهمداني الأعمى سرحوب الخراساني العبدي - ونقل ابن النديم في الفهرست عن الإمام الصادق عليه السلام أنه لعنه وقال إنه أعمى القلب أعمى البصر، وروى الكشي فيه روايات تدل على ذمه، وذكره المقرئ في ج ۲، ص ۳۵۲؛ والذهبي في ميزان الاعتدال وغيرهم. توفي بعد سنة ۱۵۰ على ما ذكره ابن حجر في التقريب.

سبائی گروہ یعنی اصحاب ابن سبا کی کارستانیوں!!
 شیعہ کی قدیم ترین کتاب مسائل الامامة (عبداللہ بن محمد ناشی اکبر المتوفی 293 ہجری)

شیعہ کی ایک اور قدیم ترین کتاب مسائل الامامة و مقتطفات من الكتاب الاوسط في المقالات (عبداللہ بن محمد ناشی اکبر المتوفی 293 ہجری) میں بھی عبداللہ ابن سبا کے متعلق وہی حقائق بیان کئے گئے ہیں۔ یہ السبائیہ پہلے خفیہ زیر زمین سرگرمیوں میں ملوث تھے، لیکن حضرت علی کی شہادت کے بعد انہوں نے کھل کر اسلام مخالف سرگرمیاں شروع کر دی تھیں۔



اختلاف الشیعة بعد قتل علیؑ [۱۲ ب] بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۱ ثم إن أمر علیؑ علیہ السلام لم یزل بعد الحکمین یضعف وأصحابه ینکثون ، فمنهم من یلحق بالخوارج ومنهم من یلحق بأهل الشام ، وقویت أسباب معاویة واستحکمت أموره ومال الناس إلیه وأحبوا الدنیا وركنوا إلیها وكرهوا الحرب وملّوها إلی أن قُتل علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام قتلہ رجل من الخوارج یقال له عبد الرحمان بن ملجم لعنه الله . فلما قُتل علیؑ علیہ السلام اختلفت الشیعة علی ثلاث فرق :

۳۲ فرقة قطعوا علی موتہ وزعموا أن الإمام بعده الحسن بن علیؑ وزعموا أن النبیؐ صلّی اللہ علیہ وسلم قد نصّ علی إمامته كما نصّ علی إمامة أبيه ، وهؤلاء هم الذين یدینون بنسق الإمامة وتواتر الوصیة ، یقولون : لا بدّ بعد کلّ إمام من إمام وبعد کلّ وصی من وصی إلی أن نفی الدنیا . وزعموا أن النبیؐ صلّی اللہ علیہ وسلم قد نصّ لعلیؑ علی کلّ إمام یكون بعده من ولده إلی یوم القيامة بأسمائهم [۱۳ أ] وصفاتهم ، فالإمامة تجری الیوم عندهم علی ما نصّ علیہ النبیؐ صلّی اللہ علیہ وسلم . وقد حکى هذا القول جماعة من أصحاب علیؑ علیہ السلام منهم الحارث الأعور والأصبغ بن نباتة وعبد خبیر .

۳۳ وفرقة زعموا أن علیاًؑ علیہ السلام حی لم یمت وأنه لا یموت حتی یسوق العرب بعصاه ، وهؤلاء هم السبئیة أصحاب عبدالله بن سبا . وكان عبدالله ابن سبا رجلاً من أهل صنعاء یهودیاً أسلم علی يد علیؑ وسكن المدائن . ورؤی عن عبدالله بن سبا أنه قال للذی أتى بنعی علیؑ إلی المدائن : والله ، لو أتیتنا بدماغہ فی سبعین صرة ما صدقناک ، ولعلنا أنه لم یمت وأنه لا یموت حتی یسوق العرب بعصاه ! فبلغ قوله عبدالله بن عباس فقال : لو علمنا

(۱۵) نباتة : ثباته ، الأصل || عبد خبیر : عبد حیر ، الأصل (وهو عبد خبیر بن یزید الخیوانی ، انظر فہارس تاریخ الطبری) .

۳۲ راجع فرق الشیعة ۱۹-۲۰ والمقالات لسعد بن عبدالله القمی ۱۹-۲۱ ومقالات الاسلامیین ۱۵ .

Page 43

نہ کرتے خاص طور پر میں یہ بھی ثابت کر چکا ہوں کہ وہ بعض اہل علم درحقیقت *اصحاب علی* تھے یعنی حضرت علی کی جماعت کا یہی نظریہ ہے۔

میں نے گفتگو کو مزید فوسد کر دیا ہے تاکہ لمبی بحث کے بجائے براہ راست اہم نکات کو ثابت یا انہیں رد کیا جاسکے۔ میرے دلائل کمزور ہیں تو اسے علمی انداز سے رد کریں۔

خواجواہ کی بد مزگی سے کیا حاصل۔

فرق الشیعہ سے جس فرقہ العلویہ کو دکھا کر دور نبوی ﷺ سے آپ نے ثابت کرنے کی کوششیں کی ہیں، میری طرف سے اس کا علمی رد مندرجہ ذیل اشکالات و دلائل سے کیا گیا ہے۔

♦ نو بختی نے کسی صحیح روایت کو بیان کر کے دور نبوی ﷺ اور دور صحابہ کے واقعات بیان نہیں کئے اس لئے وہ واقعات بے سند ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہیں۔

♦ نو بختی نے العلویہ فرقے کے متعلق یہ بھی بیان نہیں کیا کہ اسے اہل علم کی طرف سے یہ حقائق پہنچے ہیں۔

♦ نو بختی کے نزدیک العلویہ آج کے اثنا عشریہ تو ہر گز نہیں تھے کیونکہ اسی فرقہ الشیعہ میں اس دور کے تمام شیعہ فرقوں کا ذکر ہے لیکن آج کے شیعہ اثنا عشریہ فرقے کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ آپ تلاش کریں میں نے اس کتاب میں کافی تلاش کیا ہے، مجھے تو کہیں بھی اس نام کے فرقے کا ذکر نظر نہیں آیا۔ یاد رہے کہ علامہ نو بختی کی وفات 310 ہجری میں ہوئی تھی، یعنی شیعہ کے آخری امام مہدی کی غیبت صغریٰ بقول اہل تشیع 260 ہجری سے شروع بھی ہو چکی تھی۔

👉 یعنی 310 ہجری تک فرقہ اثنا عشریہ نامی فرقہ گھڑا نہیں گیا تھا۔ کسی امام معصوم نے اگر واقعی بارہ اماموں کا عقیدہ اور نام وغیرہ بتائے ہوتے تو اس عقیدے کے حامل لوگ تیسری صدی تک کیا کہلاتے تھے؟ اور شیعوں کے کس فرقے سے تعلق رکھتے تھے؟ (یہ بذات خود تحقیق طلب نکتہ ہے)

فرق الشیعہ میں بہت سارے شیعہ فرقوں کا بیان موجود ہے لیکن کیا ایسا کوئی فرقہ بھی بیان کیا گیا ہے جس کے وہی بارہ امام ہوں جو آج اثنا عشریہ فرقے کے ہیں؟

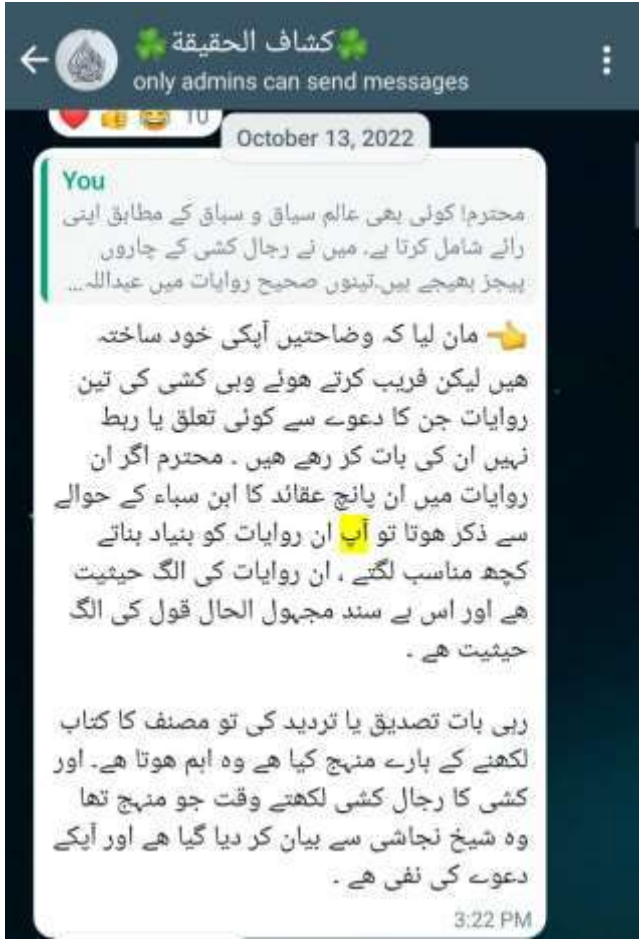
اگر نو بختی نے فرق الشیعہ میں ان بارہ ائمہ معصومین کے ناموں کا یا فرقہ اثنا عشریہ کا کہیں ذکر کیا ہے تو ضرور دکھایا جائے۔

بصورت دیگر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ فرقہ اثنا عشریہ دراصل چوتھی صدی کے بعد کی پیداوار ہے۔

پیش کیا گیا قول **مجهول قول** اس وقت ہو تا جب کسی دوسرے عالم نے کسی اور کتاب میں علامہ کشی کا قول نقل کیا ہوتا، پھر یہ اعتراض بجا ہوتا کہ کشی کا یہ قول اس عالم تک کیسے پہنچا؟ سند یا کوئی معتبر ذریعہ نہ ہونے کی صورت میں وہ قول مردود ہو جاتا۔

لیکن بھائی صاحب۔۔ میں تینوں علماء کی اپنی کتب سے دکھایا ہے کہ وہ خود **اہل علم کا نظریہ** بیان کر رہے ہیں۔ وہ اگر پُر اعتماد نہ ہوتے تو کبھی یہ نہ کہتے کہ اہل علم نے یہ بیان کیا ہے۔ اس نکتے کو سمجھیں پھر اس کا علمی یا منطقی رد کریں۔

اگر اہل تشیع کے وہ پانچ عقائد ائمہ معصومین اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا نتیجہ ہیں تو بسم اللہ کریں۔ پانچوں عقائد کو پانچ صحیح روایات سے ثابت کر کے دکھائیں۔



اب یہ تو بالکل غلط شکوہ ہے سرکار۔۔۔

دعویٰ میں وہی عقائد بیان کئے ہیں جو تین علمائے کرام نے خود اہل علم یعنی اصحاب سیدنا علی ذریعے سے بیان کئے ہیں۔

یا تو شیعہ متقدمین علماء جھوٹے ہیں!

یا

ابن سبا ان عقائد کا موجد ہے۔

👉 جو موقف بھی اختیار کریں، اسے علمی دلائل سے ثابت کرنا ہوگا۔

جی محترم بالکل درست فرمایا۔۔۔

امام حاکم کے متعلق دوسرے علماء نے تعاقب کر کے وضاحت فرمادی ہے۔

اسی طرح اپنی ذاتی رائے دینے سے پرہیز کرتے ہوئے آپ بھی علامہ کشی، علامہ نو بختی اور علامہ سعد بن عبداللہ القمی کے متعلق جو موقف بھی اختیار کریں، اسے دیگر شیعہ علماء سے ثابت تو کریں۔



یہ فیصلہ کرنے کا اختیار قارئین کا حق ہے۔ آپ فیصلہ کن انداز سے بار بار کہہ کر وقت ضائع نہ کیا کریں۔

جھوٹ ہزار بار کہنے سے سچ نہیں ہو جائے گا۔
جھوٹ ہمیشہ جھوٹ ہی رہے گا چاہے میں بولوں
یا آپ بولیں!



آگے آپ نے ذاتی تاویلات بھی کی ہیں۔ علمی انداز اپنائیں، گرمی تو بڑی جلدی چڑھ جاتی ہے۔ ذرا اپنے علم کے جوہر بھی دکھا دیں۔

میرے تمام دلائل میں ربط ہے جناب عالی۔ اوپر دلائل کا خاکہ بنا دیا ہے۔ اس کے مطابق علمی انداز اپنائیں۔

مانتے آپ اہل علم کی نہیں ہو اور پھر کہتے بھی ہو کہ اہل علم سب سمجھتے ہیں!



ارے بھائی۔۔ جب آپ کے تین ثقہ عالم کہیں کہ اہل علم جو اصحاب علی تھے، ان کا یہ نظریہ تھا تو وہ آپ کو قبول نہیں لیکن پھر یہ بھی کہتے ہو کہ اہل علم سب سمجھتے ہیں۔ کیا آج کے اہل علم متقدمین شیعہ علماء سے زیادہ اہل علم ہیں؟ حد ہے ضد اور ہٹ دھرمی کی!

فضولیات تو پلک جھپکتے اڑ جاتی ہیں جناب۔۔ علمی انداز اپنائیں اور میرے دونوں دلائل کا رد پیش کریں۔

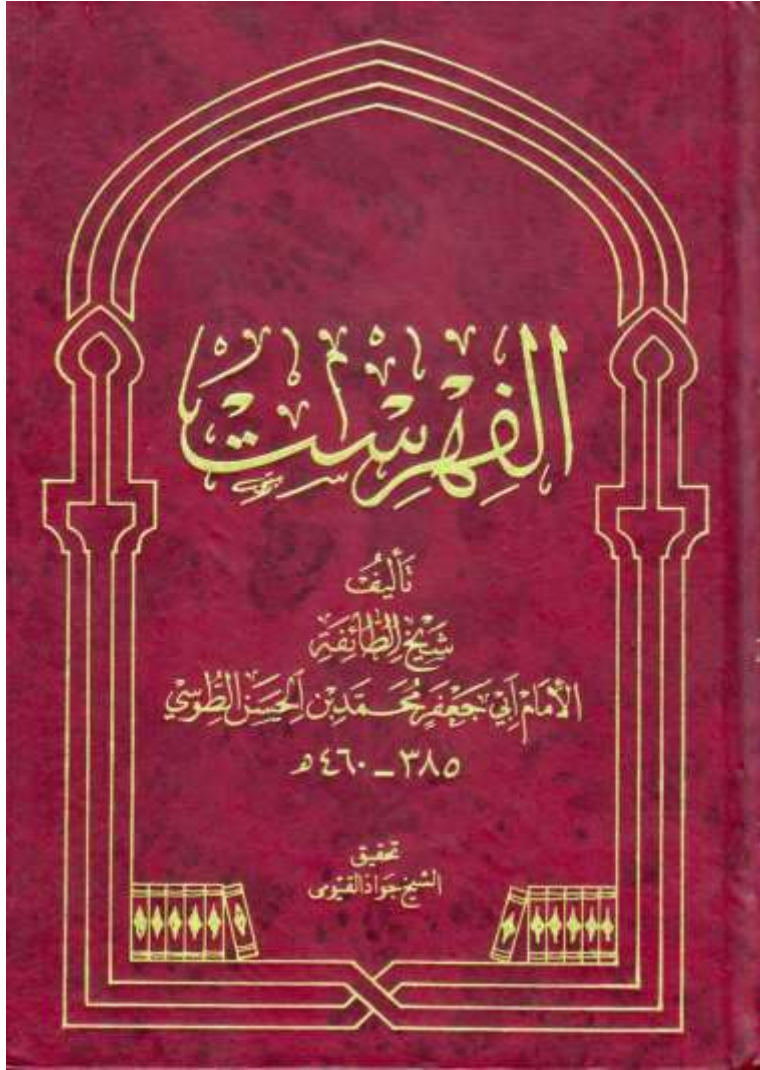
شیعہ عالم سعد بن عبداللہ القمی کی توثیق از شیعہ کتب (الفرست باب السین ص 135)

سعد بن عبداللہ القمی نے تو ابن سبا کے ساتھیوں کے نام لکھ لکھ کر بتائے کہ یہ ملعون کیا کیا کرتا رہا اور آپ ذاتی تاویل سے کہتے ہیں کہ قول کی سند دکھاؤ۔۔۔ یہ عالم قدیم ترین ثقہ عالم ہے، کہیں تو اس کی بھی توثیق پیش کر دوں؟

شیعہ مذہب کا نامور عالم اور فقیہ سعد بن عبداللہ القمی۔ جسے شیعہ عالم نجاشی

شیخ الطائفة و فقیہا و وجہا

جسے بلند پایہ القاب سے ذکر کرتا ہے۔ رجال النجاشی، ص: 126



اخبرنا به جماعة ، عن ابي جعفر محمد بن بابويه ، عن ابيه ، عن الحسن ابن علي بن الحسن الدينوري العلوي عنه .
و روى الاصل حميد بن زياد ، عن القاسم بن اسماعيل ، عنه .
[۳۱۵] ۴ - زهير بن محمد^۱ .
له كتاب الفضائل والاشربة ، رواه ابن عياش القطان عنه .

باب السین

باب سعد

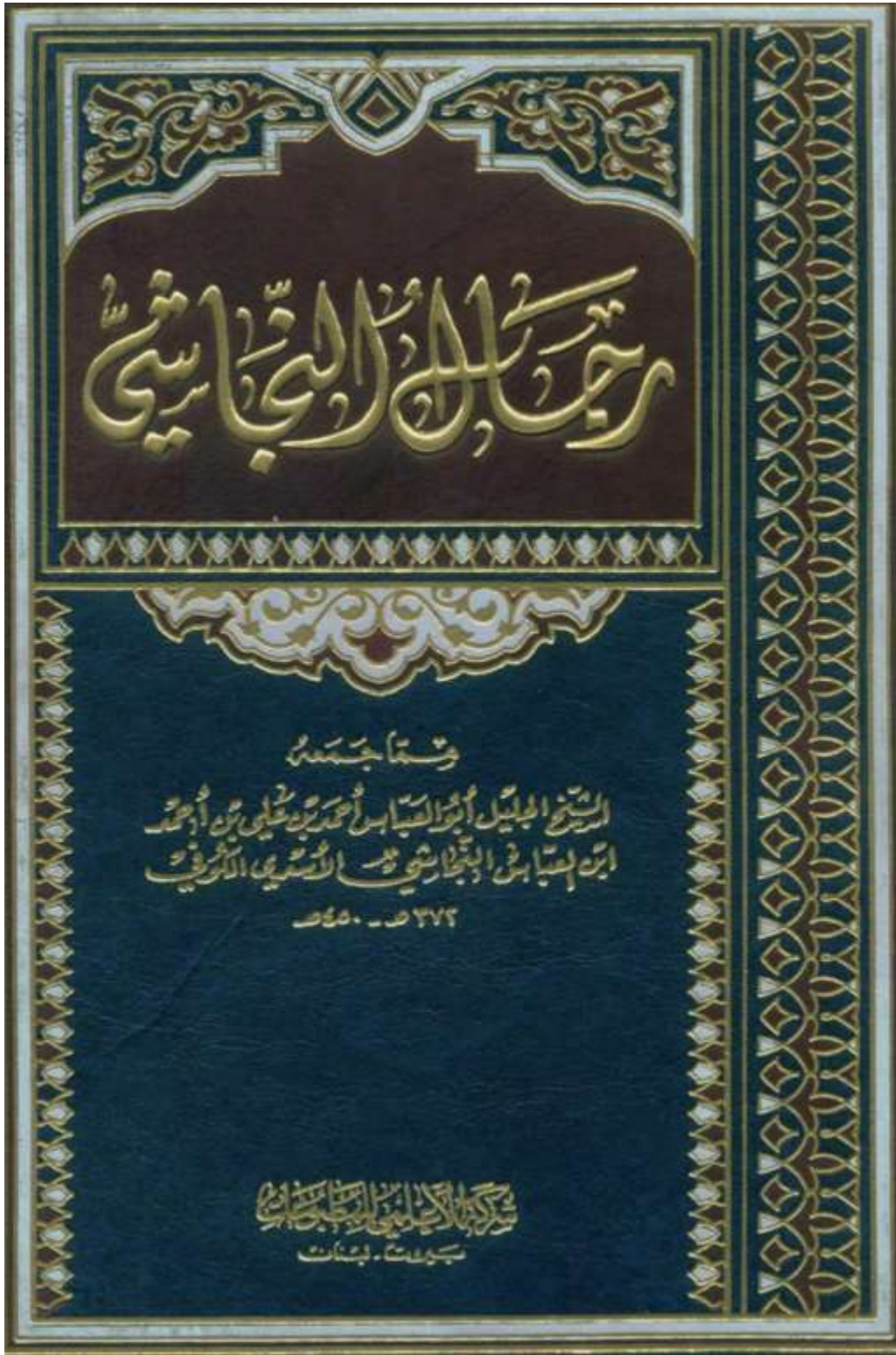
[۳۱۶] ۱ - سعد بن عبدالله القمي ، يكنى ابا القاسم ، جليل القدر ، واسع الاخبار ، كثير التصانيف ، ثقة .

فمن كتبه كتاب الرحمة ، وهو يشتمل على كتب جماعة ، منها : كتاب الطهارة ، وكتاب الصلاة ، وكتاب الزكاة ، وكتاب الصوم ، وكتاب الحج ، وكتاب جوامع الحج ، وكتاب الضياء في الامامة ، وكتاب مقالات الامامية ، وكتاب مناقب رواة الحديث ، وكتاب مثالب رواة الحديث ، وكتاب في فضل قم والكوفة ، وكتاب في فضل عبدالله و عبدالمطلب و ابي طالب ، وكتاب بصائر الدرجات اربعة اجزاء ، وكتاب المنتخبات نحو من الف ورقة ، وله فهرست كتب ما رواه .

اخبرنا بجميع كتبه و رواياته عدة من اصحابنا ، عن محمد بن علي بن الحسين ابن بابويه ، عن ابيه و محمد بن الحسن ، عن سعد بن عبدالله ، عن رجاله .

۱ - زیادة : و كان جمالاً و تعلم العلم و كان كبيراً (خ ل) .

شیعہ عالم سعد بن عبداللہ القمی کی توثیق از شیعہ کتب (رجال النجاشی ص 174)



باب السین

۴۶۷- سعد بن عبد اللہ

ابن أبي خلف الأشعريّ القميّ أبو القاسم، شيخ هذه الطائفة و فقيها و وجهها. كان سمع من حديث العامة شيئاً كثيراً، وسافر في طلب الحديث، لقي من وجوههم الحسن بن عرفة ومحمد بن عبد الملك الدقيقي وأبا حاتم الرازيّ وعبّاس الترقفيّ ولقي مولانا أبا محمد عليه السلام. ورأيت بعض أصحابنا يضعفون لقاءه لأبي محمد عليه السلام ويقولون هذه حكاية موضوعة عليه، والله أعلم.

وكان أبوه عبد الله بن أبي خلف قليل الحديث، روى عن الحكم بن مسكين، وروى عنه أحمد بن محمد بن عيسى.

وصنّف سعد كتباً كثيرة، وقع إلينا منها كتب الرحمة - كتاب الوضوء، كتاب الصلاة، كتاب الزكاة، كتاب الصوم، كتاب الحجّ. كتبه في ما رواه مما يوافق الشيعة خمسة كتب: كتاب الوضوء، كتاب الصلاة، كتاب الزكاة، كتاب الصيام، كتاب الحجّ. كتاب بصائر الدرجات، كتاب الضياء في الردّ على المحدثيّة والجعفرية، كتاب فرق الشيعة، كتاب الردّ على الغلاة، كتاب ناسخ القرآن ومنسوخه ومحكمه ومتشابهه، كتاب فضل الدعاء والذكر، كتاب جوامع الحجّ، كتاب مناقب رواة الحديث، كتاب مثالب رواة الحديث، كتاب المتعة، كتاب الردّ على عليّ بن إبراهيم بن هاشم في معنى هشام ويونس، كتاب قيام الليل، كتاب الردّ على المجبرة، كتاب فضل قم والكوفة، كتاب فضل أبي طالب وعبد المطلب وأبي النبيّ ﷺ، كتاب فضل العرب، كتاب الإمامة، كتاب فضل النبيّ ﷺ، كتاب الدعاء، كتاب الاستطاعة، كتاب احتجاج الشيعة على زيد بن ثابت في الفرائض، كتاب النوادر، كتاب المنتخبات رواه عنه حمزة بن القاسم

آپ کی ذاتی تاویل نامنظور!! اہل علم جانتے ہیں کہ ذریعہ چھپانا ہی کافی ہوتا ہے۔

اب دیکھیں ابن سبا کے دور میں تینوں جید شیعہ متقدمین علماء تو موجود نہیں تھے، وہ کیسے براہ راست ابن سبا کی حقیقت جان سکتے ہیں۔۔۔ اب اپنی اپنی کتب میں انہوں نے اہل علم کے ذریعہ سے یہ حقائق بیان کر دئے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ تفصیل مجہول یا ضعیف ہے، بلکہ با اعتماد ذرائع سے یہ حقائق ان تک پہنچے ہیں۔ اگر انہوں نے جھوٹ لکھا ہے تو ثقہ نہ رہے، اگر درست بیان کیا ہے تو ابن سبا شیعیت کے پانچ عقائد کا بانی ثابت ہوتا ہے۔

آپ علمی انداز سے ثابت کریں کہ وہ اصحاب علی جو متقدمین شیعہ علماء کے نزدیک اہل علم میں سے تھے وہ دراصل اہل علم تھے ہی نہیں، کوئی جاہل، کم علم قسم کے لوگوں کے نظریات کو تین جید شیعہ علماء نے خواہ مخواہ اہل علم کہہ کر بیان کر دیا ہے۔

👉 یہ موقف بھی تائید شیعہ علماء کی مدد سے ثابت کرنا ہو گا۔ پھر اس کوشش میں کامیابی کے بعد یہ تو آپ کو احساس ہو گا کہ یہ کامیابی بھی درحقیقت شیعیت کی ناکامی ہے کیونکہ متقدمین ثقہ شیعہ علماء کی وثاقت تو مٹی میں مل جائے گی۔ ذاتی تاویلات 👉 نامنظور

جو موقف بھی اختیار کریں اسے دلیل سے ثابت کریں۔

نوبختی کا قول مندرجہ ذیل وجوہات سے قبول ہے۔

1: اس نے صحیح روایات نقل کر کے اہل علم اصحاب سیدنا علی سے بیان کیا ہے۔

2: اسی قول کو سعد بن عبداللہ اور علامہ کشی کی تائید بھی حاصل ہے۔

3: اس قول میں بیان کئے گئے حقائق عقلی طور پر درست ہیں اور صحیح روایات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

4: اس قول کے خلاف متعارض صحیح روایات یاد گیر جید شیعہ علماء کے اقوال موجود نہیں ہیں۔

کیا ہم آپ کی ذاتی رائے کو قابل حجت تسلیم کر لیں؟ بغیر دلیل مان لیں کہ تین صحیح روایات کے ذیل میں نو بختی نے جو اہل علم سے آغاز کیا ہے وہ دراصل اہل علم نہ تھے بلکہ *اہل مکرو فریب اور کذاب* تھے؟

اوپر چارٹ بنا کر اپنے دلائل کو سمجھا دیا ہے۔ بہتر ہے کہ اس کا علمی رد کریں۔

میں اپنے موقف کے حق میں دلائل پیش کر چکا ہوں۔ اگر آپ نے ان کا علمی رد نہ کیا تو وہ ثابت شدہ سمجھے جائیں گے۔ مزید کوشش کریں، مجھے یقین ہے آپ کو دیگر شیعہ حضرات کا تعاون بھی حاصل ہو گا۔ یہ ضروری بھی ہے تاکہ شیعیت کے دفاع میں کوئی کمی نہ ہو۔

مجھے اپنے دلائل کا اسی درجہ کی روایات اور اقوال سے مضبوط رد درکار ہے بصورت دیگر میرا دعویٰ ثابت ہو جائے گا۔

میں نے جو نکات پوچھے ہیں، ان کا جواب دے دیتے تو معاملہ حل ہو جاتا۔

اہل سنت علماء (علامہ ابن اثیر، ابن حجر اور ابن عبد البر) نے بغیر صحیح روایات کے تاریخی واقعات کو نقل کیا ہے۔ انہیں تاریخی واقعات کا کیسے علم ہوا کچھ نہیں پتہ! کوئی ذریعہ بھی بیان نہیں ہوا۔ یہاں آپ والی بات صادق آتی ہے کہ انہیں جو ملا نقل کر دیا۔

👉 آپ کا استدلال باطل ہے۔

میری دلیل نقلی و عقلی اور تین شیعہ جید ثقہ علماء کے اعترافات پر مبنی ہے۔ میرا استدلال اسی کے مطابق ہے۔

👉 دعویٰ میرے استدلال سے ثابت ہوتا ہے۔

شیعہ مناظر رانا سعید کا اپنے ہی علماء کے کتب میں ان کے اقوال کی سند طلب کرنا !!

جعفر صادق: قول کی سند اس وقت طلب کرنا درست ہو تا جب کسی اور سے نقل کیا جاتا۔

👉 وہ قول براہ راست اسی عالم کا ہے جس نے وہ کتاب تصنیف کی ہے۔

* قول کی سند مشکوک مطلب اس کتاب کی سند مشکوک *

جبکہ میں علامہ کشی کی توثیق کے ساتھ ساتھ پوری کتاب رجال کشی کی توثیق علامہ طوسی سے ثابت کر چکا ہوں۔

آپ کے لئے ایک آپشن یہ بھی ہے کہ آپ اس کتاب کا سرے سے انکار ہی کر دیں۔ میں پھر تحقیق کا دائرہ ان تینوں متقدمین کی کتب تک پھیلا لوں گا۔ اور مزید دلائل بھی اسی پر پیش کروں گا۔ آپ انکار کریں میں تیار ملوں گا۔

ان شاء اللہ۔

شیعہ مناظر رانا سعید کی طرف سے اپنے آخری ٹرن میں

23 دلائل رکھ کر اپنے ہی پاؤں پر کھلاڑی مارنا !!

پہنچی وہیں پہ خاک، جہاں کا خمیر تھا!

مجھے رانا صاحب کا پتہ ہے کہ موصوف دوران گفتگو اصول مناظرہ کی دھجیاں بکھیر دیتے ہیں۔۔۔ بحر حال اس بار ان کا سامنا مجھ سے ہے۔ اصول اصول کہنے والا اب یہ بھی بھول چکا ہے کہ مدعی کون ہے، اور مدعا علیہ کون ہے۔

دعویٰ کس نے کیا ہے اور دلائل دینے کی ذمہ داری کس پر ہے؟

خیر۔۔۔ اگر میں گفتگو کرتے ہوئے گرفت مزید سخت کروں گا تو پھر شیعہ مناظر کی دوڑیں لگ جائیں گی۔۔۔ ممبرز دیکھ سکتے ہیں کہ باوجود فریق مخالف کے غیر مہذبانہ روش کے میری طرف سے تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کیا جاتا رہا ہے، کیونکہ میں گفتگو کرنے میں سنجیدہ ہوں۔۔۔ جبکہ موصوف چاہتے ہیں کہ گفتگو سے کسی طرح جان چھوٹ

جائے، گفتگو ختم کرنے کے متعلق میری واضح تنبیہ کے باوجود ان کی روش کا برقرار رہنا، اس بات کی قوی دلیل ہے کہ موصوف چاہتے تھے کہ گفتگو ختم کر دی جائے بلکہ ایک موقع پر کھل کر کہہ بھی دیا کہ مجھے ایڈمن سے ہٹایا جائے یا

گروپ سے نکال کر گفتگو کر سکتے ہیں۔ (دیکھیں جلد

(اول)

اگرچہ اس روایت کی سند ہی ضعیف ہے۔ اس کے باوجود حقائق ایسے بیان کئے گئے ہیں جو دیگر اہل سنت

واہل تشیع کی معتبر روایات سے ثابت ہیں، اس کے

علاوہ تاریخ کی روایات میں سیف بن عمر تمیمی کی روایات کچھ شرائط کے بعد قبول بھی کی جاتی ہیں۔

موقعہ ملا تو علمی دلائل سے ثابت بھی کروں

گا۔ (دیکھیں آخر میں خصوصی ضمیمہ: ابن سبا)

فی الوقت مجھے یہ بتائیں کہ جس گھرے کو آپ اہل

سنت سے ثابت کرنا چاہتے ہیں اس کی تو بنیادیں

(سند) ہی کمزور ہے، مزید مجھے وہ کھرا بھی نہیں مل

رہا!!

* بعض اہل علم کے الفاظ تو اس روایت میں

بیان ہی نہیں ہوئے! (بنیادی عقائد میں سے عقیدہ

امامت اور تبرہ بھی غائب)

آپ کا گھرا تو۔۔ نہ سند سے ثابت ہے اور نہ متن

سے!

ذکر مسير من سار إلى ذى خُشْب من أهل
مصرَ وسبب مسير من سار إلى ذى المروة من أهل العراق

۲۹۱۲/ فبا كتب به إلى السري، عن شعيب، عن سيف، عن عطية، عن
يزيد القسبي، قال: كان عبد الله بن سبأ يهودياً من أهل صنعاء،
أمه سوداء، فأسلم زمان عثان ثم نزل في بلدان المسلمين، يحاول ضلالتهم،
فبدأ بالحجاز، ثم البصرة، ثم الكوفة، ثم الشام، فلم يقدر على ما يريد
عند أحد من أهل الشام، فأخرجوه حتى أتى مصر، فاعتمر فيهم، فقال
لم فبا يقول: لتعجب! ممن يزعم أن عيسى يرجع، ويكذب بأن عمداً يرجع،
وقد قال الله عز وجل: ﴿إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَى مَصَادِقِهِ﴾^(۱).
فمحمد أحن بالرجوع من عيسى. قال: فقبل ذلك عنه، ووضع لم الرجعة،
فتكلموا فيها. ثم قال لم بعد ذلك: إنه كان ألف نبي، ولكل نبي وصي،
وكان على وصي محمد، ثم قال: محمد خاتم الأنبياء، وعلى خاتم الأوصياء،
ثم قال بعد ذلك: من أظلم ممن لم يجز وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم،
ووثب على وصي رسول الله صلى الله عليه وسلم، وتناول أمر الأمة! ثم قال
لم بعد ذلك: إن عثان أخذها بغير حق، وهذا وصي رسول الله صلى الله

(۱) ب: «مجيئاً»، ابن الأثير والذهبي: «الجب». (۲) سورة القصص ۸۰.

۲۹۱

۳۴۱

سنة ۳۰

عليه وسلم، فانهضوا في هذا الأمر فحرموه، وابعدوا بالظعن على أمرائكم،
وأظهروا الأمر بالمعروف، والنهي عن المنكر، تستميلوا الناس، وادعوا إلى
هذا الأمر.

فبث دعاه، وكاتب من كان استفسد في الأمصار وكاتبوه، ودعوا
في السر إلى ما عليه رأيهم، وأظهروا الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر،
وجعلوا يكتبون إلى الأمصار بكتب^(۱) يضعونها في صُوب ولائهم، ويكتبونهم
إخوانهم بمثل ذلك، ويكتب أهل كل مصر منهم إلى مصر آخر بما
يصنعون، فيقرؤ أولئك في أمصارهم وهؤلاء في أمصارهم، حتى تناولوا
بذلك المدينة، وأوسعوا الأرض إذاعة، وهم يريدون غير ما يظهرون،
ويسرون غير ما يبدون، فيقول أهل كل مصر: إنا لفي عافية بما ابتلى به
هؤلاء، إلا أهل المدينة فلأنهم جاءهم ذلك عن جميع الأمصار، فقالوا:
إنا لفي عافية بما فيه الناس، وجامعه محمد وطلحة من هذا المكان، قالوا:
فأئروا عثان، فقالوا: يا أمير المؤمنين، أيا نيك عن الناس الذي يأتينا؟ قال:
لا والله، ما جئنا إلا السلامة، قالوا: فلما قد آتانا. وأخبروه بالذي
أسقطوا إليهم، قال: فأنتم شركائي وشهود المؤمنين، فأشيروا على، قالوا:
بما جاءهم من هذا الأمر، فقالوا: لا نعلم إلا ما جاءهم من هذا الأمر، فأشيروا على، قالوا:

۳۴/۱

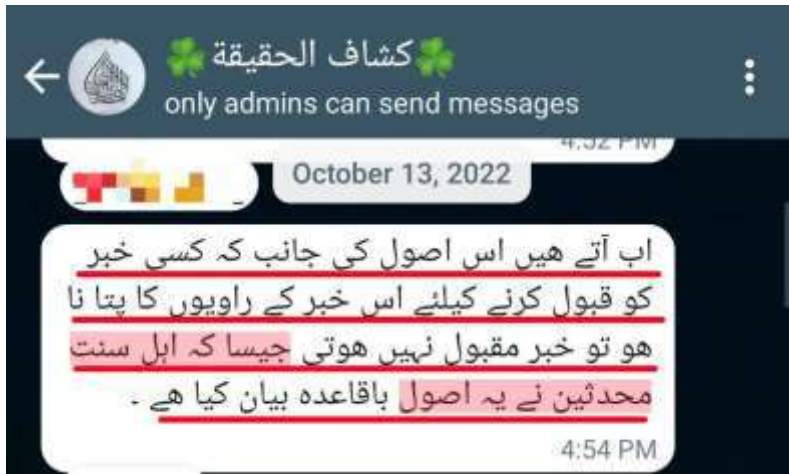
كھود اپھاڑ نکلا چوہا، وہ بھی مرا ہوا!

اپنے کسی شیعہ عالم سے مدد ہی لے لیا کریں کیوں تمام اصولوں کو ملیا میٹ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔



اس روایت کی توثیق پیش کر دیں۔ گھرا بھی دکھائیں سرکار۔

اہل سنت محدثین کے اصول سے شیعہ صحیح روایات کا رد کیوں کر رہے ہو میری جان!



مجھے بخش حسین حیدری شیعہ کی یاد دلادی ہے، اس نے بھی فذک پر گفتگو کرتے ہوئے شیعہ کی قابل حجت روایت کو اہل سنت رجال سے ضعیف کرنے کی کوشش کی تھی! ایک عام فہم بھی جانتا ہے کہ اہل سنت کے ہاں شیعہ راوی قابل حجت نہیں ہیں اور

اہل تشیع کے ہاں سنی راوی قابل حجت نہیں ہیں! دونوں کے اصول حدیث بھی جدا ہیں۔ آپ سائیکل کا ٹائر بانٹک میں

لگائیں گے تو نہ سائیکل چلے گی اور نہ بانٹک۔۔۔ سمجھداری سے کام لیں سرکار۔۔۔ شاید آپ خود نہیں لکھ رہے۔۔۔ کہیں سے کاپی پیسٹ کر رہے ہیں۔۔۔ خیر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لگے رہیں۔ میں اب تین دن آرام سے گفتگو کر سکتا ہوں۔ پیر سے پھر گفتگو کا سلسلہ سٹ ہو سکتا ہے۔ دیکھتے ہیں گفتگو کتنے دن جاری رہتی ہے۔

رانا سعید شیعہ کی طرف سے اپنے دلائل میں ضعیف روایات کی بھرمار

اور فریق مخالف کو یہ کہنا کہ سند دین میں سے ہے!!

جعفر صادق: بیشک۔۔ سند کی اہمیت کا میں نے کب انکار کیا ہے؟ صحیح مسلم کے مقدمے سے یہ عبارت رکھ کر آپ کیا

ثابت کر رہے ہیں؟!

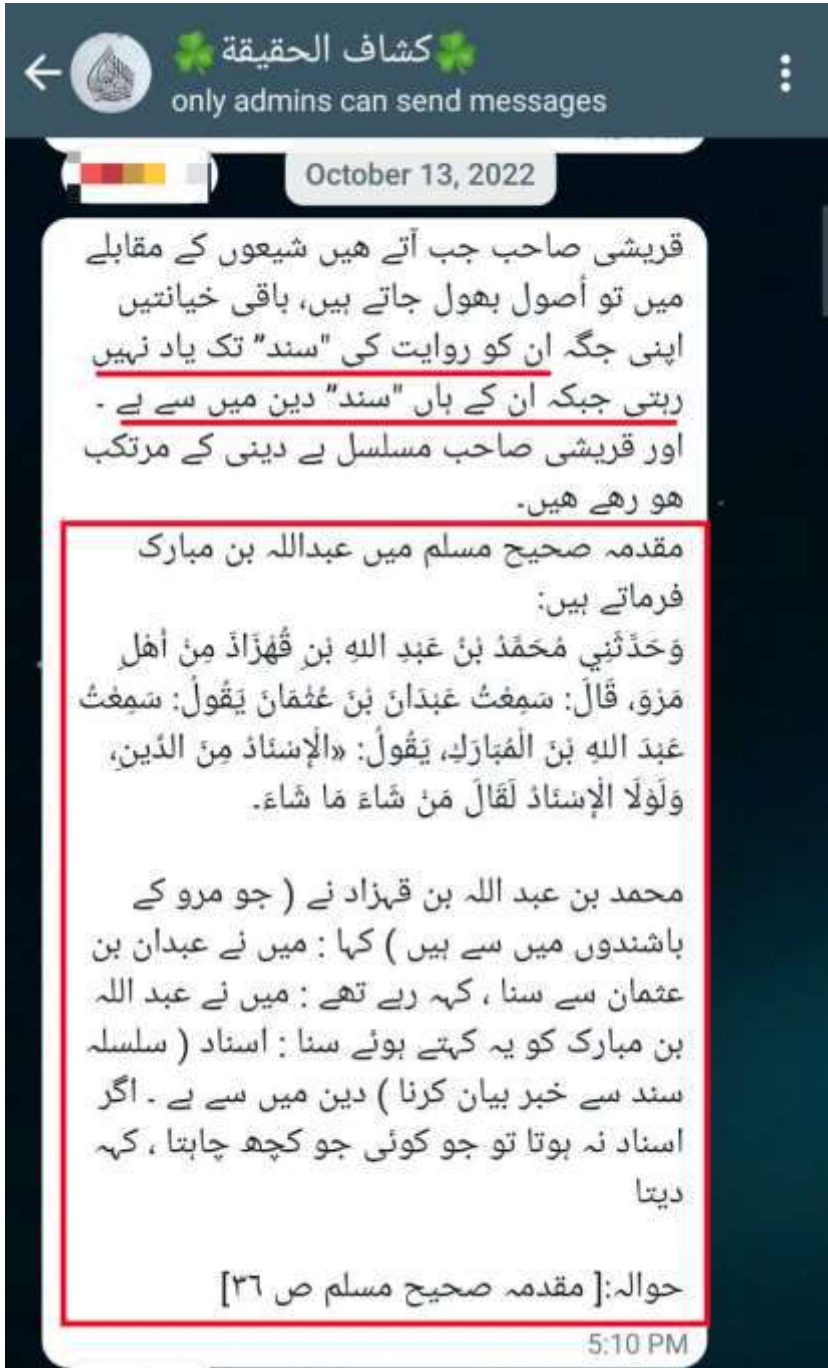
طبری کی ضعیف روایت تو آپ نے خود

پیش کر دی ہے۔ اہل سنت اصول کے

مطابق صحیح ثابت کریں محترم! سب ممبرز

بھی دیکھیں کہ شیعہ مناظر کتنا علم رکھتے

ہیں۔

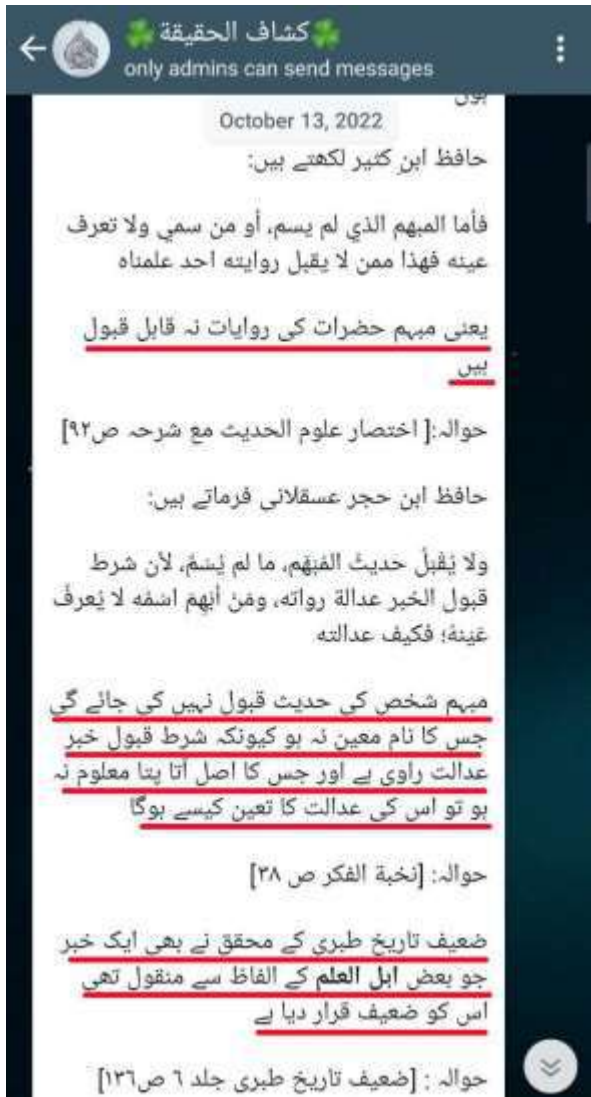


تین شیعہ علماء نے تعین کر دیا کہ وہ اہل علم تھے!

رانا سعید شیعہ اہل تینوں علماء سے زیادہ باخبر! وہ اہل علم نہیں تھے!

جعفر صادق: آپ کو پتہ نہیں ہے حضور!

جنہیں پتہ تھا انہوں نے تو اعتماد سے اہل علم کے الفاظ لکھ کر انہیں عزت دی ہے۔



بالکل قبول ہے۔ (بیشک مبہم حضرات کی روایات ناقابل قبول ہیں)

آپ تینوں جید متقدمین علماء کو مبہم ثابت کرنا چاہیں تو شوق سے کر سکتے ہیں۔

اگر ان *اہل علم* کو مبہم کرنا ہے تو کسی عالم کا قول پیش کریں کہ علامہ کشی، سعد بن عبداللہ القمی اور نو بختی نے جنہیں *اہل علم* کہا ہے وہ تو *جاہل کذاب* لوگ تھے۔

آپ کچھ پیش تو کریں۔۔۔، صرف آپ کی تاویل تو قابل حجت نہیں ہے نہ۔۔۔۔ کسی ایک شرط پر ہی عمل کر لیں بھائی۔۔۔ یا آپ نے کہہ دیا تو بس معاملہ حل ہو جائے گا!

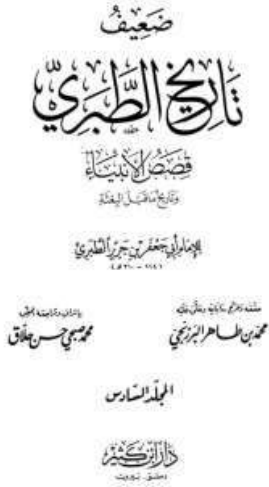
اہل علم کا نظریہ جس روایت میں بیان ہوگا وہ روایت ضعیف ہوگی!! (رانا سعید شیعہ)

جعفر صادق: اس اسکین سے کیا ثابت کر رہے

ہیں؟

استدلال؟

اگر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ بعض اہل علم کے الفاظ کسی روایت یا قول میں موجود ہوں تو یہ دلیل ہے کہ وہ روایت یا قول ضعیف ہو جائے گا؟ تو آپ صریح گمراہی میں ہے۔



١٣٣
ذكر يوريسيس وهو الإلهام
العظيم ، وكاننا نحركان تحت ثوبه إذا جاء كعب يحترق الحصى من الإنسان عند
الطعام والباعور والغضب ، ومن الناس من يقول : كان ذلك حينئذ ، وقد ذكرنا
ما رویه عن الشيخ في ذلك ، وبالله التوفيق وصححه ^(١) ^(٢) (١٩٨/١) .

٣١١) وذكر بعض أهل العلم بأسباب الخلق وأمرهم : أن الناس لم يزلوا
من يوريسيس هذا في جهه شديده ، حتى إذا أراد الله إبعاده وثب به رجلاً من
العامة من أهل استصباحه يقال : كاني ، بسبب إتيان كل واحد من الجماعة رسول
يوريسيس بأمرهم الخليل الحسين الكافي فاعلموا من كاني : قولاً : إلا لما بلغ من العجز
كافي هذا على ولده أخذ عصا كانيه ، فعلى بأطرافها جراباً كانيه ، فأمسح إلى
إصبعه كانيه ، وأمر الناس إلى مجاعده يوريسيس ، وحاربه ، فأمسح إلى
إصبعه خلق كثير ، إلا ما كان فيهم من البلاد وفنون الخور ، فملك لعاب كاني
فقال الناس بذلك المسم ، فعظموا أمره ، وزادوا في حتى صار عند ملوك المجمع
علمهم الأكبر الذي يتكبرون به ، وسموه وقش ثيابايل ، فكانوا لا يتسبوه إلا في
الأمر العظيم ، ولا يرفع إلا لأولاد الملوك إذا وجعوا في الأمر العظيم .

فلما قرب من الخبر كافي : أنه شفى من أقداب من تبعه وألفه شفاء في طريقه ،
فلما قرب من الصبح ارتحل عليه ، فأنفك في قلب الصالحه ثم الزب ،
فهرب من منزله ، وأعلم مكانه ، وأتبعه لأعاجبه في ما أرادوا ، فاجتمعوا إلى
كافي ، وتناظروا ، فأعلمهم كاني ، أنه لا يحضره الملك إلا ليس من أهل ،
وأمرهم أن يملكون به صلح دلج معه ، لأنه إن الملك لأشقى من شقي من فركا
الذي رسم الملك ، وسبق إلى القيام به ، وكان أفرودين من أتهانت مستحقاً في
بعض التواصي من الصلح ، فوافي كافي ومزّن كاني معه ، فاستشير فيهم
بموافقه ، وذلك أنه كان ترشعاً للملك بربوده كاني في ذلك ، فملكوه ،
ومن أكره الرجوع إلى أفرودين أوعاها في أمره ، فلما ملك وأحكم ما احتاج إليه
صار إلى الملك ، وأخبرني على منازك الصلح ، ألتجعه فأمره بأبداؤنه في
سبيلها ^(١) ^(٢) (١٩٨/١) .

اہل علم کی شہادت بنص قرآن (سورت آل عمران آیت 18)

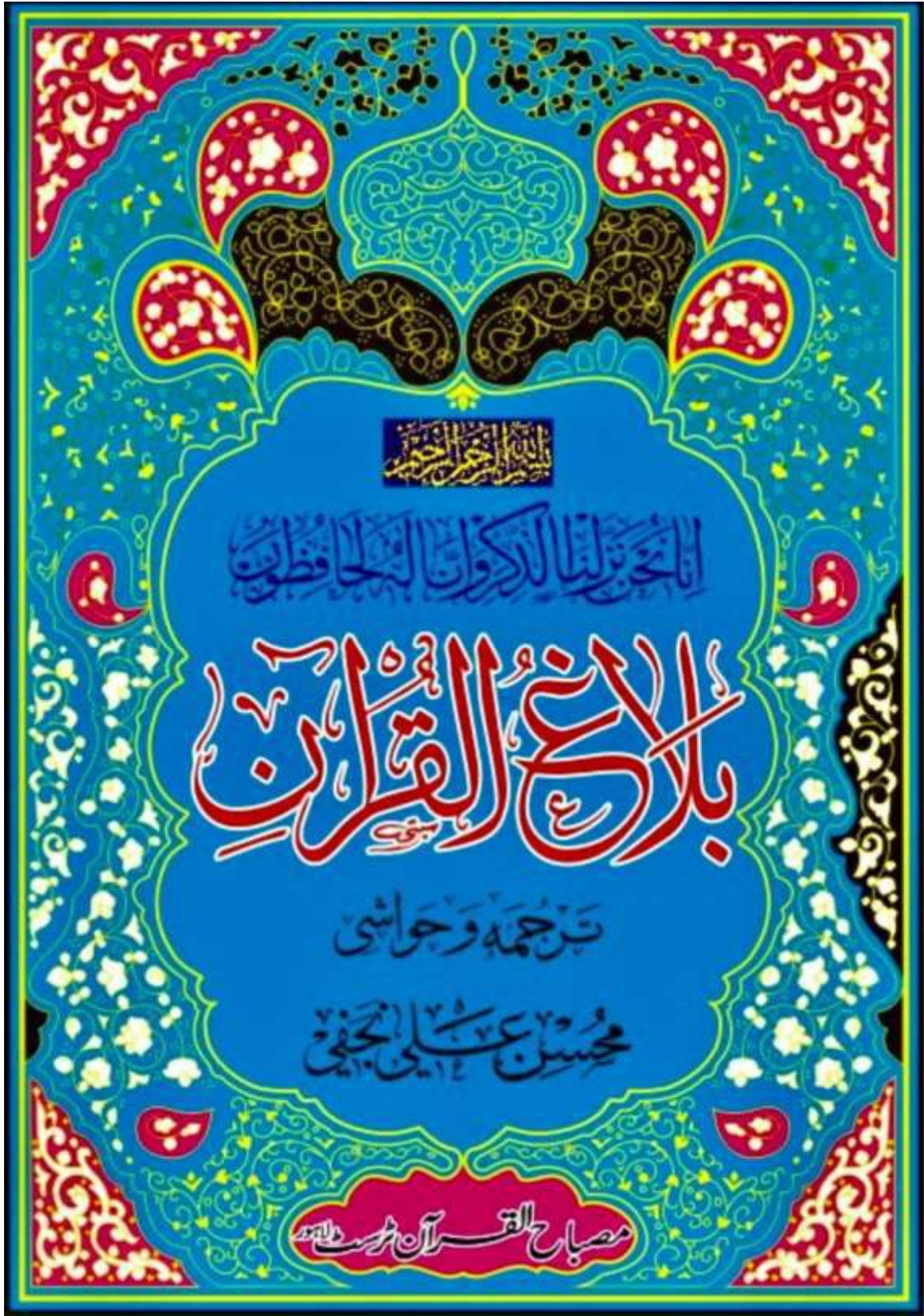
تلك الرسل : سورة آل عمران : آیت 18

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

ترجمہ الکوثر (اہل تشیع)

اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی یہی شہادت دی، وہ عدل قائم کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

کیا قرآن کی یہ آیت بھی ضعیف ہے؟ معاذ اللہ



تِلْكَ الرُّسُلُ ۳

۷۳

الْعَمَلُ ۳

قُلْ أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذِكْمِكُمْ ۖ
لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا وَأَرْوَاحٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ
بِالْعِبَادِ ۝

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا أَمْنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۝

الْصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَنِينَ
وَالْمُسْتَفِيقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ
بِالْأَسْحَارِ ۝

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا
بِالْقِسْطِ ۗ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ۝

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ
وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ
إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ
اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

قَارَنَ حَاجُولٌ فَقَدْ أَسْلَمْتُ
وَجِئْتُ إِلَهُ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ

۱۵۔ کہہ دیجئے: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے فیچے نہریں بہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے نیز ان کے لیے پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہوگی اور اللہ بندوں پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔

۱۶۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: ہمارے رب! بلاشبہ ہم ایمان لائے، پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آتش جہنم سے بچا۔

۱۷۔ یہ لوگ صبر کرنے والے، راست باز، مشغول عبادت رہنے والے، خرچ کرنے والے اور سحر (کے اوقات) میں طلب مغفرت کرنے والے ہیں۔ ☆

۱۸۔ اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی یہی شہادت دی، وہ عدل قائم کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ☆

۱۹۔ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور جنہیں کتاب دی گئی انہوں نے علم حاصل ہو جانے کے بعد آپس کی زیادتی کی وجہ سے اختلاف کیا اور جو اللہ کی نشانیں کا انکار کرتا ہے تو بے شک اللہ (اس سے) جلد حساب لینے والا ہے۔ ☆

۲۰۔ (اے رسول) اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہہ دیجئے: میں نے اور میری اتباع کرنے والوں نے تو اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیا ہے اور پھر اہل

۱۔ اہل تقویٰ کی پانچ خصوصیات بیان فرمائی ہیں: صبر، سچائی، عبادت، انفاق اور خیر یعنی رات کے آخری حصے میں استغفار۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: جو شخص اپنی وتر کی نماز میں حالت قیام میں ستر مرتبہ استغفر اللہ و اتوب الیہ ایک سال تک لگاتار پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سحر کے وقت طلب استغفار کرنے والوں میں شمار فرمائے گا اور اس کے لیے مغفرت واجب ہو جائے گی (المیزان ۳: ۱۱۹)

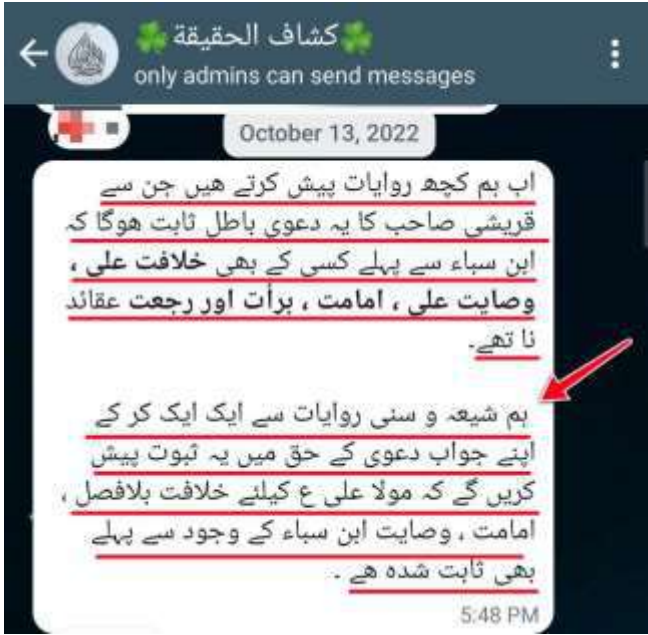
۱۸۔ یہاں توحید و عدل پر تین شہادتوں کا ذکر ہے۔ اول خود اللہ شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل قائم کرنے والا ہے۔ چنانچہ اس کی کتاب آفاق و افس کا ہر صفحہ اور ہر سطر اس کی وحدانیت اور اس کے عدل و انصاف پر دلالت کرتی ہے اور ذرے سے لے کر کہکشاؤں تک نظام کی وحدت، خالق کی وحدت کی دلیل ہے۔ یا من دل علی ذاته ہدایت آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ دوم فرشتوں کی شہادت۔ چونکہ فرشتے نظام کائنات کے کارندے ہیں اس لیے اللہ کی وحدانیت اور اس کے عدل و انصاف کا علم رکھتے ہیں اور شہادت کا حق صرف انہیں حاصل ہوتا ہے جو علم رکھتے ہوں۔ سوم صاحبان علم جو صحیحہ آفاق و افس کا بخور مطالعہ کرتے ہیں اور کراٹھے ہیں: رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا (آل عمران: ۱۹)

۱۹۔ الف: مولائے مشکوان حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے: لانسب الاسلام نسبة لم ينسبها احد قبلي۔ الاسلام هو التسليم، و التسليم هو اليقين، و اليقين هو التصديق، و التصديق هو الاقرار، و الاقرار هو الاداء، و الاداء هو العمل (تج البلاغ) ”میں اسلام کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی: اسلام تسلیم سے عبارت ہے اور تسلیم یقین ہے اور یقین تصدیق ہے اور تصدیق اعتراف ہے اور اعتراف فرض کی ادائیگی سے ہوتا ہے اور فرض کی ادائیگی عمل ہے۔“

ب: ہر زمانے میں انسان کو نجات کا راستہ دکھانے والا ایک ہی دین اللہ کی طرف سے آتا رہا ہے جو دین اسلام ہے۔ اس دین واحد میں اہل کتاب نے اختلاف ڈال دیا۔ اس کی وجہ ان کی لاعلمی نہیں تھی۔ وہ جانتے تھے کہ دین اسی میں اختلاف کی گنجائش نہیں بلکہ اس کی وجہ ان کی بے حد

شیعہ مناظر کی طرف سے اپنے جواب دعویٰ کے حق میں 23 دلائل کی اصل حقیقت !!

جعفر صادق: چلیں ان روایات کو بھی پڑھ لیتے ہیں۔



شیعہ کی دلیل #1: (ضعیف) سیدنا علی کیلئے رسول اللہ ﷺ نے خلیفتی یعنی میرا خلیفہ کا اطلاق کیا۔ (امام احمد بن حنبل)

پہلی بات یہ روایت ہی ضعیف ہے۔ آپ ذرا اس کی توثیق تو پیش کریں۔ سب سے اہم بات۔۔۔ اس روایت سے

سیدنا علی کا خلیفہ بلا فصل ہونا کس جگہ بیان ہوا ہے؟ آپ کا عقیدہ تو اس سے ثابت ہی نہیں ہوتا۔

(۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَالَّذِينَ عَقِبُوا ذَاكَ الْأَمْرَ مِنْكُمْ الْأَقْرَبِينَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَاجْتَمَعُوا ثَلَاثُونَ فَاكْتُبُوا وَشَرِبُوا قَالَ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ يَحْتَمِنُ عَلِيَّ ذُنُوبِي وَمَوَاعِيدِي وَيَكُونُ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَبِي هَرَبَةَ لَمْ يُسَمِّهِ شَرِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ كُنْتَ بِخَيْرٍ مِنْ يَقُومُ بِهَذَا قَالَ ثُمَّ قَالَ الْآخِرُ قَالَ فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْآلُ اسَاءَهُ ضَعِيفٌ.

(۸۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت ذیل کا نزول ہوا

"وَالَّذِينَ عَقِبُوا ذَاكَ الْأَمْرَ مِنْكُمْ"

تو نبی ﷺ نے اپنے خاندان والوں کو جمع کیا، ہمیں آدی اکٹھے ہوئے اور سب نے کہا یا نبی ﷺ نے ان سے فرمایا میرے

قرضوں اور وعدوں کی تکمیل کی ضمانت کون دیتا ہے کہ وہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گا، اور میرے اہل خانہ میں میرا نائب ہوگا؟

کسی شخص نے بعد میں نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو سمجھتے ہیں آپ کی جگہ کون کھڑا ہو سکتا تھا؟ ہر مال! نبی ﷺ

آخری بات۔۔۔ کیا آپ کے پاس ان پانچ

عقائد پر اپنی کتب میں صحیح روایات نہیں

ہیں؟ اہل سنت کتب کیوں پیش کر رہے

ہیں؟ دفاع تو آپ کو شیعہ کتب سے کرنا ہے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

سُئِلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نے دوسرے سے بھی یہی کہا، بالآخر اپنے اہل بیت کے سامنے یہ دعوت پیش کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ

کام میں کروں گا۔

(۸۸۱) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ الْحَكَمُ أ. النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَامَرَهُ أَنْ يُدْ (۸۸۱) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ
برایہ کر دیں۔

(٨٨٢) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَاجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ فَكَلَّمُوا وَشَرِبُوا قَالَ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي ذِيئِي وَمَوَاعِيدِي وَيَكُونُ مَعِيَ فِي الْحِجَةِ وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ يُسَمِّهِ شَرِيكٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا مِنْ يَقَوْمٍ بِهِذَا قَالَ ثُمَّ قَالَ الْآخَرُ قَالَ لَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا [إسناده ضعيف].

“وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ”

مسند الامام مفضل بن عبد الله بن عمر
٣١٤
مسند الخلفاء الراشدين

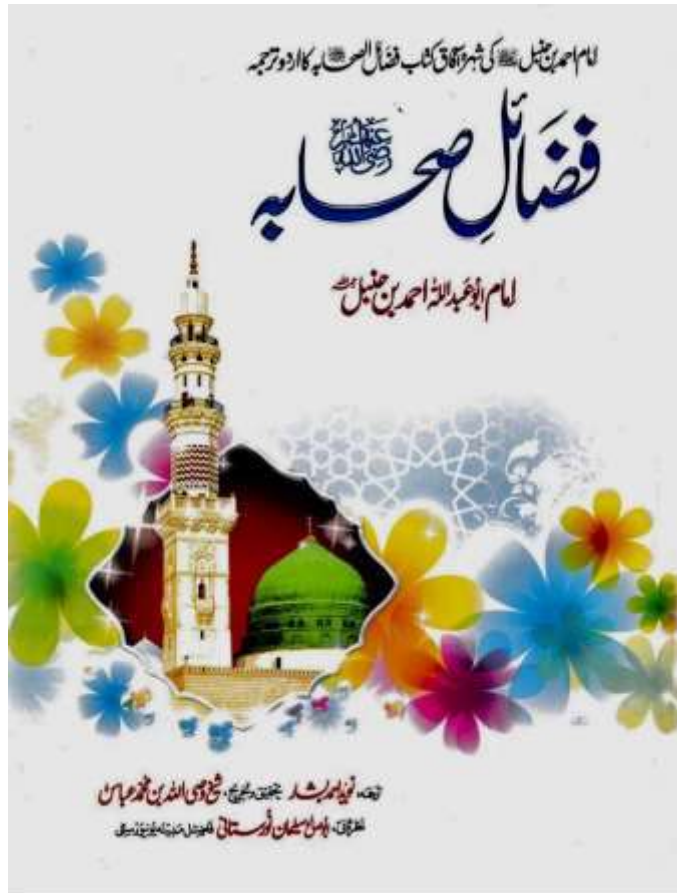
سنی و شیعہ معتبر روایات کی روشنی میں!

دلیل #2: (ضعیف) نبی پاک ﷺ نے سیدنا علی کو اپنا وصی قرار دیا۔ (امام احمد بن حنبل)

۱۰۵۲۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ آپ کا وصی کون ہے؟ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا وصی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سلمان! موسیٰ (علیہ السلام) کا وصی کون تھا؟ میں نے کہا: یوشع بن نون تو فرمایا: میرا وصی وہ ہے جو میرا قرض اُتارے گا اور میرے وعدوں کو علی بن ابی طالب پورا کرے گا۔

یہ روایت بھی ضعیف ہے۔۔ کیوں اپنے پاؤں پر کھاڑیاں مار رہے ہیں۔ زیر بحث موضوع پر آئیں اور میرے دلائل کا ڈھنگ سے رد شروع کریں۔

میں سوچ رہا تھا کہ حدیث کا پورا بیج کیوں نہیں پیش کیا گیا! جب چیک کیا تو حقیقت واضح ہو گئی۔



۱۰۵۰۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت ان کے گھر تشریف لائے اور کہا: کیا تم دونوں تہجد نہیں پڑھتے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری جان اللہ کے ہاتھ میں ہے جب چاہے وہ ہمیں اٹھائے گا یہ سن کر آپ ﷺ یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے واپس تشریف لے گئے اور کچھ بھی نہ کہا، (کان الإنسان اکثر شیء جدلاً) ترجمہ: انسان ہر چیز میں جھگڑتا ہے (سورۃ کہف: 54)۔ ❶

[1051] حدثنا أبو عمرو محمد بن محمود الأصمالي قننا علي بن خشرم المروزي قننا الفضل بن موسى السينائي عن الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن أبيه أن أبا بكر وعمر خطبا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة فقال إنها صغيرة فخطبها علي فزوجها منه

۱۰۵۱۔ سیدنا بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے پاس نکاح کا پیغام لے کر گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ ابھی بہت چھوٹی ہے۔ ان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو ان سے نکاح کر دیا۔ ❷

[1052] حدثنا هيثم بن خلف قننا محمد بن أبي عمر الدورى قننا شاذان قننا جعفر بن زياد عن مطر عن أنس يعني ابن مالك قال قلنا لسمعان مل النبي صلى الله عليه وسلم من وصيه فقال له سلمان يا رسول الله من وصيك قال يا سلمان من كان وصي موسى قال يوشع بن نون قال فلان وصي ووارثي يقضي ديني وينجز موعودي علي بن أبي طالب

۱۰۵۲۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ آپ کا وصی کون ہے؟ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا وصی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سلمان! موسیٰ (علیہ السلام) کا وصی کون تھا؟ میں نے کہا: یوشع بن نون تو فرمایا: میرا وصی وہ ہے جو میرا قرض اُتارے گا اور میرے وعدوں کو پوری بنائے گا۔ ❸

[1053] حدثنا أبو عمرو محمد بن محمود قننا علي بن خشرم قننا الفضل يعني ابن موسى عن حسين بن واقد عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي ألا أعلمك دعاء إذا دعوت به غفر الله لك وإن كنت مغفورا لك قال بلى قال لا إله إلا الله العلي العظيم لا إله إلا الله الحليم الكريم وسبحان الله رب العرش العظيم

۱۰۵۳۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: علی! کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب تم اس دعا کو کرو تو اللہ تم کو بخش دے باوجود اس کے کہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: (لا إله إلا الله العلي العظيم لا إله إلا الله الحليم الكريم وسبحان الله رب العرش

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابراہیم بن عبداللہ المحمزی شیخ القطیعی والحدیث صحیح؛

انظر: صحیح البخاری: 10/3؛ صحیح مسلم: 537/1؛ مسند الامام احمد: 1/112-91-77

❷ تحقیق: ابوعمر و بن محمد بن محمود بن عدی بن خالد المروزی و قبل الفسوی سکت عن القطیب فی تاریخہ: 260/3؛

اخر جہالنسائی: 62/6؛ والحدیث صحیح ان کان عبداللہ بن بريدہ سمع من ابيه

❸ تحقیق: اسنادہ موضوع محمد بن ابی عمرو الدوری و نہ فی الموضوعات الدورقی لم اجدہ؛

تخریج: کتاب: المجرومین لا بن حبان: 5/3؛ الکامل لابن عدی: 127/4

ممبر زدیکھ سکتے ہیں کہ شیعہ مناظر رانا سعید کی علمی اوقات کتنی بلندی تک پہنچی ہوئی ہے۔

کیا یہ صحیح روایت ہے؟۔۔۔ پتہ نہیں کس سے روایات لے کر یہاں بھیج دی ہیں۔۔۔ وہ آپ کا دوست نمداشمن ہے بھائی۔۔۔ اپنی تحقیق کر کے گفتگو کیا کریں۔

میں: استاد مصطفیٰ لائیں بنی العمالی و عماد بنی مہدی و شریک والحدیث ح: انظر: ح: البخاری: 88:

دلیل #3: (ضعیف) سیدنا علی وصی رسول بزبان رسول ﷺ (امام طبرانی)

اس کا حاشیہ ہی پڑھ لیتے۔۔۔ آپ کی بھیجی گئیں روایات دیکھ کر مجھے شرم آرہی ہے۔

أَبُو سَعِيدٍ عَنْ سَلْمَانَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

5940 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ النَّغَلِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَمَاطِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ، فَمَنْ وَصِيُّكَ؟ فَسَكَتَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ رَأْيِي، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ فَاسْرِعْ إِلَيْهِ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: تَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّ مُوسَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ يُوسُفُ بْنُ نُونٍ، قَالَ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّهُ كَانَ أَغْلَمَهُمْ، قَالَ: فَإِنَّ وَصِيَّ وَمَوْضِعُ سِرِّي، وَخَيْرُ مَنْ أَتَرَكْتُ بَعْدِي، وَيُنْجِزُ عِدَّتِي، وَيَقْضِي ذِمَّتِي

حضرت ابوسعید، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہر نبی کا وصی ہوتا ہے آپ کا وصی کون ہے؟ آپ میرا جواب دینے سے خاموش رہے جب بعد میں مجھے دیکھا تو آپ نے فرمایا: اے سلمان! میں جلدی آپ کے پاس آیا میں نے عرض کی: حاضر ہوں! آپ نے فرمایا: تُو جانتا ہے کہ حضرت موسیٰ کا وصی کون تھا؟ میں نے عرض کی: یوشع بن نون! آپ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ میں نے عرض کی: کیونکہ وہ سب سے بڑے عالم تھے آپ نے فرمایا: بے شک میرا وصی اور میرے رازوں کی جگہ میں اپنے بعد بہتر جس کو چھوڑ رہا ہوں اور وہ میرا وعدہ پورا کرے گا اور میرا

5940 - ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 113 وقال: وفي استاده ناصح بن عبد الله وهو متروك

المعجم الكبير للطبرانی 422 جلد چهارم

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ: قَوْلُهُ: قَرْض ادا کرے گا وہ حضرت علی بن ابوطالب ہیں۔

دلیل #4: (ضعیف) دعوت ذوالعشیرہ۔ (تاریخ طبری)

سند کی توثیق پیش کریں۔۔۔

آپ نے کہہ دیا اور ہم اندھے
بہرے گونگے بن جائیں؟

اس روایت کو صحیح ثابت
کریں۔

۳۲۰
فَصَعَتْ بِذَلِكَ ذُرْعًا، وَعَرَفَتْ أَنِّي مَتَى أَبَادِيهِمْ بِهَذَا الْأَمْرِ أَرَى مِنْهُمْ مَا أَكْرَهَ،
فَصَعْتُ عَلَيْهِ حَتَّى جَاءَنِي جَبْرِئِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ إِلَّا تَفْعَلَ مَا تَوَصَّى
بِهِ يُعَذِّبُكَ رَبُّكَ، فَاصْنَعْ لَنَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِ رَحْلًا شاةً،
وَأَمْلَأْ لَنَا عَسًا مِنْ لَبَنٍ، ثُمَّ اجْمَعْ لِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَتَّى أَكَلْتَهُمْ^(۱)،
وَأَبْلَغَهُمْ مَا أَمَرْتُ بِهِ، فَفَعَلْتُ مَا أَمَرَنِي بِهِ. ثُمَّ دَعَوْتُهُمْ لَهُ؛ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُونَ
رَجُلًا، يَزِيدُونَ رَجُلًا أَوْ يَنْقُصُونَهُ، فَيَهْمُ أَعْمَامُهُ: أَبُو طَالِبٍ وَحَمْزَةُ وَالْعَبَّاسُ
وَأَبُو لَهَبٍ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا إِلَيْهِ دَعَانِي بِالطَّعَامِ الَّذِي صَنَعْتُ لَهُمْ، فَجِئْتُ بِهِ،
فَلَمَّا وَضَعْتُهُ تَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِدِيَّةً^(۲) مِنْ اللَّحْمِ،
فَشَقَّقَهَا بِأَسْنَانِهِ، ثُمَّ أَفْقَاهَا فِي نَوَاحِي الصَّحْفَةِ. ثُمَّ قَالَ: خَلَدُوا بِسْمِ اللَّهِ،
فَأَكَلِ الْقَوْمُ حَتَّى مَا لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنْ حَاجَةٍ وَمَا أَرَى إِلَّا مَوْضِعَ^(۳) أَيْدِيهِمْ، وَإِمْ أَلْفَ
الَّذِي تَغَسَّسُ عَلَى^{۱۱۷۲/۱} بِيَدِهِ، وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ لِيَأْكُلُ مَا قَدِمْتُ
لِجَمِيعِهِمْ. ثُمَّ قَالَ: اسْقِ الْقَوْمَ، فَجِئْتُهُمْ بِذَلِكَ الْعُسِّ، فَشَرَبُوا مِنْهُ حَتَّى
رَوَوْا مِنْهُ جَمِيعًا، وَإِمْ أَلْفَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ لِيَشْرَبَ مِنْهُ، فَلَمَّا
أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكَلِّمَهُمْ بِدَرَّةٍ أَبُو لَهَبٍ إِلَى
الْكَلَامِ، فَقَالَ: لَتَهْدَمَ^(۴) صَاحِبُكُمْ! فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ وَلَمْ يَكَلِّمَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: الْغَدَ يَا عَلِيٌّ، إِنْ هَذَا الرَّجُلُ سَقَى
إِلَى مَا قَدْ سَمِعْتَ مِنَ الْقَوْلِ، فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ قَبْلَ أَنْ أَكَلْتَهُمْ، فَعَدُّ لَنَا مِنَ
الطَّعَامِ بِمِثْلِ مَا صَنَعْتُ، ثُمَّ اجْمَعَهُمْ إِلَيَّ.
قَالَ: فَفَعَلْتُ، ثُمَّ جَمَعْتُهُمْ ثُمَّ دَعَانِي بِالطَّعَامِ فَقَرَّبْتَهُ لَهُمْ، فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ
بِالْأَمْسِ، فَأَكَلُوا حَتَّى مَا لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنْ حَاجَةٍ. ثُمَّ قَالَ: اسْقِهِمْ، فَجِئْتُهُمْ بِذَلِكَ
الْعُسِّ، فَشَرَبُوا حَتَّى رَوَوْا مِنْهُ جَمِيعًا، ثُمَّ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي وَأَقَرُّ مَا أَعْلَمُ شَابًا فِي الْعَرَبِ جَاءَ قَوْمَهُ

تاریخ الطبري
لأبي جعفر محمد بن جریر الطبری
۹۶۱-۹۲۱
الجزء الثاني
تكملة
مجلد دوم
طبرستان
طبرستان

بِأَفْضَلِ مَا قَدْ جِئْتَكُمْ بِهِ؛ إِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَقَدْ أَمَرَنِي اللَّهُ
تَعَالَى أَنْ أَدْعُوَكُمْ إِلَيْهِ، فَأَيُّكُمْ يُوَازِرُنِي عَلَى هَذَا الْأَمْرِ عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي
وَوَصِيِّي وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ؟ قَالَ: فَأَحْبَبُّ الْقَوْمِ عَنْهَا جَمِيعًا، وَقُلْتُ: وَإِنِّي
لَأُحَدِّثُهُمْ سَنًا، وَأُرْمِصُهُمْ^(۱) عَيْنًا، وَأَعْظِمُهُمْ بَطْنًا، وَأَحْمِشُهُمْ سَاقًا^(۲)، أَنَا
يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَكُونُ وَزِيرَكَ عَلَيْهِ. فَأَخَذَ بِرَقَبَتِي، ثُمَّ قَالَ: إِنْ هَذَا أَخِي وَوَصِيِّي
وَوَصِيِّي فِيكُمْ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا. قَالَ: فَقَامَ الْقَوْمُ يَضْحَكُونَ، وَيَقُولُونَ
لَأَبِي طَالِبٍ: قَدْ أَمَرَكَ أَنْ تَسْمَعَ لَابْنِكَ وَتَطِيعَ^(۳).

امام طبری کا جو منہج آپ بیان فرما رہے ہیں کہ * اس کتاب میں صرف ثابت شدہ روایات اور احادیث نبوی ﷺ بیان کی ہیں، * اس کا اسکین بھیجیں تاکہ آپ کو سچا مانا جائے۔

٩٣
 مُشْتَبِهٌ عَلَى الْخَلِيفَةِ: ٤ - أ - الْأَخْبَارُ: ١٧٧ - ١٧٨

ابن أبي طالب قال ، قال رسول الله ﷺ : يا بني عبد المطلب ، إني قد جئتكم
 بنعم الدنيا والآخرة ، وقد أمرني الله أن أدعوكم إليه ، فأينكم يؤثرون على هذا الأمر
 على أن يكون أبي وصيي وخليفتي فيكم ؟ قال : فأخبره القوم عنها جميعاً
 وقالت : أنا يا أبا الله أكبر ونزل عليه ، فأخذ يرفقهم وقال : هذا أبي وصيي
 وخليفتي فيكم ، فاسمعوا له وأطيعوا .

تَهْنِئَاتُ الْإِسْلَامِ
وَبِغْيَتِهَا لَا يَجُوزُ لِمَنْ لَا يُدْرِكُهَا
لَا يَجْعَلُ الْفَيْدَى
عَلَيْهِمَا مِنَ الْبُحْرَانِ
مُسْتَعَارًا لِمَنْ لَا يَكُونُ
(٤)

سنی و شیعہ معتبر روایات کی روشنی میں!

ناقلین سے جو پہنچا ہم نے اسے اسی طرح آگے لکھ دیا ہے، جس طرح ہم تک پہنچا۔ (امام طبری)

مقدمہ

۱۷

تاریخ طبری جلد اول: حصہ اول

اس کے علاوہ کچھ اضافی معاملات مثلاً احادیث کے قبول و رد کا بیان اور ان لوگوں کا تذکرہ جن کی روایت حدیث میں تعریف کی گئی ہے اور ان کی روایت کو شرف قبول حاصل ہوا ہے۔

اسی طرح ان لوگوں کا تذکرہ بھی جن کی روایت حدیث میں مذمت کی گئی ہے اور ان کی روایات کو ترک کیا گیا ہے ان کی نقول کو کمزور اور ان کی حدیث کو کمزور قرار دیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ اسباب و ملل جن کی وجہ سے روایت کو متروک اور ضعیف کہا گیا ہے۔

میں اپنے اس کام میں اللہ تعالیٰ ہی سے امداد کا طلبگار ہوں اور اسی کی توفیق کا استغاثی ہوں بے شک گناہ سے بچنے اور نیکی پر قدرت دینے میں وہی حامی و ناصر ہے۔

و صلی اللہ علی محمد نبیہ و آلہ و سلم تسلیماً۔

غرض!

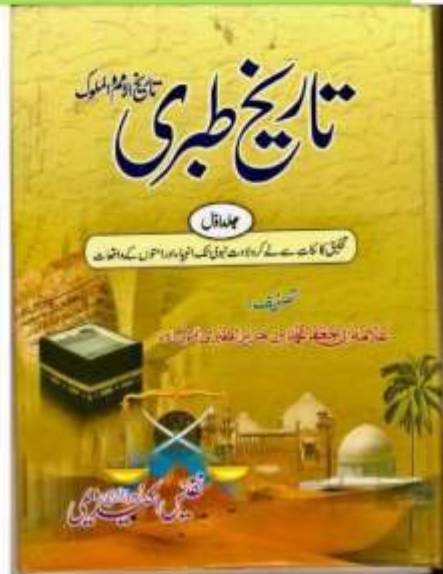
اس کتاب کو پڑھنے والے کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ جو کچھ اس کتاب میں سابقہ تفصیل کے متعلق بیان کیا جائے گا اس کا اصل مواد وہ احادیث و آثار ہیں جو اس مقام پر بیان ہوں گی۔ عقلی دلائل اور فکری استنباط کے نتائج بہت کم اور ضرورت کے مطابق لکھے جائیں گے۔

کیونکہ اخبار گذشتہ اور ماضی کے نواوٹ کا علم اس قوم کو جس نے ان کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا صرف خبروں اور بیان دینے والوں کے بیان سے ہی مل سکتا ہے جبکہ ہم استخراج عقلیہ اور استنباط فکریہ کے ساتھ ان حالات کا علم نہیں لگا سکتے۔

لہذا ہماری اس کتاب میں کسی خبر و روایت کو پڑھنے والا ابھی سمجھے یا سننے والا قبیح قرار دے صرف اس بناء پر کہ وہ اس روایت کو درست نہیں سمجھتا تو اسے جان لینا چاہیے کہ ہم نے اپنی طرف سے کوئی طبع سازی یا رنگ آمیزی نہیں کی بلکہ بعض ناقلین سے وہ ہمیں اسی طرح آچکی ہیں پس ہم نے ان کو اسی طرح آگے لکھ دیا جس طرح وہ ہم تک پہنچی تھیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا النَّبَا

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ



شرائط کی صریح خلاف ورزیاں، گفتگو میں غیر مہذب رویہ، دوران گفتگو فریق مخالف کو جوابات دینے میں مداخلت کرنے کے لئے میں نے آپ کو نہیں کہا تھا۔ یہ بذات خود اس بات کی علامت ہے آپ ذہنی طور پر کس قدر پریشان ہو چکے ہیں۔



میں اوپر اصول مناظرہ کتب اور دلائل کی اقسام سے دکھا چکا ہوں کہ بحیثیت مدعی مجھے اپنا دعویٰ کس طرح ثابت کرنا چاہئے اور الحمد للہ میرے دلائل مسلمہ اصولوں کے مطابق ہی ہیں۔

آپ کی بدحواسی اور بد اخلاقی بلا وجہ نہیں ہے۔ آپ کو ادراک ہو چکا ہے کہ ابن سبا شیعیت سے اتنا قریب ہے کہ اہل تشیع معتبر کتب چنچ چنچ کر اس حقیقت کا اعتراف کر رہی ہیں بصورت دیگر آپ کو شرائط توڑنے کی کیا ضرورت تھی؟

میری اکلوتی دلیل **مجهول الحال قول** ہوتا تو آپ کو خوش ہو کر گفتگو جاری رکھنی چاہئے تھی، آخر کیا وجہ ہے کہ آپ بے صبرے اور ہوش و حواس گم کر کے مجھے جوابات دینے سے زبردستی روکتے رہے؟ حتیٰ کہ گفتگو ختم کرنے اور گروپ ایڈمن سے ہٹنے کی خواہش کا بھی اظہار کر دیا۔

آپ نے میرے دعویٰ کو رد کرنے کے لئے **ضعیف اہل سنت روایات** پیش کر کے کونسا تیر مار لیا ہے۔ خیر۔۔۔ میں اب مختصر جوابات دوں گا۔ بحث منطقی انجام کے قریب پہنچ رہی ہے۔

پرسنل میں رہنمائی کے باوجود آپ

ضعیف روایات سے حجت قائم کرنے کی

کوششوں میں ہیں، میرا خیال ہے کہ

جس نے بھی یہ مشورے دئے ہیں وہ

آپ کا حقیقی خیر خواہ ہے۔

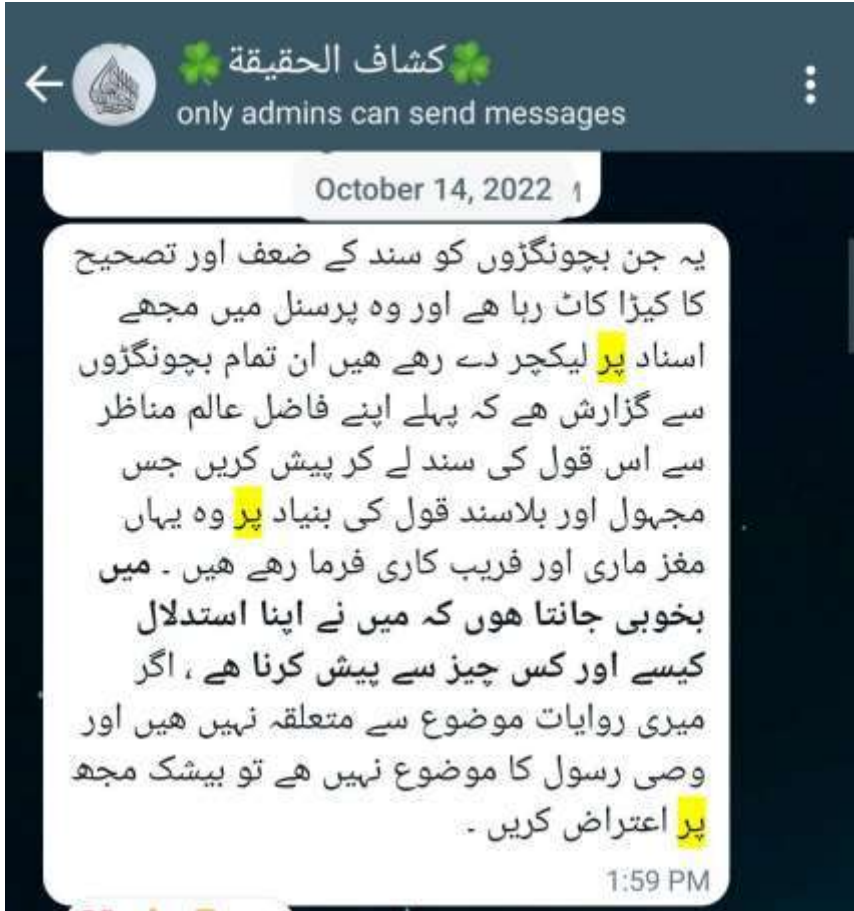
موصوف کے جوابات کا رد لکھ رکھا ہے

اور آج تیسری دلیل بھی پیش کروں گا۔

ان شاء اللہ

گیارہ بجے سے پہلے میرا ٹرن ختم ہو جائے

گا۔ ان شاء اللہ



دلیل #5: (ضعیف) رسول ﷺ نے فرمایا ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے اور بیشک علی میرا وصی اور میرا وارث ہے۔ (معجم الصحابہ)

پرسنل میں کوئی مدد کر رہا ہے تو اسے پڑھ کر، سمجھ کر ہی بھیجا کریں! روایت کا حاشیہ بھی نہیں پڑھتے ہو! اب اس روایت پر مزید اشکالات کیا پیش کروں، پہلے تو اس روایت میں جو ایک راوی گم شدہ ہے اس کا نام ہی دکھا دیں۔

معجم الصحابة البغوي (ج ۱) ————— علی بن ابی طالب

«أخبرني الله تبارك وتعالى بحب أربعة وأخبرني أنه [يُجِبُّهُمْ]» (۱) [۴۱۹]

۱۸۲۰ - حدثنا محمد بن حميد ، نا علي بن مجاهد ، نا محمد بن

إسحاق ، عن شريك بن عبد الله [عن] عن ابن بريدة ، عن أبيه قال :

قال رسول الله ﷺ : « لكل نبي وصي ووارث ، وإن عليا وصيي ووارثي » (۲)

۱۸۲۱ - حدثنا أبو الربيع الزهراني ، نا جعفر بن سليمان ، نا يزيد

الرشك ، عن مطرف ، عن عمران بن حصين قال : قال رسول الله ﷺ :

«عليّ مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن بعدي .» (۳)

(۱) ما بين العتوفات مطموس. وقد أثبت كما في سنن الترمذي ، ۲۹۹/۵ (۳۸۰۲) قال:

نا إسماعيل بن موسى الفزاري ، نا شريك... بلفظ (إن الله أمرني) وفيه: قبل يا رسول الله منهم لنا. قال: «عليّ منهم» يقول ذلك ثلاثا ، وأبو ذر ، والمقداد ، وسلمان... ثم قال: حديث حسن غريب...

ورواه أحمد في المسند ، ۳۵۱/۵ ، ۳۵۶

والحاكم ، ۱۳۰/۳

ونقله الخافظ في تحاف المهرة ، ۵۷۸/۲ (۲۳۰۱)

(۲) ما بين العتوفتين مطموس.

(۳) رواه الترمذي ، السنن ، ۱۹۶۰-۲۹۷/۵ (۲۷۹۶) للشاقب ، عن جعفر بن سليمان

الضبي ، عن يزيد الرشك ، عن مطرف بن عبد الله... بسنده... مطولا.

وأحمد ، المسند / ۱ ، ۲۳۱/۱ ، ۴۳۸/۴ ، ۳۵۶/۵ .

راوی غائب

مُعْجَمُ
الصَّحَابَةِ

تصنيف

أبي القاسم عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي
ت ۳۱۷ هـ رحمه الله

الجزء الرابع

الأحاديث (۱۵۴۲ - ۱۹۶۰)

[عبدالله - عبدالرحمن]

دراسة وتحقيق

محمد الأمين بن محمد محمود أحمد الجبلي

عضو هيئة التدريس بالجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة

طبع على نفقة أبي ناسل سعد بن عبد العزيز

بن عبد المجيد الرشيد ، غفر الله له ولوالديه وذريته

قد ربيته وجميع المسلمين فجاءه الله خيرا الجزاء

وجعل ثواب هذا العمل في ميزان حسناته

مكتبة دار البيان

دولة الكويت

دلیل #6: (ضعیف) دعوت ذوالعشیرہ (تاریخ مدینہ دمشق)

اس روایت کی شروعات ہی غلط! پہلا راوی عمر بن ابراہیم علوی دراصل زیدی شیعہ ہے، آپ کا اشنا عشریہ فرقہ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

أَخْبَرَنَا أَبُو الْبَرَكَاتِ عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْزَيْدِيُّ الْغُلَوِيُّ - بِالْكُوفَةِ - أَنَا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلَانَ الشَّاهِدُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْحَارِثِيُّ، نَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُوسِ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ الْمُتَهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

لَمَّا نَزَلَتْ «وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ اصْنَعْ لِي رَجُلًا

(۲) فِي الْمَسْنَدِ: يَابَعَنِي.

(۱) الْعَمْرُ: قُلُوبٌ صَغِيرٌ.

(۳) الْأَصْلُ: «الْحَنَانِيُّ» وَالْمَثْبُوتُ عَنْ م، مَزَّ التَّعْرِيفُ بِهِ.

(۵) سُورَةُ الشُّعَرَاءِ، الْآيَةُ: ۲۱۴.

(۴) زِيَادَةُ عَنْ م.

(۶) الْأَصْلُ: لِشَارِبٍ، وَالْمَثْبُوتُ عَنْ م، وَفِي الْمَطْبُوعَةِ: لِأَكْلٍ... لِشَارِبٍ.

(۷) فِي الْمَطْبُوعَةِ: يَعْنِي رَجُلًا شَاةً.

عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

۴۸

شَاةٍ بَصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَأَعَدَّ قَعْبًا^(۱) مِنْ لَبَنٍ - وَكَانَ الْقَعْبُ: قَدْرٌ رِي رَجُلٍ - قَالَ: فَفَعَلْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ اجْمَعْ بَنِي هَاشِمٍ» وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُونَ رَجُلًا - أَوْ أَرْبَعُونَ غَيْرَ رَجُلٍ - فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَهُ بَيْنَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، وَإِنَّ مِنْهُمْ لِمَنْ يَأْكُلُ الْجَذْعَةَ بِإِدَامِهَا، ثُمَّ تَنَاولُوا الْقَدَحَ فَشَرِبُوا حَتَّى رَوَوْا، وَبَقِيَ فِيهِ عَامَتُهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ فِي السَّحَرِ - يَرُونَ أَنَّهُ أَبُو لَهَبٍ ..

ثُمَّ قَالَ: «يَا عَلِيُّ اصْنَعْ رَجُلًا شَاةً بَصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَأَعَدَّ بِقَعْبٍ مِنْ لَبَنٍ» قَالَ: فَفَعَلْتُ، فَجَمَعْتُهُمْ، فَأَكَلُوا مِثْلَ مَا أَكَلُوا بِالْمَرَّةِ الْأُولَى، وَشَرِبُوا مِثْلَ الْمَرَّةِ الْأُولَى، وَقُضِّلَ مِنْهُ مَا قُضِّلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ فِي السَّحَرِ.

فَقَالَ الثَّلَاثَةُ: «اصْنَعْ رَجُلًا شَاةً بَصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَأَعَدَّ بِقَعْبٍ مِنْ لَبَنٍ»، فَفَعَلْتُ، فَقَالَ: «اجْمَعْ بَنِي هَاشِمٍ»، فَجَمَعْتُهُمْ، فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا، فَتَنَزَّهْتُمْ^(۲) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْكَلَامِ فَقَالَ: «أَيْكُمْ يَقْضِي دِينِي وَيَكُونُ خَلِيفَتِي وَوَصِيِّي مِنْ بَعْدِي؟» قَالَ: فَسَكَتَ الْعَبَّاسُ مَخَافَةَ أَنْ يَحِيطَ ذَلِكَ بِمَالِهِ، فَأَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ [الْكَلَامَ، فَسَكَتَ] الْقَوْمُ وَسَكَتَ الْعَبَّاسُ مَخَافَةَ أَنْ يَحِيطَ ذَلِكَ بِمَالِهِ، فَأَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَلَامَ الثَّلَاثَةَ، قَالَ: وَإِنِّي يَوْمَئِذٍ لَأَسْأَلُهُمْ هَيْتَةَ، إِنِّي يَوْمَئِذٍ لَأَحْمِشُ السَّاقِينَ، أَعْمَشُ الْعَيْنِينَ، فَخُخِمَ الْبَطْنُ، فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «أَنْتَ يَا عَلِيُّ، أَنْتَ يَا عَلِيُّ»^(۳)

تاریخ
مُؤَلَّفٌ بِرَدِّ مَشْقُوقِ الْمَلِكِ

وَذَكَرَ فَضْلُهَا وَتَسْمِيَةَ مَنْ هَاصِمٌ الْأَعْمَالُ وَأَهْمَانُ

بَنُو هَاشِمٍ مَعَ وَارِدِيهَا وَأَهْلُهَا

تَصْنِيفُ

الْإِمَامُ الْعَلَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ
ابْنِ هَيْثَمَةَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيِّ

لِلْقَهْفِ بَابُ عَشْرٍ

عَدَدُ ۵۷۱

ثَلَاثَةُ وَتَمِيقَةٍ

نُجْتِ الْفَرْقِ الْفَرْقِ الْفَرْقِ الْفَرْقِ الْفَرْقِ

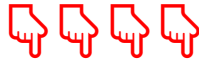
أَهْمَةُ الثَّانِي وَالْأَوَّلِيْنَ

عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَفِي ثَلَاثَةِ

دَارُ الْكُتُبِ

فَهْشَامَةُ الشَّامِ وَالْمَدِينَةِ

میں اہل سنت اسماء الرجال سے اس کا اصل فرقہ دکھا دیتا ہوں۔ ویسے اس کے نام میں زیدی بھی اسی وجہ سے ہے۔



میزان الاعتدال (اردو) جلد ہفتم ۳۲۶

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اسید بن سفیان جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں ان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو مدینہ منورہ میں گریہ و زاری شروع ہو گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ تڑپتے ہوئے اور اللہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور پھر انہوں نے حضرت ابوبکر کی تعریف کی۔“
تو اس راوی نے چالیس سطروں کی روایت نقل کی ہے جس کے بارے میں دل یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے اس میں اسید نامی راوی مجہول ہے۔

۶۰۵۱۔ عمر بن ابراہیم علوی زیدی کو فی حنفی شیعہ معتزلی

یہ ابواسحاق سمعی کی مسجد کا امام تھا اس کی پیدائش 442 ہجری میں ہوئی محمد بن علی بن عبدالرحمن علوی نے اسے اجازت دی تھی اس نے ابوالقاسم بن منصور جہنی اور ابوبکر خطیب اور ایک جماعت سے سماع کیا اس نے ایک طویل عرصے تک شام میں رہائش اختیار کیے رکھی اور عربی زبان اور فضا کے بارے میں ماہر بنا۔ ابن سعفی بن عساکر ابوموسیٰ مدنی جو علوم میں اس کے ساتھ شریک رہے ہیں انہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ شخص غریب تھا اور قنات کرنے والا تھا لیکن بدعتی ہونے کے باوجود اس کا دین اچھا تھا یہ کوفہ کا مفتی تھا اور یہ کہتا تھا کہ میں بظاہر امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب کے مطابق لیکن درحقیقت امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔

ابوطالب بن ہراس دمشقی نے اس کے بارے میں یہ حکایت بیان کی ہے کہ اس نے صراحت کے ساتھ یہ اعتراف کیا تھا کہ قرآن مخلوق ہے اور یہ قدر یہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

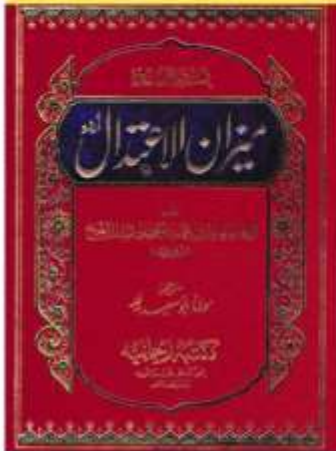
ابن ناصر کہتے ہیں: میں نے اپنے والد نزی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عمر بن ابراہیم ”چارودی“ فرقتے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے نزدیک جنابت کے بعد غسل کرنا لازم نہیں تھا اس کا انتقال 539 ہجری میں ہوا تیس ہزار لوگوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ یعیش بن صدقہ فراتی نے اس کے سامنے روایات پڑھی ہیں۔

۶۰۵۲۔ عمر بن ابراہیم بن عثمان واسطی

یہ واعظ ہے اس نے شہدہ کا جب نامی خاتون سے سماع کیا ہے حافظ ابن نقطہ نے اس ہجری میں ہوا۔

۶۰۵۳۔ عمر بن ابان بن عثمان

اس نے اپنے والد کے حوالے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ان البلائکة لتستحیی من عثمان۔
”بے شک فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔“



الهدایة - AlHidayah

ہے۔ (تاریخ مدینہ دمشق)

أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ الْفَقِيه [نا] ^(٤) عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، نَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ السَّمْسَارِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الطَّبْرِيِّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ حُسَيْنَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْجُلُودِي الْبَصْرِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَا الْعَلَّابِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ أَدَمَ، نَا نَصْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ^(٥) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

- تاریخ
ملک بدر دمشق

تصنيف
الإمام العالم المحقق أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

الحبيب الميرزا محمد باقر

مدار العكس
الغلاف الجوي والشمس واليابسة

14

وخلقتي فيكم، فاسألوا الله وأطيعوا^[٨٣٨١].

فقام القوم بضحوة ^١ يقولون لأبي طالب: قد أمرك أن تسمع لعلي، وتطيع.

یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ پہلا راوی محمد بن یوسف ضعیف ہے۔

Page 77

دلیل #9: (شیعہ کی مشکوک روایت) علی وصی رسول * دعوت ذوالعشرہ (فضائل امیر المؤمنین، محدث ابن عقدہ)

آپ کو پتہ بھی ہے کہ یہ محدث ابن عقدہ کوئی کون ہے؟

۲۵ / قوله تعالى: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ۲۱۴]
 ۲۱۰۔ ابن عقدہ، أنبأنا أبو الحسن أحمد بن يعقوب الجعفي، أنبأنا علي بن
 الحسن بن الحسين بن علي بن الحسين، أنبأنا إسماعيل بن محمّد بن
 عبدالله بن علي بن الحسين بن علي، حدّثني إسماعيل بن الحكم الراقي، عن
 عبدالله بن عبدالله بن أبي رافع، عن أبيه، قال:

(۱) سورة القمر: ۲.

(۲) الفية، النعماني: الباب ۱۴ / ۱۹، قال: أخبرنا أحمد بن محمّد بن سعيد...

(۳) الفية، النعماني: الباب ۱۴ / ۱۹، قال: أخبرنا أحمد بن محمّد بن سعيد...

فَضَائِلُ
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

۲۰۴ فضائل امیر المؤمنین

قال أبو رافع: جمع رسول الله ﷺ ولد بني عبدالمطلب وهم يومئذ أربعون
 رجلاً، وإن كان منهم لمن يأكل الجذعة ويشرب الفرق من اللبن فقال لهم: «يا بني
 عبدالمطلب، إن الله لم يبعث رسولاً إلّا جعل له من أهله أخاً ووزيراً ووارثاً
 ووصياً ومنجزاً لعدائهم وقاضياً لدينهم، فمن منكم يباعدني علي أن يكون أخياً
 ووزيراً ووصياً ومنجزاً لعدائهم وقاضياً لدينهم؟» فقام إليه علي بن أبي طالب
 وهو يومئذ أصغرهم فقال له: «اجلس»، وقدم إليهم الجذعة والفرق من اللبن،
 فصدروا عنه حتّى أنهلهم وفضل منه فضلة، فلما كان في اليوم الثاني أعاد عليهم
 القول، ثم قال: «يا بني عبدالمطلب كونوا في الإسلام رؤوساً ولا تكونوا أذناباً
 فمن منكم يباعدني علي أن يكون أخياً ووزيراً ووصياً وقاضياً لدينهم ومنجزاً
 لعدائهم؟» فقام إليه علي بن أبي طالب فقال له: «اجلس»، فلما كان في اليوم
 الثالث أعاد عليهم القول، فقام علي بن أبي طالب فبايعه بينهم فقبل في فيه. فقال
 أبو لهب: بش ما جازيت به ابن عمك إذ أجابك إلى ما دعوته إليه، ملأت فاه
 بصاقاً!!!^(۱)

لِلْإِمَامِ الْحَافِظِ
 آخِي الْعَبَّاسِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ
 ابْنِ عَقْدَةَ الْكُوفِيِّ
 (المتوفى سنة ۳۳۲ هـ)

بِجَمْعِهِ وَرَتَبَهُ وَقَدَّمَ لَهُ
 مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ

اللہ کے بندے آپ کے کلیبی نے اس سے ایک لاکھ احادیث لی ہوئی ہیں! اہل سنت کے ہاں یہ ضعیف راوی ہے۔
 آپ اہل تشیع سے اس روایت کی مکمل توثیق پیش کر دیں۔ اس کے بعد اسے زیر بحث لائیں گے۔

دلیل #10: (شیعہ استدلال باطل) رسول ﷺ نے مولا علیؑ کو فرمایا "تیری منزلت مجھ سے وہی ہے جو ہارون ع کو موسیٰ ع سے تھی مگر تو نبی نہیں ہے۔ (کتاب السنہ)

اس روایت میں دو اہم باتیں بیان کی گئی ہیں۔

* حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی کو تشبیہ دینا حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے *

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ نَبِيًّا،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کی طرف جا رہے تھے تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں عرض کی کہ آپ مجھے بچوں اور بوڑھوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے تھے۔

مفہوم: اگرچہ اس حدیث کے ایک راوی یحییٰ ابن سلیم پر جرح موجود ہے لیکن میں متن سے دفاع کر رہا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو عارضی (کچھ وقت) کے لیے خلیفہ بنایا اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عارضی طور پر (کچھ وقت) کے لئے خلیفہ بنایا۔

👉 لیکن حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں ہی ہوئی۔

یہ کیسی مماثلت ہے کہ جو خلیفہ بننے والا ہے وہ خلیفہ بنانے والے سے پہلے وفات کر رہا ہے۔!

حالانکہ خلیفہ کی معنی ہی یہ ہے کہ جو پیچھے آئے جبکہ حضرت ہارون علیہ السلام تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے وفات کر گئے ہیں۔

اگر آپ کو شک ہو تو مجھ سے مطالبہ کر سکتے ہیں میں شیعہ کتب سے ثابت کر دوں گا کہ

* وفات حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ کی زندگی میں ہی ہو گئی تھی۔ *

دوسری بات حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام دونوں اللہ کے نبی ہیں کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی ہیں؟

انبیاء کرام سے افضل ماننا تو شیعوں کا عقیدہ ہے اب شاید حضرت علی کو نبی بھی بنالیا ہو (معاذ اللہ)، ابن سبا نے توسیدنا علی کی خدائی کا دعویٰ بھی کر دیا تھا!

* شیعہ مناظر سے ایک سوال *

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو کتنے وقت کے لیے خلیفہ بنایا تھا؟ اگر زبردستی مماثلت ثابت کرنی ہے تو پھر حضرت علی کو حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح نبی کریم کا عارضی خلیفہ ہی ثابت کیا جاسکتا ہے، یہ کوئی معیوب بات نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم نے کئی صحابہ کو مدینے میں اپنی جگہ نائب موقع فرمایا تھا۔ (تفصیل طلب کرنے پر مکمل فہرست پیش کر دوں گا۔)

إِنَّهُ لَا يَلْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي فِي كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي -

ترجمہ مختصر: رسول اللہ ﷺ نے علی ع سے فرمایا کہ مگر تم سارے مؤمنین کے خلیفہ ہو میرے بعد۔

*** جواب *** ہر بات کا سیاق و سباق دیکھا جاتا ہے اور موضوع دیکھا جاتا ہے پھر اس سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے مگر یہ نعمت شیعہ حضرات سے مفقود ہے۔

ان الفاظوں کا ربط پہلے والے الفاظوں سے ہے۔

* إِنَّهُ لَا يَلْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ *

تحقیق نہیں لائق کہ جب میں کہیں جاؤں۔

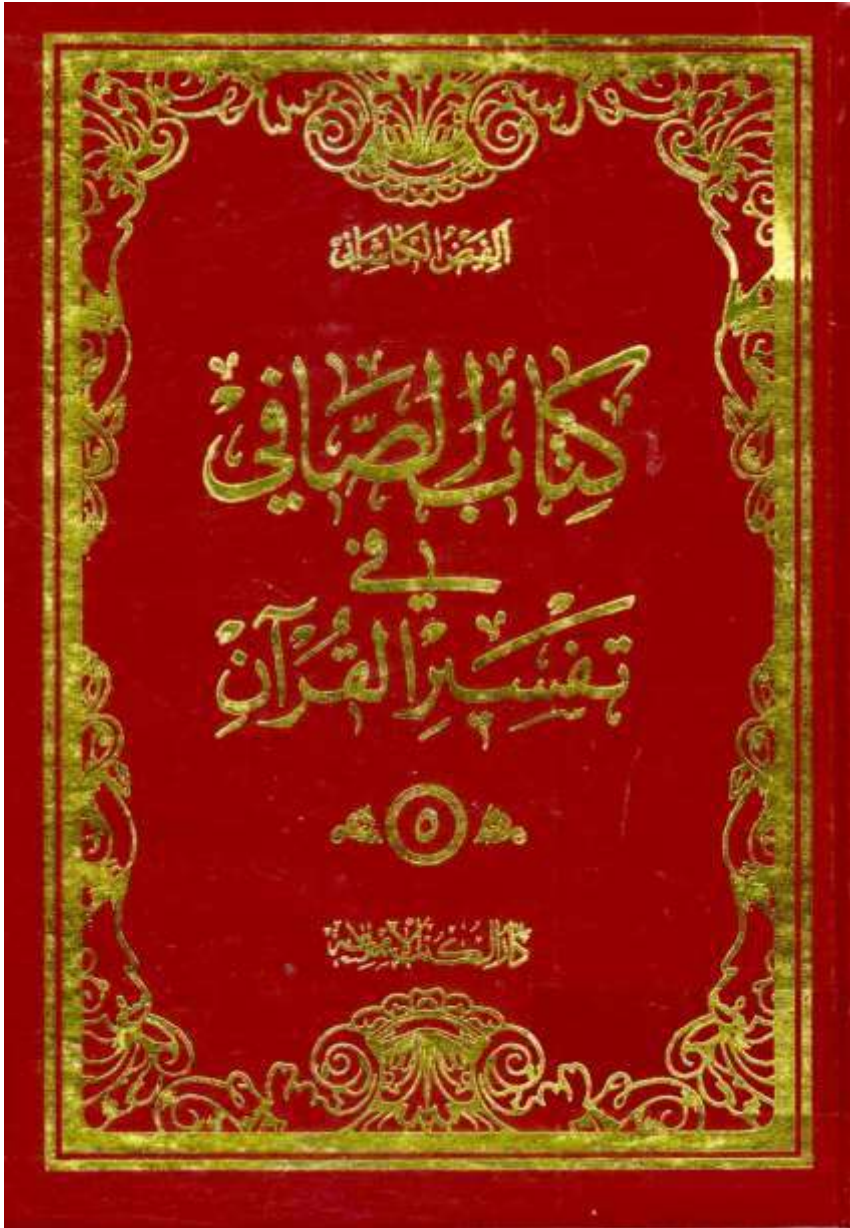
مطلب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں کہیں جاؤں تو کسی کے لیے لائق نہیں مگر تم (علی رضی اللہ عنہ) میرے خلیفہ ہو ہر مؤمن کے لیے۔

یہ گھر کی خلافت ہے جس کو شیعہ مناظر نے رسول اللہ ﷺ کی وفات والی خلافت ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور یہ واقع غزوۂ تبوک کا واقعہ ہے جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے گھر میں رہنے کو کہا تھا اگر بالفرض والمحال * بعد * سے مراد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد خلیفہ مان لیا جائے تب بھی کوئی اعتراض نہیں بنتا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنے تھے۔

یہاں ایک اور ابہام بھی ذہن میں آتا ہے کہ بعد سے مراد نبی کریم ﷺ کے فوراً بعد ہونا ہے۔

کیا لفظ "بعد" سے اتصال لازم ہے؟

اگر "بعد" ہر وقت اتصال چاہتا ہے تو پھر یہاں سے ثابت ہوا سورہ نور آیت 55 میں اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ کیا خیال ہے؟



وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ
خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ
ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٥٥﴾

وعن الباقر عليه السلام: قال: قال رسول الله ﷺ: يا معشر قراء القرآن اتقوا الله عز وجل فيما
حملكم من كتابه فإني مسؤول وإنكم مسؤولون، إني مسؤول عن تبليغ الرسالة، وأما أنتم
فتسألون عما حملتم من كتاب الله وسنتي ^(۱).

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي
الْأَرْضِ﴾ ليجعلنهم خلفاء بعد نبيكم ﷺ.
﴿كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾: يعني وصاة الأنبياء عليهم السلام بعدهم، وقرئ بضم
التاء وكسر اللام.

﴿وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ﴾: وهو الإسلام.
﴿وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ﴾: من الأعداء، وقرئ بالتخفيف.
﴿أَمْنًا﴾: منهم.
﴿يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ﴾: إرتد، أو كفر هذه النعمة.
﴿بَعْدَ ذَلِكَ﴾: بعد حصوله.
﴿فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾: الكاملون في فسقهم حيث إرتدوا بعد وضوح الأمر
وكفروا تلك النعمة.

۱- الكافي ج: ۲، ص ۶۰۶: ج ۹، باب فضل حامل القرآن. وفيه: «يا معشر قراء القرآن»، كما جاء في نسخة أخرى.

بعید سے اتصال لازم آتا ہے تو پھر ان اشکالات کا رد کریں۔

اگر بعد سے مراد * متصل بعد * ہی ہوتا ہے تو آپ کا حضرت علی کے اس خطبہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

خطبہ ۵۷

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

لَا صَحَابَةَ..... أَمَّا إِنَّهُ سَيُظْهِرُ عَلَيْكُمْ

بَعْدِي رَجُلٌ رَجَبُ الْبَلْعُومِ مِنْدَحِقُ

الْبِطْنِ يَأْكُلُ مَا يَجِدُ وَيَطْلُبُ مَا لَا

يَجِدُ فَاقْتُلُوهُ وَلَنْ تَقْتُلُوهُ۔ أَلَا وَإِنَّهُ

سَيَأْمُرُكُمْ بِسَبِيٍّ وَالْبِرَاءَةِ فَيَمْنِي۔ فَأَمَّا

السَّبُّ فُسْبُونِي فَإِنَّهُ لِي ذِكَاةٌ وَلَكُمْ

نَجَاةٌ۔ وَأَمَّا الْبِرَاءَةُ فَلَا تَتَّبِعُوا مَنِي

فَيَأْتِي وَلِيذْتُ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَسَبَقْتُ

إِلَى الْإِيمَانِ وَالْهَجْرَةِ۔

اپنے اصحاب سے فرمایا۔

میرے بعد جلد ہی تم پر ایک ایسا شخص مسلط ہوگا جس کا طعن کشادہ، اور پیٹ بڑا ہوگا، جو پائے کا نگل جائے گا اور جو نہ پائے گا اس کی اسے دھوڑ لگی رہے گی۔ (بہتر تو یہ ہے کہ تم اسے قتل کر ڈالنا۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ تم اسے قتل ہرگز نہ کرو گے۔ وہ تمہیں حکم دے گا کہ مجھے بُرا کہو اور مجھ سے بیزاری کا اظہار کرو۔ جہاں تک بُرا کہنے کا تعلق ہے، مجھے بُرا کہہ لینا۔ اس لئے کہ یہ میرے لئے پاکیزگی کا سبب اور تمہارے لئے (دشمنوں سے) نجات پانے کا باعث ہے۔ لیکن (دل سے) بیزاری اختیار نہ کرنا اس لئے کہ میں (دین) فطرت پر پیدا ہوا ہوں اور ایمان و ہجرت میں سابق ہوں۔

اس خطبہ میں جس شخص کی طرف امیر المومنین نے اشارہ کیا ہے اس سے بعض نے زیادہ اہم ایسے بعض نے تاج ابن یوسف اور بعض نے مغیرہ ابن شعبہ کو مراد لیا ہے۔ لیکن اکثر شارحین حضرت نے بیان فرمائے ہیں وہ اسی پر پورے طور پر صادق متعلق کھاتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ ایسا بھیجا تو کہی خیر لایا جس پر آنحضرت نے فرمایا۔ "اللہم لا دہوا کہ جب کھاتے کھاتے آگیا جاتا تھا تو کہنے لگتا تھا۔" ارفہ خدا کی قسم میں کھاتے کھاتے عاجز آ گیا ہوں مگر پیٹ ہے اپنے مالوں کو اس کا حکم دینا تاریخی مسلمات میں سے ہے کہ جن کی زد میں اللہ و رسول بھی آ جاتے تھے۔ چنانچہ امام علی منہور کم وذلک انکم تلعون علی ابن ابی ہ الفریق ۳ ص ۱۳۱) "تم اپنے منہروں پر اللہ اور اس کے دوست رکھنے والوں پر لعنت کرتے ہو، اور میں گواہی دیتی ہو خدا مر ابن معاویہ کا بھلا کرے کہ جس نے اسے بند کر دیا

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَيَنْهَى

۱۸۰

نہج البلاغہ

ترجمہ و حواشی

از

محمد اسامہ علامہ شافعی اعظم دین صاحب قلم مرحوم و مطور اعلیٰ اللہ تعالیٰ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

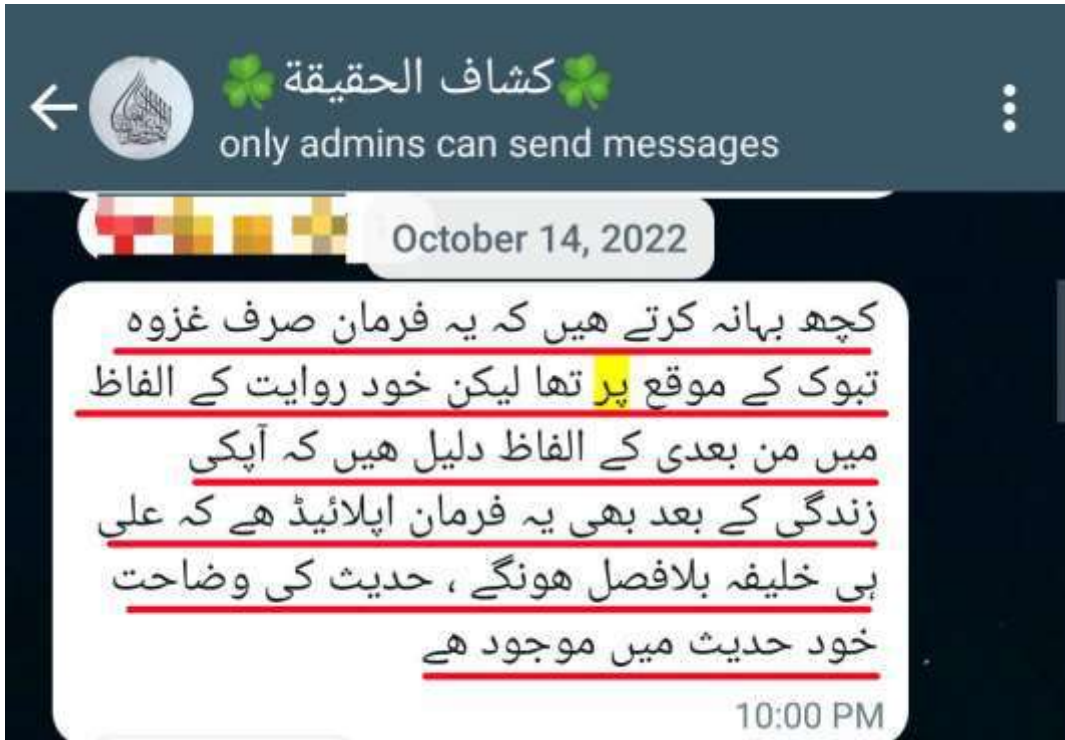
میرے * بعد * جلد ہی تم پر ایسا شخص مسلط ہو گا جس کا حلق کشادہ اور پیٹ بڑا ہو گا جو پائے گا نگل جائے گا اور جو نہ پائے گا اس کی اسے ڈھونڈ لگی رہے گی۔ (نبی البلاغہ خطبہ ۵۷)

اس خطبہ میں بعد سے مراد کون ہے؟، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد کون وہ شخص تھا جو عوام پر مسلط ہوا...؟

آپ فرمان رسول ﷺ کے پورے جملے کا اردو ترجمہ کر کے یہی مفہوم سمجھا دیں۔ عبارت کے نبی سے مخصوص جملے دکھا کر من پسند مفہوم دکھانا شیعوں کا خاص طریقہ واردات ہے۔

کم از کم ان جملوں کا ترجمہ اور مفہوم بتادیں۔

إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ



میں نے سند پر اشکال ہی نہیں کیا سیدھا متن سے آپ کے استدلال کو رد کیا ہے۔ مزید کوشش کر کے اس کا رد کریں۔

حضرت علی کو حضرت ہارون سے من کل الوجوہ مشابہت نہیں ہے۔ (چند مختصر دلائل)

انت منی بمنزلتہ ہارون و موسیٰ یہ حدیث حضرت علی کی فضائل میں ہو سکتی ہے لیکن اس سے مراد خلیفہ بلا فصل لینادر حقیقت نبی کریم اور حضرت علی پر جھوٹ باندھنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ہارون سے من کل الوجوہ مشابہت نہیں ہے۔ میں چند مختصر دلائل پیش کر دیتا ہوں۔

1: حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے حقیقی بھائی جبکہ حضرت علی چچا زاد تھے۔ حضرت ہارون بڑے بھائی جبکہ حضرت علی نبی سے چھوٹے تھے۔ حضرت ہارون نبی جبکہ حضرت علی نبی نہیں ہیں، تو معلوم ہوا کہ ہر حیثیت سے حضرت علی، حضرت ہارون کے مشابہ نہیں ہیں۔

2: حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے، انکے بعد خلیفہ بلا فصل نہیں بنے تھے۔

3: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ بلا فصل اور جانشین حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے یہ حقیقت شیعہ کتب سے بھی ثابت ہے۔

4: حضرت ہارون کی جانشینی وقتی تھی جب حضرت موسیٰ واپس تشریف لائے تو یہ ختم ہو گئی۔

5: نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ غزوات کے موقع پر مدینہ منورہ میں ابن ام مکتوم کو کئی مرتبہ اپنا خلیفہ اور جانشین بنایا اور اس دوران یہ مسجد نبوی میں امامت بھی کیا کرتے تھے جبکہ نبی کریم نے حضرت علی کو نمازوں کی نیابت نہیں دی تھی۔

6: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیس سے زائد غزوات میں مدینہ سے باہر تشریف لے گئے تھے اور مختلف حضرات کو ذمہ دار بنا کر گئے تھے کیا وہ سارے خلیفہ بلا فصل بن گئے؟

دلیل #11: (شیعہ استدلال باطل) فرمان رسول ﷺ اے علی! تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔ (المسند۔ امام

احمد بن حنبل)

وهو يتصور، قد لف رأسه في الثوب لا يخرج، حتى أصبح، ثم كشف عن رأسه، فقالوا: إنك للقيم، كان صاحبك نرمة فلا يتصور وأنت تتصور، وقد استنكرنا ذلك! قال: وخرج بالناس في غزوة تبوك، قال: فقال له علي: أخرج معك؟ قال: فقال له نبي الله: «لا، فيكم علي»، فقال له: «أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هرون من موسى؟»، إلا أنك لست بنبي، إنه لا ينبغي أن أذهب إلا وأنت خليفتي»، قال: وقال له رسول الله: «أنت ولي في كل مؤمن بعدي»، وقال: «سدا أبواب المسجد غير باب علي»، فقال: فيدخل المسجد جنباً وهو طريقه، ليس له طريق غيره، قال: وقال: «من كنت مولاه فإن مولاه مولاه علي»، قال: وأخبرنا الله عز وجل في القرآن أنه قد رضي عنهم، عن أصحاب الشجرة، فعلم ما في قلوبهم، هل حدثنا أنه سخط عليهم بعد؟، قال: وقال نبي الله ﷺ لعمر حين قال ائذن لي فلا ضربت عنقه، قال: «أو كنت فاعلاً؟»، وما يدريك لعل الله قد اطلع إلى أهل بدر فقال: اعملوا ما شئتم.

المُسْنَدُ

للإمام
أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرح وصنع فهرسة
أحمد محمد شاكر

الجزء الثالث

٣٠٦٢ - حدثنا يحيى بن حماد حدثنا أبو عوانة حدثنا أبو بلع

٣٠٦٢ - إسناده صحيح أبو بلع، يفتح الباء وسكون اللام وآخره جيم، اسمه يحيى بن مسلم، ويقال يحيى بن أبي الأسود القرظي، وهو ثقة، وثقه ابن معين وابن سعد والنسائي والدارقطني وغيرهم، وفي التهذيب أن البحاري قال: «فيه نظر» وما أشبه ذلك، فواته ترجمه في الكبير ٢٧٩/٢٤ - ٢٨٠ ولم يذكر فيه جرماً، ولم ترجمه في الصغير، ولا ذكره هو والنسائي في الضعفاء، وقد روى عنه ثمانية، وهو لا يروى إلا عن ثقة، عمرو بن ميمون، هو الأودي، وهو تابعي ثقة، وأخرج له أصحاب الكتب الثلاثة، والحدث في مجمع الزوائد ١١٩، ١٢٠، وقال: «رواه أحمد والطبراني في الكبير والأوسط باختصار» رجال أحمد رجال الصحيح، غير أبي بلع القرظي، وهو ثقة وفيه لين، روى القزويني عنه قسماً عن محمد بن حميد الرازي عن إبراهيم بن المختار عن شعبة عن أبي بلع، «الأولى وأمر بسد الأبواب إلا باب علي»، ٣٣١، ٤، وثاقبة وأبل من علي علي، ٣٣٢، ولم ٣٤٢ وهذا الحديث أنكر إليه الحافظ في القول المسد ١٧ نسبته للنسائي أيضاً، وأصل النسائي روى بعضه، يخطوا، يخطوا الفاس، قوله «لم يبعث فلا بأسورة القوية» يريد أن يكره رضي الله عنه، كما مضى ١٢٩٦، «شري لنفسه» أي باعها، يتصور، يتلوى، «نرمة فلا يتصور» في ج «نرمة» والنساج من ك ومجمع الزوائد، قول عمر «لئن لي فلا ضربت عنقه» يريد به خاطب بن أبي بشامة حين بعث =

(٣٣١)

حدثنا عمرو بن ميمونة قال: إني لجالس إلى ابن عباس: إذ أتاه تسعة رهط، فقالوا: يا أبا عباس، إما أن تقوم معنا وإما أن يخلونا هؤلاء، قال: فقال ابن عباس: بل أقوم معكم، قال: وهو يومئذ صحيح قبل أن يعمي، قال: فابتدأوا فحدثوا فلا تدري ما قالوا، قال: فجاء بنفسي ثوبه ويقول: أب وثلب! وقعوا في رجل له عشر، وقعوا في رجل قال له النبي ﷺ: «لأعطين رجلاً لا يخزيه الله أبداً، يحب الله ورسوله»، قال: فاستشرف لها من استشرف، قال: «أين علي؟»، قالوا: هو في الرجل يطن، قال: «وما كان أحدكم لينطن؟»، قال: فجاء وهو أرمد لا يكاد يصر، قال: ففت في عينيه لم هر الزبابة ثلاثاً فأعطاه إياه، فجاء بصفيقة بنت حنن، قال: ثم بعث فلا بأسورة الثوب، فبعث علياً خلفه فأخذها منه، قال: «لا يذهب بها إلا رجل مني وأنا منه»، قال: وقال لبي عمه: «أيكم يوالي في الدنيا والآخرة؟»، قال: وعلي معي جالس، فأبوا، فقال علي: أنا لواليك في الدنيا والآخرة، قال: «أنت وليي في الدنيا والآخرة»، قال: فتركه، ثم أقبل على رجل منهم فقال: «أيكم يوالي في الدنيا والآخرة؟»، فأبوا، قال: فقال علي: أنا لواليك في الدنيا والآخرة، فقال: «أنت وليي في الدنيا والآخرة»، قال: وكان أول من أسلم من الناس بعد حذيفة، قال: وأخذ رسول الله ﷺ ثوبه فوضعه على علي وفاطمة وحسن وحسين فقال: «إني أريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيراً»، قال: وشري علي نفسه، ليس ثوب النبي ﷺ ثم نام مكانه، قال: وكان المشركون يرمون رسول الله ﷺ، فجاء أبو بكر وعلي نائم، قال: وأبو بكر يحسب أنه نبي الله، قال: فقال: يا نبي الله، فقال: فقال له علي إن نبي الله ﷺ قد انطلق نحو يتر ميمون فأذكره، قال: فأنطلق أبو بكر فدخل معه الغار، قال: وجعل علي يرمي بالحجارة كما كان يرمي نبي الله

جب اس حدیث میں لفظ ولی ہے تو بات ختم ہو جاتی ہے۔ خلیفہ بلا فصل کا مفہوم کیسے مان لیں؟ آگے دیکھتا ہوں کہ ولی لفظ سے آپ خلیفہ بلا فصل کس طرح ثابت کرتے ہو۔

خبردار! ہوشیار! لفظ ولی سے شیعہ کا عوام الناس کو دھوکا۔!

یہاں *ولی* سے مراد *خلیفہ بلا فصل* آپ کو دلیل سے ثابت کرنا ہوگا، رہی بات نبی کا یہ کہنا کہ حضرت علی میرے بعد مؤمنین کے ولی ہیں، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بعد از نبی ﷺ حضرت علی مؤمنین کے ولی ہوں گے، بلکہ نبی نے زمان حال کا جملہ بیان کیا ہے کہ

حضرت علی میرے بعد مؤمنین کے ولی ہیں، غور کریں! *ولی ہوں گے* بیان نہیں کیا بلکہ *ولی ہیں* بیان کیا ہے یعنی خود کو پہلے اور اپنے بعد دوسرے نمبر پر حضرت علی بھی ولی ہیں۔ یہاں ترتیب کے لحاظ سے فرمایا ہے، یعنی جس طرح میں مؤمنین کا ولی ہوں اسی طرح میرے بعد حضرت علی بھی مؤمنین کا ولی ہے، من وعن یہی معنی و مفہوم *من کنت مولاه فھذا علی مولاه* کا بھی ہے کہ *جس کا میں مولا ہوں، علی بھی اس کا مولا ہے۔*

یہاں بھی زمان حال مراد ہے، اگر مولا سے ہم خلیفہ بلا فصل مراد ہوتا تو نبی فرماتے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی میرے بعد مولا ہوں گے!

بالفرض شیعہ موقوف مان بھی لیں گے تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت علی غدیر خم کے خطبے کے بعد نبی ﷺ کے زندگی میں ہی خلیفہ بلا فصل ہو گئے تھے، جبکہ اس مفہوم کو نہ تو اس وقت موجود کسی صحابی نے سمجھا اور نہ آج تک سنی و شیعہ کے کسی عالم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت علی نبی ﷺ کی زندگی میں ہی خلیفہ بلا فصل بن گئے تھے!

دلیل #12: (شیعہ استدلال باطل) میرے لئے یہ سزاوار نہیں (بہتر نہیں) کہ میں کہیں جاؤں مگر اس صورت کہ تو میرا خلیفہ ہو۔ (المستدرک علی الصحیحین)

(الجزء الثالث) ۳۱- کتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم ۱۵۵

عليه وعلى آله وسلم قال: فقال: يا نبي الله فقال له علي: إن نبي الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم قد انطلق نحو بئر ميمون⁽¹⁾ فأدركه قال: فانطلق أبو بكر فدخل معه الغار، قال: وجعل علي رضي الله عنه يرمي بالحجارة كما كان يرمي نبي الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم وهو يتضور وقد لف رأسه في الثوب لا يخرج حتى أصبح ثم كشف عن رأسه، فقالوا: إنك للقيم وكان صاحبك لا يتضور ونحن نرميه وأنت تتضور وقد استكرنا ذلك، فقال ابن عباس: وخرج رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم في غزوة تبوك وخرج بالناس معه قال: فقال له علي: أخرج معك؟ قال: فقال النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم: «لا» فبكى علي فقال له: «أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى، إلا أنه ليس بعدي نبي إنه لا ينبغي أن أذهب إلا وأنت خليفتي» قال ابن عباس: وقال له رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم: «أنت ولي كل مؤمن بعدي ومؤمنة».

قال ابن عباس: وسد رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم أبواب المسجد غير باب علي فكان يدخل المسجد جنباً وهو طريقه ليس له طريق غيره، قال ابن عباس: وقال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم: «من كنت مولاه فإن مولاه علي»، قال ابن عباس: وقد أخبرنا الله عز وجل في القرآن أنه رضي عن أصحاب الشجرة فعلم ما في قلوبهم فقبل أخبرنا أنه سخط عليهم بعد ذلك؟ قال ابن عباس: وقال نبي الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم لعمر رضي الله عنه حين قال: ائذن لي فأضرب عنقه⁽²⁾ قال: «وكنت فاعلاً؟ وما يذريك لعل الله قد اطلع على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم».

هذا حديث صحيح⁽³⁾ الإسناد ولم يخرجاه بهذه السياقة.

وقد حدثنا السيد الأوحاد أبو يعلى حمزة بن محمد الزيدي رضي الله عنه ثنا أبو الحسن علي بن محمد بن مهرويه القزويني القفطان قال: سمعت أبا حاتم الرازي يقول: كان يعجبهم أن يجدوا الفضائل من رواية أحمد بن حنبل رضي الله عنه.

(1) بئر ميمون بئر بمكة كما صرح به صاحب «القاموس» ۱۲، (مصححة).

(2) يعني حاطب بن أبي بلعة كما ورد في «الصحیحین» أنه كان أخبر بعض أمور المسلمين مشركي مكة ۱۲، (مصححة).

(3) لا، أبو بلع يحيى بن سليم، ويقال: ابن أبي سليم مختلف فيه، والراجح طبعه، إذ الجرح فيه مفسر، قال البخاري: فيه نظر، وهي من أردى عبارات التبرج عند البخاري.

المُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ

للهام الحافظ أبي عبد الله الحاكم النيسابوري
رحمته الله تعالى

طبعة متضمنة انقادات الذهبية رحمه الله

وبذيله

تتبع أو هام الحاكم التي سكت عليها الذهبية
لأبي عبد الرحمن مفضل بن قهادي الواحدي

الجزء الثالث

دار الحجر للطباعة والنشر والتوزيع

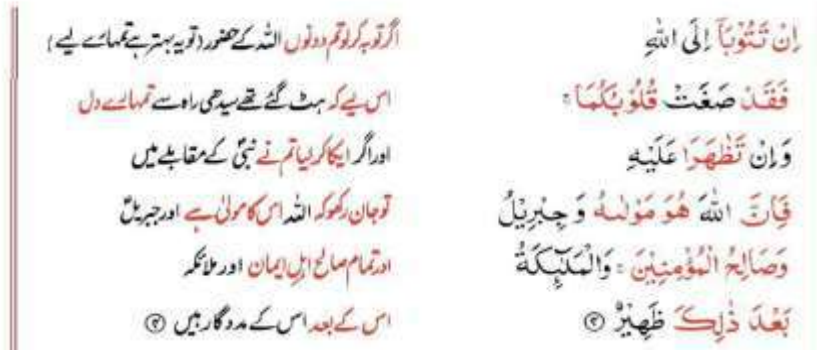
حدیث میں بیان کئے گئے کچھ حصے کا جواب اوپر موجود ہے۔ (میرے بعد خلیفہ سے مراد متصل لازم نہیں ہے اور حضرت موسیٰ و ہارون سے تشبیہ) اس کے علاوہ اس حدیث میں بھی **ولی** کا لفظ ہے۔

👉 اس حدیث سے مراد خلیفہ بلا فصل ہر گز نہیں ہے۔ آپ کو اس کے لئے کوئی مضبوط دینی ہوگی۔

گئے ہیں، ہر جگہ ولی سے مراد خلیفہ یا حکمران لینا صریح جہالت ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں حضرت عمرؓ نے ولی کا لفظ بمعنی حکمران ہی لیا ہے، پوری عبارت سے یہی معنی و مفہوم نکلتا ہے اور یہ قابل فہم، قابل قبول مفہوم ہے۔

جبکہ فرمان رسول ﷺ سے حضرت علی کے لئے ولی کا لفظ بمعنی حکمران لیا جائے تو لازمی طور پر ہمیں نبی کی زندگی میں ہی حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل تسلیم کرنا پڑے گا۔ کیا اہل تشیع کا یہی عقیدہ ہے؟ وضاحت مطلوب ہے۔

مزید تشفی کے لئے میں ایک آیت بھیج رہا ہوں، ذرا سب کو سمجھائیں کہ اس آیت سے ہم ولی یا مولاہ سے مراد حکمران یا خلیفہ لینا شروع کر دیں تو کیا یہ قابل فہم ہے، قابل قبول ہو گا؟



قد سمع الله : سورة التحريم : آیت 4

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَ جِبْرِيلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ﴿٤﴾

ترجمہ الکواثر (اہل تشیع)

اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (توبہ بہتر ہے) کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی پشت پناہی کرو گی تو اللہ یقیناً اس (رسول) کا مولا ہے اور جبرائیل اور صالح مومنین اور فرشتے بھی اس کے بعد ان کے پشت پناہ ہیں۔

Page 91

صحیح مسلم کی اس روایت سے لیا گیا پہلا استدلال باطل کر دیا ہے۔ دوسرا استدلال (خائن اور کذاب کہنا۔ دیکھیں پیج نمبر 331) ہمارے موضوع سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس پر گفتگو کا شوق ہو تو الگ سے موضوع طے کر کے تفصیل سے اس حدیث کو سمجھا دوں گا۔ 

ممبرز دیکھ سکتے ہیں کہ شیعہ مناظر نے کس طرح شرائط قبول کر کے بھی اپنی من مانی سے ایک بھی شرط پر عمل نہیں کیا! حتیٰ کہ دودن تحقیق کے لئے دینے والی رعایت کو بھی اس طرح استعمال کیا کہ جوابات کا سلسلہ ہی مسلسل جاری رکھا گیا! شرائط میں تین جواب اور تین حوالوں کی اجازت تھی لیکن موصوف نے ایک ہی ٹرن میں بے شمار جوابات دیکر عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے، مجبوراً مجھے بھی ان کی ہر بات کا جواب لکھنا پڑا ہے۔

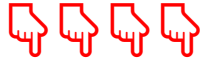
خیر میری کوشش ہے کہ انہیں اپنے مذہب کے دفاع کا پورا پورا موقعہ دیتا رہوں تاکہ شیعہ ممبرز بھی دیکھ سکیں کہ شیعیت کے پاس اپنے حق میں اپنی ہی کتب سے دلائل ہیں بھی کہ بس ہوائی خبریں ہیں!

میں یہ بھی بتا دوں کہ طے شدہ شرائط کے مطابق اور اصول مناظرہ کے مطابق پہلے تحقیقی جواب دینا ہوتا ہے، لیکن سب ممبرز دیکھ سکتے ہیں کہ میرے دلائل اور اہم نکات کا علمی رد کرنے کے بجائے موصوف الزامات کی بوچھاڑ لگا کر دفاع کرنے میں لگ گئے ہیں۔

حد تو یہ ہے کہ ان کی پیش کی گئیں اہل سنت روایات کی کثیر تعداد ضعیف ہے۔ اگرچہ روایت کی توثیق فریق خود پیش کرتا ہے لیکن موصوف کے پاس اتنا وقت نہیں کہ اسکیںز کے نیچے حاشیے پڑھ کر بھیجے، توثیق کے ساتھ صحیح روایات پیش کرنا تو دور کی بات ہے۔

لفظ ولی قرآن کریم میں!

میں تین آیات قرآنی پیش کر کے دکھا رہا ہوں کہ ولی کے معنی ہر جگہ خلیفہ جانشین یا نائب نہیں لئے جاسکتے۔



الم : سورة البقرة: آیت 107

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ ۚ وَ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَ لَا نَصِيرٍ ﴿١٠٧﴾

ترجمہ الکوثر (اہل تشیع)

کیا تو نہیں جانتا کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت صرف اللہ ہی کے لیے ہے؟ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی کارساز اور مددگار نہیں ہے۔

آیت میں لفظ ولی کا ترجمہ شیعہ مترجم نے کارساز اور مددگار کیا ہے، کیا ہم یہاں ولی سے جانشین، نائب، خلیفہ مراد لے سکتے ہیں؟ وضاحت مطلوب ہے۔

تک الرسل : سورة آل عمران: آیت 68

لَنْ أُولَى النَّاسِ بِأَبْرِهِمْ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هَذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَ اللَّهُ وَكِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾

ترجمہ الکوثر (اہل تشیع)

ابراہیم سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے ان کی پیروی کی اور اب یہ نبی اور ایمان لانے والے (زیادہ حق رکھتے ہیں) اور اللہ ایمان رکھنے والوں کا حامی اور کارساز ہے۔

شیعہ مترجم نے آیت میں لفظ ولی کا ترجمہ حامی اور کارساز کیا ہے؟ کیا اسے علم نہیں ہوا کہ ولی کے معنی تو نائب، جانشین اور خلیفہ ہے۔ اگر شیعہ کی مان لی جائے تو مطلب اللہ عز و جل ایمان رکھنے والوں کا نائب، جانشین اور خلیفہ تسلیم کرنا پڑے گا! اللہ کی پناہ۔

وما برئى : سورة يوسف: آیت 101

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِي مَا تَأْوِيلُ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ ۚ أَنْتَ وَلِيّٰ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا ۖ وَ الْحَقِّنِي بِالصُّلَحَيْنِ ﴿١٠١﴾

ترجمہ نمونہ (اہل تشیع)

پروردگار! تو نے مجھے حکومت کا (عظیم) حصہ بخشا ہے اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم دیا ہے تو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور تو دنیا و آخرت میں میرا سرپرست ہے، مجھے مسلمان مارنا اور صالحین کے ساتھ ملحق فرمانا۔

شیعہ مترجم کی مانیں یا شیعہ مناظر کی! اس آیت کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام تو اللہ کو ولی کہہ رہے ہیں کیا اس کا مطلب اللہ عزوجل کو حضرت یوسف کا نائب، جانشین اور خلیفہ سمجھ لیں! معاذ اللہ

ایسی کئی آیات اور بھی ہیں، بطور مثال تین پیش کر دی ہیں اور تراجم بھی شیعہ کے ہی ہیں۔ مطالبہ کرنے پر اسکیز بھی پیش کر سکتا ہوں۔

حم : سورة محمد: آیت 16

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَآذَا قَالَ أَهْلًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَ اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿١٦﴾

ترجمہ الکواثر (اہل تشیع)

ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کو سنتے ہیں لیکن جب آپ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو جنہیں علم دیا گیا ہے ان سے پوچھتے ہیں: اس نے ابھی کیا کہا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

اس آیت میں اہل علم کا ذکر ہے۔

دلیل #15: (شیعہ استدلال باطل) علی تو مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، وہ (علی) میرے بعد تمام مومنوں کیلئے (میرا) جانشین ہے۔ (جامع ترمذی)

فصلیوں کے بیان میں

جلد دوم

جامع ترمذی

ابو تراب کا بیان ہے کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اتارتے پھر چلے جاتے اور صلہ رحم میں ہرگز المؤمنین عاکشہ بھی سزا سے مروی ہے لَقَدْ قَتَلُوهُ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْأَوْصِيَاءِ لِلرَّحْمِ وَأَتَقَانَهُمُ ہی مروی ہے اور اسی طرح مراتب سلوک میں پایہ عالی رکھتے تھے جزاء اللہ عنا خیر الحمد

۱۹۔ باب: مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلَهُ كُنْيَتَانِ: أَبُو تَرَابٍ وَأَبُو الْحَسَنِ

باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اور ان کی دو کنیتیں مشہور ہیں ایک ابو تراب دوسری ابو الحسن

(۳۷۱۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَبِشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَمِيصِي فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ حَارِيَةً فَأَنكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ لَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنَا بِمَا صَنَعَ عَلِيُّ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأُوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رَحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ أَخَذَ الْأَرْبَعَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَمْ تَرِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ بِمِثْلِ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ بِمِثْلِ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ بِمِثْلِ مَا قَالُوا فَاقْبَلْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْقَضَبُ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: ((مَا تَرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تَرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تَرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي)) (اسنادہ صحیح) (سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۲۲۳)۔

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اس پر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لے لی انہوں نے مال قیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت آپ کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہلے آپ کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ آیا اور آپ پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیسے علی رضی اللہ عنہ نے۔ کیا کیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا وہی کہا تیسرا اور چوتھا آپ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے اور غضب آپ کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین با فرمایا کیا چاہتے ہو تم علی سے؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر مومن کا بعد میرے۔

اس حدیث میں بھی لفظ ولی لسان نبی ﷺ سے ادا ہوا ہے۔ کیا دین کے احکام مبہم الفاظ میں دیے جاسکتے ہیں؟ پھر تو جس کا جو دل چاہے وہ معنی و مفہوم نکال کر دین کو بدل سکتا ہے! بالفرض ہم مان لیں کہ عقیدہ امامت یا حضرت علی کی

خلافت بلا فصل کے لئے ہی نبی کریم ﷺ نے مختلف مواقع پر *ولی* کا لفظ استعمال کیا ہے تو پھر بقول اہل تشیع آخری حج کے موقع پر حضرت جبرائیل بار بار کیوں وحی لاتے رہے کہ حضرت علی کی خلافت کا حکم لوگوں تک پہنچادیں ورنہ آپ نے نبوت کا حق ہی ادا نہیں کیا۔؟ یا واقعہ قرطاس میں نبی کو حضرت علی کے لئے ہی وصیت لکھنے کی ضرورت کیوں محصور ہوئی اگر غدیر کا خطبہ بھی دے چکے تھے اور بقول آپ کے لفظ ولی سے بار بار خلیفہ ہی ان کی مراد تھی؟

👉 اہل تشیع کے عقائد نہ صرف دلیل نقلی اور بلکہ دلیل عقلی سے بھی قابل قبول نہیں ہوتے۔

شیعہ سوال: اس کو کیوں مانیں جو کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق نے خود یہ دعویٰ کب کیا تھا کہ میری بیعت کرو میں نبی کا خلیفہ ہوں؟ یہ دعویٰ تو حضرت علی نے بھی نہیں کیا تھا حتیٰ کہ شہادت حضرت عثمان غنی کے بعد بھی خلیفہ بننے میں انہوں نے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی تھی جبکہ بقول اہل تشیع وہ منصوص من اللہ خلیفہ بھی تھے، کیا منصب الہی کی اس طرح بے توقیری کرنا جائز ہے؟ کیا کسی ایک نبی نے یہ کہا کہ مجھے نبی بننے میں کوئی دلچسپی نہیں؟ معاذ اللہ

شیعہ سوال: اسکو خلیفہ کیوں نہ مانیں جس کے لئے خود رسول اللہ ﷺ کہیں کہ یہ میرا خلیفہ ہے؟

جواب: بیشک حضرت علی بھی برحق خلیفہ تھے، سنی و شیعہ کے مابین تنازعہ خلیفہ بلا فصل پر ہے۔

اہل سنت کے نزدیک حضرت علی خلیفہ بلا فصل نہیں تھے۔ آپ نے جو دلائل پیش کئے ہیں ان تمام کا عقلی و نقلی رد کر دیا گیا ہے۔ اگر کوئی رہ گیا ہے تو نشانہ ہی کر دیں۔ بھرپور جواب دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

ابھی تک آپ نے ہمارے گھر سے دلائل یعنی الزامی جواب دیکر شیعہ عقائد ثابت کرنے کی بھونڈی کوششیں کی ہیں۔ خیر کوششیں تو بہت کر لیں، لیکن ایک بھی مضبوط دلیل پیش نہیں کر سکے۔

اب تک پیش کی گئیں روایات اکثر تو ضعیف ہیں اور جو صحیح ہیں تو متن سے ایسا استدلال نکالا ہے جو حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ ہماری روایات ہم جس طرح سمجھتے ہیں وہی ہم پر حجت ہے۔ آپ کو ان صحیح روایات سے علمائے اہل سنت کا

وہی موقف بھی ثابت کرنا پڑے گا۔ اپنی پسند ناپسند سے روایات کے الفاظ سے جو مرضی معنی و مفہوم نکالیں گے تو وہ ہم پر حجت نہیں ہوگا۔

👉 ہم نے دلائل میں طے کیا تھا کہ دلائل صحیح روایات بمعہ تائید علمائے کرام پیش کئے جائیں گے، ذاتی تاویلات قبول نہیں کی جائیں گی۔

بہتر ہے کہ آپ میرے دلائل پر دوبارہ توجہ فرمائیں۔ میں نے اہل تشیع صحیح روایات سے اپنا ذاتی استدلال ہر گز ہر گز پیش نہیں کیا، ان روایات سے شیعہ متقدمین علماء نے بھی یہی موقف بیان کیا ہے۔

👉 آپ کو بھی طے شدہ شرائط کے مطابق پہلے تحقیقی اور پھر الزامی جواب دینے ہیں۔ آپ کی اپنی تاویلات اہل تشیع پر حجت نہیں ہو سکتیں تو ہم پر حجت کیسے ہو جائیں گی، امید ہے کہ میرا نکتہ سمجھ شریف میں آگیا ہوگا!

شیعہ مناظر رانا سعید کی طرف سے جامع ترمذی کی ایک روایت کا اصل مفہوم چھپانے کی کوشش

دلیل #16: * میری طرف سے کوئی ادا نا کرے مگر یہ کہ یا میں یا علی * (جامع ترمذی)

شیعہ کا سیاق و سباق سے کیا واسطہ بس اپنی پسند کے الفاظ ہونے چاہئیں، باقی ان الفاظ کا پس منظر کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔۔۔ یہ صریح گمراہی ہے!

مترجم کا کام اصل عبارت کا اس طرح ترجمہ کرنا ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کو درست مفہوم سمجھ آجائے، قرآن کریم کا کوئی نسخہ اٹھائیں، آپ کو نظر آجائے گا کہ تمام سنی و شیعہ مترجمین نے آیات کا ترجمہ کرتے وقت ایسے الفاظ بھی لکھے ہوتے ہیں جو آیت میں موجود ہی نہیں ہوتے، ان سب کا مقصد درست مفہوم سمجھانا ہوتا ہے۔

👉 بالفرض آپ کی رائے کے مطابق ہم وہ کالے گئے الفاظ کو سائیڈ پر رکھتے ہیں۔

فضیلتوں کے بیان میں

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خردی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمائیے آپ نے فرمایا علی ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابوذر مقداد اور سلمان مجتہد کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خردی کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مکر شریک کی روایت سے۔



(۳۷۱۹) عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((عَلِيٌّ مِثِّيْ وَأَنَا مِثُّ عَلِيٍّ وَلَا يُؤْدِي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ)) . (اسنادہ حسن) مشکاة المصابيح (۶۰۹۲) صحيح الجامع الصغير (۴۰۹۱) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۸۰) ظلال الجنة (۱۱۸۹)

ترجمہ: روایت ہے حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور [] میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علی [] (یہ آپ نے جب فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ براءت کا سنادیں)۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

نام کتاب

جامع ترمذی

مترجم از

تأليف: للإمام أحمد بن محمد بن حنبل (الترمذي)

عامة مؤلفات الإمام أحمد بن حنبل (الترمذي)

السيرة النبوية (الترمذي)

حافظ محمد أفور زاهد

مسي ۲۰۱۲

قرطاس پرنٹرز لاہور

دار الفکر للنشر والتوزيع

لغائی: رئیس جامع

ترجمہ

التحقیق و تخریج

تسہیل و تہذیب

چاپ و اشاعت

مطبوعہ

ڈسٹری بیوٹرز

ناشر

(۳۷۲۰) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ : أَخْبَى رَسُولُ أَخْبَتْ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاجِهْ وَالْأَجْوَدُ)) . (اسنادہ ضعیف) تحریہ

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول کے آئے اور کہا اے اللہ کے رسول تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(۳۷۲۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَأْكُلُ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرُ)) فَجَاءَ عَلِيٌّ (اسنادہ)

مجھے اس حدیث کا پس منظر جانے بغیر صرف یہ سمجھا دیں کہ نبی کریم ﷺ نے کس بات کو سمجھانے کے لئے یہ جملہ بولے ہیں؟ * وہ کیا معاملہ ہے جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں یا علی کے سوا کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ *

👉 آپ کو پس منظر جانے بغیر اس کا جواب دینا ہے۔ شاباش کوشش کریں۔

ممبرز کے لئے جامع ترمذی کی مکمل حدیث بغیر سینسر پیش کر رہا ہوں۔



فضیلتوں کے بیان میں جلد دوم

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ اللہ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمائیے آپؐ نے فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابوذرؓ مقدادؓ اور سلمانؓ مجھے ان کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔



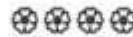
(۳۷۱۹) عَنْ حُثَيْبِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَآلُ مِنْ عَلَيْهِ وَلَا يُودِي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ)) . (اسنادہ حسن) مشکاة المصابيح (۶۰۹۲) صحيح الجامع الصغير (۴۰۹۱) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۸۰) ظلال الحنة (۱۱۸۹)

ترجمہ: روایت ہے حثیب بن جنادہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور صلح اور عہد نقض وغیرہ کو میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علیؓ اور (یہ آپؐ نے جب فرمایا کہ ابوبکرؓ مجھ کے ساتھ علیؓ جڑیٹھ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ براءت کا سنا دیں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

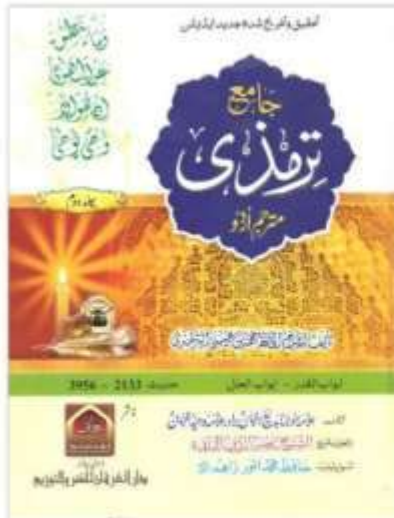


(۳۷۲۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَدْ أَخْبَتْ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَخِي، فَقَالَ لَهُ : (وَالْآخِرَةُ) . (اسنادہ ضعیف) تحریج المشكاة (۶۰۹۳) (اس ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب روتے ہوئے آئے اور کہا اے اللہ کے رسول آپؐ نے آپس میں بھائی تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔



(۳۷۲۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ : يَأْكُلُ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرُ) فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ .

(اسنادہ ضعیف) تحریج المشكاة :



♦ آیات برأت کی تبلیغ ♦

نبی کریم ﷺ کی طرف سے حضرت علی کو بھیجنے کی وجہ

آپ ﷺ کی خدمت میں یہ رائے پیش کی گئی تھی کہ اہل عرب کا یہ طریقہ ہے کہ عہد اور نقض عہد کے بارے میں اسی شخص کے اعلان کو معتبر سمجھتے تھے جو خاص اسی قبیلے کا ہو جس سے معاہدہ تھا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا معاہدہ قبیلے کی حیثیت سے تو نہ تھا مسلمانوں کی جماعت کا امام ہونے کی حیثیت سے تھا اور دین اسلام کی طرف سے تھا لیکن احتمال تھا کہ لوگ اسے بنی ہاشم کا معاہدہ سمجھیں، اس لیے حضرت علی (رض) کو بھیجا جانا مناسب سمجھا جو بنی ہاشم ہی کے ایک فرد تھے۔ حضرت علی سورۃ برأت کے مطابق اعلان کرتے تھے اور مشرکین کو پوری طرح اعلان سناتے تھے چونکہ اتنے بڑے اجتماع میں شخص واحد کافی نہ تھا اس لیے حضرت ابو ہریرہ اور دیگر حضرات کو بھی حضرت ابو بکر نے اس کام پر لگایا۔

ممبر زاب سمجھ گئے ہوں گے شیعہ مناظر نے جامع ترمذی سے وہ درست پس منظر چھپانے کی کوشش کیوں کی تھی، اگر وہ یہ الفاظ دکھا دیتا تو پھر اپنا موقف کیسے ثابت کرتا۔ بس رہے نام اللہ کا۔

شیعہ مناظر کی جہالت: حدیث ثقلین سے سیدنا علی کی خلافت بلا فصل ثابت کرنے کی کوشش!

دلیل #17: (استدلال باطل) فرمان رسول ﷺ میں تم میں دو خلیفے (اہل بیت اور قرآن) چھوڑ کر جا رہا ہوں! (المصنف)

یہ تو حالت ہے آپ کی۔۔۔ حضرت علی کی خلافت بلا فصل پر یہ حدیث ثقلین دلیل ہے تو مطلب تمام اہل بیت خلیفہ بلا فصل ہو گئے۔ کمال ہو گیا۔ کبھی آئیے گا۔۔۔ اس حدیث پر الگ سے طبیعت صاف کر دوں گا۔

میرا تو اس حدیث کے پس منظر میں یہ دعویٰ ہے کہ آج کے اہل تشیع (اثنا عشری) اس حدیث کے مطابق نہ عقائد رکھتے ہیں اور نہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

حضرت امام مہدی چودہ صدیوں سے امت کی رہنمائی کرنے سے معذور ہیں، اور بقول اہل تشیع اصل قرآن بھی انہی کے پاس ہے، جو قرب قیامت میں حضرت امام مہدی اپنے ساتھ لائیں گے، جبکہ قول نبوی ﷺ کے مطابق یہ دونوں ذرائع (قرآن و اہل بیت) نبی کریم ﷺ امت کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں یعنی قیامت تک ہم ان سے راہ ہدایت لیتے رہیں گے وہ امت سے جدا نہیں ہوں گے اور نہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں گے۔

۲۹ - کتاب الفضائل باب ۱۱
ساجداً فیدعني ما شاء الله أن يدعني ثم يقول مثل قوله الأول: قل تسمع،
وسل تعطه، واشفع تشفع، فأرفع رأسي فأحمده تحميداً يعلمنيه فيقال: سل
تعطه واشفع تشفع، فيحد لي حداً، فأدخلهم الجنة، ثم أعود إليه في
الرابعة فأقول: يا رب! ما بقي إلا من حبسه القرآن^(۱)
۱۱/۱۱ - ۳۲۲۱۱ - حدثنا مالك بن إسماعيل ثنا يعقوب بن عبد الله القمي /
عن حفص بن غنيد عن عكرمة عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب قال:
قال رسول الله ﷺ: «إني مسك بحجزكم هلموا عن النار، وتغلبوني
تفاحمون فيها تفاحم الفرائس والجنادب، وأوشك أن أرسل حجزكم وأفرط
لكم عن أو على الحوض، وتردون عليّ معاً وأشتاتاً»
۳۲۲۱۲ - حدثنا عمر بن سعد أبو داود الحفري عن شريك عن الزكفي
عن القاسم بن حسان عن زيد بن ثابت قال: قال رسول الله ﷺ: «إني نارك
فيكم الخليفتين من بعدي: كتاب الله وعترتي، أهل بيتي» **إنهما لسن يتفرقا**
حتى يردا عليّ الحوض»
۳۲۲۱۳ - حدثنا يعلى بن عبيد عن أبي حيان^(۲) عن يزيد بن حيان^(۳)
عن زيد بن أرقم قال: بعث إليّ عبيد الله بن زياد، فأبته، فقال: ما أحاديث
(۱) هذا الحديث زاد فيه ناشر (ط س) زيادات كثيرة ليست في الأصول، جاء بها من
«المسند»!!
(۲) في (ج) و (ط س): «العمي» والصواب الميث. «التعريب»
(۳) كذا في (ك). وفي (ط س): «حيان» في الموضوعين، وفي (ج) بدون لفظ،
والصواب الميث. انظر: «تهذيب الكمال» (۱۱۲/۳۲، ۱۱۳) وأبو حيان هو ابن
أخي يزيد بن حيان التميمي.

المصنف
إمامنا المفضل أبو بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم
ابن أبي شيبه
۱۵۹ - ۲۳۵ هـ
تقديم
فضيلة الشيخ / مؤلفه عبد الله بن محمد
تحقيق
محمد بن عبد الله الجمعة
محمد بن إبراهيم اللعيان
المجلد الحادي عشر
الفضائل - المسير
۳۲۱۷۱ - ۳۴۴۳۰
مكتبة التراث
مكتبة التراث

اس کے باوجود شیعہ کے مطابق قرآن و اہل بیت امت سے جدا ہو چکے ہیں یعنی چودہ صدیوں سے امت مسلمہ براہ راست ہدایت سے محروم ہے!

اگر ہدایت کتب سے ہی لینی ہے تو اہل سنت کتب سے کیوں نہیں؟ کیا ان کا معیار شیعہ کتب سے کم ہے؟ بھلا شیعہ کتب میں ایسی کونسی خوبی ہے؟ جبکہ پتہ بھی ہے کہ چوتھی صدی کے بعد بغیر کسی معتبر ذریعے کے ایران و عراق میں تصنیف کی گئیں! آپ کے کلینی کا تو یہ بھی نہیں پتہ کہ کب اور کہاں پیدا ہوا، تعلیم و تربیت کہاں سے حاصل کی اور اصول حدیث کے لئے کتنے سفر کئے اور کہاں کہاں کی خاک چھانی؟ اللہ کی پناہ

اور شیعہ بے چارے صدیوں سے بلکہ قرب قیامت تک قرآن و اہل بیت کے منتظر ہی رہیں گے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حدیث ثقلین ہمارہ موضوع نہیں ورنہ شیعہ کتب سے معتبر دلائل پیش کر دیتا۔

دلیل #18: (استدلال باطل) خلافت بلا فصل مولا علیؑ کیلئے وہ بھی ابن سبا کے وجود سے پہلے زبان رسول ﷺ سے۔ (المسند امام احمد بن حنبل)

۲۱۵۴۷۔ حدثنا أبو أحمد الزبيري ثنا شريك عن الركين بن القاسم بن حسان عن زيد بن ثابت قال: قال رسول الله ﷺ: «إني نارك فيكم خليفتين كتاب الله وأهل بيتي وإنهما لن ينفردا حتى يرثا علي الحوض جميعاً».

۲۱۵۴۸۔ حدثنا عبد الأعلى عن معمر عن الزهري عن خارجة ابن زيد بن ثابت أن رسول الله ﷺ قال: «توضوا مما مست النار».

۲۱۵۴۹۔ حدثنا يزيد بن هرون أنا يحيى بن سعيد عن نافع بن عمر قال أخبرني زيد بن ثابت أن رسول الله ﷺ رخص في العرية أن تؤخذ بمثل خرصها تمرًا يأكلها أهلها رطبًا.

۲۱۵۵۰۔ حدثنا يزيد أنا محمد بن إسحق عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت أن رسول الله ﷺ نهى عن المزينة والهاقلة إلا أنه رخص لأهل العرايا أن يبيعوها بمثل خرصها.

۲۱۵۵۱۔ حدثنا يزيد بن هرون أنا أبو مسعود الجريري عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري عن زيد بن ثابت قال: «كنا مع رسول الله ﷺ في حائط من حيطان المدينة فيه قبر» وهو على بغلته فحدث به وكادت أن تلقيه فقال «من يعرف أصحاب هذه الأقبر» فقال رجل: يا رسول الله قوم هلكوا في الجاهلية فقال «لولا أن لا تدافنوا لدعوت الله عز وجل أن

(۲۱۵۴۷) إسناده حسن، سبق في ۲۱۴۷۰

(۲۱۵۴۸) إسناده صحيح، سبق في ۲۱۴۹۰ و ۲۱۵۴۰

(۲۱۵۴۹) إسناده صحيح، سبق في ۲۱۵۳۱

(۲۱۵۵۰) إسناده حسن، وابن إسحق هنا لم يصرح بالسماح لكن له أحاديث كثيرة صرح فيها بسماحه عن نافع كما قالوا. والحدیث محمول أيضًا على سابقه.

(۲۱۵۵۱) إسناده صحيح، سبق في ۱۳۳۸۱

(۱) آخر جمع قبر، وتجمع أيضًا على قبور.

(۵۱)

المُسْنَدُ

للإمام
أحمد بن محمد بن حنبل

۱۶۴ - ۲۴۱

شَرَحَهُ وَصَنَعَ فَهْرَتَهُ

حمزة أحمد الزين

أجزء السادس عشر

من الحديث ۲۱۴۰۳

إلى الحديث ۲۳۳۵۶

دار الحديث
القاهرة

اوپر جواب دے چکا ہوں۔۔

ایک نکتہ ثابت کرنے کے لئے
ایک یا دو معتبر روایات کافی ہوتی
ہیں۔

اس حدیث سے حضرت
علی کا خلیفہ بلا فصل ہونا ثابت ہی
نہیں ہوتا، اصول مناظرہ کے
مطابق دلائل دیں۔

صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (صحاح الاحادیث)

ent

(١١٤٧٣) (سنة الثاني) - ٧ / ١٤٣

Page 104

دلیل #20: (شیعہ استدلال باطل) خلافت بلا فصل مولا علیؑ کیلئے وہ بھی ابن سبا کے وجود سے پہلے زبان رسول

صلی اللہ علیہ وسلم سے (صحیح الجامع الصغیر)

بجاءه عليه .
(صحیح)
٢٤٥٤ - ١١٣٢ - «إني أعطي قوماً أخاف ظلمهم وجرعهم ، وأكل قوماً إلى ما جعل الله في قلوبهم من الخير والغنى ، منهم عمرو بن تغلب» .
(خ) عن انس .
(صحیح)
٢٤٥٥ - «إني أوعك كما يوعك رجلان منكم» .
(حم ، م) ابن مسعود . فقه السيرة ٤٩٩ : خ .
(صحیح)
٢٤٥٦ - ١١٣٣ - «إني بين أيديكم فرط لكم ، وأنا شهيد عليكم ؛ وإن موعدكم الحوض ، وإني والله لأنظر إلى حوضي الآن ، وإني قد أعطيت مفاتيح خزائن الأرض ، وإني والله ما أخاف عليكم أن تشركوا بعدي ، ولكني أخاف عليكم الدنيا أن تنافسوا فيها» .
(حم ، ق) عتبة بن عامر . فقه السيرة ٢٩٢ ، [مختصر مسلم ١٥٥٥] .
٢٤٥٧ - «إني تارك فيكم خليفتين» كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء والأرض ، وعترتي أهل بيتي ، وإنهما لن (١) يتفرقا حتى يردا علي الحوض» .
(حم ، طب) عن زيد بن ثابت . الروض النضر ٩٧٧ ، ٩٧٨ .
(صحیح)
٢٤٥٨ - ١١٣٤ - «إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعدي ، أحدهما أعظم من الآخر ، كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض ، وعترتي أهل بيتي ، ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض ، فانظروا كيف تخلفوني فيهما» .
(ت) عن زيد بن أرقم . الروض النضر ٩٧٧ ، المشكاة ٦١٤٤ .
(١) في الأصل «لم» ، والتصحيح من «الجمع» .

- ٤٨٢ -

صحيح
«الجامع الصغير زيارته»
(الفتح الكبير)

تأليف
محمد ناصر الدين الألباني

المطبعة: دار الفقه الإسلامي
«صنيف الجامع الصغير وزيارته»
«تنويع وترتيب للحديث الصحيح على أبواب الفقه»
«وتعجم غرائب الفنايله»

المجلد الأول

الكتب الإسلامي

حدیث قبول ہے۔ آپ نے استدلال درست نہیں پیش کیا۔۔ اگر موقع ملا تو ہم حدیث ثقلین پر الگ سے گفتگو کریں گے۔ اہل سنت موقف سمجھا دوں گا اور وہی موقف مضبوط دلائل سے سنی و شیعہ کتب سے ثابت بھی کر دوں گا۔

ان شاء اللہ۔

ابھی ابن سبا سے توجان چھڑائیں۔

دلیل #21: (شیعہ استدلال باطل) خلافت بلا فصل مولا علی ع کیلئے وہ بھی ابن سبا کے وجود سے پہلے زبان رسول

ﷺ (مجمع الزوائد)

۹۲ - باب فی فضل اهل البيت، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

۱۴۹۵۷ - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى

«والحاكم في المستدرک (۳۸/۴)، وابن سعد في الطبقات الكبرى (۸۹۸/۱)، (۹۰، ۹۱)، والبيهقي في دلائل النبوة (۲۸۹/۷)، وابن حجر في فتح الباری (۵۷۷/۱۰)، (۵۷۹، ۵۸۱/۵)، والبعث في شرح السنة (۱۱۵/۱۴)، والتبريزي في مشكاة المصابيح برقم (۶۱۲۸)، وابن أبي شيبة (۳۷۹/۳)، (۷۴/۱۳)، والمتقى الهندي في كنز العمال برقم (۳۲۲۲۱، ۳۲۲۲۲)، (۳۵۵۴۶)، وابن كثير في التفسير (۴۱۷/۱)، والألباني في السلسلة الضعيفة برقم (۲۲۰)، والعجلوني في كشف الخفاء (۲۲۳/۲).

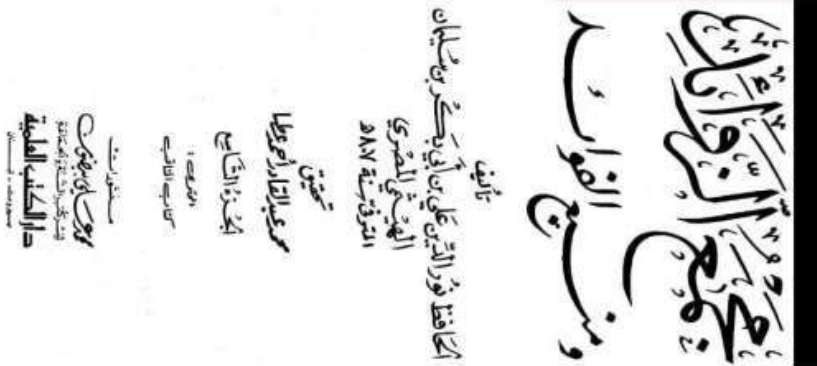
(۱) أخرجه الطبرانی في الأوسط برقم (۶۶۳۶).

(۲) أخرجه الطبرانی في الكبير (۳۰۶/۲۴)، (۳۰۷).

كتاب المناقب ----- ۱۸۳

الأرض. وَعِثْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَإِنْهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ»^(۱).

رواه أحمد، وإسناده جيد.



حدیث دکھا دینا کافی نہیں ہو تا جناب عالی! دلیل مکمل کریں۔

استدلال کی تائید علمائے اہل سنت سے دکھائیں۔ شرائط پر توجہ دیں۔ اصول مناظرہ پر ہی عمل کر لیں۔

میں نے آپ کے دلائل کا سرسری طور پر رد کیا ہے، ہر روایات کے تمام راوی چیک نہیں کئے۔ آپ جس روایت پر اعتماد رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے حق میں مضبوط دلیل ہے تو اس کی نشاندہی کر دیں۔

اور آپ نے یہ کہاں سے پڑھ لیا ہے کہ تاریخ ابن کثیر اہل سنت کے نزدیک مکمل صحیح کتاب ہے۔

👉 پہلے اس کتاب کی توثیق پیش کریں۔۔ امام ابن کثیر یا کسی ایک اہل سنت عالم کا قول لائیں کہ یہ کتاب اہل سنت پر حجت ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ روایت کی مکمل سند بھی پیش کر دیں۔ اس روایت پر مزید گفتگو اس کے بعد کروں گا۔

دلیل #23: (مشکوٰۃ روایت) ایک خطبے میں امام حسن ع نے مولا علی ع کو *خاتم الاوصیاء اور وصی

الانبیاء* فرمایا۔ (مجمع الزوائد)

۷۷- باب خطبة الحسن بن علی، رضي الله عنهما
 ۱۴۷۹ھ - عن أبي الطاهر، قال: خطبنا الحسن بن علي بن أبي طالب، فحمد الله وأثنى عليه، وذكر أمير المؤمنين علياً، رضي الله عنه، خاتماً للأوصياء، ووصي الأنبياء وأمين الصديقين والشهداء، ثم قال: يا أيها الناس، لقد دارتكم رحل ما سبقه الأولون ولا يتركة الآخرون، ولقد كان رسول الله ﷺ يعطيه الرتبة فيقال جبريل عن جبريل،
 (۱) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (۲۴۷)
 (۲) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (۱۶۶)
 (۳) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (۱۶۴)
 (۴) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (۱۶۲)
 (۵) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (۱۶۱)

مَجْمَعُ الزَّوَادِ
 وَنَسَبِ الْقَوَائِدِ

مکمل سند بھیجیں سرکار۔۔۔
 اس کی سند چیک کرنے کے
 بعد یہ روایت زیر بحث لائی
 جائے گی۔

میں تو شرائط کے مطابق گفتگو
 کرتا آرہا ہوں۔

الٹاچور کو تو ال کو ڈانٹے

كتاب النساب
 ۱۴۳
 ومكاتيل عن يساره، فما يرجع حتى يتبع الله عليه، ولقد قبضه الله في الليلة التي قبض فيها وصي موسى، وخرج بروحه في الليلة التي خرج فيها بروح عيسى ابن مريم، وفي الليلة التي أنزل الله عز وجل فيها الفرقان، والله ما ترك دعياً ولا فضة، وما في بيت ماله إلا سحابة وحسنون درهماً فضلت من عطائه، أراد أن يشتري بها عاتقاً لأم كلثوم، ثم قال: من عرفني فقد عرفني، ومن لم يعرفني فأنا الحسن بن محمد ﷺ، ثم تلا عليه الآية، قول يوسف: «وَأَنْتَ عَلَيَّ آتِي إِسْرَافِي» (يوسف: ۲۳)
 ۱۴۷۹ھ - وفي رواية: وفيها قبل يوضع بن عون في موسى (۱)
 رواه الطبراني في الأوسط والكبير باختصار، إلا أنه قال: ليلة سبع وعشرين من رمضان، وأبو يعلى باختصار، والوار بنحوه، إلا أنه قال: ويعطيه فرقة، فإذا سمع الوقي فقاتل جبريل عن جبريل، وقال: وكانت إحدى وعشرين من رمضان، ورواه أحمد باختصار، كثير، وإسناد أحمد وبعض طرق البراء والطبراني في الكبير حسان،

تأليف
 المحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان
 الهيثمي المصري
 المتوفى سنة ۸۸۷هـ
 تصحيح
 محمد بن القادر عمر عطا
 الجزء السابع
 دار الكتب العلمية
 بيروت - لبنان

شرائط کے مطابق پہلے تحقیقی رد پیش کرنا ہے اس کے بعد الزامی جواب۔۔۔

👉 آپ کے پاس اپنے عقائد پر اپنی ہی کتب میں صحیح روایات موجود ہیں تو عوام تک پہنچائیں۔ تین دن آپ نے دن رات ایک کر کے اہل سنت سے ککھ بھی ثابت نہیں کیا۔

👉 غور طلب بات یہ ہے کہ جو عقائد اہل تشیع کتب سے ثابت نہیں ہو سکتے، انہیں شیعہ حضرات اہل سنت کتب سے زبردستی ثابت کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوگا!

میرے دلائل نے کئی شیعہ حضرات کی نیندیں حرام کر دی ہیں محترم۔۔۔
مجھے تپش تین دن سے محسوس ہو رہی ہے۔

آپ کی طرف سے **منگھڑت اصول** کارونا بھی میں ختم کر چکا ہوں۔ اوپر شروعات ہی اس سے کی ہے کہ میرے دلائل مناظرہ اصولوں کے مطابق دئے گئے ہیں۔ الحمد للہ

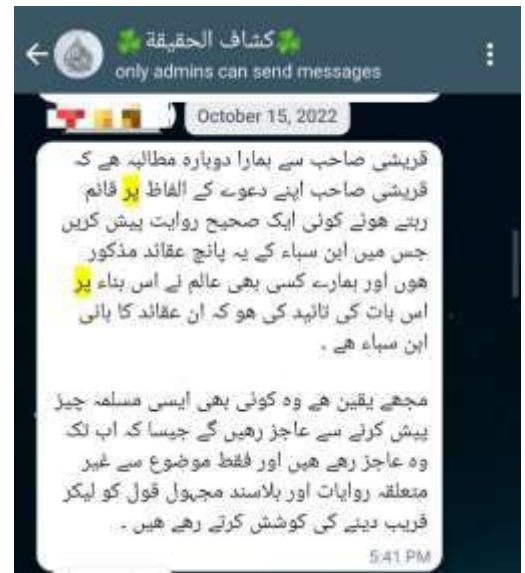
اب یہ فیصلہ قارئین پر چھوڑتا ہوں۔



یہ دونوں باتیں اپنے پہلے دو دلائل

سے ثابت کر چکا ہوں۔ آپ کو جواب در جواب دے کر دفاع کرنا تھا۔

آپ کے پاس نقلی و عقلی دلائل ہوتے تو ماحول خراب ہی نہ کرتے۔۔۔



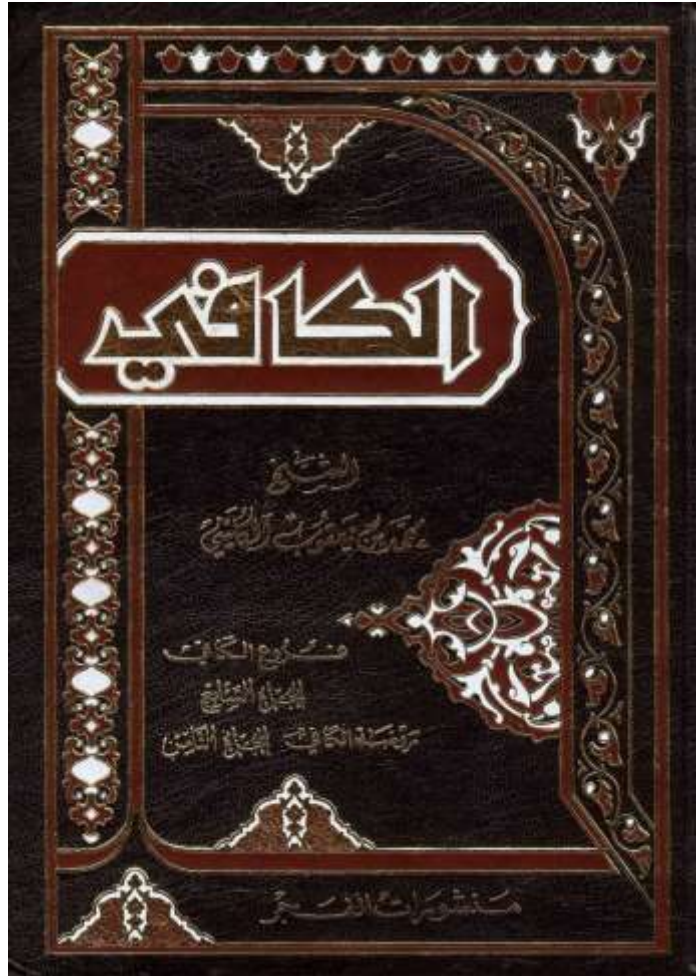
اہل سنت کے دعویٰ کی تائید میں چوتھی دلیل: متفق علیہ بین الفرقین روایت

اب میں گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے چوتھی دلیل پیش کر رہا ہوں۔



18 - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أتى قوم أمير المؤمنين عليه السلام فقالوا: السلام عليك يا ربنا فاستتابهم فلم يتوبوا فحفر لهم حفيرة وأوقد فيها نارا وحفر حفيرة أخرى إلى جانبها وأفضى ما بينهما فلما لم يتوبوا ألقاهم في الحفيرة وأوقد في الحفيرة الأخرى [نارا] حتى ماتوا۔

(اصول کافی ج 7 ص 166)



۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَمَى قَوْمٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَبَّنَا فَاسْتَبَاهُمُ فَلَمْ يَتُوبُوا فَحَقَّرَ لَهُمْ حَفِيرَةً وَأَوْقَدَ فِيهَا نَارًا وَحَفَرَ حَفِيرَةً أُخْرَى إِلَى جَانِبِهَا وَأَنْصَى مَا بَيْنَهُمَا فَلَمَّا لَمْ يَتُوبُوا أَلْقَاهُمْ فِي الْحَفِيرَةِ وَأَوْقَدَ فِي الْحَفِيرَةِ الْأُخْرَى [نَارًا] حَتَّى مَاتُوا.

۱۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْعَبْدُ إِذَا أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ ثُمَّ سَرَقَ لَمْ يَقْطَعْ وَهُوَ أَبَقٌ لِأَنَّهُ مُرْتَدٌّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَكِنْ يُدْعَى إِلَى الرَّجُوعِ إِلَى مَوَالِيهِ وَالذُّخُولِ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَوَالِيهِ قُطِعَتْ يَدُهُ بِالسَّرِقَةِ، ثُمَّ قُتِلَ وَالْمُرْتَدُّ إِذَا سَرَقَ يَمْنَزِلِيهِ.



۲۰ - ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ بَرِّ بْنِ عَلِيٍّ شُهِدَ أَنَّهُ أَفْطَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَقَدْ فَإِنْ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَقْتُلَهُ، وَإِنْ هُوَ قَالَ: نَعَمْ، فَإِنْ

۲۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُقْتَلُ الْأَذَى

۲۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ بَرِيعًا يَزْعُمُ فَجَلَسْتُ غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يُمْكِنِي ذَلِكَ.

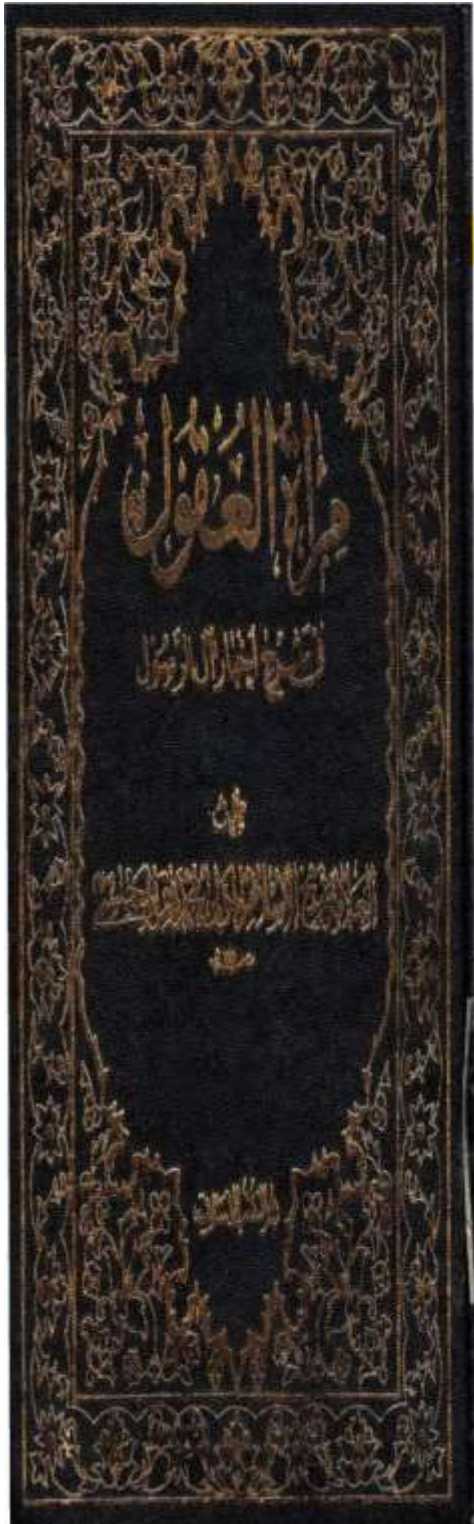
۲۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام الْبَصْرَةِ أَنَّهُ سَبْعُونَ رَجُلًا مِنَ الرُّطِّ قَسَلُوا عَلَيْهِ وَكُلُّ لَسْتِ كَمَا قُلْتُمْ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ مَخْلُوقٌ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا قُلْتُمْ فِيهِ وَتَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَقْتُلَنَّكُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَخْرَقَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ قَذَفَهُمْ فِيهَا ثُمَّ خَمَّرَ رُءُوسَهُمْ فَدَخَلَ الدُّخَانُ عَلَيْهِمْ فِيهَا فَمَاتُوا.

۱۷۰ - باب: حد الساحر

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَاحِرُ الْمُسْلِمِينَ يُقْتَلُ وَسَاحِرُ الْكُفَّارِ لَا يُقْتَلُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِمَ لَا يُقْتَلُ سَاحِرُ الْكُفَّارِ؟ قَالَ: لِأَنَّ الْكُفْرَ أَكْبَرُ مِنَ السَّحْرِ وَلِأَنَّ السَّحَرَ وَالشُّرْكَ مَقْرُونَانِ.

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَحَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَّارِ، عَنْ

اس روایت کی توثیق علامہ باقر مجلسی کی مرآت العقول



۱۶۔ وبهذا الإسناد أن أمير المؤمنين صلوات الله عليه كان يحكم في زنديق إذا شهد عليه رجلان عدلان مرشدين وشهد له ألف بالبراءة جازت شهادة الرجلين وأبطل شهادة الألف لأنه دين مكتوم.

۱۷۔ وبهذا الإسناد قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: المرء ينعزل عنه أمره ولا يؤكل ذبيحته ويستتاب ثلاثة أيام فإن تاب وإلا قتل يوم الرابع.

۱۸۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن

الحديث الثالث عشر: مجهول.

وقال في التحرير: من ادعى النبوة وجب قتله، وكذا من صدق من ادعاه، وكذا من قال: لأدرى الله، بن عبد الله صادق أولاً وكان على ظاهر الإسلام.

الحديث الرابع عشر: مجهول.

قوله عليه السلام: «الله لو قبل» أي بعد إسلامهم.

الحديث الخامس عشر: ضعيف على المشهور.

الحديث السادس عشر: ضعيف على المشهور.

الحديث السابع عشر: ضعيف على المشهور.

الحديث الثامن عشر: حسن.

ج ۲۳

كتاب الحدود

۴۰۲

أبي عبد الله عليه السلام قال: أتى قوم أمير المؤمنين عليه السلام فقالوا: السلام عليك يا ربنا فاستجابهم فلم يتوبوا فحفر لهم حفيرة وأوقد فيها ناراً وحفر حفيرة أخرى إلى جانبها وأغضى ما بينهما فلمّا لم يتوبوا أقامهم في الحفيرة وأوقد في الحفيرة الأخرى (ناراً) حتى ماتوا.

۱۹۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن ابن محبوب، عن ابن رئاب، عن أبي عبيدة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: العبد إذا أبق من ماله ثم سرق لم يقطع وهو أبق لأنه مرء من الإسلام ولكن يذهب إلى الرجوع إلى ماله والدخول في الإسلام فإن أبق أن يرجع إلى ماله قطع يده بالسرقة، ثم قتل والمرء إذا سرق بمنزلة.

۲۰۔ ابن محبوب، عن هشام بن سالم، عن برید العجلي قال: سئل أبو جعفر عليه السلام عن رجل شهد عليه شهود أنه أفطر من شهر رمضان ثلاثة أيام، فقال: يسأل هل عليك في إبطارك ثم قال: فإن قال: لأفان على الإمام أن يقتله، وإن هو قال: نعم فإن على الإمام أن يشككه ضرباً.

۲۱۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سأل عن شتم رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: يقتله الأدنى فالأدنى قبل أن يرفعه إلى الإمام.

ولم أر أحداً من الأصحاب قال بظاهر الخبر، غير أن المصنف والصدوق أوردها في كتابيهما، ويمكن أن يحمل على ما إذا ارتد بعد الأمان.

الحديث التاسع عشر: صحيح.

الحديث العشرون: حسن.

وقال في الصحاح: فهكاه السلطان بالبع في عقوبته.

الحديث الحادي والعشرون: حسن.

وقال في الدرر منساب النبي صلى الله عليه وآله أو أحد الأئمة يجب قتله ويحل دمه لكل سامع مع الأمن ولو عرض عزر.

یہی روایت مختلف اسناد سے شیعہ کتب میں موجود ہے۔



محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله قال: أتى قوم أمير المؤمنين (عليه السلام) فقالوا: السلام عليك يا ربنا، فاستتابهم فلم يتوبوا فحفر لهم حفيرة وأوقد فيها نارا وحفر حفيرة أخرى إلى جانبها وأفضى بينهما، فلما لم يتوبوا ألقاهم في الحفيرة وأوقد في

الحفيرة الاخرى حتى ماتوا۔ (اصول کافی ج 7 ص 166)

محمد بن یحیی، جس نے احمد بن محمد سے جس نے ابن ابی عمیر سے جس نے ہشام بن سالم سے جس نے امام الصادق علیہ السلام سے روایت کی، فرمایا کہ کچھ لوگ امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا: السلام علیک یا ربنا یعنی آپ پر سلام ہو ہمارے رب! امام علی ع نے ان سے توبہ کروانا چاہی مگر انہوں نے توبہ نہیں کی، تو انہوں نے ایک گڑھا کھودا ان کے لئے اور اس کو آگ سے جلایا اور اسکے ساتھ ایک اور گڑھا کھودا اور ان کے درمیان فیصلہ کیا، جب انہوں نے توبہ نہیں کی انہوں نے ان کو اس گڑھے میں پھینک دیا اور دوسرے گڑھے کو جلادیا حتیٰ کہ وہ سب فوت ہو گئے۔



۱۶۹ - باب: حد المرتد

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ رَزِينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُرْتَدِّ فَقَالَ: مَنْ رَغِبَ عَنِ الْإِسْلَامِ وَكَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ وَقَدْ وَجِبَ قَتْلُهُ وَيَأْتُ مِنْهُ امْرَأَتُهُ وَيُقَسِّمُ مَا تَرَكَ عَلَى وَلَدِهِ.

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، عَنِ الْمُضَلِّ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَنَصَّرَ فَأَتَى بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَاسْتَأْذَنَهُ فَأَمَرَ عَلَيْهِ فَقَبِضَ عَلَى شَعْرِهِ ثُمَّ قَالَ: طَلُّوا يَا عِبَادَ اللَّهِ قَوْمَهُ حَتَّى مَاتَ.



۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الْمُرْتَدِّ يُسْتَأْذَنُ فَإِنْ تَابَ وَرَجَعَتْ وَإِلَّا خُلِدَتْ فِي السَّجْنِ وَضُبِقَ عَلَيْهِ.

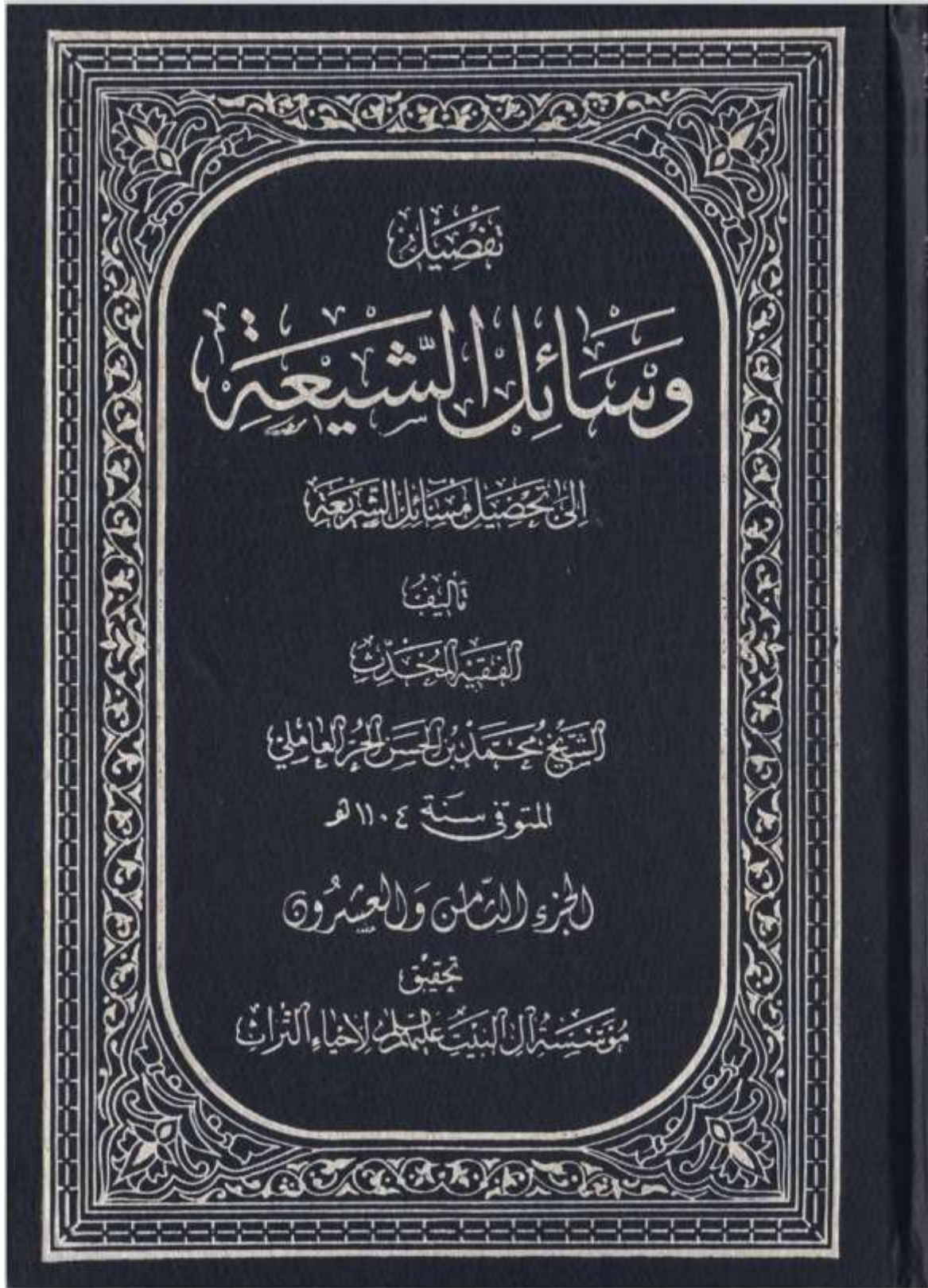
۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُيَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يَتْرُكُ ذَلِكَ إِذَا كَانَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ.

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام فِي رَجُلٍ رَجَعَ عَنْ تَقُولٍ: إِنْ تَابَ ثُمَّ رَجَعَ عَنِ الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: يُبْرَأُ هَذَا شَيْئًا وَلَكِنَّهُ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي الَّذِي يَقَامُ أَنَّ الزَّانِي يُقْتَلُ فِي الْمَرْءِ الثَّالِثَةِ.

۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ الْأَصَمِّ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام.

۷ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ غُثْمَانَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام نَضْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمِينَ قَالَ: لَا يَتْرُكُ وَلَكِنْ يُضَرَّ.

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَمَّا قَوْمُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَبَّنَا، فَاسْتَأْذَنَهُمْ فَلَمْ يَتَوَبُّوا فَحَفَرُوا لَهُمْ خَفِيرَةً وَأَوْقَدَ فِيهَا نَارًا وَحَفَرَ خَفِيرَةً أُخْرَى إِلَى جَانِبِهَا وَأَفْضَى بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا لَمْ يَتَوَبُّوا أَلْقَاهُمْ فِي الْخَفِيرَةِ وَأَوْقَدَ فِي الْخَفِيرَةِ الْأُخْرَى حَتَّى مَاتُوا.



[۳۴۸۹۰] ۶ - محمد بن علی بن الحسین فی (عیون الأخبار) بإسناده الأتئی عن الفضل بن شاذان ، عن الرضا (علیه السلام) فی کتابه إلى المأمون ، قال : ولا يجوز قتل أحد من النصاب ، والكفار ، فی دار التقیة ، إلا قاتل أو ساع فی فساد ، وذلك إذا لم تخف علی نفسك وأصحابك .
أقول : وتقدم ما يدل علی حکم الناصب^(۱) .

۶ - باب حکم الغلاة والقدرية

[۳۴۸۹۱] ۱ - محمد بن یعقوب ، عن محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمیر ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله (علیه السلام) قال : أتى قوم أمير المؤمنين (علیه الصلاة والسلام) ، فقالوا : السلام علیک یا ربنا ! فاستتابهم ، فلم يتوبوا ، فحفر لهم حفيرة وأوقد فیها ناراً وحفر حفيرة إلى جانبها أخرى وأفضى بينهما ، فلما لم يتوبوا ألقاهم فی الحفيرة وأوقد فی الحفيرة الأخرى حتی ماتوا .
وعن علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمیر مثله^(۲) .
ورواه الشيخ بإسناده عن علي بن إبراهيم^(۳) .
أقول : حملة الشيخ علی المرتد عن ملّة ، لما مرّ^(۴) .

۶ - عیون أخبار الرضا (علیه السلام) ۲ : ۱۲۴ .

(۱) تقدم فی الباب ۲۷ من أبواب القذف ، ویأتی ما يدل علیہ فی الحدیث ۱ من الباب ۶۸ من أبواب قصاص النفس .

الباب ۶ فی ۷ أحادیث

۱ - الکافی ۷ : ۲۵۷ / ۸ .

(۱) الکافی ۷ : ۲۵۸ / ۱۸ .

(۲) التهذیب ۱۰ : ۱۳۸ / ۵۴۷ ، والاستبصار ۴ : ۲۵۴ / ۹۶۲ .

(۳) مرّ فی الأحادیث ۲ و ۳ و ۵ من الباب ۱ ، وفی الحدیث ۵ من الباب ۵ من هذه الأبواب من أن المرتد القسطنی يقتل من غیر أن یستتاب .

سيرة أمير المؤمنين علي (ع) - دعوى الربوبية فيه - عقل أمير المؤمنين (ع)

۵۳۰

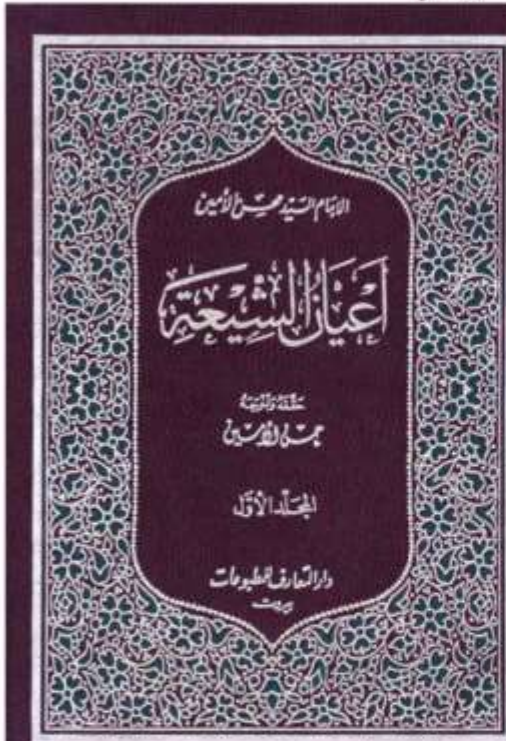
وقد اشار إلى دعوى الربوبية فيه جماعة من الشعراء قال الحاج هاشم الكعبي من قصيدة :

بشر اقل صفاته ان عابنوا منين ما ظنوا به المعبودا .

وقال ابن أبي الحديد من قصيدة :

نقلت افعال الربوبية التي عذرت بها من شك انك مروبوب

وقال آخر :



وقال له ليلة الأحد . وعمره ثلاث وستون سنة رواه الحاكم في المستدرک عن محمد بن الحنفية أو اربع وستون أو خمس وستون سنة منها عشر سنين أو اثنا عشرة سنة قبل البعثة وثلاث وعشرون مع النبي ﷺ بعد البعثة ثلاث عشرة بكرة وعشر بالمدينة وثلاثون سنة بعد وفاة النبي ﷺ وقيل في سنة غير ذلك فروى الحاكم في المستدرک عن جعفر بن محمد عن أبيه أنه قتل وهو ابن ثمان وخمسين سنة . واشهر الأقوال الأول والثالث قال ابن شهر آشوب في المناقب : قبض صلوات الله عليه فتبلا في مسجد الكوفة وقت التور ليلة الجمعة لتسع عشرة ليلة مضين من شهر رمضان فبقي يومين إلى نحو الثلث من الليل وله يومئذ خمس وستون سنة في قول الصادق عليه السلام وقالت العامة ثلاث وستون سنة « ۱ هـ » وروى الحاكم في المستدرک بسنده عن عبد الرحمن بن أبي ليلى : قتل علي يوم الجمعة لتسع عشرة ليلة خلت من شهر رمضان سنة ۴۰ وهو يوم قتل ابن ثلاث وستين سنة أو اربع وستين

ابراهيم الثقفي قتل بسر في وجهه ذلك ثلاثين الفا وحرق قوما بالنار (وهو مع ذلك ومن ارسله مجتهدان متباين ثبت لها العدالة لأنها صحابييان !!) وبلغ عليا الخير فارسل جارية بن قدامة السعدي في الفين ووهب بن مسعود في الفين فصار جارية إلى البصرة ثم اخذ طريق الحجاز حتى اتى اليمن وبلغ بسرا مسيره فانحدر إلى اليمامة وإلى جازية نجران فقتل بها ناساً من شيعة عثمان وصعد نحو بسر وسر بين يديه يفر من جهة إلى جهة حتى اخرجه من اعمال علي كلها ووثب الناس بسرا لما انصرف من بين يدي جارية لسوء سيرته وظفافته وظلمه وغشمة وثبته جارية حتى اتى مكة (وكان أمير المؤمنين (ع) قد استشهد) فقال بايعوا أمير المؤمنين فقالوا قد هلك فلن تابع قال لمن بايع له اصحاب علي فبايعوا الحسن (ع) خوفاً منه ثم اتى المدينة وأبو هريرة يعطي بالناس فهرب منه فقال جارية لو وجدت أبا سنور لقتله ثم قال لأهل المدينة بايعوا الحسن بن علي فبايعوه ثم عاد إلى الكوفة .

دعوى الربوبية فيه

كانت هذه الدعوى في زمن خلافته ولما نعلم وقتها على التحقيق فذلك اوردناها في هذا المكان ويمكن أن يستفاد مما يأتي انها قبل وفاته بسنة .

قال ابن أبي الحديد في شرح النهج : ويقتضى ما شاهد الناس من معجزاته وأحواله المتألفة لقوى البشر غلا فيه من غلا بحلول الجواهر الإلهي فيه ، وقد اخبره النبي ﷺ بذلك فقال يهلك فيك رجلان يحب طاعتك وينفخ قال ، وقال له مرة أخرى والذي نفسي بيده لولا ابي اشفق أن يقول فيك طوائف من اممي ما قالت النصارى في ابن مريم لقلت اليوم فيك مقالاً لا نرى بملاً من الناس الا اخذوا التراب من تحت قدميك للبركة .

وروى هشام بن سالم في الصحيح عن أبي عبد الله الصادق عليه السلام قال اتى قوم أمير المؤمنين فقالوا السلام عليك يا ربنا فاستأنبهم فلم ينوبوا (الحديث) .

وقال ابن أبي الحديد في موضع من شرح النهج : روى أبو العباس أحمد بن عبد الله بن عمار الثقفي بسنده أن علياً عليه السلام مر بقوم يأكلون في شهر رمضان فقال اسفر أم مرضى قالوا ولا واحدة منها قال امن اهل الكتاب انتم فتعصمكم الدمة والجزية قالوا لا قال فما بال الأكل في هار رمضان فقالوا انت انت يومون إلى ربوبيته فنزل عن فرسه فالتصق خده بالأرض وقال ولكم انما انا عبد من عبيد الله فالتقوا الله وارجعوا إلى الاسلام فأبوا (الحديث) .

ثم استمرت هذه المقالة سنة أو نحوها ثم ظهر عبد الله بن سبا . وكان يهودياً يستتر بالاسلام . بعد وفاة أمير المؤمنين فآظفها واتبعه قوم فسموا السبائية . وقال في موضع آخر منه وشفع جماعة من اصحاب علي منهم عبد الله بن عباس في ابن سبا وقالوا انه تاب فاطلقه وشرط عليه أن لا يقيم بالكوفة فغاه إلى المدائن فقتل أمير المؤمنين قال والله لو جئتمونا بدماعه في سبعين صرة لعلمنا أنه لم يمت ولا يموت حتى يسوق العرب بعصاه .

یہ روایت متفق علیہ بین الفریقین ہے۔ صحیح بخاری میں بھی ہے۔



صحیح بخاری 3017- کتاب: جہاد کا بیان، باب: اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ کرنا

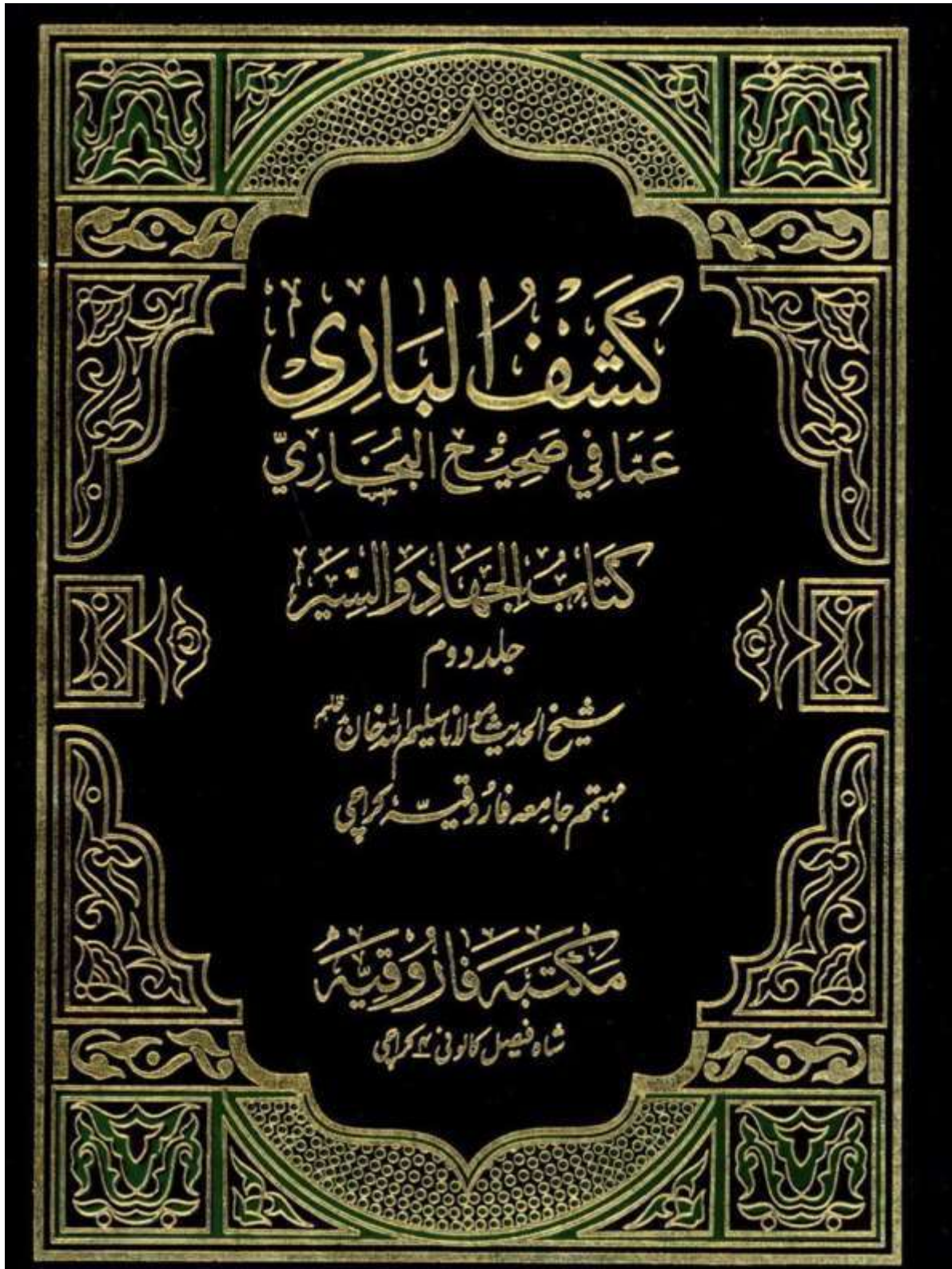
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ ، وَلَقَتْلُهُمْ ، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ -

علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو (جو عبداللہ بن سبا کی متبع تھی اور علی رضی اللہ عنہ کو اپنا رب کہتی تھی) جلادیا تھا۔ جب یہ خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو آپ نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو کبھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو، البتہ میں انہیں قتل ضرور کرتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنا دین تبدیل کر دے اسے قتل کر دو۔

صحیح بخاری 6922- کتاب: کتاب باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے کا بیان۔ مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم۔

حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : أُنِّي عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِزَادِقَةٍ ، فَأَحْرِقْهُمْ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ ، لِنَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ ، وَلَقَتْلُهُمْ ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ -

علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ بے دین لوگ لائے گئے۔ آپ نے ان کو جلوا دیا۔ یہ خبر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے کہا اگر میں حاکم ہوتا تو ان کو کبھی نہ جلواتا (دوسری طرح سے سزا دیتا) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ میں جلانے سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ اللہ کا عذاب ہے تم اللہ کے عذاب سے کسی کو مت عذاب دو میں ان کو قتل کرواؤ تا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اسلام سے پھر جائے اس کو قتل کر ڈالو۔



کتاب الباری

۳۰

کتاب الباری

۳- ایوب

یہ ایوب بن ابی تیمہ کیسان سخیانی ہیں۔ ان کے حالات کتاب الایمان، باب حلاوة الایمان کے تحت گزر چکے ہیں (۲۴)۔

۴- عکرمہ

یہ مشہور امام حدیث و تفسیر ابو عبد اللہ عکرمہ مولیٰ عبد اللہ بن عباس ہیں۔ ان کے حالات کتاب العلم، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَللّٰھُمَّ علّمہ الکتاب کے تحت گزر چکے ہیں (۲۵)۔

أن علیاً حرق قوما

یہی روایت مسند حمیدی میں بھی منقول ہے۔ اس میں ہے: "أن علیاً رضي الله عنه حرق المرتدین" (۲۶)۔ اس میں قوم کی بجائے مرتدین کی تصریح ہے، اس سے عبد اللہ بن سبا اور اس کے پیروکار مراد ہیں۔ جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے باطل اور نہایت ہی خطرناک عقائد کی وجہ سے نذر آتش کرنے کا حکم دیا۔

عبد اللہ بن سبا اصلاً یہودی تھا (۲۷) مؤرخین نے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سبا اسلامی تاریخ میں وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت فرض ہونے اور ان کے دشمنوں سے براءت کا اعلان کر کے انہیں کافر ٹھہرایا (۲۸)۔ عبد اللہ بن سبا نے اپنے غلط عقائد کی علانیہ تبلیغ کر کے قلعین کی ایک بڑی جماعت بنالی تھی، جو فرقہ سبا سے نام سے مشہور ہوئی۔

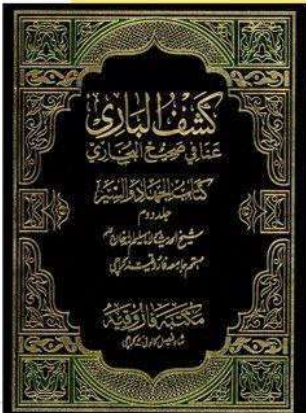
(۲۴) کشف الباری: ۲/۲۶

(۲۵) کشف الباری: ۳/۳۶۳

(۲۶) فتح الباری: ۶/۱۸۶، و عمدة القاری: ۱۴/۳۶۶

(۲۷) البداية والنهاية لابن الکثیر: ۷/۱۶۲، دار الکتب العلمیة بیروت

(۲۸) المرتضیٰ، ص: ۲۶۲



کتاب المصابی

۳۳۱

کتاب المصابی

عبداللہ ابن سبا اور اس کے پیروکاروں نے حب علی رضی اللہ عنہ میں غلو سے کام لے کر انہیں نبی مانا اور پھر فوج و محبت میں اس قدر بڑھے کہ انہیں اپنا معبود اور الہ تک بنا دیا (۲۹)۔

اس گمراہ کن عقیدے کی انہوں نے پرزور تبلیغ کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سرگرمیوں کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ان کو دو گڑھوں میں نذر آتش کئے جانے کا حکم دیا۔ عبداللہ بن سبا کو نذر آتش کرنے کے نتیجہ میں یورش برپا ہونے اور حالات ابتر ہونے کا اندیشہ تھا، اس لئے اسے جلاوطن کر کے ساباط المدائن بھیج دیا (۳۰)۔ بعض حضرات نے کہا کہ حضرت علی نے عبداللہ بن سبا کے پیروکاروں کو نذر آتش نہیں کیا تھا۔

چنانچہ اسماعیلی نے ابن ابی عمر عن سفیان اور محمد بن عباد عن سفیان ووطریقوں سے ایک روایت نقل کی ہے، جس میں سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار، ایوب اور عمار الدہنی کو ایک مجلس میں ان لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے دیکھا جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نذر آتش کیا تھا، ایوب نے باب کی یہ روایت بیان کی تو عمار نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نذر آتش نہیں کیا تھا، بلکہ گڑھے گھدوا کر ان پر آگ کا دھواں چھوڑا تھا۔ اس پر عمرو بن دینار نے یہ اشعار کہے:

لترم بی المنايا حيث شاءت إذا لم ترم بی في الحفرتين

إذا ما أجمعوا حطبا ونارا هناك السوت نقدا غير دين (۳۱)

”یعنی موت مجھے جہاں چاہے پھینک دے، تاہم دو گڑھوں میں نہ پھینکے، کیونکہ

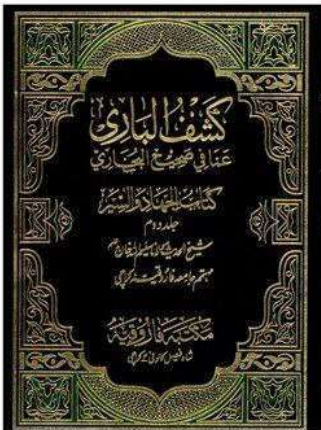
(۲۹) المرتضیٰ، ۲۶۲

(۳۰) المرتضیٰ، ص: ۲۶۳

(۳۱) فتح الباری: ۱۸۶/۶، قال الحافظ: ”وفي رواية ابن أبي عمرو محمد بن عمرو عن سفیان قال: ”رأيت عمرو بن دينار وأيوب وعمار الدهني أجمعوا فتذاكر أيبوب“ فذكر الحديث ”فقال عمار لم يحرقهم، ولكن حفر لهم حفائر وخر عليهم، فقال عمر ابن دينار: وقال الشاعر:

لترم بي المنايا حيث شاءت

وكان عمرو بن دينار أراد بذلك الرد على عمار الدهني في إنكاره



فَتْحُ الْبَلَدِ

بشَرِّ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ

تأليف

الإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني
٧٧٣ - ٨٥٦ هـ

أُشْرِفَ عَلَى تَحْقِيقِهِ الْكَتَّابُ وَرَاصِعُهُ

شُعَيْبُ الْأَمْرِيُّ وَطُوسُ عَادِلٍ مَرْشِدُ

تَآرَكَ فِي تَحْزِينِ نَصْرِهِ
عَبْدُ الْكَافِيَةِ حَزَنُ اللَّهِ

مَقَرَّ قَدْرُ الْمَرْزُوقَةِ وَعَلَى عَلَيْهِ
مُحَمَّدٌ كَرِيمٌ قَرُّ بَلَدِي

الجزء الثاني والعشرون

الرسالة العالمية

وَرَزَعَمَ أَبُو الْمُظَفَّرِ الْإِسْفَرَايِنِي فِي «الْمَلَلِ وَالنَّحْلِ» أَنَّ الَّذِينَ أَحْرَقَهُمْ عَلِيٌّ طَائِفَةٌ مِنَ الرُّوَافِضِ ادَّعَوْا فِيهِ الْإِلَهِيَّةَ، وَهُمْ السَّبْئِيَّةُ، وَكَانَ كَبِيرُهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَبَأٍ يَهُودِيًّا، ثُمَّ أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ وَابْتَدَعَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ.

وهذا يُمكن أن يكون أصله ما رُوِيَّناهُ في الجزء الثالث من «حديث أبي طاهر المخلص» (۵۴۶) من طريق عبد الله بن شريك العامري عن أبيه قال: قيل لعلي: إنَّ هنا قوماً على باب المسجد يدَّعون أنَّكَ رَبُّهُمْ، فدعاهم، فقال لهم: ويلكم ما تقولون؟! قالوا: أنتَ رَبُّنَا وَخَالِقُنَا وَرَازِقُنَا. فقال: ويلكم إنَّنا أنا عبدٌ مثلكم، أَكُلُ الطَّعَامَ كَمَا تَأْكُلُونَ وَأَشْرَبُ كَمَا تَشْرَبُونَ، إِنْ أَطَعْتُ اللَّهَ أَتَانِي إِنْ شَاءَ، وَإِنْ عَصَيْتَهُ خَشِيتُ أَنْ يُعَذِّبَنِي، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَارْجِعُوا، فَأَبَوْا، فَلَمَّا كَانَ الْعَدُّ غَدَوْا عَلَيْهِ، فَجَاءَ قَنْبَرٌ فَقَالَ: قَدْ وَاللَّهِ رَجَعُوا يَقُولُونَ ذَلِكَ الْكَلَامَ، فَقَالَ: أَدْخِلْهُمْ، فَقَالُوا كَذَلِكَ، فَلَمَّا كَانَ الثَّالِثُ قَالَ: لَيْتَ قَلْتُمْ ذَلِكَ لَأَقْتُلَنَّكُمْ بِأَخْبَثِ قِتْلَةٍ، فَأَبَوْا إِلَّا ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا قَنْبَرُ، اثْنِي بِفَعْلَةٍ مَعَهُمْ مُرُورُهُمْ^(۱)، فَخَذَّ لَهُمْ أُخْدُوداً بَيْنَ بَابِ الْمَسْجِدِ وَالْقَصْرِ، وَقَالَ: احْفَرُوا فَأَبْعِدُوا فِي الْأَرْضِ، وَجَاءَ بِالْحَطَبِ فَطَرَحَهُ بِالنَّارِ فِي الْأُخْدُودِ، وَقَالَ: إِنِّي طَارِحُكُمْ فِيهَا أَوْ تَرْجِعُوا، فَأَبَوْا أَنْ يَرْجِعُوا فَقَذَفَ بِهِمْ فِيهَا حَتَّى إِذَا احْتَرَقُوا قَالَ:

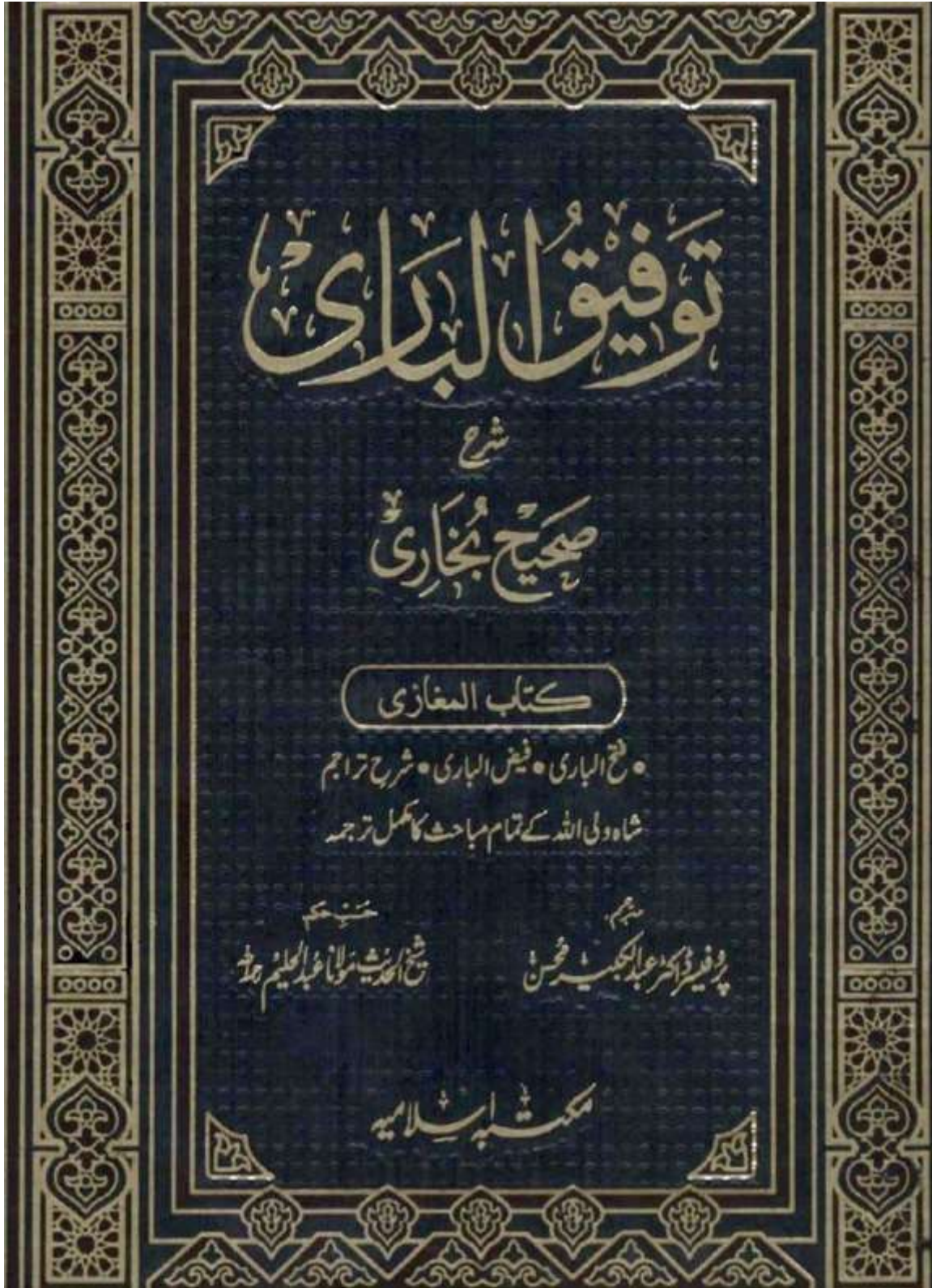
إِنِّي إِذَا رَأَيْتُ أَمْرًا مُنْكَرًا أَوْ قَدْتُ نَارِي وَدَعَوْتُ قَنْبَرًا

وهذا سند حسن.

وَأَمَّا مَا أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ^(۲) مِنْ طَرِيقِ قَتَادَةَ: أَنَّ عَلِيًّا أَتَى بَنَاسِي مِنَ الزُّطِّ يَعْبُدُونَ وَثَنًا فَأَحْرَقَهُمْ، فَسَنَدُهُ مُنْقَطِعٌ، فَإِنْ ثَبَتَ حُجْلٌ عَلَى قِصَّةٍ أُخْرَى، فَقَدْ أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَيْضاً (۱۴۲/۱۰) مِنْ طَرِيقِ أَيُّوبَ بْنِ التُّعْمَانِ: شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ هُنَا أَهْلَ بَيْتٍ لَهُمْ وَثَنٌ فِي دَارٍ يَعْبُدُونَهُ، فَقَامَ يَمْشِي إِلَى الدَّارِ، فَأَخْرَجُوا إِلَيْهِ

(۱) المُرُورُ بضم الميم جمع المَرِّ بفتح الميم، وهو المسحاة التي يُعْمَلُ بها في الطين.

(۲) لم نقف عليه في شيء من كتب ابن أبي شيبة المطبوعة، لكن أخرجه أحمد (۲۹۶۶)، والنسائي (۴۰۶۵) من طريق قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، مَوْصُولًا.



ایک مجلس میں ہوں یا ایک دن (کے مختلف اوقات) میں یا تین ایام میں؟ حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ ایک مہینہ تک تو پہ کی مہلت دی جائے، پنی سے ہے کہ مسلسل یہ موقع ملتا رہے، یہی مطلقاً کہا مگر تحقیق یہ ہے کہ یہ اس شخص کے بارہ میں جس سے بار بار رد اکا صدور ہو، اس کا مزید یہاں حدیث اول کی شرح کے اثناء ذکر زنادقہ میں ہوگا۔

6922 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ بَزْنَادِقَهُ فَأَخْرَقَهُمْ فَلَبَّغَ ذَلِكَ اثْنِ عَشَرَ قَلْبًا لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَخْرِقَهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ .
طرفہ - 3017 (ترجمہ کیلئے دیکھئے جلد ۲، ص ۵۰۲)

ایوب سے مراد سختیانی اور عمرہ، مولیٰ ابن عباسؓ ہیں۔ (أتی علی الخ) کتاب الجہاد کے باب (لا یعذب بعداب اللہ) میں ابن عیینہ عن ایوب کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ گزرا کہ حضرت علیؑ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلایا، وہاں ذکر کیا تھا کہ حمیدی نے سفیان سے اسے (حرق المرتدین) کے الفاظ سے نقل کیا ہے ایک اور طریق کے ساتھ ابن ابوشیبہ کے ہاں یہ الفاظ ہیں: (کان أناس یعبدون الأصنام فی السمر) (یعنی کچھ لوگ خفیہ طور پر بتوں کی پوجا پر قائم تھے) طبرانی کی اوسط میں سویہ بن غفلہ سے روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ کو پتہ چلا کہ کچھ لوگ مرتد ہو گئے ہیں تو انہیں بلوایا، انہیں کھانا کھلایا پھر دعوت اسلام دی، انہوں نے نہ مانا تو ایک گڑھا کھودا پھر انہیں لایا گیا تو ان کی گردنیں کاٹیں اور انہیں اس گڑھے میں پھینک دیا پھر ایندھن ڈالا اور آگ لگا دی پھر کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، ابو مظفر اسفراینی نے الملل والنحل میں دعویٰ کیا ہے کہ یہ جنہیں حضرت علیؑ نے جلایا تھا یہ رافضیوں کا ایک گروہ تھا جنہوں نے حضرت علیؑ کی بابت الوہیت کا دعویٰ کیا اور یہ سہانی تھے، ان کا بڑا عبداللہ بن سبا یہودی تھا جس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اس نظریہ کا پرچار کیا تھا

ممکن ہے اس کی اصل وہ اثر ہو جسے ابو طاہر خلص کی حدیث کے تیسرے جزو میں عبداللہ بن شریک عامری عن ابیہ سے نقل کیا کہتے ہیں حضرت علیؑ سے کہا گیا یہاں مسجد کے دروازے پر کچھ لوگ اس نظریہ کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ان کے رب ہیں تو انہیں بلوایا اور کہا تمہارے لئے دلیل تم کیا کہتے پھرتے ہو؟ کہنے لگے آپ ہمارے خالق اور ہمارے رازق ہیں، کہا تمہارے لئے دلیل میں تمہارے جیسا بندہ ہوں جیسے تم کھاتے پیتے ہو ویسے ہی میں بھی کھاتا اور پیتا ہوں اگر اللہ کی اطاعت کروں گا تو وہ مجھے ثواب دے گا اور اگر میں نے اس کی نافرمانی کی تو ذرہ ہے کہ مجھے عذاب دے تم اللہ سے ڈرو اور رجوع کر لو مگر انہوں نے انکار کیا اگلے روز یہ لوگ پھر آئے تو قمر نے آکر بتلایا بخدا پھر وہی باتیں کر رہے ہیں تو انہیں بلوایا انہوں نے وہی باتیں کہیں، جب تیسرا دن ہوا تو ان سے کہا اگر آج بھی اسی قسم کی باتیں کہیں تو تمیں نہایت برے طریقہ سے قتل کروں گا مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ ہم تو اپنی بات پر قائم رہیں گے تو مسجد اور محل کے درمیان ان کے لئے گہری خندق کھدوائی پھر اس میں ایندھن ڈال کر آگ جلائی اور ان سے کہا میں تمہیں اس میں پھینکے والا ہوں یا تم رجوع کر لو! مگر انہوں نے انکار کیا تو اس میں پھینکوا دیا جب جلنے لگے تو یہ شعر پڑھا: (انی اذا رأیت أمرا منكرا أوقدت ناری و دغوث قنبرا) اس کی سند حسن ہے، ابن ابوشیبہ نے جو قنادہ کے طریق سے نقل کیا کہ حضرت علیؑ کے

کے ہاں ابن ابی عمر اور محمد بن عباد کا حاکم سفیان کی روایت میں ہے، کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار، ایوب اور عمار دینی کو دیکھا کہ ان لوگوں کا تذکرہ کر رہے تھے جنہیں حضرت علی نے آگ میں جلا دیا تھا، تو ایوب کے حوالے سے یہی حدیث بیان کی، اس میں ہے کہ عمار کہنے لگے جلا یا نہ تھا بلکہ انہیں گڑھوں میں ڈال کر اندھن جلا یا تھا (جلا نا ہی ہوا، یا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ براہ راست انہیں جلا یا نہ تھا بلکہ گڑھوں میں لکڑیوں کو آگ لگا لی جس سے وہ بھسم ہو گئے) اس پر عمرو نے کسی شاعر کے یہ اشعار سنائے: (لترم ہی المنایا حیث شاءت إذا لم ترم ہی فی الحفرتین إذا ما أحيوا حطبها وناراً هناك الموت نقداً غیر ذین)۔ گویا عمرو کا مقصد عمار کا رد کرنا تھا جو اصل تحریق کا انکار کرتے تھے، بخاری کی کتاب اللہ وکے آخر میں استیابہ المرتدین کے ضمن میں حماد بن زید بن ایوب عن عکرمہ کے حوالے سے ذکر ہوگا کہ حضرت علی نے کچھ زندہ بقیوں کو جلا یا، احمد کی اسی طریق کے ساتھ روایت میں ہے کہ حضرت علی کے پاس کچھ زندہ بقی لائے گئے جن کے پاس کتب بھی تھیں تو انہیں ان کی کتابوں سمیت نذر آگ کر دیا، ابن ابی شیبہ نے عبدالرحمن بن سعید عن ابیہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ یہ لوگ خفیہ طور پر بتوں کی پوجا کرتے تھے جس پر پہلے انہیں جیل میں ڈالا لوگوں نے قتل کا مشورہ دیا، کہنے لگے (لا یل أصنع بهم کما صنع بابینا البراہیم) آخر آگ میں جلا دیا۔

(أن النسی الخ) سابقہ کی نسبت زیادہ صراحت سے نمی کا ذکر ہے، احمد، ابوداؤد، اور نسائی نے ایک دیگر طریق سے اضافہ کیا ہے کہ جب حضرت علی کو ابن عباس کی یہ بات پہنچی تو کہا (ویح ابن عباس) اس بارے میں مزید بحث استیابہ المرتدین میں آئے گی۔

علامہ انور (ان علیا حرق قوما) کے تحت رقم طراز ہیں کہ ان جلائے جانے والوں کا سرغزوہ عبداللہ بن سبا تھا جو اصلاً یہودی تھا، کہتے ہیں فتح الباری میں منقول ہے کہ ان کی نعشوں کو جلا دیا گیا تھا، اس بارے میں تبصرہ کرتے ہیں کہ کلام عرب میں دیکھا جاتا چاہئے کہ نعشوں کو جلائے کی صورت میں تحریق قوم کی ترکیب استعمال کی جاسکتی ہے؟ جیسے آجنگاب نے نمازوں سے پیچھے رہ جانے والوں کی نسبت فرمایا تھا: (لأحرق علی الناس بیوتہم) تو یہ بطور محاورہ ممکن ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ گھر جلاتے ہوئے وہ بھی ان میں ہوں (جیسے شمالی علاقہ جات میں بطور سزا خالی گھروں کو جلا یا اڑا دیا جاتا ہے) بخاری میں ایک نبی کا واقعہ آئے گا جنہوں نے (چیوتیوں کی) ایک امت جلا دی جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی، یہ جواز تحریق کے عدم کی دلیل نہیں بلکہ اس کے برعکس جواز پر دال ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے (الحدود) جبکہ نسائی نے (المحاربة) میں نقل کی ہے۔

150 - باب ﴿فَإِمَّا مَنَّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ (اس آیت کی تشریح میں)

فیه حدیث ثمامۃ وفؤلہ غز وجل ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُبَدِّلَ فِي الْأَرْضِ﴾ [الأنفال: ۶۷] حتیٰ يغلب فی الأرض ﴿فَيُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا﴾

حدیث ثمامہ سے ان کا اشارہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی اس حدیث کی طرف ہے جس میں حضرت ثمامہ بن اثال کے اسلام لانے کا واقعہ مذکور ہے، المغازی کے اواخر میں موصول آئے گی، یہاں اس کے جملہ (ان تقتل تقتل ذا دم وان ننعيم الخ) سے غرض ترجمہ ہے کیونکہ آجنگاب نے ان کے اس فقرہ پر انکار کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ بعد ازاں ان پر احسان فرمایا تو اس سے جمہور کے اس

اس متفق علیہ حدیث سے میرا استدلال وہ عقلی دلائل ہیں جو پہلے بھی پیش کئے جا چکے جنہں آپ نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔



حضرت امام جعفر صادق رحمہ
اللہ فرماتے ہیں!

رجال کشی صفحہ 85

فقد روى الكشي عن محمد بن قولوية قال:
حدثني سعد بن عبد الله قال: حدثني
يعقوب بن يزيد، ومحمد بن عيسى، عن
علي بن مهزيار، عن فضالة بن أيوب الأزدي،
عن أبان بن عثمان قال: سمعت أبا عبد الله
يقول: لعن الله عبد الله بن سبا، إنه ادعى
الربوبية في أمير المؤمنين، وكان والله أمير
المؤمنين عبدا طائعا، الولي لمن كذب علينا،
وإن قوما يقولون فينا ما لا نقول في أنفسنا،
نسراً إلى الله منهم (٥). والرواية من حيث
السند صحيحة (٦).
(٥) رجال الكشي (١/ ٣٢٤).
(٦) عبد الله بن سبا .. الحقيقة المجهولة،
لمحمد علي المعلم، ص ٣٠.

عبداللہ بن سبا پر اللہ کی لعنت ہو اس نے امیر
المؤمنین رضی اللہ عنہ میں اوصاف ربوبیت کا
دعویٰ کیا اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ
اللہ کے عاجز و طائع بندے تھے جو ہم پر جھوٹ
باندھے اس پر تباہی ہو ایک قوم (سبائیہ)
ہمارے متعلق وہ کچھ کہتے ہیں جو ہم اپنے متعلق
نہیں کہتے ہم ان سے بیزار ہیں ہم ان سے بیزار
ہیں ہم اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

یہودی ابن سبا ملعون

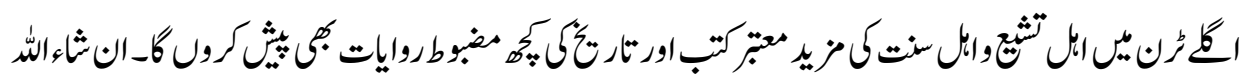
ایک حقیقت

اہل بیت کی طرف
جھوٹ منسوب کرنے
والا!

سیدنا علی میں اوصاف
ربوبیت کا دعویٰ کیا!

ملعون

جھوٹی قوم
(سبائیہ) کا خالق!



شیعہ مناظر رانا محمد سعید کی طرف سے آخری ٹرن کارڈ کرنے سے فرار گفتگو کا طریقہ تبدیل کرنے کی کوشش!

رانا محمد سعید شیعہ: قریشی صاحب! کچھ باتیں ون ٹوون کرنی ہیں۔ ٹرن میں وہ کلیر نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ ٹرن میں گفتگو بہت لمبی ہو گئی ہے طرفین سے اور اس طرح بات لمبی ہی چلتی رہے گی۔ آپ اصول مناظرہ کے بھی خلاف جا رہے ہیں اور دعویٰ کے مطابق طے شدہ شرائط کے بھی خلاف جا رہے ہیں اور شروع سے ہی ایسا کر رہے ہیں۔

- شرائط برائے مکالمہ
ابن سبا ملعون موجد عقائد شیعیت یا افسانہ
- 1 مقدمات کی توہین اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست تصور کی جائے گی۔
 - 2 گفتگو دو ٹوک اور ٹودی پوائنٹ کی جائے گی۔ جب تک ایک کلمہ کلیر نہ ہو جائے دوسرے کلمے کو زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔
 - 3 گفتگو سے پہلے دونوں مناظرین عبداللہ ابن سبا کے متعلق اپنے اپنے مسلک کا نظریہ واضح الفاظ میں بیان کریں گے۔
 - 4 فریقین صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت قائم کریں گے۔ دلائل کا رد بھی صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے کیا جائے گا۔
 - 5 دلائل کا رد اسی درجہ کی روایات سے کرنے کی اجازت ہوگی۔ ذاتی رائے سے دلائل کا رد ممنوع ہوگا۔
 - 6 دوران گفتگو کسی کلمہ پر کسی فریق کو مزید تحقیق درکار ہوئی تو وقت طلب کر سکتا ہے۔ ایک دن یا زیادہ سے زیادہ دو دن وقفے کے بعد دوبارہ اسی کلمے سے گفتگو کا آغاز کیا جائے گا۔
 - 7 دوران گفتگو فریقین کو پہلے تحقیقی رد اس کے بعد الزامی رد کرنے کی اجازت ہوگی۔
 - 8 گفتگو تحریری اور ون ٹوون کی جائے گی اور ایک ٹرن میں تین جواب اور تین کتب کے حوالے بمعہ ٹائٹل اور اصل عبارات کے اسکیئر بھیجنے کی اجازت ہوگی۔
 - 9 کاپی پیسٹ ممنوع ہوگا، غیر ضروری جوابات اور موضوع سے باہر گفتگو کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
 - 10 ٹرن ختم ہونے پر فریق ختم یا انتہی لکھے گا تاکہ دوسرا فریق جوابات شروع کرے۔

دوبارہ سے جھوٹا الزام لگانے پر رانا سعید شیعہ سے پوچھا گیا کہ یہ مناظرہ کی تمام شرائط دیکھیں اور بتائیں کہ کس شرط کی خلاف ورزی کی گئی ہے!

جعفر صادق: میری طرف سے کہاں اصول مناظرہ کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ نشاندہی کریں۔ میں نے طے شدہ شرائط کی خلاف ورزی کی ہے تو ثابت کریں۔

شیعہ مناظر رانا سعید کی طرف سے بجائے ان شرائط کی نشاندہی کرنے کے
 دن ٹو دن گفتگو کر کے کچھ باتیں کلیئر کرنے کا کہنا!



ایک بار پھر کم ظرف شیعہ سے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا گیا!

ون ٹوون گفتگو کے نام پر شیعہ مناظر کے سوالات کے اوپر سوالات !!

رانا محمد سعید شیعہ: ون ٹوون گفتگو میں کچھ باتیں کلیئر کرنی ہیں۔ اسکی طرف آئیں گے؟؟؟؟

جعفر صادق: اچھا بتائیں۔ کیا کلیئر کرنا ہے؟

شیعہ کا سوال #1

رانا محمد سعید شیعہ: کسی عالم کا کسی قول کو یاروایت کو نقل کر دینا اور بغیر تصدیق کیے یا تردید کیے آگے بڑھ جانا اس کا عقیدہ اور اسکی تائید شمار ہوئی ہے یہ محدثین کے کس اصول کے تحت ہے؟؟؟ شارٹ اور دو ٹوک جواب، یا کوئی حوالہ جعفر صادق: قول کی نوعیت پر منحصر ہے۔ قول ذاتی ہے، یا کسی اور کے قول کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد یہ دکھا جائے گا کہ اس قول کو کیوں بیان کیا ہے، پھر یہ دیکھا جائے گا کہ اس قول سے معارض تو موجود نہیں ہیں۔ محدثین کے قول فوراً قبول نہیں کئے جاتے۔

شیعہ کا سوال #2

رانا محمد سعید شیعہ: مطلب یہ بات طے شدہ ہے کہ عالم کا کسی قول کو نقل کر دینا اور تردید کیے بغیر گزر جانا، اسکی تائید میں شمار نہیں ہوتا۔ درست؟؟؟؟

جعفر صادق: ذاتی قول بیان کرنا اور کسی اہل علم کے ذریعے سے بیان کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ تردید نہ ہو تو اس سے تائید ہی سمجھا جائے گا۔ جب نقلی و عقلی دلائل بھی موافقت کریں اور دیگر علماء بھی موافقت کریں تو اس کا انکار کیسے کیا جاسکتا ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے۔

شیعہ کا سوال #3

رانا محمد سعید شیعہ: مطلب آپ سمجھتے ہیں کہ کشتی رح کا زیر بحث وہ قول ذاتی قول نہیں۔ کسی سے نقل کردہ ہے۔

درست؟؟؟؟

جعفر صادق: یہ خود علامہ کشتی، نو بختی اور سعد بن عبداللہ القمی نے صراحت سے بیان کیا ہے۔۔ اگر وہ اہل علم کا ذکر نہ کرتے تو آپ مسترد کر سکتے تھے کیونکہ کسی عالم کی رائے غلط بھی ہو سکتی ہے۔ خاص طور جب وہ ایسے زمانے کے متعلق بیان کرے جسے اس نے پایا ہی نہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: رک جائیں، مزید نہ لکھیں۔

جعفر صادق: اوکے۔

شیعہ کا سوال #4

رانا محمد سعید شیعہ: ایک ایک کنٹ کے ساتھ بات ہوگی، سوال پر غور کریں۔ کیا یہ قول کشتی رح کا اپنا ہے؟؟؟

جعفر صادق: جی بالکل یہ قول علامہ کشتی کا اپنا ہے کیونکہ وہ کتاب اسی کی تصنیف ہے۔۔ ظاہر ہے کسی نے اسے لکھ کر نہیں دی تھی۔

رانا محمد سعید شیعہ: صبر یار، ایک ایک کنٹ۔

جعفر صادق: میں مزید سمجھانا چاہ رہا تھا۔ خیر، جاری رکھیں۔

(قارئین! رانا سعید شیعہ کمال ہوشیاری سے ون سائیڈیڈ سوالات کر کے کسی نہ کسی ایسے نکتے کی تلاش میں تھا جس سے

عزت بچائی جاسکے اور اس کی جان چھوٹ جائے! جیسے ہی میں کچھ لکھنا چاہتا تو فوراً روک دیا جاتا۔۔ اسے خوف تھا کہ

میری طرف سے کوئی سوال نہ آجائے!)

شیعہ کا سوال #5

رانا محمد سعید شیعہ: علامہ کشی کے وہ کون سے الفاظ ہیں جن سے آپ سمجھ رہے کہ یہ کشی رح کا اپنا قول ہے، جبکہ واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے کہ کشی نے اسے کسی اور کے طور پر لکھنا کہ ذاتی، واضح لکھا ہے * قال بعض اہل العلم *
 جعفر صادق: یہ * قال بعض اہل علم * ہی علامہ کشی کے اپنے الفاظ ہیں، آگے تو علامہ کشی نے ان * اہل علم * کا موقف بیان کیا ہے۔۔

شیعہ کا سوال #6

رانا محمد سعید شیعہ: مطلب اس لئے اپنا ہے کیونکہ کشی نے لکھا ہے ؟؟؟؟
 جعفر صادق: جی بالکل۔
 رانا محمد سعید شیعہ: اور کشی رح کا صرف لکھ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ * انکے نزدیک * ایسا ہی ہے۔ درست ؟؟؟؟
 جعفر صادق: صرف لکھ دینا نہیں، بلکہ یہ کہہ کر لکھنا کہ ان کے نزدیک وہ لوگ اہل علم تھے جن کی رائے بیان کرنا بھی ضروری تھا کیونکہ اوپر وہ چند صحیح روایات سے ابن سبا کا انجام لکھ چکے تھے۔

شیعہ کا سوال #7

رانا محمد سعید شیعہ: ایک منٹ ایک منٹ بھائی، اوپر کہا کہ کشی کا ذاتی قول ہے، اب کہہ رہے ہو کہ کشی رح نے یہ کہہ کر لکھا کہ وہ بعض اہل علم کی رائے کے طور پر لکھ رہے ہیں اور اوپر والی روایات جن کا ذکر ہے اس میں کہاں ہے، خلافت، وصایت، امامت، تبر آیار جعت۔ کہاں ہے ان روایات میں ؟؟؟؟

جعفر صادق: یہ الفاظ کشتی کے اپنے ذاتی ہیں آگے الفاظ انہوں نے ہی لکھے ہیں لیکن ذریعہ اہل علم اصحاب سیدنا علی ہیں۔ سادہ سی بات ہے بھائی، اور آپ کو لگتا ہے کہ میرا دعویٰ صرف اس قول سے ثابت ہے، تو یہ درست نہیں ہے۔۔۔ یہ قول صرف میرے استدلال کی تائید میں ہے۔* آپ کو میرے دلائل نقلی و عقلی کا رد کرنا ہے۔*

ابن سبا ملعون موجد عقائد شیعیت یا افسانہ

دعویٰ اہل سنت

شیعہ اثنا عشریہ کے بعض اہم عقائد سیدنا علی خلیفہ بلا فصل، وصی رسول اللہ، عقیدہ امامت، خلفائے ثلاثہ سمیت 99.99 فیصد صحابہ کرام پر الزام بازی اور تبرہ۔ (معاذ اللہ) اور عقیدہ رجعت (نبی اور ائمہ اہل بیت کی زندہ ہو کر دوبارہ دنیا میں واپسی) ان سب عقائد کا موجد عبداللہ ابن سبا یہودی ملعون ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: صبر کریں یار

جعفر صادق: یہ چارٹ بنا کر میں نے آپ کے لئے دفاع کرنا بالکل آسان کر دیا ہے۔

پہلے دن سے صبر ہی کیا ہے۔

دلائل عقلی

دلائل نقلی

کوئی بھی نو مسلم یکا یک اسلام قبول کر کے حضرت علی کی خدائی اور اپنی نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا جب تک ہم خیال جماعت کا ساتھ نہ ہو!

1

عبداللہ ابن سبا قبول اسلام کے بعد حضرت علی کے اصحاب میں شامل ہو گیا تھا۔
(تین اہم شیعہ اسماء الرجال)

1

ابن سبا شاطر دماغ اور یہودی عالم اسلام قبول کر کے حضرت علی کی خدائی کا دعویٰ اور دعویٰ نبوت کر کے خود کو موت کے حوالے کیوں کرے گا؟۔ کیونکہ اسلام قبول کرنے کا کوئی خاص مقصد حاصل ہی نہیں ہوتا!

2

عبداللہ ابن سبا اور ساتھیوں نے حضرت علی کے سامنے خدائی کا دعویٰ اور ابن سبا کی طرف سے دعویٰ نبوت۔
(اہل تشیع کی تین صحیح روایات)

2

مختصر وقت میں مسلمانوں کو مشرکانہ عقائد منوانا ممکن نہیں ہے۔ ابن سبا نے محبت اہل بیت کا فائدہ اٹھا کر پہلے یہ پانچ عقائد بتا کر ہم خیال گردہ تیار کیا اس کے بعد دعویٰ نبوت اور حضرت علی کی خدائی کا دعویٰ کر دیا!

3

تین ائمہ معتبر ترین شیعہ علماء نے حضرت علی کے اصحاب کو اہل علم کہتے ہوئے یہ اعتراف کیا ہے کہ پانچوں شیعہ عقائد کی شروعات کا زمہ دار ابن سبا تھا۔

3

شیعہ کا سوال #8

رانا محمد سعید شیعہ: محترم اب تک کی ساری ساری گفتگو کی بنیاد وہ بلاسند قول ہے جسے آپ بار بار کثی روح کی ذات سے منسوب کر رہے ہیں اور ذات سے منسوب کرنے کی دلیل یہ دے رہے ہیں کیونکہ انہوں نے لکھا ہے۔

دلائل عقلی نام کا فریب دیکر کچھ بھی اپنی عقل سے گھسائے جارہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ شرائط میں کوئی گڑبڑ ہے۔

محترم شرائط کے مطابق آپ کو روایات صحیحہ سے ابن سبا سے وہ پانچ عقائد دکھانے ہیں اور پھر ان کی شیعہ علماء سے تائید پیش کرنی ہے کہ ہاں ان روایات سے ثابت ہوا کہ ابن سبا ان 5 عقائد کا موجد ہے۔ کیا ایسی کوئی صحیح روایت اب تک پیش کی آپ نے جس میں ابن سبا سے *عقیدہ خلافت، امامت، وصایت، تبرأ اور رجعت* اسکی زبانی ثابت ہو؟؟؟

جعفر صادق: پھر وہی رٹ، چلیں بلاسند قول کی تعریف کریں۔

شیعہ مناظر رانا سعید سے آٹھ سوالات کے بعد ایک سادہ سا سوال پوچھا گیا، اس کا بھی جواب نہیں دیا!

شیعہ مناظر کی جہالت!! اپنے تین متقدمین علماء کی نہیں مان رہا اور اس کے نزدیک ابن سبا کی زبان حجت ہے!!

شیعہ کا سوال #9

رانا محمد سعید شیعہ: رٹ نہیں محترم سوال ہے۔ اور بنیادی سوال ہے۔ کیا اب تک کوئی ایسی صحیح روایت پیش کی آپ نے جس میں ابن سبا کی زبان سے *امامت، وصایت، خلافت، تبرأ اور رجعت* ثابت ہو؟؟

جعفر صادق: چلیں بلاسند قول کی تعریف کریں۔ جواب دیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: سوال میں نے کیا پہلے یا آپ نے، سوال کا جواب دینے کی بجائے سوال پر سوال کاٹنے کو؟؟

جعفر صادق: بس سوال ہی کرتے رہیں گے، جواب بھی ساتھ ساتھ دیں تاکہ ایک ایک نکتہ کلیئر ہوتا جائے۔

رانا سعید شیعہ دن ٹو دن گفتگو میں بھی جواب دینے کا پابند نہیں تھا!!! اللہ اکبر!!

رانا محمد سعید شیعہ: تو پہلے جواب دیجئے نا۔

جعفر صادق: کتنی بار جواب دوں کہ اس کے بعد آپ مجھے جواب دیں گے؟

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: جواب دینے کے بعد سوال کیجئے۔

کیا اب تک کوئی ایسی صحیح روایت پیش کی آپ نے جس میں ابن سبا کی زبان سے * امامت، وصایت، خلافت، تبراً اور رجعت * ثابت ہو؟؟؟

جعفر صادق: میں نے ابن سبا کی شروعات اور آخری

انجام صحیح روایات سے ثابت کیا ہے۔ بچ کی کچھ

سرگرمیاں بھی ثابت کی ہیں۔ باقی عقلی دلائل سے

موافقت ثابت کر دی ہے۔ اگر منطقی بات نہیں ہے تو

آپ اس کا رد عقل سے کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: سوال گندم جواب چنا۔

کیا اب تک کوئی ایسی صحیح روایت پیش کی آپ نے جس

میں ابن سبا کی زبان سے * امامت، وصایت، خلافت، تبراً اور رجعت * ثابت ہو؟؟؟ ہاں یا نا میں جواب دیں۔

جواب ہاں ہے تو اس ایک روایت کی نشاندہی کر دیں۔



جعفر صادق: اس پر بھی عقلی دلیل دی گئی ہے۔ یہ عقائد ابن سبا سے پہلے نہیں تھے۔ اس کا رد کر دیں گے تو بھی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ دفاع شیعہ کتب سے کرنا ہے کیونکہ عقائد شیعہ کے ہیں۔

رانا سعید شیعہ کے نزدیک عقلی دلائل فریب کاری ہوتے ہیں!!

شیعہ کا سوال #10



رانا محمد سعید شیعہ: دوبارہ سوال گندم جواب چنا۔

چلیں سوال چھوٹا کیئے دیتا ہوں۔ کیا اب تک کوئی ایسی صحیح روایت پیش کی آپ نے جس میں ابن سبا کی زبان سے امامت * ثابت ہو؟؟؟؟

جعفر صادق: کیا عقلی دلیل مناظروں میں نہیں دی جاتی؟ کوئی شخص اسلام قبول کرتے ہی مشرکانہ عقائد شروع کر کے خود کو موت کے حوالے کیوں کرے گا؟ دوسرے ہم خیال آسمان سے اترے تھے یا ابن سبا پوری یہودی قوم کے ساتھ اسلام لایا تھا؟

رانا محمد سعید شیعہ: شرائط میں سے ڈھونڈ کر بتائیے

کہیں عقلی دلیل نامی فریب کاری کا کہیں ذکر ہے؟؟؟؟ بلکہ لکھا ہے ذاتی رائے سے دلیل کا رد منع ہے، اور ذاتی رائے کے بغیر تو عقلی دلیل کا دیا جانا ممکن نہیں ہے۔ جیسے ہی عقلی دلیل کا چورن بیچنا

شروع کریں گے ذاتی رائے اور ذاتی تخیل سے ہی شروعات ہوگی۔ * شرط ہے کہ صرف دلائل نقل کرنے ہیں، اپنی عقل سے من مرضی کے دلائل بنانے نہیں ہیں * روایات صحیح چاہئیں اس کے ثبوت میں، جواب نہیں دیا گیا۔ چلیں سوال دوبارہ کیئے دیتا ہوں۔

کیا اب تک کوئی ایسی صحیح روایت پیش کی آپ نے جس میں ابن سبا کی زبان سے * امامت * ثابت ہو؟؟؟؟
جعفر صادق: عقلی دلیل ذاتی رائے نہیں ہوتی۔ مناظرے کے مسلمہ اصول الگ سے لکھیں یا نہ لکھیں لیکن وہ ہر مناظرے پر لاگو ہوتے ہیں۔ شرائط میں صحیح روایات اور تائید جید علماء واضح لکھا ہوا ہے۔

کیا عقلی دلیل بغیر صحیح روایات پیش کی گئی ہے۔ اگر سب حقائق نقلی دلیل سے ثابت ہو سکتے تو عقلی دلیل کب دی جاتی ہے۔ یہ بتادیں۔

* نقلی و عقلی دلائل بمعہ تائید جید شیعہ علماء *

(رانا سعید شیعہ صرف سوالات پوچھ کر واپسی کے راستے کی تلاش میں رہا، فریق مخالف کو جواب دینا اس کی ذمہ داری نہ تھی!!)

شیعہ کا سوال #11

رانا محمد سعید شیعہ: ذات کو شامل کیئے بغیر عقل کا استعمال ہو جائے گا؟؟؟؟ ہماری شرائط میں پابندی ہے کہ ذاتی استدلال قابل قبول نہیں ہوگا۔

جعفر صادق: کیا میں سوال پوچھو؟

رانا محمد سعید شیعہ: دوبارہ سوال گندم جواب چنا۔ چلیں سوال چھوٹا کیئے دیتا ہوں۔ کیا اب تک کوئی ایسی صحیح روایت پیش کی آپ نے جس میں ابن سبا کی زبان سے * امامت * ثابت ہو؟؟؟؟

جعفر صادق: مجھے جواب دیں گے؟ ذاتی استدلال کس جگہ بیان کیا ہے؟

رانا محمد سعید شیعہ: میں دلیل نہیں پوچھ رہا بلکہ شرائط کے مطابق صحیح روایت جو آپ نے بطور دلیل پیش کرنا ہے۔

جعفر صادق: میں چار دلائل پیش کر چکا ہوں۔ اصول مناظرہ کے مطابق بتائیں کہ آپ نے میرے دلائل کا رد کس طرح کیا ہے؟ اگر میں نے صحیح روایات پیش نہیں کیں تو دلائل رد کرنے میں کیا مشکل پیش آرہی ہے؟

اب آپ کو مجھے جواب دینا ہو گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: دوبارہ سوال گندم جواب چنا۔ تینوں میں سے کوئی ایسی صحیح روایت جس میں ابن سبا کی زبان سے

* امامت * ثابت ہو؟؟؟؟

شیعہ رانا سعید کی فطرت ہے کہ طے شدہ موضوع اور مدعی کے دعویٰ پر ہر گز گفتگو نہیں کرتا! (دیکھیں جلد اول کے شروعاتی پیجز)

اہل سنت کی طرف سے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا تھا کہ ابن سبا کی زبان سے شیعہ کے بنیادی عقائد ثابت کئے جائیں گے، جب ایسا کوئی دعویٰ ہی نہیں کیا گیا، تو اس پر دلائل طلب کرنا شیعہ مناظر کی واضح شکست کی علامت ہے۔

اگر مناظروں کے فیصلے اس طرح کئے جاتے تو پھر کوئی بھی مناظرہ کبھی بھی منطقی انجام تک نہیں پہنچ سکتا!

ظاہر ہے آخر میں فریق مخالف کوئی بھی ایسا مطالبہ کر سکتا ہے جو مدعی کے لئے ممکن ہی نہ ہو، پھر حق واضح کرنا بھی ممکن نہیں ہو سکتا!

جعفر صادق: اوپر جواب دے چکا

ہوں، اب مجھے جواب دیں۔ میں چار دلائل پیش کر چکا ہوں۔

* اصول مناظرہ کے مطابق بتائیں کہ آپ نے میرے چاروں دلائل کا رد کس طرح کیا ہے؟

رانا محمد سعید شیعہ: مشکل نہیں بلکہ

مسئلہ ہے محترم۔ دعویٰ کے مطابق تو دلیل کے طور پر ایک بھی صحیح روایت پیش نہیں کی، سب کچھ آپ کی ذاتی عقل شریف سے چل رہا ہے۔

کوئی روایت صحیح پیش تو کریں نا، یا نشاندہی کریں کہ کونسی روایت پیش کی ہے۔

جعفر صادق: میں چار دلائل پیش

کر چکا ہوں۔ * اصول مناظرہ کے مطابق بتائیں کہ آپ نے میرے دلائل کا رد کس طرح کیا ہے؟

اعلیٰ شرح رشیدیہ

کے لئے دلیل ملی کوئیں کر کے سمجھیں دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ استاد شاگرد سے کہتا ہے کہ مدرسہ کیوں نہیں آتے شاگرد کہتا ہے کہ مدرسہ میں پڑھائی نہیں ہوتی اس لیے نہیں آتا اب استاد گس کر کے یوں کہے کہ جب تم نہیں آؤ گے تو پڑھائی کیا ہوگی۔
انتباہ: مدعی اگر دلیل ملی قائم کرے تو اسے معلل کہا جاتا ہے اور اگر دلیل انی قائم کرے تو مستدل کہا جاتا ہے۔

والسائل من نصب نفسه لنفيه اى لنفى الحكم الذى ادعاه المدعى
بلا نصب دليل عليه فعلى هذا يصدق على المناقض فقط وقد يطلق
ما هو اعم وهو كل من تكلم على ما تكلم به المدعى اعم من ان يكون
مانعا او ناقضا او معارضا

ترجمہ..... اور سائل وہ ہے جس نے اپنے آپ کو پابند بنایا ہو اس کی نفی کے لئے یعنی ایسے حکم کی نفی کے لئے جس کا دعویٰ مدعی نے کیا ہو اس پر بغیر دلیل قائم کئے۔ پس اس تعریف پر صرف مناقض صادق آتا ہے اور کبھی عمومی طور پر اس کا اطلاق ہر اس شخص پر ہوتا ہے جس نے مدعی کے خلاف کلام کیا ہو یا خواہ وہ مانع ہو یا ناقض ہو یا معارض ہو۔

تشریح

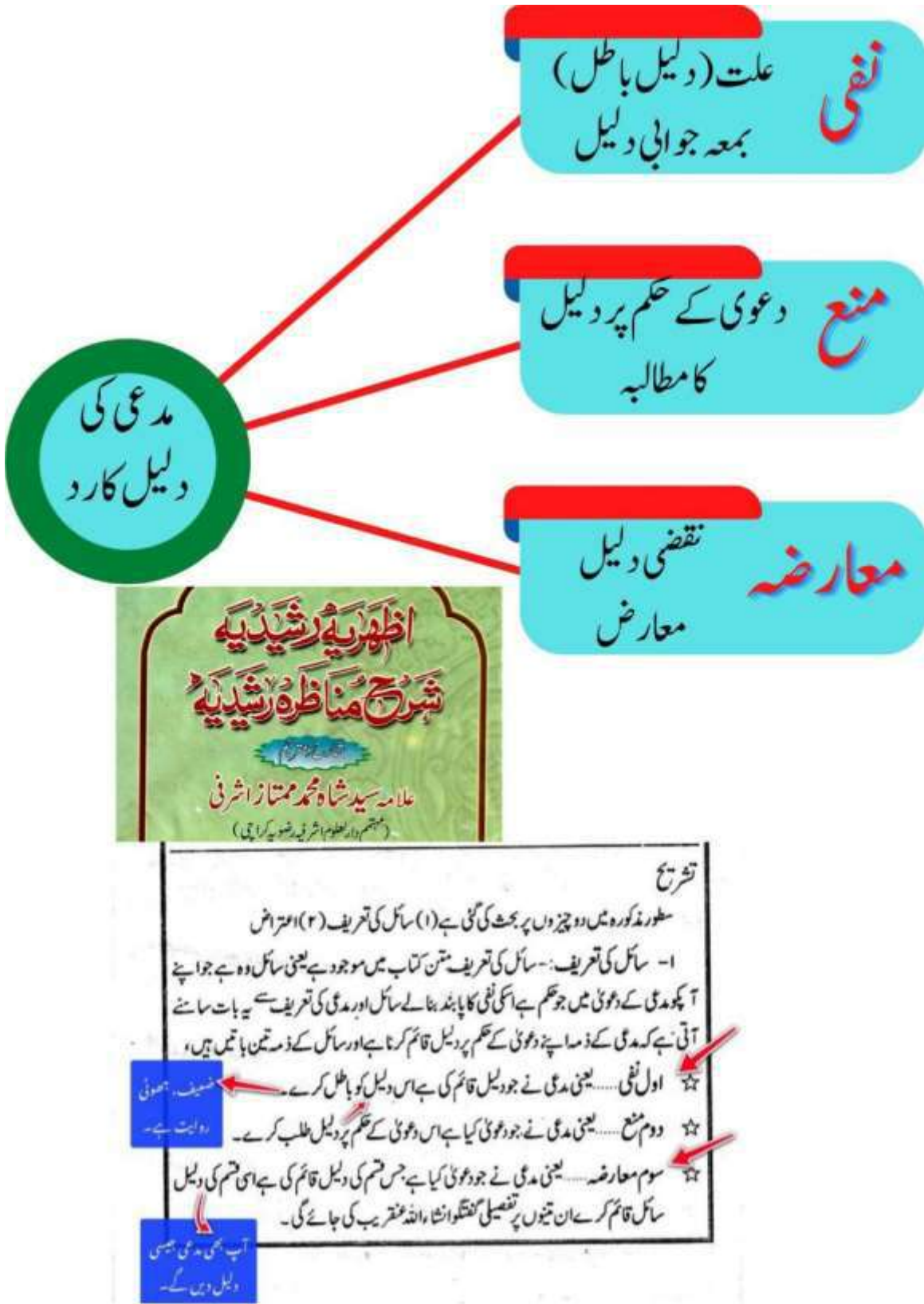
سطور مذکورہ میں دو چیزوں پر بحث کی گئی ہے (۱) سائل کی تعریف (۲) اعتراض

۱۔ سائل کی تعریف:۔ سائل کی تعریف متن کتاب میں موجود ہے یعنی سائل وہ ہے جو اپنے آپ کو مدعی کے دعویٰ میں جو حکم ہے اس کی نفی کا پابند بنالے سائل اور مدعی کی تعریف سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مدعی کے ذمہ اپنے دعویٰ کے حکم پر دلیل قائم کرنا ہے اور سائل کے ذمہ تین باتیں ہیں،

☆ اول نفی..... یعنی مدعی نے جو دلیل قائم کی ہے اس دلیل کو باطل کرے۔ ☆ دوم منع..... یعنی مدعی نے جو دعویٰ کیا ہے اس دعویٰ کے حکم پر دلیل طلب کرے۔ ☆ سوم معارضہ..... یعنی مدعی نے جو دعویٰ کیا ہے جس قسم کی دلیل قائم کی ہے اسی قسم کی دلیل سائل قائم کرے ان تینوں پر تفصیلی گفتگو انشاء اللہ عنقریب کی جائے گی۔

ضعیف، بھونی روایت ہے۔

آپ بھی مدعی جیسی دلیل دیں گے۔



رانا محمد سعید شیعہ: یہی تو مسئلہ ہے ناکہ آپ کو باقی ہر چیز کا علم ہے سوائے اس صحیح روایت کے جسے آپ کے دعوے کی دلیل میں لیا جاسکے۔ کوئی صحیح روایت پیش کی ہے دلیل میں؟

جعفر صادق: کیا آپ انکار کرتے ہیں کہ عقلی دلیل مناظروں میں نہیں دی جاتی؟ (اس اہم سوال کا جواب بھی رانا سعید شیعہ نے نہیں دیا!)

رانا محمد سعید شیعہ: پہلے اس کا جواب دینا پڑے گا۔ اس روایت کی نشاندہی کرنی ہوگی۔ تو ہی شرائط کے مطابق وہ روایت دلیل قرار پائے گی نا۔ کیا اب تک کوئی ایسی صحیح روایت پیش کی آپ نے جس میں ابن سبا کی زبان سے امامت * ثابت ہو؟

جعفر صادق: انتظار کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ اقرار کر لیں کہ شرائط کے مطابق آپ کے پاس عقلی دلیل نہیں ہے تو عقلی دلیل کی طرف چلتے ہیں، تقریر نہیں صرف روایت اور اگر ایک سے زیادہ ہے تو ایک پیش کریں اس پر بات کر کے دوسری پھر تیسری

جعفر صادق: عقلی دلیل سے ابن سبا کی شروعات اور انجام ثابت کیا ہے۔ کچھ ظاہری سرگرمیاں بھی ثابت کی ہیں۔

عقلی دلیل سے ثابت کیا ہے حُب اہل بیت میں غلو کر کے اس نے کئی عقائد کی شروعات کی اور بالآخر اپنی نبوت اور خدائی دعویٰ تک پہنچا۔

کردار ➡ صحیح روایات

شرعات اصحاب سیدنا علی ➡ صحیح روایات

انجام ➡ صحیح روایات

پانچ اہم عقائد ➡ عقلی دلائل بمعہ تین ثقہ جید شیعہ علماء کے اعترافات

پھر بھی نہیں ماننا تو کوئی زبردستی نہیں ہے۔ بیشک ہدایت اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔

جعفر صادق: مزید گفتگو کرنی ہے یا گفتگو ختم کی جائے؟ میرے پاس ابھی کئی اہم روایات اور اسکیںز موجود ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: ختم کیوں کی جائے محترم، اس لئے کہ ہمارے درمیان طے شدہ شرائط کے مطابق دلیل مانگ رہا ہوں۔ حد کر رہے ہیں۔ دعویٰ ہے کہ وہ ان پانچ عقائد کا بانی ہے جبکہ دلیل میں ان 5 عقائد میں سے ایک بھی اس کی زبان سے صحیح روایت سے پیش نہیں کر پار ہے۔ کئی کو چھوڑیں، کوئی ایک صحیح روایت جس میں **ابن سبا کی زبان سے** آپ کے دعویٰ میں موجود 5 عقائد ثابت ہوں یا چلو کم از کم ان میں سے کوئی ایک عقیدہ تو ثابت ہو۔ تاکہ دیکھا جائے کہ اس نے اس عقیدہ کی بنیاد رکھی ہے یا وہ عقیدہ اس سے پہلے موجود تھا۔

(رانا سعید شیعہ کو اپنے جید متقدمین کی زبان تسلیم نہیں تھی، ابن سبا کی زبان سے تصدیق درکار تھی!)

جعفر صادق: دلیل نہیں دلائل دے چکا ہوں۔ شروع میں آپشنز بھی بتائے تھے۔ میرے دلائل کو رد اس طرح بھی کر سکتے ہیں کہ پانچوں عقائد کو اپنی کتب کی ایک ایک صحیح روایت سے ثابت کر دیں۔ کل آپ اپنا ٹرن شروع کر سکتے ہیں۔ میں اس کے بعد رد کروں گا۔ ابھی کے لئے اجازت۔

رانا سعید کی فرمائش آئندہ ون ٹون گفتگو کروں گا!!

اسے بھی قبول کر لیا گیا!! لیکن پھر کیا ہوا!!؟؟

رانا محمد سعید شیعہ: میں پیش کروں گا قسم با خدا پیش کروں گا، ٹرن سسٹم نہیں ون ٹون بات کریں۔

جعفر صادق: ٹھیک ہو گیا۔ - مان لیا۔ کل اتوار چھٹی ہے۔ دس بجے سے گفتگو ون ٹون کریں گے۔ ان شاء اللہ

رات کا ایک بج چکا تھا، گفتگو کل تک مؤخر کرنے کے بجائے رانا سعید شیعہ کا پھر یو ٹرن!!!

شیعہ کو شکست کا غم، نیند کو سوں دور!!



ابن سبا کی زبان سے عقائد ثابت کرو!

شیعہ مناظر کی طرف سے مدعی کے دعویٰ سے باہر نکل کر فرمائشی دلیل کا مطالبہ

رانا محمد سعید شیعہ: آپ اقرار کر لیں کہ آپ کے پاس کوئی ایک صحیح روایت نہیں جس سے آپ ابن سبا کی زبان سے وہ پانچ یا ان میں سے کوئی ایک عقیدہ بھی ثابت ہو۔ آپ کے دعوے کی دلیل میں طے شدہ شرائط کے مطابق کوئی روایت ہی ناہو تو دعویٰ تو خود بخود ہی رد ہو گیا محترم۔

جعفر صادق: میں نے حقائق دکھائے ہیں۔ فیصلہ ممبر زپر چھوڑ دیں۔ اگر روایات جھوٹی پیش کی ہیں تو رد کر سکتے ہیں اور آپ اپنے عقائد اپنی کتب سے ثابت کیجئے گا۔ پھر سب دیکھ لیں گے کہ ابن سبا موجود ہے یا نہیں۔ علمی بحث ہے۔ انا کا کوئی مسئلہ نہیں ہے

رانا محمد سعید شیعہ: آپ نے روایات پیش کون سی کی ہیں انہیں کی تو نشاندہی کروانا چاہ رہا ہوں۔ کوئی ایک صحیح روایت جو پیش کی ہے، دعوے میں موجود پانچ عقائد کی دلیل میں وہ پیش کریں، نشاندہی کریں، صرف ایک، زیادہ نہیں

* صرف ایک *۔

جعفر صادق: دعویٰ کے مطابق اور طے شدہ شرائط میں صحیح روایات اور تائید جید علماء لکھا گیا تھا۔ عقلی دلائل کا آپ کھل کر انکار نہیں کر رہے، ماننے سے بھی انکاری ہیں۔ سب دیکھ رہے ہیں کہ آپ کی سوئی کہاں اٹک گئی ہے۔

میں ایک عزت والا راستہ دے رہا ہوں۔ شیعہ کتب سے روایات کا ڈھیر لگانے سے پرہیز کیجئے گا۔ پانچ عقائد کے لئے صرف پانچ صحیح روایات پیش کیجئے تاکہ ان پانچوں پر گفتگو کرنا ممکن بھی ہو۔ مناظروں میں ایک روایت پر باری باری گفتگو ہوتی ہے۔ تین دن مسلسل جوابات دینے اور بیس سے اوپر دلائل رکھ دینے سے آپ کا موقف کمزور ہو چکا ہے۔

باقی گفتگو کل دس بجے، ون ٹو ون۔ اللہ حافظ

شیعہ مناظر رانا سعید کی آخری ہچکیاں!! کرہیں اور ماتم!!

رانا محمد سعید شیعہ: محترم پہلے صحیح روایت ہوگی دعوے کی کے مطابق تو اسکی تائید ہوگی ناجید علماء سے۔ دعویٰ ہے وصایت، خلافت، امامت، تبرآ اور رجعت کے متعلق اور دلیل ہے الوہیت کی روایت۔ سبحان اللہ

جعفر صادق: بس اب سو جائیں۔۔۔ کل میرے دعویٰ اور دلائل کا رد اس طرح کیجئے گا۔

شیعیت کے عقائد کا بانی کون؟

شیعہ مناظر رانا محمد سعید

میں آپکے دعوے کو رد کرنے کیلئے اب تک کچھ روایات پیش کر چکا ہوں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وصی رسول ص کا عقیدہ اس وقت سے مولا علی ع کیلئے ثابت شدہ ہے جب شاید ابھی ابن سبا پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ اور وہ آپ کی کتب سے روایات پیش کی ہیں جو کہ صرف عوام کو دکھانے کی خاطر ہیں، اصول کے مطابق تو میں یہ عقائد شیعہ اسناد سے دکھانے کا حق رکھتا ہوں اور ان شاء اللہ اگے کے دلائل میں یہی ہوگا جس سے واضح ہو جائے گا کہ ہم نے اپنے عقائد اپنے ائمہ ع اور رسول اللہ ص اپنے ہیں نا کہ ابن سبا سے۔ حالانکہ آپکی دلیل فی نفسہ کسی قسم کی اہمیت تو کجا قابل التفات ہی نہیں ہے

پھر بھی ہم اپنی عوام کے سامنے واضح کریں گے کہ ہم اپنے عقائد اپنے اقا و مولا حضرت خاتم الانبیاء اور انکی اہلبیت کے ائمہ ع سے اخذ کرتے ہیں نا کہ کسی ابن سبا سے

میں پیش کروں گا قسم با خدا پیش کروں گا

12:49 AM



کیا اہل تشیع اپنے عقائد اپنی ہی کتب سے
دور نبوی ﷺ
اور دور صحابہ میں ثابت کر سکتے ہیں؟

کیا شرائط میں یہ طے کیا گیا تھا کہ ابن سبا کی زبانی اہل سنت دعویٰ ثابت کیا جائے گا؟ شیعہ مناظر کا دجل!

رانا محمد سعید شیعہ: کمال ہے۔ آپ طے شدہ شرائط کے مطابق دعوے کے متعلق کوئی ایک صحیح روایت پیش ہی نہیں کر سکے لیکن رد چاہتے ہیں۔ پہلے کوئی ایک صحیح روایت جو دعوے میں مذکور عقائد کو ابن سبا کی زبان سے ثابت کرے۔ وہ پیش کیجئے ورنہ آپ کا دعویٰ تب تک فی نفسہ باطل ہے۔

جی جی یہ میں کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے آپ یا تو دعویٰ کی دلیل میں دعویٰ میں مذکور پانچ عقائد کو ابن سبا کی زبانی ثابت کریں گے، یا یہ اقرار کریں گے کہ آپ کے پاس ایسی کوئی ایک صحیح روایت موجود نہیں۔

جعفر صادق: بس چھوڑ دیں۔۔۔ آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔ کل اپنی بات پر قائم رہ کر پانچ شیعہ عقائد کو پانچ صحیح روایات سے ثابت کیجئے گا۔ اللہ حافظ

آخری فیصلہ قارئین پر چھوڑنے سے گھبرائیوں رہے ہیں۔ بس کہہ دیں کہ گفتگو کا یہ مرحلہ مکمل ہو گیا۔ فیصلہ قارئین پر چھوڑا جاتا ہے۔

نتیجہ ہم دونوں نکالنے کے مجاز نہیں ہیں۔ کل دس بجے باقی گفتگو کریں گے۔

رانا محمد سعید شیعہ: سبحان اللہ، عقلی دلیل کی فریب کاری سے مشرق کے قلابے مغرب سے ملا دیے، لیکن ابن سبا سے کسی ایک صحیح روایت میں دعویٰ میں مذکور پانچ عقائد پیش کرنے میں ناکام ہیں اب تک۔ جب دعویٰ کی دلیل ہی پیش نہیں کر پارہے دلائل کے مطابق تو دعویٰ فی نفسہ باطل و مردود ہے۔

جعفر صادق: فیصلہ قارئین پر، فیصلہ قارئین پر، فیصلہ قارئین پر۔

بس خوش۔ آرام کریں۔

شیعہ مناظر رانا سعید کی دماغی حالت تشویش ناک!

آخری ٹرن کا جواب بھی نہیں دینا! گفتگو بھی دن ٹو دن کرنی ہے

لیکن ٹرن کا مرحلہ ختم بھی نہیں ہوا!!

رانا محمد سعید شیعہ: کیسے مکمل ہو گیا۔ کوئی ایک صحیح روایت پیش کی کہ دعویٰ میں جن عقائد کا بانی ابن سبا کو قرار دیا۔ ان کو ابن سبا کی زبان سے صرف ایک صحیح روایت سے پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں، کجا ان عقائد کا بانی ثابت کر سکیں۔ شرائط تو خود آپ نے رکھی تھیں۔

(قارئین! رانا سعید شیعہ کی یہ فطرت ہے کہ اپنے مطالبے کو فریق مخالف کا دعویٰ بنا دیتا ہے پھر اسی پر اچھلتا کودتا ہے! جلد اول میں قاتین عثمان مکالمے پر بھی اس کی یہی روش ثابت کی گئی اور یہاں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ دعویٰ اور شرائط میں ابن سبا کی زبانی عقائد ثابت کرنے کا کوئی ذکر نہیں ہے لیکن یہ فرمائشی دلیل مانگ کر اپنے مطالبے کو اہل سنت دعویٰ ظاہر کر کے فریب دے رہا ہے!)

جعفر صادق: چلیں۔۔ آپ کو یہ رعایت بھی دیتا ہوں۔ * آپ عقلی دلائل بھی سائیڈ پر رکھ کر میرے باقی دلائل کا رد کریں *

👉 شرائط کے مطابق مجھے اپنا دعویٰ ثابت کرنا تھا۔ شرائط میں صاف لکھا ہے کہ * صحیح روایات اور تائید علماء کرام۔ *

♦ صحیح روایت سے ابن سبا کی اگلی پچھلی زندگی عیاں ہیں۔

* اب بیچ کی زندگی کو معلوم کرنا ہے۔ *

👉 ابن سبا کی بیچ کی زندگی کو آپ کے اپنے متقدمین ثقہ شیعہ علماء نے * اہل علم ذرائع * سے بیان کر دیا ہے۔
👉 میرے عقلی دلائل بالفرض عقل کے خلاف ہیں تو وہی نتیجہ آپ کے جید شیعہ علماء نے خود بیان کر دیا ہے۔

✋ آپ میرے عقلی دلائل اگر رد نہیں کر پارہے تو کم از کم میرے *نقلی دلائل* کا رد کرنے کی کوشش کریں۔

اس طرح بھی شیعیت کا دفاع کر سکتے ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: محترم آپ کی دلیل ہے کہاں۔ کب تک بھاگیں گے طے شدہ شرائط سے۔ جو جہاں کا رطب و یابس لمبی تحریریں دے کر کیا سمجھ رہے تھے کہ اصل چیز سے جان چھڑوا لیں گے؟؟؟

✋ کیا اب تک کوئی ایسی صحیح

روایت پیش کی آپ نے جس میں ابن

سباء کی زبان سے *امامت، وصایت،

خلافت، تبرأ اور رجعت* ثابت ہو

؟؟؟؟

آپ کی مقرر کردہ شرائط -

(قارئین! شیعہ مناظر اپنی سمجھ

بوجھ کھوچکا تھا، خود ہی فائنل شرائط

دکھاتا رہا لیکن اپنا وہ مطالبہ یعنی

ابن سبا کی زبانی دعویٰ ثابت

کرنا، کسی ایک شرط سے دکھانے

سے قاصر تھا بلکہ واضح ان شرائط

کی خلاف ورزیاں کرتا رہا!)

شرائط برائے مکالمہ ابن سبا ملعون موجد عقائد شیعیت یا افسانہ

1 مقدمات کی توہین اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی شکست تصور کی جائے گی۔

2 گفتگو دو ٹوک اور ٹودی پوائنٹ کی جائے گی۔ جب تک ایک نکتہ کلیئر نہ ہو جائے دوسرے نکتے کو زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

3 گفتگو سے پہلے دونوں مناظرین عبداللہ ابن سبا کے متعلق اپنے اپنے مسلک کا نظریہ واضح الفاظ میں بیان کریں گے۔

4 فریقین صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت قائم کریں گے۔ دلائل کا رد بھی صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے کیا جائے گا۔

5 دلائل کا رد اسی درجہ کی روایات سے کرنے کی اجازت ہوگی۔ ذاتی رائے سے دلائل کا رد ممنوع ہوگا۔

6 دوران گفتگو کسی نکتہ پر کسی فریق کو مزید تحقیق درکار ہوئی تو وقت طلب کر سکتا ہے۔ ایک دن یا زیادہ سے زیادہ دو دن وقفے کے بعد دوبارہ اسی نکتے سے گفتگو کا آغاز کیا جائے گا۔

7 دوران گفتگو فریقین کو پہلے تحقیقی رد اس کے بعد الزامی رد کرنے کی اجازت ہوگی۔

8 گفتگو تحریری اور ون ٹو ون کی جائے گی اور ایک ٹرن میں تین جواب اور تین سب کے حوالے بمعہ ٹائٹل اور اصل عبارات کے اسکیٹز بھیجنے کی اجازت ہوگی۔

9 کاپی پیسٹ ممنوع ہوگا، غیر ضروری جوابات اور موضوع سے باہر گفتگو کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

10 ٹرن ختم ہونے پر فریق ختم یا انتہی لکھے گا تاکہ دوسرا فریق جوابات شروع کرے۔

جعفر صادق: اگر میری طرف سے دلیل نہیں دی گئی تو آپ کو اپنے رد میں یہی تو ثابت کرنا ہے کہ دعویٰ کے مطابق دلیل نہیں دی گئی اور اس کے یہ یہ نقلی و عقلی دلائل ہیں۔ چلیں عقلی دلائل سے رد نہ کریں۔ نقلی دلائل سے اپنے موقف کو عوام تک پہنچائیں۔

ان شرائط میں چار نمبر دلیل پڑھیں۔ میں نے اسی کے مطابق نقلی دلائل دے کر دعویٰ ثابت کیا ہے۔ اسی میں لکھا ہے مخالف بھی اسی قسم کے دلائل سے رد کرے گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: محترم دلیل ہے کہاں؟ اپنی پیش کردہ اس صحیح روایت کی نشاندہی کر دیں جس میں **ابن سبا کی زبانی** دعویٰ میں مذکور 5 عقائد * امامت، خلافت، وصایت، برأت اور رجعت * ثابت ہو۔ اگر نہیں کر سکتے تو اقرار کریں کہ آپ کے پاس ایسی کوئی صحیح روایت نہیں ہے۔ اس سے آپ کا دعویٰ خود بخود مردود ٹھہرے گا اور پھر میں اپنے جواب دعویٰ کے اثبات میں شیعہ صحیح روایات پیش کروں گا۔ شرط نمبر 4 بالکل واضح لکھا ہے کہ صحیح روایت نقل کرنی ہے اور اس پر علماء کی تائید ہو۔ وہی تو میرا مطالبہ ہے کہ وہ صحیح روایت پیش کر دیں جو دعویٰ میں مذکور ان پانچ عقائد کو ابن سبا سے ثابت کر رہی ہو۔ بسم اللہ

جعفر صادق: آپ کو نہ عقلی دلائل نظر آرہے اور نہ نقلی دلائل نظر آرہے ہیں۔ اب آپ قرآن کے مطابق اندھے گونگے اور بہرے ہو چکے ہیں کیونکہ حق ماننے سے انکاری ہیں۔



عوام کو گمراہ کرتے وقت عقل کی اہمیت پر شیعہ حضرات بڑا زور دیتے ہیں۔ جب مناظرے اور علمی مباحث ہوں تو وہی عقل گھاس چرنے چلی جاتی ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: محترم شرائط میں طے ہے کہ آپ نے صحیح روایت دینی ہے۔

جعفر صادق: شرط 4 کے مطابق صحیح روایات اور تائید علماء پیش نہیں کیں تو شرط 5 کے مطابق ممنوع شدہ ذاتی تاویل سے کیوں رد کر رہے ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: یہ شرائط خود آپ نے طے کی تھیں۔

جعفر صادق: آگے بڑھیں۔ آپ کا پوائنٹ قارئین تک پہنچ چکا ہے۔ بار بار ایک ہی بات لکھ کر وقت ضائع نہ کریں۔ شیعیت کے پانچ عقائد صحیح روایات سے ثابت کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: میں نے تو اب تک ذاتی کچھ پیش نہیں کیا۔ البتہ آپ کا اب تک کا مکمل جواب ذاتی سوچ کے مطابق ہے جسے آپ بار بار عقلی دلائل کا جامہ پہنانے کی کوشش میں ہیں۔

جعفر صادق: فیصلہ قارئین کریں گے۔ گفتگو آگے بڑھائیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: رک جائیے نا۔

جعفر صادق: بس پوائنٹ آپکا۔ آگے بڑھیں۔ وہی اعتراض، وہی جواب بار بار مناسب نہیں ہوتا۔

(رانا سعید شیعہ نے پہلے اسے سبکی زبانی عقائد ثابت کرنے کا مطالبہ کر کے ماحول بنایا کہ اہل سنت دعویٰ ثابت نہیں کیا گیا، اب عوام کے سامنے معصوم بن کر کہہ رہا ہے کہ آپ نے کوئی صحیح روایت پیش ہی نہیں کی! اگر واقعی یہ سچ ہے تو دلائل کا رد کیوں نہیں کیا گیا؟)

رانا محمد سعید شیعہ: ایسے کیسے آگے بڑھائیں گے؟؟؟ نا آپ کوئی صحیح روایت پیش کر رہے ہیں اور نا آپ اقرار کر رہے ہیں کہ آپ کے پاس صحیح روایت نہیں ہے۔

جعفر صادق: پھر کوئی نئی بات کریں۔ پوائنٹ آگیا۔ عقائد ثابت کریں گے یا بس اہل سنت روایات ہی آپ کے پاس تھیں؟

رانا محمد سعید شیعہ: دیکھیے محترم میری بات سنیں۔ شرائط کے مطابق طے ہوا تھا کہ آپ نے دعویٰ کی دلیل میں * صحیح روایت سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ابن سبا شیعہ کے عقیدہ امامت وصایت خلافت برأت اور رجعت کا بانی ہے *

کیا آپ نے ابھی تک کوئی صحیح روایت پیش کی جس میں ابن سبا کی زبان سے مذکورہ پانچ عقائد ثابت ہوں۔ پیش کیا یا نہیں۔ * نفی یا اثبات میں جواب دیں *

جعفر صادق: اگر بقول آپ کے میں نے بہت کمزور دلائل دئے تو آپ خوش ہو کر قارئین پر فیصلہ چھوڑ دیں۔ آگے بڑھیں۔ عقائد ثابت کریں۔ اگر عقائد کے معاملے میں رعایت چاہئے تو وہ بھی دے سکتا ہوں۔

رانا محمد سعید شیعہ: مجھے آپ سے صرف وہ * صحیح روایت چاہیے جس میں ابن سبا کی زبان سے عقیدہ امامت، وصایت

، خلافت، برأت اور رجعت ثابت ہو * رعایت کو چھوڑیں، صحیح روایت پیش کریں۔

جعفر صادق: اگر میرا دعویٰ صحیح روایات (نقلی) سے ثابت نہیں ہوتا تو آپ اس کا بھرپور علمی رد کر سکتے تھے۔ دلیل دعویٰ کے مطابق نہ ہو تو فریق مخالف فوراً اسے توڑ دیتا ہے۔ اصول مناظرہ میں آپشنز دئے گئے ہیں۔ کل میں نے چارٹ بھی پیش کیا تھا۔

فریق مخالف کے پاس دعویٰ رد کرنے کے تین آپشنز ہیں۔

آپ سے بھی کئی بار پوچھا کہ میرے دلائل کو کس آپشن سے رد کر رہے ہیں۔ جواب ندارد۔

اب آپ کی ذاتی بات تو حجت نہیں ہوگی نہ۔

اعظمیہ شرح رشیدیہ

کے لئے دلیل ملی کو عکس کر کے سمجھیں دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ استاد شاگرد سے کہتا ہے کہ مدرسہ کیوں نہیں آتے شاگرد کہتا ہے کہ مدرسہ میں پڑھائی نہیں ہوتی اس لیے نہیں آتا اب استاد عکس کر کے یوں کہے کہ جب تم نہیں آؤ گے تو پڑھائی کیا ہوگی۔
انتباہ: مدعی اگر دلیل ملی قائم کرے تو اسے معلل کہا جاتا ہے اور اگر دلیل اتنی قائم کرے تو مستدل کہا جاتا ہے۔

والسائل من نصب نفسه لنفسه ای لنفی الحكم الذی ادعاه المدعی
بلا نصب دلیل علیہ فعلی هذا یصدق علی المناقض فقط وقد یطلق
ما هو اعم وهو کل من تکلم علی ماتکلم به المدعی اعم من ان یکون
مانعا او ناقضا او معارضا

ترجمہ..... اور سائل وہ ہے جس نے اپنے آپ کو پابند بنایا ہو اس کی نفی کے لئے یعنی ایسے حکم کی نفی کے لیے جس کا دعویٰ مدعی نے کیا ہو اس پر بغیر دلیل قائم کئے۔ پس اس تعریف پر صرف مناقض صادق آتا ہے اور کبھی عمومی طور پر اس کا اطلاق ہر اس شخص پر ہوتا ہے جس نے مدعی کے خلاف کلام کیا ہو یا خواہ وہ مانع ہو یا ناقض ہو یا معارض ہو۔

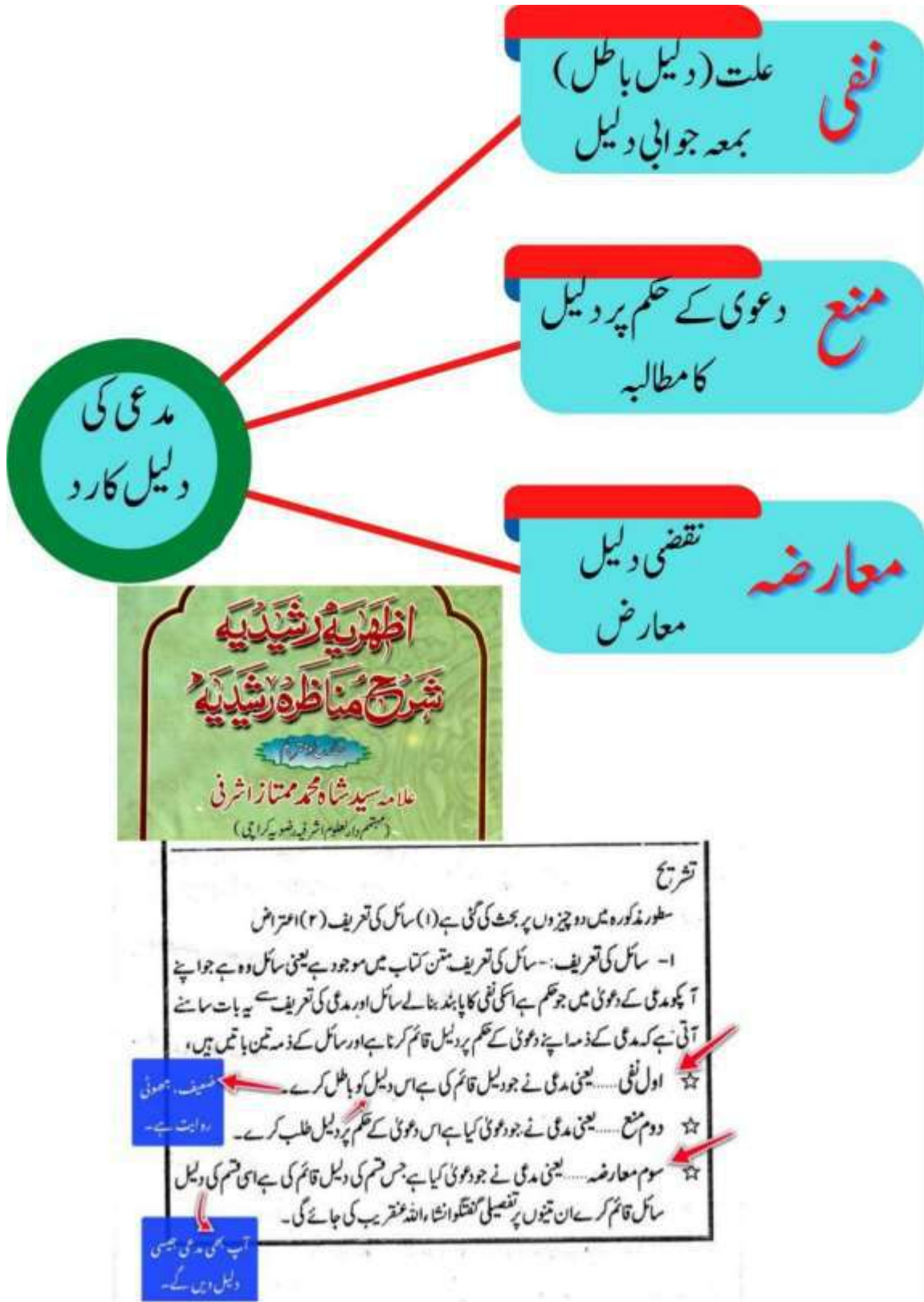
تشریح

طور مذکورہ میں دو چیزوں پر بحث کی گئی ہے (۱) سائل کی تعریف (۲) اعتراض
۱۔ سائل کی تعریف:- سائل کی تعریف متن کتاب میں موجود ہے یعنی سائل وہ ہے جو اپنے آپ کو مدعی کے دعویٰ میں جو حکم ہے اس کی نفی کا پابند بنالے سائل اور مدعی کی تعریف سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مدعی کے ذمہ اپنے دعویٰ کے حکم پر دلیل قائم کرنا ہے اور سائل کے ذمہ تین باتیں ہیں،

- ☆ اول نفی..... یعنی مدعی نے جو دلیل قائم کی ہے اس دلیل کو باطل کرے۔
- ☆ دوم منع..... یعنی مدعی نے جو دعویٰ کیا ہے اس دعویٰ کے حکم پر دلیل طلب کرے۔
- ☆ سوم معارضہ..... یعنی مدعی نے جو دعویٰ کیا ہے جس قسم کی دلیل قائم کی ہے اسی قسم کی دلیل سائل قائم کرے ان تینوں پر تفصیلی گفتگو انشا ء اللہ عنقریب کی جائے گی۔

ضعیف، جھوٹی روایت ہے۔

آپ بھی مدعی جیسی دلیل دیں گے۔



جعفر صادق: کیوں مزید اپنا نقصان کر رہے ہیں۔ عقائد کی طرف آجائیں۔ شیعہ عقائد پر پانچ صحیح روایات رکھیں۔ یہ مسئلہ جڑ سے ہی ختم ہو جائے گا۔ آپ خود کل کہہ بھی چکے ہو اور بالکل درست کہا تھا۔ میں نے لائیک بھی کیا تھا۔ آجائیں شیعہ کتب سے شیعہ عقائد کی طرف۔ بسم اللہ کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: کیا ہم ہر چیز آپ کی خواہش کے مطابق کرنے کے پابند ہیں؟؟؟؟ محترم۔ میں عرض گزار ہوں کہ کسی ایک صحیح روایت کی نشاندہی تو کریں جو آپ نے اپنے دعوے کی دلیل میں پیش کی ہے اب تک۔ کوئی ایک۔ اگر پیش نہیں کر سکے تو دعویٰ ہی باطل و مردود ہو گیا۔

دیکھیے محترم میری بات سنیں۔ شرائط کے مطابق طے ہوا تھا کہ آپ نے دعویٰ کی دلیل میں * صحیح روایت سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ابن سبا شیعہ کے عقیدہ امامت وصایت خلافت برأت اور رجعت کا بانی ہے * کیا آپ نے ابھی تک کوئی صحیح روایت پیش کی جس میں **ابن سبا کی زبان** سے مذکورہ پانچ عقائد ثابت ہوں۔ پیش کی یا نہیں۔ * نفی یا اثبات میں جواب دیں *۔

جعفر صادق: اس میں میری خواہش کہاں سے آگئی؟ اصول مناظرہ پر لکھی گئیں کتب میری ہیں؟ عقائد ثابت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ ابھی بتادیں۔ گفتگو جاری رکھیں یا مکمل کر دیں؟ کس نے شرائط کے مطابق گفتگو کی، یہ فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیں سرکار۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ جواب نہیں دیں گے؟؟ شرائط کے مطابق طے ہوا تھا کہ آپ نے دعوے کی دلیل میں * صحیح روایت سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ابن سبا شیعہ کے عقیدہ امامت وصایت خلافت برأت اور رجعت کا بانی ہے * کیا آپ نے ابھی تک کوئی صحیح روایت پیش کی جس میں **ابن سبا کی زبان** سے مذکورہ پانچ عقائد ثابت ہوں؟ پیش کی یا نہیں۔ * نفی یا اثبات میں جواب دیں *۔

جعفر صادق: اس اشکال پر ہم دونوں کے موقف آچکے ہیں۔ فیصلہ قارئین کریں گے۔ شیعہ عقائد شیعہ کتب سے ثابت کر سکتے ہیں یا مزید رعایت دوں۔ یقین کریں میرا مقصد آپ کو شکست دینا نہیں ہے۔ آپ آج بھی میرے لئے قابل عزت ہیں۔

* اس کا جواب اثبات میں ہے۔ *

رانا محمد سعید شیعہ: آپ مجھے رعایت نادیں، نا آپ سے مانگی گئی ہے۔ آپ سے جو مانگا جا رہا ہے وہ دیں۔

* صحیح روایت دیں جس میں **ابن سبا کی زبان سے** عقیدہ امامت، وصایت، خلافت، برأت اور رجعت ثابت ہو *

اگر پیش کی جا چکی ہے تو نشاندہی کر دیں۔ * یا یہ اقرار دیں کہ آپ پیش نہیں کر سکتے *

اس صحیح روایت کی نشاندہی کریں، صرف ایک روایت۔

جعفر صادق: ہاں میں اپنا دعویٰ ثابت کر چکا ہوں۔ جواب اثبات میں ہے۔

دلیل  نقلی۔ صحیح روایات اور ثقہ متقدمین کے اعترافات۔

شیعہ رد  ??? ذاتی تاویلات

رانا محمد سعید شیعہ: کیا آپ رجال کشی کی تین روایات کی بات کر رہے ہیں؟؟؟

جعفر صادق: * ایک روایت کا مطالبہ فضول ہے، میں ایک نہیں **تین صحیح روایات** پیش کر چکا ہوں۔ انہی روایات کے

نیچے ثقہ جید شیعہ علماء کا اعتراف۔

رد  ذاتی تاویلات

رانا محمد سعید شیعہ: نشاندہی کریں ان تین میں سے کس روایت کے متن میں امامت، وصایت، خلافت، برأت اور رجعت کا ذکر ہے۔

جعفر صادق: جی بالکل، رجال کشی کی تین صحیح روایات اور انہی روایات کے بعد *شیعہ مقتدیین علماء کا اعتراف اور ابن سبا کی بیچ کی زندگی سے پردہ اٹھ جانا۔ *میں کیا نشاندہی کروں!! یہ *نشاندہی آپ کے اپنے گھر کے افراد نے کر دی ہے۔ *

رانا محمد سعید شیعہ: نشاندہی کریں ان تین میں سے کس روایت کے متن میں امامت، وصایت، خلافت، برأت اور رجعت کا ذکر ہے۔

جعفر صادق: *سعد بن عبداللہ علامہ کشی اور نو بختی نے نشاندہی کر دی ہے۔ *اپنے علماء کی بھی نہیں مانتے۔۔ ظالم ہو۔ ذاتی تاویلات کر کے جید مقتدیین ثقہ ترین علماء کا انکار کر دینا درست نہیں ہے سرکار!

عقلی دلائل  شیعہ کا انکار

نقلی دلائل  شیعہ کا انکار

عقائد ثابت کر دیں  شیعہ کی دوڑیں!

بس رہے نام اللہ کا۔

ابن سبا کی زبانی شیعہ عقائد ثابت کرو! (شیعہ مناظر)
فرمانشی دلیل مانگنا ہٹ دھرمی اور انکار کا بہانہ ہے!! (القرآن)

جعفر صادق: فرمانشی دلیل مانگنا، ہٹ دھرمی اور انکار کیلئے بہانہ ہے۔

انہوں نے کہا: اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی روشن دلیل لے کر نہیں آئے۔ اور ہم اپنے خداؤں کو صرف تمہارے کہنے سے چھوڑنے والے نہیں ہیں، اور نہ ہم تمہاری بات پر ایمان لاسکتے ہیں۔

(سورۃ ہود: 53)

تفسیر:

روشن دلیل سے ان کی مراد ان کے فرمانشی معجزات تھے۔ عقلی اور نقلی دلائل تو حضرت ہود (علیہ السلام) نے ہر قسم کے پیش کر دیئے تھے، لیکن ان کا کہنا تھا کہ ہم جس معجزے کی فرمانش کرتے جائیں وہ ہمیں دکھاتے جاؤ۔ ظاہر ہے کہ پیغمبر کرشمے دکھانے کے لیے وقف نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ان کی یہ فرمانشیں پوری نہ ہوئیں تو انہوں نے کہہ دیا کہ تم کوئی روشن دلیل ہی ہمارے پاس نہیں لائے۔

رانا محمد سعید شیعہ: جن روایات میں امامت، وصایت، خلافت، برأت اور رجعت کا ذکر ہی نہیں ہے۔ وہ روایات پیش کی آپ نے۔ اور جو میرے عالم کی بات ہے وہ الگ حیثیت میں ہے ناکہ ان روایات کی نشاندہی میں یا ان روایات کے متن میں ان پانچ عقائد کا ذکر دکھادیں یا علامہ کشی کی یہ تصریح دکھادیں کہ لکھا کہ

*أقول ان هذه الروايه قد اثبت ان ابن سباء كان يهوديا - - - - الخ

یا تیسرا آپشن ہے۔ **اصحاب علی سے علامہ کشی تک کی سند** پیش کر دیں۔ *ذاتی اصول گھڑنے کے علاوہ متعلقہ کچھ کام تو کریں۔

جعفر صادق: فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ عقائد ثابت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

رانا محمد سعید شیعہ:

عقلی دلائل منگھڑت کہانی

نقلی دلائل دعویٰ سے بے ربط

صحیح روایت کا مطالبہ سنی کی آئیں بائیں شائیں

جعفر صادق: ہدایت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جب نبی بھی فرمائشیں پوری کرنے سے قاصر رہے تو میں کم علم گنہگار عاجز بندہ کیا کر سکتا ہوں۔

مناظرے میں جواب دینا صرف مدعی پر لازم ہے! (شیعہ مناظر)



رانا محمد سعید شیعہ: ایسے نہیں ہوتا مناظرے میں جواب دینا

تو لازم ہے نا آپ پر محترم، جن روایات میں امامت، وصایت، خلافت، برأت اور رجعت کا ذکر ہی نہیں ہے۔ وہ روایات پیش کی آپ نے اور جو میرے عالم کی بات ہے وہ الگ حیثیت میں ہے، ناکہ ان روایات کی نشاندہی میں۔ یا ان روایات کے متن میں ان پانچ عقائد کا ذکر دکھادیں یا علامہ کشی کی یہ تصریح دکھادیں کہ لکھا کہ

*أقول ان هذه الرواية قد اثبت ان ابن سباء كان يهوديا - - - - - الخ

یا تیسرا آپشن ہے۔ اصحاب علی سے علامہ کشی تک کی سند پیش کر دیں۔ ذاتی اصول گھڑنے کے علاوہ متعلقہ کچھ کام تو کریں۔



رانا سعید شیعہ نے اہل سنت دعویٰ
اور شرائط پر گفتگو کرنے سے ہار
مان لی!



شیعہ کافر ار!
ابن سبا کی زبانی
شیعہ عقائد ثابت
کرو!

FINISH



جعفر صادق: ذاتی تاویلات کیوں؟ دلائل دیکر ثابت کرنا ہوتا ہے میری جان میں صدقے جاواں

رانا محمد سعید شیعہ: کمال ہے کہ جس بندے نے اب تک کوئی ایک صحیح روایت دعوے کی دلیل میں پیش نہیں کی وہ مجھے طعنہ دے رہا ہے کہ میں ذاتی تاویل کر رہا ہوں۔ جبکہ میں صحیح روایت کا مطالبہ کر رہا ہوں۔

جعفر صادق: علماء کے اقوال الگ حیثیت

سے کیسے ہو گئے؟ اوپر روایات میں سورج کا ذکر ہے اور نیچے ثقہ علماء نے رات کے اندھیروں کا ذکر کیا ہے۔ بڑے ظالم ہو! دلیل دے کر رد کریں۔ عقلی دلیل؟ نقلی دلیل؟

رانا محمد سعید شیعہ: کیونکہ اس قول میں مذکور بات کا اور روایات میں مذکور بات جدا جدا ہیں۔

جعفر صادق: آپ ختم ہو چکے ہو۔ ایک راستہ ہے۔ اپنے پانچ عقائد اپنی ہی کتب سے ثابت کر دو۔

رانا محمد سعید شیعہ: اوپر روایات میں خدائی کے عقیدے کا ذکر ہے۔ کمال فریب دیتے ہو یا، صحیح روایت اب تک ابن سبا کے لئے دعویٰ میں مذکور عقائد ثابت کرنے کیلئے آپ نہیں پیش کر سکے اور ختم میں ہو گیا ہوں۔

جعفر صادق: (اس قول میں مذکور بات اور روایات میں مذکور بات جدا جدا ہیں۔) جدا ہے تبھی تو صراحت سے بیان کیا گیا ہے تاکہ اس ملعون کی اگلی پچھلی کے ساتھ ساتھ بیچ والی زندگی بھی عیاں ہو جائے وہ اس معاملے میں سچے تھے۔۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔

(اوپر روایات میں خدائی کے عقیدے کا ذکر ہے۔) بالکل۔۔۔

(صحیح روایت اب تک ابن سبا کے لئے دعویٰ میں مذکور عقائد ثابت کرنے کیلئے آپ نہیں پیش کر سکے) آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔ عقائد پر آئیں۔ تین جید شیعہ علماء کا انکار کر کے آپ نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ معذرت کے ساتھ۔

رانا محمد سعید شیعہ: دعویٰ میں کہیں خدائی کا ذکر ہے کہ شیعہ کے عقیدہ خدائی پر بات ہوگی؟

عقائد پر تو آؤں گا۔ لیکن آپ وہ صحیح روایت پیش نہیں کر سکیں گے جس کا مطالبہ 12 اکتوبر سے کر رہا ہوں۔

جعفر صادق: قارئین کے سامنے دونوں کے موقف پہنچ چکے ہیں۔ عقائد پر آئیں۔

آہی جائیں سرکار، انتہا ہو گئی انتظار کی۔

رانا محمد سعید شیعہ: میں کچھ بولوں گا تو اخلاقیات یاد آئے گی۔ کیونکہ اب تمہارے پاس دلیل تو کوئی ہے نہیں اس لئے تم چاہتے ہو کہ تم اپنی بکواس قسم کی مثالیں اشاروں کنایوں میں مجھ پر کسو اور بھاگو۔

جعفر صادق: میں نے دلیل نہیں پیش کی اور دلیل نہیں ہے تو خوش ہونے کے بجائے پریشانی کیوں ہے۔ فیصلہ کرنے والے بھی عقل رکھتے ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: جی جی فیصلہ کرنے والے عقل رکھتے ہیں لیکن ان کو گمراہ کرنے والے آپ جیسے دجل و فریب کے کاریگر ہوں تو ان کی عقل پر پردہ پڑنا عام سی بات ہے۔

جعفر صادق: بس پھر فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ آگے شیعہ عقائد ثابت کریں گے یا گفتگو اختتام پذیر ہو۔؟

اور اگر ان لوگوں کا منہ موڑے رہنا تمہیں بہت بھاری معلوم ہو رہا ہے تو اگر تم زمین کے اندر (جانے کے لیے) کوئی سرنگ یا آسمان میں (چڑھنے کے لیے) کوئی سیڑھی ڈھونڈ سکتے ہو تو ان کے پاس (خود ان کا فرمائشی) معجزہ لے آؤ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ لہذا تم نادانوں میں ہرگز شامل نہ ہونا۔ (سورۃ الانعام: 35)

کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تونیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہو! کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں؟ (دلیل سورۃ البقرۃ: 44)

رانا سعید شیعہ کی طرف سے کتے اور بکرے کی مثال اور دندان شکن جواب!!

رانا محمد سعید شیعہ: ہم نے علماء کا انکار نہیں کیا، ہاں آپ کے اس دجل و فریب کا انکار ضرور کیا ہے جو آپ نے کچھ اس طرح دکھایا ہے کہ

تین روایات میں کتے کے کھانے کی ممانعت ہو اور چوتھا قول بکرے کے کھانے کے جواز پر ہو اور آپ بکر کھانے کے جواز کے قول کو کتا کھانے کی ممانعت پر مستدل کریں اور پھر کتا کھا جائیں۔ یہ تو حال ہے آپ کا۔

جعفر صادق: غلط مثال فٹ کی ہے حضور۔

* تین روایات میں جس کتے کی بات ہوئی ہے اسی کتے کے متعلق تین متقدمین ثقہ شیعہ علماء نے نیچے فتویٰ دے دیا ہے یہ وہی کتا ہے اور حرام ہے۔ *

👉 اس کتے اور بکرے کو الگ ثابت کرنا آپ کا ذمہ تھا۔ آپ ناکام رہے۔ * کتا شروع سے آخر تک کتا ہی ثابت

ہوا۔ *

رانا محمد سعید شیعہ: مثال بالکل ٹھیک ہے محترم۔ اوپر کی روایات میں خدائی کے عقیدہ کا ذکر ہے اور وہ صحیح السند روایات ہیں۔ جبکہ بات نیچے ہو رہی ہے، محدث نے ویسے ہی جیسے اس نے اوپر صحیح روایات ذکر کیں بالکل ویسے ہی وہ قول ذکر کیا، جو بلا سند ہے اور مجہول ہے۔ آپ نے اسے عالم کی تائید کا جامہ پہنایا۔

(اس کتے اور بکرے کو الگ ثابت کرنا آپ کا ذمہ تھا۔ آپ ناکام رہے۔ *کتنا شروع سے آخر تک کتا ہی ثابت ہوا۔ *) ہم نے الحمد للہ ثابت کیا اور آپ کو دعوت بھی دی کہ حضور بکر اکھائیں ہمارے نزدیک تو بکر احلال ہے لیکن آپ بضد کہ آپ نے کتا ہی کھانا ہے اور اس بات میں آپ نے یہ بھی دبے لفظوں میں اقرار دے دیا کہ آپ نے کتے اور بکرے کو ملانے کی کوشش کی ہے، اللہ کی شان کہ آپ سے یہ بھی نکلوا دیا۔ حق تو ظاہر ہوتا ہے۔

(قارئین جانتے اور بکرے کی مثال شیعہ مناظر نے دی، اسے الگ ثابت کرنے کا کہا گیا تو موصوف کہہ رہے ہیں کہ سنی مناظر نے دبے لفظوں میں اقرار کر لیا ہے !!)

شیعہ عقائد پر میں روایات دوں گا۔ آپ یکطرفہ من مرضی سے گفتگو ختم کرنے کے مجاز نہیں۔

جعفر صادق:

اوپر لکھا گیا ہے کہ کتا کہاں سے، کیسے آیا اور کہاں جا کر رہنے لگا۔۔۔ پھر لکھا گیا ہے کہ اس کتے نے ایسے کر توت کتے جو مشرکانہ تھے اس وجہ سے لعنتی ہو گیا۔ نیچے تین جید متقدمین علماء نے مزید اضافہ کر دیا کہ یہ وہی کتا ہے جو پوری زندگی بھونکتا رہا۔ (پانچ عقائد)۔

(شیعہ عقائد پر میں روایات دوں گا۔) بسم اللہ کریں۔ پورا گروپ منتظر ہے۔

کتے کو بکرہ سمجھ کر کیسے کھایا جائے۔ پہلے کتے کو بکرہ تو ثابت کریں سرکار۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ نے یہ تین صحیح روایات دیں۔ جس کا پورے مناظرے میں ڈھنڈورا پیٹتے رہے ہیں۔ ان روایات میں کس روایت کے متن میں *خلافت، وصایت، امامت، برأت یا رجعت کا ذکر کیا گیا ہے؟*

رجال کشی کی تین صحیح روایات
 171: شیخ کشی نے اپنی سند سے ہشام بن سالم سے نقل کیا، کہ انہوں نے امام الصادق سے سنا جو اپنے اصحاب سے عبداللہ ابن سبا کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، اور اس کے دعوے پر بات کر رہے تھے جو وہ حضرت علی کی خدائی کے ضمن میں کرتا تھا کہ: جب اس نے یہ دعویٰ کیا تو حضرت علی نے اسے بلا کر توبہ کرنے کا کہا۔ مگر اس نے توبہ نہیں کی، جس کے باعث اسے جلا دیا گیا۔

172: شیخ کشی نے اسی کتاب میں اپنی سند کے ساتھ ابان بن عثمان سے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے امام الصادق سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کی لعنت ہو عبداللہ ابن سبا پر، وہ امیر المومنین کی خدائی کے قائل تھے۔ خدا کی قسم! امیر المومنین اللہ کے مطیع عبد (اطاعت گزار بندے) تھے، ویل ہو اس قوم (السبائیہ) کے لیے جو ہم پر جھوٹ باندھے، وہ ہمارے بارے میں ایسی بات کر رہے ہیں جو کہ ہم خود نہیں کر رہے۔ ہم اللہ کے لیے ان سے علیحدہ ہیں، ہم اللہ کے لیے ان سے علیحدہ ہیں۔

173: اسی طرح انہوں نے اپنی سند سے ابو حمزہ ثمالی سے یہ روایت نقل کی کہ امام علی بن حسین زین العابدین نے کہا: اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے ہم پر جھوٹ باندھا۔ جب میں عبداللہ ابن سبا کو یاد کرتا ہوں، میرے جسم کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس نے ایک عظیم امر کا دعویٰ کیا۔ اللہ کی لعنت ہو اس پر! اسے کیا ہوا تھا؟ خدا کی قسم! علی اللہ کے صالح عبد تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کے بھائی تھے۔ حضرت علی نے یہ کرامت اللہ و رسول کی اطاعت کے سبب حاصل کی، اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے یہ کرامت اللہ کی اطاعت کے سبب حاصل کی۔

رانا محمد سعید شیعہ: 🖐️🖐️🖐️🖐️

جعفر صادق: آپ نے کہا ہے کہ کتا اور بکر الگ ہے۔ میں تو کتے کو کتا ہی کہہ رہا ہوں۔ اب آپ پھر وہیں آگئے۔ کوئی مسئلہ ہے آپ کے ساتھ، یہ سب ڈسکس ہو چکا۔

ہم دونوں اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ عقائد ثابت کرنے ہیں حضور۔

رانا محمد سعید شیعہ: جی ہم بھی کہہ رہے کہ روایات میں خدائی کے عقیدے کا ذکر ہے ان کا ہمارے دعوے کے دلائل میں کوئی کام ہی نہیں نامحترم۔ ہماری بات ہو رہی ہے عقیدہ امامت، خلافت، وصایت، برأت اور رجعت پر۔ اس پر صحیح روایت دی گئی کوئی؟؟

کیونکہ آپ اس چیز کو بنیاد بنا رہے ہیں جس کا دعویٰ سے کوئی ربط نہیں، گفتگو مزید شارٹ کرتے ہیں۔ رکیئے

جعفر صادق: * آپ اقرار کریں کہ متقدمین شیعہ ثقہ علماء بہت کم علم تھے۔۔ آج کے شیعہ ان سے زیادہ حقائق جانتے

ہیں۔ *

رانا محمد سعید شیعہ: رکیئے نامحترم۔

جعفر صادق: ربط نہیں ہے تو قارئین خود فیصلہ کر لیں۔ آپ کو پریشانی کیوں ہو رہی ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: رکیئے حضور صبر کیجیے۔

جعفر صادق: کیوں رکوں؟ میری دلیل نقلی تین روایات اور نیچے تین ثقہ علماء کا اعتراف ہے۔ کمال ہے

کوئی نئی بات کریں، یا عقائد پر آئیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: باؤلے کیوں بن رہے ہیں۔ صبر کیجئے نا۔ پہلے تو بہت صابر بن کر دکھا رہے تھے۔ اب کیوں

باؤلے ہو رہے ہیں۔ کس بات کی گرمی چڑھ گئی ہے۔

جعفر صادق: ایک ہی بات دس بار کرنے سے کیا فائدہ؟ دونوں کا نکتہ نظر آچکا، کوئی نئی بات کریں۔

نماز کے ساتھ مزید دونوی دعائوں کو بھی گڑ گڑا کر مانگتے رہنے کی عادت کو اختیار کریں:

اللَّهُمَّ، أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ، وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَوَقِّفْنَا لِاجْتِنَابِهِ، وَلَا تَجْعَلْهُ مُلْتَبَسًا عَلَيْنَا فَفَضِّلْ، وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا.

میرے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور حق بات کے پیچھے چلنے کو ہمارا رزق (یعنی مرنے سے پہلے کامل عادت) بنادے اور باطل کو باطل دکھا اور باطل سے اجتناب (دوری اور احتیاط) کو بھی ہمارا رزق (یعنی مرنے سے پہلے کامل عادت) بنادے، ایسا نہ ہو کہ حق و باطل ہم پر خلط ملط ہو جائے اور ہم بہک (گمراہ) جائیں۔ اے اللہ! ہمیں متقی (پرہیزگار) لوگوں کا امام بنا۔

(تفسیر ابن کثیر: سورة البقرة: 213)

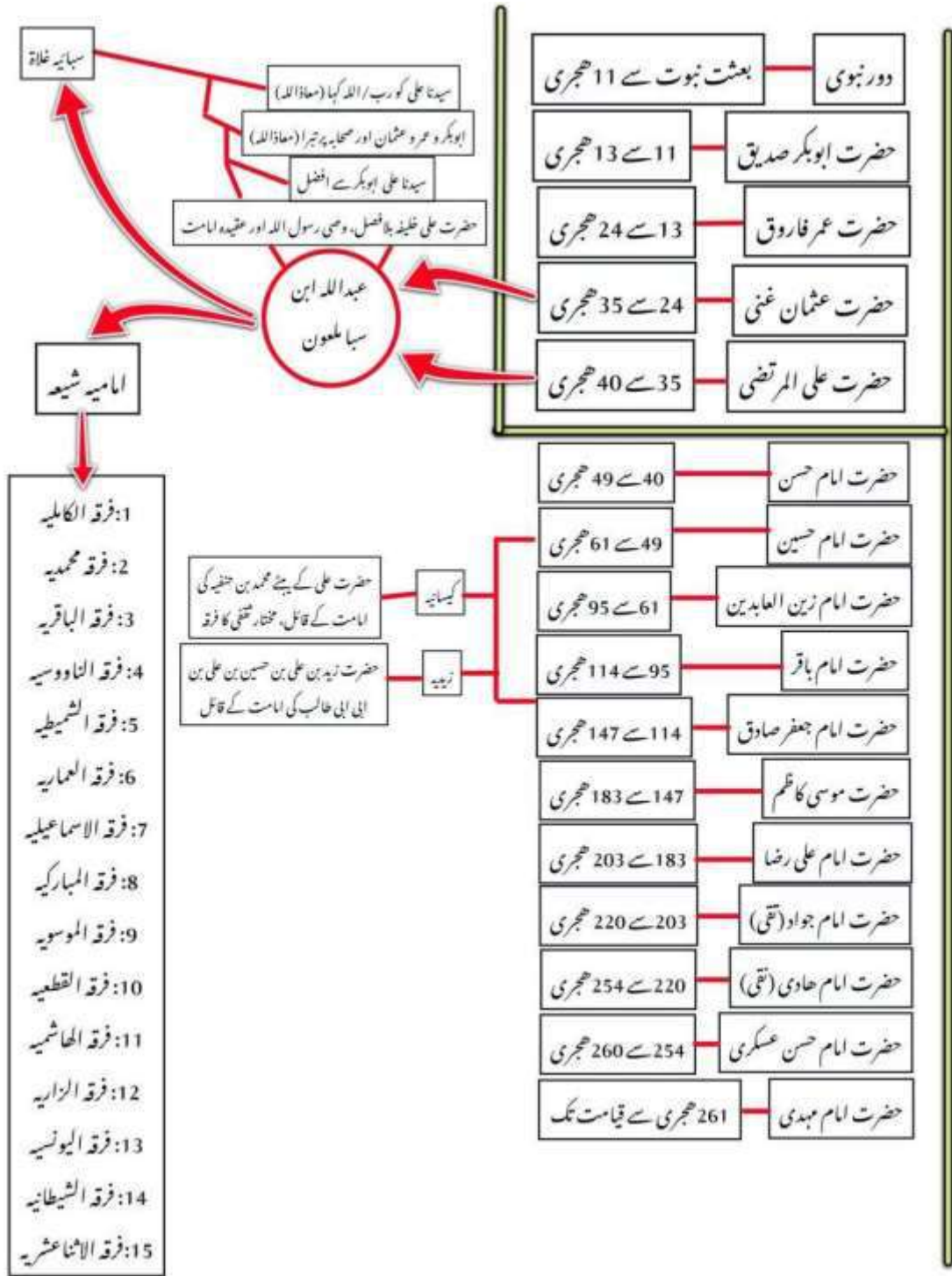
رانا محمد سعید شیعہ: جی جی بالکل۔ صبر کریں اب۔ باؤ لے نا بنیں۔ * ان اللہ مع الصابرین *

جعفر صادق: نئی بات، نیا اشکال، یا عقائد شیعہ پر پانچ صحیح روایات۔ وقت ضائع کرنے سے اجتناب کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: صبر۔ اب صبر تو کر لیں محترم۔ ناشتہ کر کے ایک گھنٹے بعد حاضر ہوتا ہوں۔ ان شاء اللہ

جعفر صادق: ٹھیک ہو گیا۔ تین بجے کے بعد یہیں سے سلسلہ جاری ہو گا۔ * آپ عقائد اہل تشیع کو شیعہ کتب سے ہی ایک ایک روایات سے ثابت کرنے کے پابند ہیں۔ * آج آخری دن ہے۔ الحمد للہ اصل موضوع اختتام پذیر ہو چکا ہے۔

میں چند تحقیقی چارٹ پیش کر دیتا ہوں۔ ان کے تمام اسکینز بھی موجود ہیں۔ لیکن چونکہ گفتگو میں ان کی ضرورت نہیں ہوئی تو یہاں نہیں بھیج رہا۔ لیکن تمام حوالاجات کے اسکینز پی ڈی ایف میں شامل کر دوں گا۔ ان شاء اللہ۔



اس چارٹ میں ابن سبا کے دور میں مختلف شیعہ عقائد کی شروعات اور پھر بعد میں کون کون سے شیعہ فرقے بنتے رہے وہ دکھائے گئے ہیں۔

عبداللہ ابن سبا یہودی اور اہل تشیع قدیم معتبر کتب

کتاب	مؤلف	اعتراف
1. القالات والفرق (ص 20)	سعد بن عبداللہ ثقفی (المتوفی 301 ہجری) رجال طوسی میں ہے کہ وہ امام حسن عسکری کے اصحاب میں سے ہیں۔	ابن سبا اور سہایہ (اس کی جماعت) نے خلافت بلا فصل، وصی رسول اللہ، امامت اور جبرہ کا آغاز کیا۔
2. من لا یضرہ الفقیہ (ج 1 ص 229 ح 955)	شیخ صدوق (380-306 ہجری)	ابن سبا اصحاب علی میں سے تھا۔
3. رجال الکشی (ص 84-85)	محمد بن عمر الکشی (المتوفی 340 ہجری)	ابن سبا مختلف روایات، ذکر بعض اہل علم الخ
4. اختیار معروض الرجال المعروف رجال الکشی (ج 1 ص 319-321)	شیخ جعفر محمد الحسن طوسی (385-460 ہجری)	ابن سبا اصحاب علی میں سے تھا اور بھر کافر ہو گیا غلو میں پڑ گیا۔ بعض اہل علم من اصحاب علی الخ
5. تذیب الأحکام (ج 2 ص 281)	شیخ جعفر محمد الحسن طوسی (385-460 ہجری)	ابن سبا اصحاب علی میں سے تھا۔
6. رسالتی قواعد العقائد (ص 85)	نصیر الدین طوسی (597-672ھ)	ابن سبا اور اس کی جماعت سہایہ کے متعلق کلام کیا گیا ہے۔
7. رجالہ علامہ علی (ص 247)	الحسن بن یوسف الخلی (648-726 ہجری)	ابن سبا ملعون غلو میں پڑ گیا۔
8. اسرار الامت (ص 432)	علاء الدین الحسن بن علی طبری۔ (ساتویں صدی ہجری کے شیعہ امامی عالم اور فقیہ)	ابن سبا اور اس کے اصحاب سہایہ
9. فرق الشیع (ص 57-58)	الحسن بن موسیٰ نوختی (المتوفی 310 ہجری)	شہادت علی رض کے بعد سہایہ فرقہ جماعت اہل علم من اصحاب علی الخ
10. التحریر الطائسی (ص 173)	شیخ حسن بن زین الدین شہید ثانی۔ (911-965/955 ہجری)	ابن سبا ملعون ثانی، آگ میں جلا دیا گیا۔
11. الوجیز فی الرجال (ص 107)	علامہ باقر مجلسی (1037-1110 ہجری)	ابن سبا ایک حقیقت۔
12. مآذ الاختیار (ج 4 ص 486)	علامہ باقر مجلسی (1037-1110 ہجری)	ابن سبا اصحاب علی میں سے تھا۔
13. بخار الانوار (جلد 26 صفحہ 287)	علامہ باقر مجلسی (1037-1110 ہجری)	ابن سبا اور ذکر بعض اہل علم الخ
14. جامع الرواة (صفحہ 485)	محمد علی الآدبلی (1058 ہجری - 1101 ہجری) علامہ باقر مجلسی کے ہم عصر	ابن سبا ثانی کافر، آگ میں جلا دیا گیا۔
15. الانوار العنایہ (ج 2 ص 205)	نعمت اللہ جزائری (المتوفی 1112 ہجری)	ابن سبا یہودی غلو میں پڑ گیا۔
16. وسائل الشیعہ (ج 6 ص 486)	شیخ صرطانی (المتوفی 1104 ہجری)	ابن سبا اصحاب علی میں سے تھا۔

اس چارٹ میں شیعہ کی قدیم کتب میں ابن سبا کے متعلق مختلف اعترافات دکھائے گئے ہیں۔

عبداللہ ابن سبا یہودی اور اہل تشیع متاخرین معتبر کتب

کتاب	مؤلف	اعتراف
1: معجم الرجال الحديث (ج 11 ص 205-207)	السید ابو القاسم الموسوی الخوئی۔ (1317-1388 هجری)	ابن سبا غلو و کفر میں پڑ گیا۔
2: المختار من کلمات الامام مہدی۔ (ج 3 ص 62)	آیت اللہ شیخ محمد غروی (1345 هجری)	ابن سبا ملعون ایک حقیقت، امام کی طرف سے اس پر لعنت۔
3: قاموس الرجال۔ (ج 6 ص 365-375 باب العین)	آیت اللہ شیخ محمد تقی التستری۔ (چودھویں صدی کا شیعہ مجتہد)	ابن سبا کے متعلق مختلف روایات۔
4: الواقیہ و راسخہ تحلیلیہ (ص 41)	ریاض محمد حبیب الناصری	صحابہ کرام پر تبرہ کرنے میں اول ابن سبا۔
5: رسالۃ فی العقائد (ص 85)	شیخ علی حسن خازم۔ (متولد 1654 ع)	سبایہ اصحاب عبداللہ ابن سبا ہیں اور نصیری بھی۔
6: حدود الشریعہ المحرمات (ج 1 ص 555)	آیت اللہ محمد آصف الحسنی۔ (1935-2019 ع)	ابن سبا نے توبہ نہ کی تو آگ میں جلا دیا گیا۔
7: شرح نصح البلاغہ ابن ابی الحدید (ص 5 ج 5)	تحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم	ابن سبا اول غلو کرنے والا۔

اس چارٹ میں اہل تشیع کی متاخرین علماء کی کتب سے ابن سبا کے اعترافات دکھائے گئے ہیں۔

اہل تشیع کا فرقہ اثنا عشریہ اور قدیم ترین شیعہ و سنی کتب

نمبر شمار	کتاب	مؤلف	تفصیل
1	المقالات و الفرق	سعد بن عبداللہ قتی (المتوفی 301/299 ہجری)	شیعہ کے کئی فرقوں کا تذکرہ فرقہ اثنا عشریہ کا کوئی ذکر نہیں!
2	فرق الشیعہ	حسن بن موسیٰ نو بختی (المتوفی 310 ہجری)	شیعہ کے کئی فرقوں کا تذکرہ فرقہ اثنا عشریہ کا کوئی ذکر نہیں!
3	مقالات الاسلامیین و اختلاف المصلیین	حسن علی بن اسماعیل الاشعری (المتوفی 330 ہجری)	شیعہ کے کئی فرقوں کا تذکرہ فرقہ اثنا عشریہ کا کوئی ذکر نہیں!
4	التنبیہ والاشراف (ص 198)	ابو الحسن علی بن حسین بن علی مسعودی (المتوفی 349 ہجری)	شیعہ کتاب جس میں سب سے پہلے فرقہ اثنا عشریہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔
5	الفرق بین الفرق (ص 64)	عبدالقاهر البغدادی (المتوفی 429 ہجری)	اہل سنت کتاب جس میں سب سے پہلے فرقہ اثنا عشریہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اس چارٹ میں فرقہ اثنا عشریہ کے متعلق سنی و شیعہ کتب سے دکھا گیا ہے کہ یہ فرقہ کب ظاہر ہوا تھا۔

شیعہ اثنا عشریہ کے عقیدہ امامت کی حقیقت

فرقہ اثنا عشریہ	دعوی امامت	مہدی منتظر
حضرت علی المرتضیٰ	فرقہ سبائیہ	فرقہ کبریہ ← محمد بن حنفیہ
حضرت امام حسن		
حضرت امام حسین		
حضرت امام علی بن حسین (زین العابدین)	حضرت علی کا فرزند محمد بن حنفیہ	فرقہ کیسانیہ فرقہ مختاریہ
حضرت امام باقر	فرقہ زیدیہ ← زید بن زین العابدین	فرقہ باقریہ ← محمد باقر
حضرت امام جعفر صادق	محمد بن عبداللہ (نفس زکیہ)	فرقہ ناوسیہ ← جعفر صادق
فرقہ اسماعیلیہ ←	اسماعیل بن جعفر صادق	اسماعیل
حضرت موسیٰ کاظم	حسن بن علی بن حسن مثلث	فرقہ مطوریہ ← موسیٰ کاظم
حضرت امام علی رضا	محمد بن جعفر	
حضرت امام جواد (امام تقی)	محمد بن قاسم علوی	
حضرت امام ہادی (امام تقی)	یحییٰ بن عمر	
حضرت امام حسن عسکری	علی بن زید علوی	فرقہ جعفریہ ← جعفر بن علی
حضرت امام مہدی		

کیا امام واقعی منصوص من اللہ تھے؟

اس چارٹ میں عقیدہ امامت کی حقیقت دکھائی گئی ہے کہ اماموں کے دور میں بارہ اماموں کا کسی کو علم ہی نہ تھا۔ ہر امام کی وفات کے بعد ان کی اولاد میں اختلافات ہوئے کہ اب کون امام ہو گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: اب یکطرفہ گفتگو سے گریز کریں، آپکی یہ کاروائی بتاتی ہے کہ اس طرح سے لوگوں کو حقائق کی بجائے آپ خود ساختہ چیزیں دکھانے کی کوشش میں ہیں، اس لمبی لمبی ٹرن سے ہی آپ کو روکا تھا اور ون ٹو ون گفتگو کیلئے کہا تو آپ نے دوبارہ وہی کام شروع کر دیا۔ صبر کر لیں میں آجاؤں تو کرتے ہیں بات۔

* یہ سب پیش کیا گیا مگر باوجود ہزار ہا مطالبہ کے ابن سبا کی زبان سے دعویٰ میں مذکور پانچ عقائد پیش نہیں کئے جا سکے۔ جب اصل مدعا ہی پیش نہیں کر سکے تو چاہے دنیا جہان کی چیزیں پیش کر لیں اصول و شرائط کے مطابق آپ کی ناکامی ہی رہے گی*

(کیا اصول و شرائط میں ابن سبا کی زبانی شیعہ عقائد ثابت کرنے کی بات کہی گئی تھی؟)

جعفر صادق: میں گفتگو نہیں کر رہا۔ بریک ہو چکی ہے۔ ناشتہ کریں۔ ٹھنڈہ ہو جائے گا۔ یہ حقائق ہیں۔ سرکار رانا محمد سعید شیعہ: آپ کی یہ بے چینی اور یکطرفہ کاروائی سے صاف ظاہر ہے کہ * کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے * یہ حقائق نہیں فریب ہے سرکار فریب۔

جعفر صادق: بریک ہے۔ گفتگو تین بجے ہوگی۔ کھائیں پییں موج کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: بریک ہے تو پھر آپ میسج بنا کریں۔

جعفر صادق: میری بی، میرے کو میاؤں۔ - تین بجے تک، اللہ حافظ

رانا محمد سعید شیعہ: لیکن کتوں والے کام نہیں کیئے کبھی۔

جعفر صادق: کیا کل آپ نے بریک میں گفتگو نہیں کی تھی؟ کل خود کر چکے ہو سرکار۔

رانا محمد سعید شیعہ: کل تو میری ٹرن تھی۔ آج تو ٹرن والی بات ہی نہیں۔

جعفر صادق: چھوڑیں، تین بجے عقائد پر دلائل لائیے گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ سے جھوٹ، فریب، مکر، دجل اور خیانت نکال دی جائے تو پیچھے کھٹھ نانچے۔

جعفر صادق: بریک بریک ہوتی ہے۔ ٹرن کسی کا نہیں ہوتا اور آج تو سرکار، ٹرن کی کہانی آپ خود ختم کر چکے ہو

بڑے ظالم ہو!

(آپ سے جھوٹ، فریب، مکر، دجل اور خیانت نکال دی جائے تو پیچھے کھٹھ نانچے۔) فیصلہ قارئین پر چھوڑا کریں۔ خود ہی ملزم، خود ہی منصف۔

گفتگو شام کو کر سکوں گا۔ ابھی مصروف ہو گیا ہوں۔

رانا محمد سعید شیعہ: کتنے بجے؟ وقت بتائیں تاکہ میں بھی کچھ ضروری کام نمٹا لوں اور مجھے پتا ہو کہ اتنے بجے مجھے پابندی سے ادھر وقت دینا ہے۔ اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ مصرفیات کو آڑ بنا کر آپ دوبارہ ٹرن سسٹم شروع کریں تاکہ بس آپ کی تقریریں چلتی جائیں تو ایسا نہیں ہو گا۔ **گفتگو ون ٹو ون چلے گی** تاکہ آپ کی فریب کاریوں کو بروقت عیاں کیا جائے بجائے اسکے کہ 100,200 میسج میں لکھوں پھر آپ لکھیں اور پھر میں لکھوں اور یہ سلسلہ چلتا رہے تو ایسا نہیں ہو گا محترم۔ ون ٹو ون گفتگو ہو گی۔ تاکہ آپ کے سابقہ بولے گئے جھوٹ بھی ٹھیک سے لوگوں پر آشکار کئے جائیں اور اگر آپ کو لگے کہ میں کچھ غلط کہہ رہا ہوں تو آپ میرا رد اسی وقت کر سکیں۔ لوگوں پر حقیقت واضح کرنی ہے جیسا کہ آپ کہتے ہیں۔ تو محترم سو سو میسجز لوگ انور کر کے آگے چلتے ہیں۔

جعفر صادق: انسان کو حسن ظن رکھنا چاہئے، اور اعلیٰ ظرف بھی ہونا چاہئے۔ گفتگو ون ٹو ون ہی ہو گی۔ میں یہ پہلے کہہ چکا ہوں۔ ٹرن کا طریقہ کار آپ خود ختم کر چکے ہیں۔ شرائط کی جب ضرورت ہوتی ہے تو آپ کو یاد آ جاتی ہیں۔

خیر۔۔۔ میں پانچ بجے حاضر ہو جاؤں گا اور اگر ضرورت ہوئی تو ہم مزید کچھ دن بڑھالیں گے۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

میں اس وقت گھر سے باہر ہوں۔

رانا محمد سعید شیعہ: جی جی محترم آپ میں سب خوبیاں ہیں۔ پانچ بجے میں فارغ نہیں میں بھی کسی کام کیلئے نکل رہا ہوں۔ 7 یا 8 بجے ملتے ہیں۔

جعفر صادق: تین دن مسلسل میسیجز میں نے نہیں آپ نے لکھے تھے۔ شرط میں دو دن تحقیق کے لئے مقرر تھے یہ نہیں کہ ایک فریق آٹھ گھنٹے مسلسل میسیجز کرنے کے بعد بھی رکنے کا نام لے۔۔۔ اور جب اس سے پوچھا جائے تو کئی مصروفیات کا رونا روئے۔۔۔ ختم لکھنے سے منع کرے یا اجازت اس طرح دے جیسے بڑا احسان کر رہا ہو۔۔۔ ورنہ دلائل تو اس کے پاس بے شمار ہیں۔۔۔ میں نے اسی لئے دو دن مزید دئے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ فریق مخالف کو دفاع کا موقعہ نہیں دیا گیا۔۔۔ حد تو یہ ہے کہ تیسرے دن موصوف نے ختم لکھنے سے پہلے خباثت کا مظاہرہ کر کے یہ لکھا کہ میں دو دن آپ کو موقعہ نہیں دوں گا۔۔۔ میں تو پہلے ہی جوابات لکھ چکا تھا۔۔۔ ڈیڑھ دو گھنٹے کے اندر ٹرن پورا بھی کر دیا۔۔۔ لیکن آپ کی خباثت ظاہر ہو گئی!! اس کے بعد کیا ہوا؟ سب ممبر زد دیکھ سکتے ہیں۔ سو میسیجز کئے کس نے ہیں؟ آپ کریں تو درست، میں جواب دوں تو غلط۔ حد ہے!

جب دل چاہے آجائیں۔۔۔ لیکن دلائل ایسے لائیے گا جس سے ثابت ہو کہ شیعیت کے پانچ عقائد ابن سبا سے پہلے بھی موجود تھے۔ بس یہی ایک راستہ رہ گیا ہے۔ فرقہ اثنا عشریہ تو آپ قیامت تک دور نبوی ﷺ یا گیارہ اماموں کے دور میں ثابت نہیں کر سکتے۔

رانا محمد سعید شیعہ: دوبارہ میسیجز کی بھرمار ہو طرفین سے یہ میں نہیں چاہتا۔ آپ کچھ بھی کہیں۔ بات ون ٹو ون اور پوائنٹ ٹو پوائنٹ فقط۔ آپ جتنی بھی کوشش کریں میں غیر متعلقہ بات کو فی الحال زیر بحث نہیں لاؤں گا جعفر صادق: متفق۔

رانا محمد سعید شیعہ: جی محترم، کریں بات، کروں بات؟؟؟؟

جعفر صادق: بسم اللہ

شیعہ مناظر کے پاس جب مزید کچھ نہ رہا تو بریکٹ کے دوران بھیجے گئے چارٹ پر ہی گفتگو شروع کر دی!!



عبداللہ ابن سبا، ہودی اور اہل تشیع قدیم معتبر کتب

کتاب	مؤلف	اعتراف
المقاتل والفرق (ص 20)	سید بن عبداللہ (المتوفی 301 ہجری) رجال طوسی میں ہے کہ وہ نام صحن عسکری کے اصحاب میں سے ہیں۔	ابن سبا اور سباہ (اس کی جماعت) نے خلافت بلا فصل، وصی رسول اللہ، امامت اور تہرہ کا آغاز کیا۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ کے پیش کردہ چارٹ میں لکھا ہے کہ سباہیہ نے خلافت بلا فصل، وصی رسول، امامت اور تہرہ کا آغاز کیا۔ جبکہ یہ آپ کی صریح خیانت اور خباثت ہے۔

۵۔ فاول الفرق الشیعة وهي فرقة علي بن ابي طالب رضوان الله عليه المسمون شیعہ (۵) علی بن ابي طالب وبعده معروفون بانقطاعهم إليه القول بامامته، منهم المقداد بن الاسود الکندی، وسلمان الفارسی، وأبوذر جندب بن جنادة الفغاری وعمار بن یاسر المذحجی، المؤثرون طاعته. المؤتمون به، وغيرهم ممن وافق مودته مودة علي بن ابي طالب، وهم اول من سموا^(۷) باسم التشيع من هذه الامة، لأن اسم التشيع^(۷) قدیم، شیعہ نوح و ابراهيم وموسى وعيسى والأنبياء^(۷) [F6b]. فلما قبض الله نبيه^(۷) افرقت فرقة الشيعة فصاروا في الامامة ثلث فرق.

آپ نے صفحہ 20 کا حوالہ دیا جبکہ اس سے بہت پہلے شیعہ کی ابتدا بیان کرتے ہوئے صفحہ 15 پر شیخ اشعری لکھتے ہیں۔
پہلا شیعہ فرقہ زمانہ رسول میں ہوا، جنہوں نے * علی کیلئے امامت کا قول اختیار کیا * اور اس گروہ میں صحابہ شامل تھے جن کے نام مقداد، سلمان، ابوذر اور عمار تھے۔

جعفر صادق: آپ پہلے طے کریں کہ گفتگو کا نکتہ کیا ہے۔۔ اور آپ کو ثابت کیا کرنا ہے۔ جو بھی حوالہ بھیجیں تو مکمل پیج اور کتاب ٹائٹل بھیج کر دلیل دیں۔ استدلال بھی لکھیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: کیا دعویٰ اور جواب دعویٰ طے شدہ نہیں ہے؟؟؟؟

جعفر صادق: اس پر گفتگو مکمل ہو چکی ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: محترم اس میں کوئی نقص ہے تو پیش کریں۔

جعفر صادق: مکمل پیج اور کتاب کا ٹائٹل بھیجیں۔ استدلال لکھیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: یکطرفہ گفتگو مکمل ہو گئی؟؟؟؟

۵۔ فاول الفرق الشيعة وهي فرقة علي بن أبي طالب رضوان الله عليه المسمون شيعة^(۶) علي في زمان النبي ﷺ وبعده معروفون بانقطاعهم إليه القول بامامته، منهم المقداد بن الأسود الكندي، وسلمان الفارسي، وأبوذر جندب بن جنادة الفخاري وعمار بن ياسر المذحجي، المؤثرون طاعته. المؤتمون به، وغيرهم ممن وافق مودته مودة علي بن أبي طالب، وهم أول من سموا^(۷) باسم التشيع من هذه الأمة، لأن اسم التشيع^(۸) قديم، شيعة نوح وإبراهيم وموسى وعيسى والأنبياء ﷺ [F6b] فلما قبض الله نبيه ﷺ افرقت فرقة الشيعة فصاروا في الإمامة ثلث فرق.

جعفر صادق: یہ نقص ہے کہ پیج مکمل نہیں

بھیجا۔

رانا محمد سعید شیعہ: یہ کیا ہے؟؟؟؟

او کے مکمل لے لیں، صبر کریں۔

جعفر صادق: آپ نے خود ہاتھ کھڑے کر لئے ہیں۔ اگر واقعی گفتگو جاری رکھنی ہے تو وہیں سے شروع کریں جہاں پر

۵۔ فاول الفرق الشيعة وهي فرقة علي بن أبي طالب رضوان الله عليه المسمون شيعة^(۶) علي في زمان النبي ﷺ وبعده معروفون بانقطاعهم إليه القول بامامته، منهم المقداد بن الأسود الكندي، وسلمان الفارسي، وأبوذر جندب بن جنادة الفخاري وعمار بن ياسر المذحجي، المؤثرون طاعته. المؤتمون به، وغيرهم ممن وافق مودته مودة علي بن أبي طالب، وهم أول من سموا^(۷) باسم التشيع من هذه الأمة، لأن اسم التشيع^(۸) قديم، شيعة نوح وإبراهيم وموسى وعيسى والأنبياء ﷺ [F6b] فلما قبض الله نبيه ﷺ افرقت فرقة الشيعة فصاروا في الإمامة ثلث فرق.

میرا آخری ٹرن مکمل ہوا ہے۔ یہ پورا پیج ہے؟

مجھے کیا پتہ کس بات کا پیج ہے؟

کتاب کو نسی ہے؟ آگے پیچھے کیا لکھا ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: کیا میں موضوع سے ہٹ کر گفتگو کر رہا ہوں؟؟؟ میں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے؟؟؟ جھوٹ نا بولیں۔ میں نے پوائنٹ ٹو پوائنٹ بات کرنے کیلئے بولا اور آپ نے اتفاق کیا اور میں وہی کر رہا ہوں۔

جعفر صادق: میں اتنی رعایت دے سکتا ہوں۔۔ جو اہل سنت دلائل دیکر جگ ہنسائی کی ہے اسے معاف کر دیتا ہوں میرے دلائل اور اشکالات کا رد کر دیں۔ یہ بھی بہت ہے۔ ٹھیک ہو گیا۔ میرے آخری ٹرن کا جواب دیں۔



رانا محمد سعید شیعہ: پوائنٹ ٹو پوائنٹ کریں۔ ٹرنوں کو چھوڑ دیں۔ ایک ٹرن میں نے لمبی کی، ایک آپ نے لمبی کر دی۔ بات برابر۔ اب نقطہ بہ نقطہ چلیں۔

جعفر صادق: پوائنٹ ٹو پوائنٹ گفتگو بھی میرے آخری ٹرن کے مطابق کریں۔ میرے ایک ایک جواب پر ون ٹو ون گفتگو کر لیتے ہیں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

رانا سعید شیعہ کی چالاکی! پورا مناظرہ ایک سائیڈ پر۔۔۔

دوران وقفہ بھیجے گئے چند چارٹ پر گفتگو کرنے کا حق جتانا!

رانا محمد سعید شیعہ: محترم دیکھیں آپ نے گفتگو کا اعادہ کیا ہے۔

ایک چارٹ کی صورت میں تو اب اس چارٹ پر گفتگو کرنا میرا حق ہے۔ آپ نے خود مناظرہ کو شروع سے شروع کر دیا ہے اور اب اس پر آپ کو بات کرنا ہوگی۔

جعفر صادق: مطلب آپ نے تین دن مسلسل جو دلائل دئے وہ تو اہم ہو گئے اور میں نے ڈیڑھ گھنٹے میں ان کا رد کیا تو وہ غیر اہم ہو گئے! اب ان کا جواب دینا ضروری نہیں ہے۔ کمال ہے۔ جواب در جواب مناظروں میں ہوتا ہے سرکار۔

میں نے چارٹ پر گفتگو کا اعادہ کب کیا۔۔۔ اسکرین شاٹ دکھائیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: چارٹ کس لئے پیش کیا گیا؟؟؟؟ ساری گفتگو شروع سے لے کر آئے ہیں۔ اب شروع سے میں

نے رد کرنا شروع کیا تو آپ فرار پکڑ رہے ہیں۔ کیوں

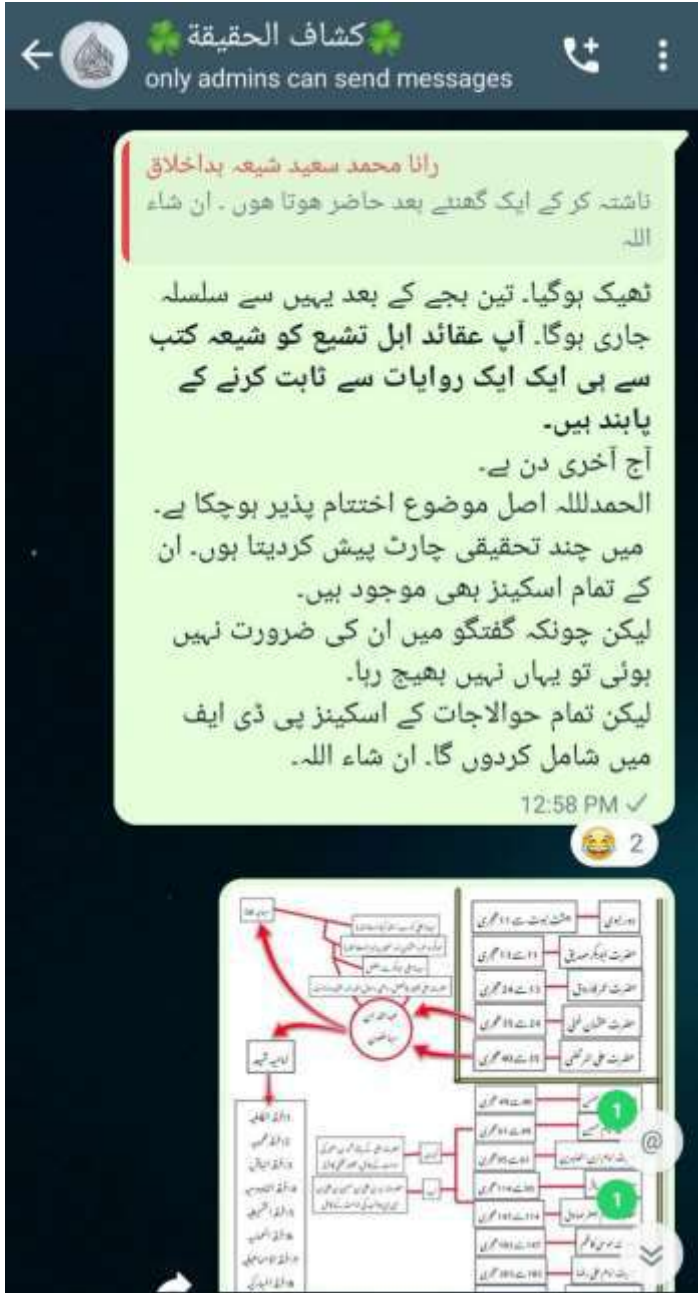
؟؟؟؟

جعفر صادق: یہ پڑھیں۔ چارٹ پیش کرتے ہوئے کیا لکھا ہے۔ اور آپ کس چارٹ کی بات کر رہے ہیں۔؟

رانا سعید شیعہ نے بھیجے گئے چارٹ پر گفتگو کی دعوت دے دی!! یعنی دعویٰ کے حق میں بھیجے گئے اہل سنت دلائل پر گفتگو کرنے میں تو ناکام ہو گئے، اب اپنے ہی دلائل کا دفاع کرنے میں بھی ناکام ہو گئے!

رانا محمد سعید شیعہ: آپ ہر چیز یکطرفہ کرتے جائیں تو ٹھیک ہے، ہم ان پر گفتگو کیلئے آپ کو بلائیں تو نہیں آئیں گے۔ آخر کس بات کی گھبراہٹ ہے۔ ویسے گھبراہٹ آپ کی اسی بات کی ہے کہ پوائنٹ ٹو پوائنٹ میں تو آپ کی خیانتوں کے پول یونہی کھلتے جائیں گے۔

اوپر جو بھی آپ نے چارٹ کی صورت کچھ گفتگو دہرائی ہے۔





جعفر صادق: آپ جس چارٹ پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں، کیا وہ چارٹ دوران گفتگو رکھا تھا؟

چارٹ رکھتے ہوئے آپ نے یہ جواب دیا تھا۔
اور میرا واضح جواب کہ میں گفتگو نہیں کر رہا۔ (اسکرین شاٹ)

رانا محمد سعید شیعہ: گفتگو تو اب تک جاری ہے، مطلب آپ سب کچھ کر بھی رہے ہیں، پھر بھی کہہ رہے گفتگو نہیں کر رہا تھا۔

جعفر صادق: میں نے چارٹ پر گفتگو کا اعادہ کب کیا؟ لفاظی کیوں کرتے ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ نے دلائل کا خلاصہ کر کے پیش کیا جس میں سرفہرست جوابات تھی وہ ہی غلط ہے۔ اب اس پر گفتگو سے بھی بھاگ رہے ہیں۔

آپ کی طرف سے چارٹ پیش کیا گیا؟؟؟؟

جعفر صادق: گفتگو جاری رکھنی ہے تو واپس میرے آخری ٹرن سے شروع کریں۔ اہم ترین مرحلے پر آکر آپ نے پتلی گلی تلاش کر لی!

کیا چارٹ آپ کے لئے پیش کیا؟ جھوٹ کیوں بولا کہ اس پر گفتگو کا اعادہ کیا؟

رانا سعید شیعہ گفتگو سے فرار ہو کر بھی فریق مخالف کو کہہ رہا ہے کہ گفتگو سے بھاگ رہے ہو!
واقعی رانا کی اپنی ایک لیول ہے!

رانا محمد سعید شیعہ: میں نے گفتگو کو اہم مرحلے میں ہی شامل کیا ہے محترم، کیوں بھاگ رہے ہیں۔ پسینے کیوں چھوٹ رہے ہیں آپ کے!

گفتگو مجھ سے تو چارٹ کیا اپنے والد کو پیش کیا
آپ نے؟؟؟ کیا وہ بھی ہیں اس گروہ میں
؟؟؟؟

جعفر صادق: اپنے عقائد ثابت کریں گے تو
خوش آمدید، گفتگو جاری رکھنی ہے تو میرا
آخری ٹرن موجود ہے۔ مزید وقت درکار ہے
تو بتائیں میں آپ کی طرح کم ظرف نہیں
ہوں۔ دو دن تو کیا دو ہفتے بھی دے سکتا ہوں۔
آخری ٹرن میں میرے رد کا جوابی رد کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: جو آپ نے خیانتیں کی ہیں
ان کے جوابات آپ کے والد صاحب دیں
گے؟؟؟؟

جعفر صادق: آگے نہ اپنی اوقات پر، اب کوئی
رعایت نہیں دوں گا۔ آپ اس قابل ہی نہیں ہو!



رانا سعید شیعہ کی من مانیوں اور بد معاشیاں !!

رانا محمد سعید شیعہ: ٹرن کو بھول جائیں اب، گفتگو پوائنٹ ٹو پوائنٹ ہوگی۔ اوپر میرے لئے خباثت کا لفظ لکھتے ہوئے اوقات کہاں تھی آپ کی؟؟؟؟؟

جعفر صادق: کیوں اپنا ٹرن بھول جاؤں؟ یا تسلیم کریں کہ اس گفتگو کا اختتام ہوا، ہر بات آپ کی نہیں مانی جائے گی اور اب ایسی بد اخلاقی پر تو ہر گز نہیں!

رانا محمد سعید شیعہ: دلائل دینے میں جو خیانتیں کی ہیں ان کا جواب کون دے گا؟؟؟؟؟

جعفر صادق: اپنی خباثت کے مجھ سے اسکرین شاٹ مانگیں، ابھی ثابت کر سکتا ہوں آپ کی خباثت۔ میری خیانتیں لکھیں۔ نمبر ڈال کر لکھیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: جی محترم آپ تو چاہتے ہیں کہ ادھر ادھر کا میلہ لگا رہے لیکن اصل پوائنٹ پر آئیے۔

جعفر صادق: تین دن مسلسل بے حساب

جواب دینے کے بعد آپ کا یہ جواب خباثت نہیں تو کیا ہے۔ وضاحت کر دیں۔ میں ہر گز نہیں چاہتا۔۔۔۔۔ لیکن ماحول آپ خراب کرتے ہیں۔



رانا محمد سعید شیعہ: دودن کی رخصت آپ نے اپنی مرضی سے دی تھی یا میں نے مانگی تھی؟؟؟؟

جعفر صادق: آپ کو آفر دی گئی۔۔ کیونکہ آٹھ گھنٹے جواب دینے کے بعد بھی آپ کو مزید وقت درکار تھا۔

کیا یہ درست نہیں ہے؟

رانا محمد سعید شیعہ: دودن کی رخصت آپ نے مرضی سے دی تھی یا میں نے مانگی تھی؟؟؟؟

جعفر صادق: نیکی کر، دریا میں ڈال۔ آپ جیسوں سے نیکی کر کے بھی بندہ پشیمان ہوتا ہے کہ نیکی کیوں کی۔۔

قارئین! دودن مزید رخصت دی گئی تو رانا سعید شیعہ نے شکریہ بھی ادا کیا تھا! اب موصوف کو وہ رخصت مہربانی نہیں لگ رہی!! یہ ہے شیعوں کی اصل خباثت!!

رانا محمد سعید شیعہ: کیسی نیکی؟؟؟ جبکہ اب بدلے میں مجھے خباثت کا طعنہ دے رہے ہو۔ یہ تو عین لعنتیوں والا کام ہے۔

جعفر صادق: مطلب آپ کو وقت درکار نہیں تھا۔ میرا دماغ خراب تھا، زبردستی دودن دے کہ جتنے چاہیں میسج کرتے رہیں؟ حالانکہ شرائط کے مطابق مہلت تیاری کے لئے تھی، آپ دودن مزید لگاتار میسج کرتے رہے، پھر بھی میں نے ڈسٹرب نہیں کیا، حد تو یہ ہے کہ ایک بھی دلیل کام کی نہ تھی۔ مدعے پر آئیں۔ شیعیت کے عقائد ثابت کریں۔ میرے دلائل کار د آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: حمید سے پوچھیے میں نے اعلان نہیں کیا تھا کہ میں نے ٹرن روک دی ہے۔ ممتاز سے کہیں اپنی ٹرن شروع کرے۔ آپ دلائل میں موجود خیااتوں پر بات کرنے سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟

جعفر صادق: کن الفاظ میں ٹرن ختم کرنے کا اعلان کیا تھا؟ اوپر نیچے کیا لکھا تھا؟

انداز !



رانا سعید شیعہ کا شکوہ کہ دلائل میں خیانتیں کی گئی ہیں! استفسار پر چارٹ کے حوالے سے اعتراض پیش کر دیا
یعنی اہل سنت دلائل میں خیانتیں نہیں کی گئی تھیں!



جعفر صادق: بس اب میری ان خیانتوں کی نشاندہی کرتے جائیں۔ اور کوئی بات نہیں سنوں گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: یہ مبنی بر خیانت ہے۔ جن دلائل پر آپکی ساری ٹرینیں کھڑی ہیں وہی خیانت کاری پر منحصر ہیں تو آگے کیسے چلیں۔ اسکا جواب دیں۔

جعفر صادق: اسے خیانت ثابت کریں۔

اوپر دلیل بمعہ استدلال موجود ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: تو میں نے روک دی تھی ناٹرن۔ خیر چھوڑیئے اور مدعے پر آئیے

جعفر صادق: منتظر ہوں، خیانت ثابت کریں۔

ثابت کریں گے، یا بس آپ کا کہہ دینا کافی ہے۔ اب مجھ سے نرمی کی امید نہ رکھئے گا، آپ لوگوں کو بچپن سے اعتراضات ہی سکھائے جاتے ہیں۔ ہم بچپن سے اعتراضات کا رد سیکھتے ہیں۔

یہ ہے اصل فرق۔

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: شیخ اشعری مٹی لکھتے ہیں اول فرقہ شیعہ جو علی ع کے شیعہ تھے وہ رسول ﷺ کے زمانے میں ہوئے جنہوں نے * علی ع کیلئے امامت * کا قول اختیار کیا۔ پھر لکھا ان میں سے ہی عمار، سلمان، مقداد اور ابوذر تھے۔ ابن سبا کیا زمانہ رسالت میں تھا؟؟؟

کتاب المقالات والفرق

تصنيف

سعد بن عبد الله ابي خلف الأشعري القمي

صحيحه وقدم له وعلق عليه

الدكتور محمد جواد مشكور

كتاب المقالات والفرق ١٥

الدين ، يبرأ بعضهم ^(١) من بعض ويكفر بعضهم بعضا ، أكثر ما عندهم إسموا أنفسهم الجماعة . [F6a] يعنون ^(٢) أنهم مجتمعون على ولاية من وليهم من الولاة برأ كان أو فاجرآ ، فسموا الجماعة ^(٣) علي غير معنى الاجتماع على الدين ^(٤) ، بل صحيح معنهم معنى الاقتراق .

فجميع اصول الفرق كلها الجماعة لها أربعة فرق : الشيعة و المرجئة و المعتزلة و الخوارج .

٥ - فاول الفرق الشيعة وهي فرقة علي بن أبي طالب رضوان الله عليه المسمون شيعة ^(٥) علي في زمان النبي ﷺ وبعده معروفون بانقطاعهم إليه والقول بامامته، منهم المقداد بن الاسود الكندي ، وسلمان الفارسي ، وأبوذر جندب بن جنادة الغفاري وعمار بن ياسر المذحجي ، المؤثرون طاعته . المؤتمنون به ، وغيرهم ممن وافق مودته مودة علي بن أبي طالب ، وهم اول من سموا ^(٦) باسم التشيع من هذه الأمة ، لأن اسم التشيع ^(٧) قديم ، شيعة نوح وإبراهيم وموسى وعيسى والأنبياء ﷺ [F6b] . فلما قبض الله نبيه ﷺ افرقت فرقة الشيعة فصاروا في الامامة ثلث فرق .

٥١ - فرقة منهم قالت ان علي بن أبي طالب امام ومفروض الطاعة ^(٨) من الله ورسوله بعد رسول الله ﷺ بوجوب على الناس ^(٩) القبول منه والاخذ منه لاجوز

٥ - فاول الفرق الشيعة وهي فرقة علي بن أبي طالب رضوان الله عليه المسمون

شيعة ^(٥) علي في زمان النبي ﷺ وبعده معروفون بانقطاعهم إليه والقول بامامته،

منهم المقداد بن الاسود الكندي ، وسلمان الفارسي ، وأبوذر جندب بن جنادة الغفاري

وعمار بن ياسر المذحجي ، المؤثرون طاعته . المؤتمنون به ، وغيرهم ممن وافق مودته

مودة علي بن أبي طالب ، وهم اول من سموا ^(٦) باسم التشيع من هذه الأمة ، لأن

اسم التشيع ^(٧) قديم ، شيعة نوح وإبراهيم وموسى وعيسى والأنبياء ﷺ [F6b] .

فلما قبض الله نبيه ﷺ افرقت فرقة الشيعة فصاروا في الامامة ثلث فرق .

جعفر صادق: اسے فی الحال سائیڈ پر رکھیں۔ میری خیانت ثابت کریں۔

رانا محمد سعید شیعہ: جو بھی فضول بولنا بولیں لیکن بات مدعے پر کریں۔ سبحان اللہ۔ محترم یہ آپ کی خیانت ہی پیش کی ہے جس پر آپ اب گفتگو کرنے سے بھاگ رہے ہیں اور مسلسل بھاگیں گے۔

جعفر صادق: چارٹ میں کیا لکھا ہے؟ وہ جملے اردو میں ہے۔ لکھیں یہاں پر

رانا محمد سعید شیعہ: آپکو نظر نہیں آرہا؟؟؟



جعفر صادق: اس کے بعد آپ کی

دلیل پر اشکال پیش کرتا ہوں۔

آپ کو جو خیانت لگ رہی ہے۔۔ اسے

لکھیں۔ * کیا آپ انکار کرتے ہیں کہ

اس کتاب میں یہ سب نہیں لکھا ہوا؟ *

رانا محمد سعید شیعہ: اعتراف کا لفظ ہی

خیانت ہے، پھر آگے یہ خیانت ہے کہ ابن سبا نے آغاز کیا۔

جعفر صادق: مطلب اعتراف نہیں لکھا؟

رانا محمد سعید شیعہ: جی کتاب میں یہ لفظ نہیں لکھے ہوئے۔ ناہی یہ اعترافی ہے۔

جعفر صادق: اچھا مطلب آپ نے ابھی جو اشعری کا اسکین پیش کیا ہے، اس میں اعتراف کا لفظ ہے؟

اہل سنت کی دلیل میں تین متقدمین
شیعہ علماء نے ابن سبا کے متعلق جو
حقائق لکھے ہیں وہ ان کے اعترافات
نہیں ہیں۔

←  **كشاف الحقیقة**   only admins can send messages 

رانا محمد سعید شیخ بد اخلاق

You

اس کے بعد آپ کی دلیل پر اشکال پیش کرتا ہوں

اعتراف کا لفظ ہی خیانت ہے ، پھر آگے یہ

خیانت ہے کہ ابن سبأ نے آغاز کیا

8:14 PM

رانا محمد سعید شیخ بد اخلاق

اعتراف کا لفظ ہی خیانت ہے ، پھر آگے یہ خیانت ہے

کہ ابن سبأ نے آغاز کیا

مطلب اعتراف نہیں لکھا؟

8:14 PM ✓

رانا محمد سعید شیخ بد اخلاق

You

کیا آپ انکار کرتے ہیں کہ اس کتاب میں یہ سب

نہیں لکھا ہوا؟

جی کتاب میں یہ لفظ نہیں لکھے ہوئے ، نا ہی

یہ اعترافی

8:14 PM

رانا محمد سعید شیخ بد اخلاق

 شیخ اشعری قلم لکھتے ہیں اول فرقہ

شیخ جو علی ع کے بیٹھے تھے وہ رسول

ص کے زمانے میں ہوئے جنہوں نے علی ...

اس میں اعتراف ہے؟

8:14 PM

شیعہ مناظر رانا سعید نے سعد بن عبد اللہ ممتی اشعری کی اسی کتاب سے ان کا دوسرا قول پیش کیا کہ اول فرقہ شیعہ کا دور نبوی میں موجود تھا جس کا امامت پر عقیدہ تھا۔

اشعری نے یہ قول بغیر کسی صحیح روایت کے لکھا ہے! چونکہ شیعہ کے مفاد میں ہے اس لئے قبول ہے، اعتراف کا لفظ اس قول میں بھی نہیں ہے، لیکن راناسعد شیعہ کے نزدیک اشعری کا اعترافی قول بھی ہے!

رانا سعید شیعہ نے جو اشکال پیش کیا وہی اشکال خود پر لاگو کرنے سے فرار!

رانا محمد سعید شیعہ: آپ کے ساتھ شاید دماغی مسئلہ کے ساتھ ساتھ آنکھوں کا بھی مسئلہ ہے۔ نہیں بلکہ آپ کا اصل مسئلہ ہے دجل و فریب۔ کتاب کا منہج ہے کہ اسلامی فرقوں کا بیان۔ اس میں سے آپ من مانی چیزوں کو اعترافی بیان کی حیثیت دیکر جو خیانت اور دجل کے مرتکب ہیں وہ اہل علم شیعہ سنی حضرات پر عیاں ہے۔



جعفر صادق: اب آجائیں آپ کی دلیل کی طرف۔

-۲۰-

اول فرقة قالت في الاسلام بالوقف بعد النبي من هذه الامة ، و اول من قال بينهما (١)
بالملو وهذه الفرقة تسمى السبائية اصحاب عبدالله بن سبا ، و هو عبدالله بن وهب
الرئيسي الهمداني وساعده على ذلك عبدالله بن جرس وابن اسود ، (٢) و هما من
اجلة اصحابه ، وكان اول من اظهر الطعن على ابي بكر وعمر وعثمان والمصاحبة و
تبرأ منهم ، وادعى ان عليا عليه السلام امره بذلك ، و ان التقية لا تجوز ولا يحل ،
فاخذ على فسأله عن ذلك فاق به وامر بقتله ، فصاح الناس اليه (٣) من كل ناحية
يا امير المؤمنين انتقل رجلا يدعو الي حاكم اهل البيت والي ولايتك (٤) والبراءة
من اعدائك (٥) ، فسيره (٦) على الى المدائن ، و حكى [F11a] جماعة من اهل
العلم : ان عبدالله بن سبا كان يهوديا فاسلم والي عليا ، وكان يقول وهو على
يهوديته في يوشع بن نون وصي موسى (٧) بهذه المقالة : فقال في اسلامه بعد
وفاء رسول الله (صلى الله عليه وآله) في علي يمثل ذلك ، وهو اول من شهد بالقول (٨) بقرض
امامة علي بن ابي طالب ، وظهر البراءة من اعدائه وكشف مخالفيه و اكفرهم ،
فمن هاهنا (٩) قال من خالف الشيعة ان اصل الرفض مأخوذ من اليهودية ، و لما
بلغ ابن سبا و اصحابه نعي علي وهو بالمدائن وقدم عليهم راكب فسأله الناس ، فقال
ما خير امير المؤمنين قال ضرب به اشقاها شربة قد يعيش الرجل من اعظم منهار يموت

(١) منها (التوبيخ ص ٢٢) -

(٢) كذا في الاصل

(٣) عليه (ع - ل)

(٤) ولايتكم (ع - ل)

(٥) اعدائكم (ع - ل)

(٦) فسيره (التوبيخ ص ٢٢)

(٧) بعد موسى (التوبيخ ص ٢٢) ، في يوشع بن نون وصي موسى بالملو (الكشي ص ٧١)

(٨) بعد وفاء النبي (التوبيخ ص ٢٢)

(٩) من غير القول (التوبيخ ص ٢٢)

(١٠) فمن هناك (التوبيخ ص ٢٢) -

-۲۰-

اول فرقة قالت في الاسلام بالوقف بعد النبي من هذه الامة ، و اول من قال بينهما^(۱) بالفلو وهذه الفرقة تسمى السبائية اصحاب عبدالله بن سبا ، و هو عبدالله بن وهب الراسبي الهمداني و ساعده على ذلك عبدالله بن حرس وابن اسود ،^(۲) و هما من اجلّة اصحابه ، و كان اول من اظهر الطعن على ابي بكر و عمر و عثمان و الصحابة و تبرأ منهم ، و ادّعى ان عليا عليه السلام امره بذلك ، و ان النقية لا تجوز ولا يحل ، فآخذ علي فساله عن ذلك فآقر به و امر بقتله ، فصاح الناس اليه^(۳) من كل ناحية يا امير المؤمنين اتقتل رجلا يدعو الى حبكم اهل البيت والى ولايتك^(۴) و البراءة من اعدائك^(۵) ، فسيره^(۶) على الى المدائن و حكي [F11a] جماعة من اهل العلم: ان عبدالله بن سبا كان يهوديا فاسام و والى عليا ، و كان يقول و هو على يهوديته في يوشع بن نون و سى موسى^(۷) بهذه المقالة ، فقال في اسلامه بعد وفاء رسول الله^(۸) صلى الله عليه في علي بمثل ذلك ، و هو اول من شهد بالقول^(۹) بفرض امامة علي بن ابي طالب ، و اظهر البراءة من اعدائه و كاشف مخالفيه و اكفرهم ، فمن هاهنا^(۱۰) قال من خالف الشيعة ان اصل الرفض مأخوذ من اليهودية ، و لما بلغ ابن سبا و اصحابه نعي علي و هو بالمدائن و قدم عليهم راكب فساله الناس ، فقال ما خبر امير المؤمنين قال ضربه اشقاها ضربة قد يعيش الرجل من اعظم منها و يموت

(۱) منها (النوبختي ص ۲۲) -

(۲) كذا في الاصل .

(۳) عليه (خ - ل)

(۴) ولايتكم (خ - ل) .

(۵) اعدائكم (خ - ل) .

(۶) سيره . (النوبختي ص ۲۲)

(۷) بعد موسى (النوبختي ص ۲۲) ، في يوشع بن نون و سى موسى بالفلو (الكشي ص ۷۱)

(۸) بعد وفاة النبي (النوبختي ص ۲۲) .

(۹) من شهر القول (النوبختي ص ۲۲) .

(۱۰) فمن هناك (النوبختي ص ۲۲) .

رانا محمد سعید شیعہ: رکونا، یہی تو

خیانت ہے۔

جعفر صادق: کونسی خیانت، لکھتے بھی نہیں ہو۔

رانا محمد سعید شیعہ: جب مصنف

تصریح کے ساتھ لکھ رہا ہے کہ بعض اہل علم نے حکایت کی کہ ابن سبا۔۔

۔ اسے اعترافی بیان کہہ کر واضح خیانت ہے۔ ایسے ہی کشی کے نقل کرنے کو آپ نے تائید، عقیدہ،

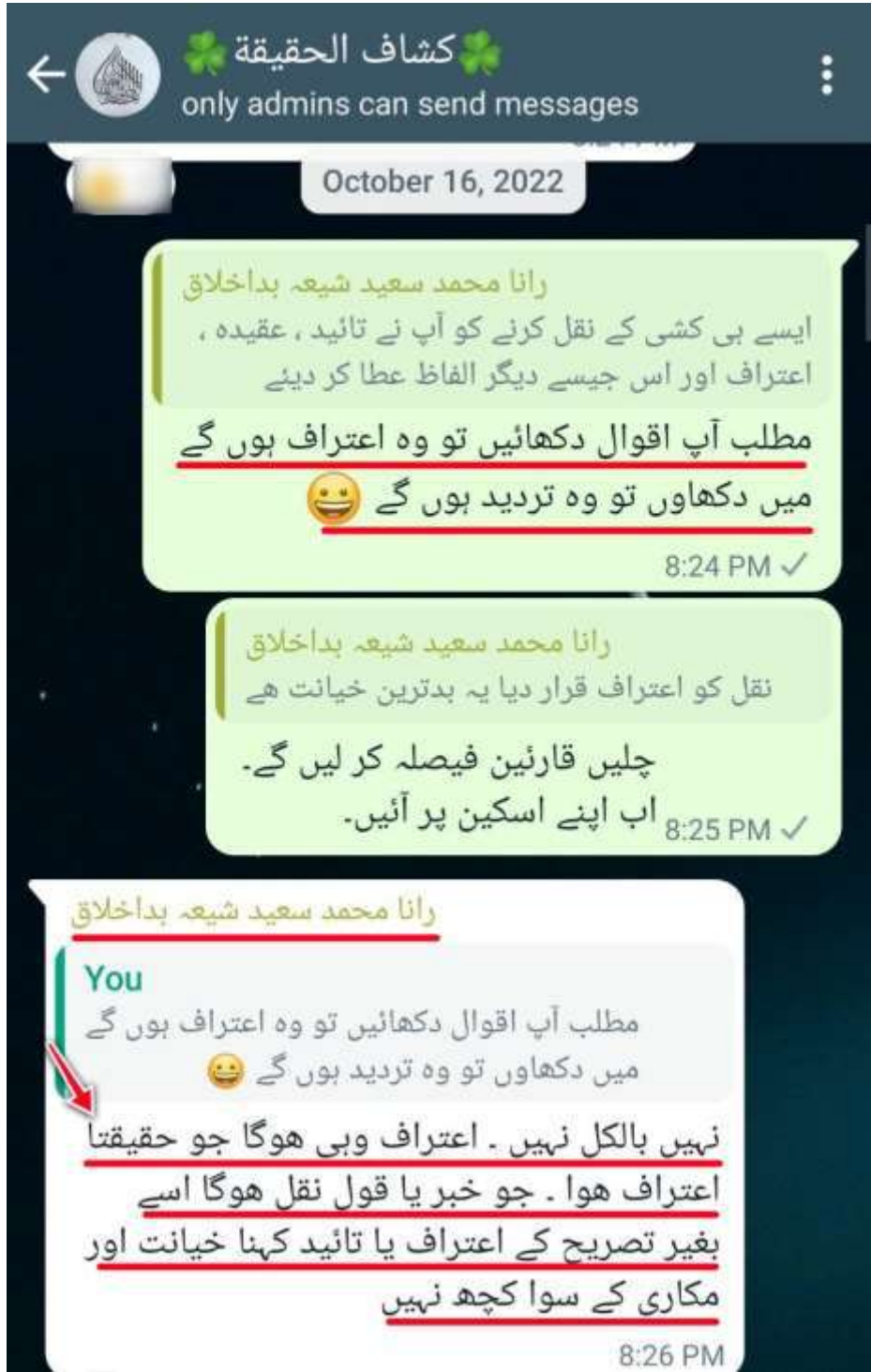
اعتراف اور اس جیسے دیگر الفاظ عطا کر دیئے۔ واضح خیانت۔

جعفر صادق: بعض اہل علم پر گفتگو

ہو چکی ہے۔ وہ بعض کذاب لا علم نہیں تھے۔ میں نے کونسی خیانت کی ہے؟

رانا محمد سعید شیعہ: یہ آپ نے کیسے

طے کر لیا جبکہ ان کا کوئی اتا پتا کوئی نام مذکور نہیں، نقل کو اعتراف قرار دیا یہ بدترین خیانت ہے۔



جعفر صادق: مطلب آپ اپنے
علماء کے جو بھی اقوال دکھائیں، وہ
اعترافات ہوں گے، میں اگر
اقوال دکھاؤں گا تو وہ تردید ہوں
گے۔؟

چلیں قارئین فیصلہ کر لیں
گے۔ اب اپنے اسکین پر آئیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: نہیں بالکل نہیں
۔ اعتراف وہی ہوگا جو حقیقت
اعتراف ہوا۔ جو خبر یا قول نقل
ہوگا اسے بغیر تصریح کے اعتراف
یا تائید کہنا خیانت اور مکاری کے
سوا کچھ نہیں۔

(شیعہ کا سوال: یہ آپ نے کیسے طے کر لیا؟ جبکہ ان بعض کا کوئی اتا پتا کوئی نام مذکور نہیں؟)

جعفر صادق: یہ سوال اپنے ان متقدمین شیعہ علماء سے پوچھیں کہ جن لوگوں کا کوئی اتہ پتہ نہیں، نام بھی معلوم نہیں ہیں!! وہ اہل علم کیسے ہو گئے۔ ہو سکتا ہے کذاب ہوں۔

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق : دفاع نہیں کر پائے تو فیصلہ قارئین پر!

جعفر صادق: حقیقتاً اعتراف کیسے ہوتا ہے۔ سمجھا دیں، دفاع اوپر کئی بار کر چکا ہوں۔ ٹیگ کر دوں کیا۔ جو نکتہ زیر بحث آچکا، اسے کیوں دوبارہ لے آتے ہیں سرکار۔

رانا محمد سعید شیعہ: بالکل اہل علم سے کذب ممکن ہے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں۔ کہیں تو کتب رجال کے حوالے لگائے دیتا ہوں۔ محدثین نے کئی ایک کے بارے میں کہا کہ اسکے پاس روایات کا ذخیرہ تھا لیکن وہ کذاب ہے۔ اور یہ آپ بھی جانتے ہیں مگر شیعیت کے خلاف تو مکاری کیئے بغیر کام نہیں چلتا نا۔ حقیقتاً اعتراف بھی سمجھاتا ہوں۔

جعفر صادق: اب اہل علم کذاب تھے تو جو ان جھوٹوں کو اہل علم کہیں وہ کیا ہوں گے؟

رانا محمد سعید شیعہ: وہی جو آپ کے محدثین ہوں گے۔

جعفر صادق: تو تینوں علماء کی تردید کسی شیعہ عالم نے کیوں نہیں بیان کی؟ پہلے اپنے تینوں علماء کی ثقاہت ثابت کریں۔۔ اس کے بعد باقی آنے والے بھی زد میں آتے ہیں حضور۔

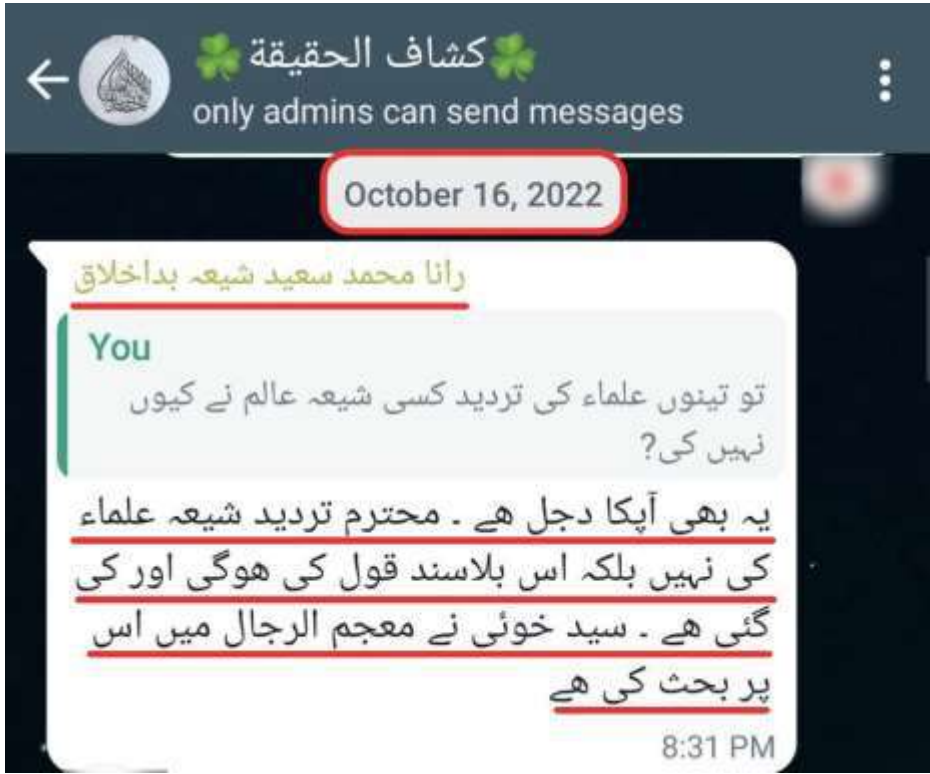
تینوں متقدمین شیعہ علماء کے اس قول کی تردید سید خوئی نے معجم الرجال میں بیان کی ہے! (رانا سعید شیعہ)

رانا محمد سعید شیعہ: یہ بھی آپکا دجل ہے۔ محترم تردید شیعہ علماء کی نہیں بلکہ اس بلاسند قول کی ہوگی اور کی گئی ہے۔ سید خوئی نے معجم الرجال میں اس پر بحث کی ہے۔ علماء کی ثقافت پر کیسے حرف آگیا؟؟؟ دوبارہ دجل۔ میں تو ہر لمحہ کہتا

ہوں کہ تمہارے اندر سے دجل نکال دیں تو تمہاری موت واقع ہو جائے گی۔

جعفر صادق: آپ کی مرضی ہے جس قول کو چاہیں اعتراف سمجھ لیں چاہے صحیح روایت ایک بھی نہ ہو، اور جس قول کو چاہیں تردید سمجھ لیں چاہے اوپر تین صحیح روایات کیوں نہ ہوں۔

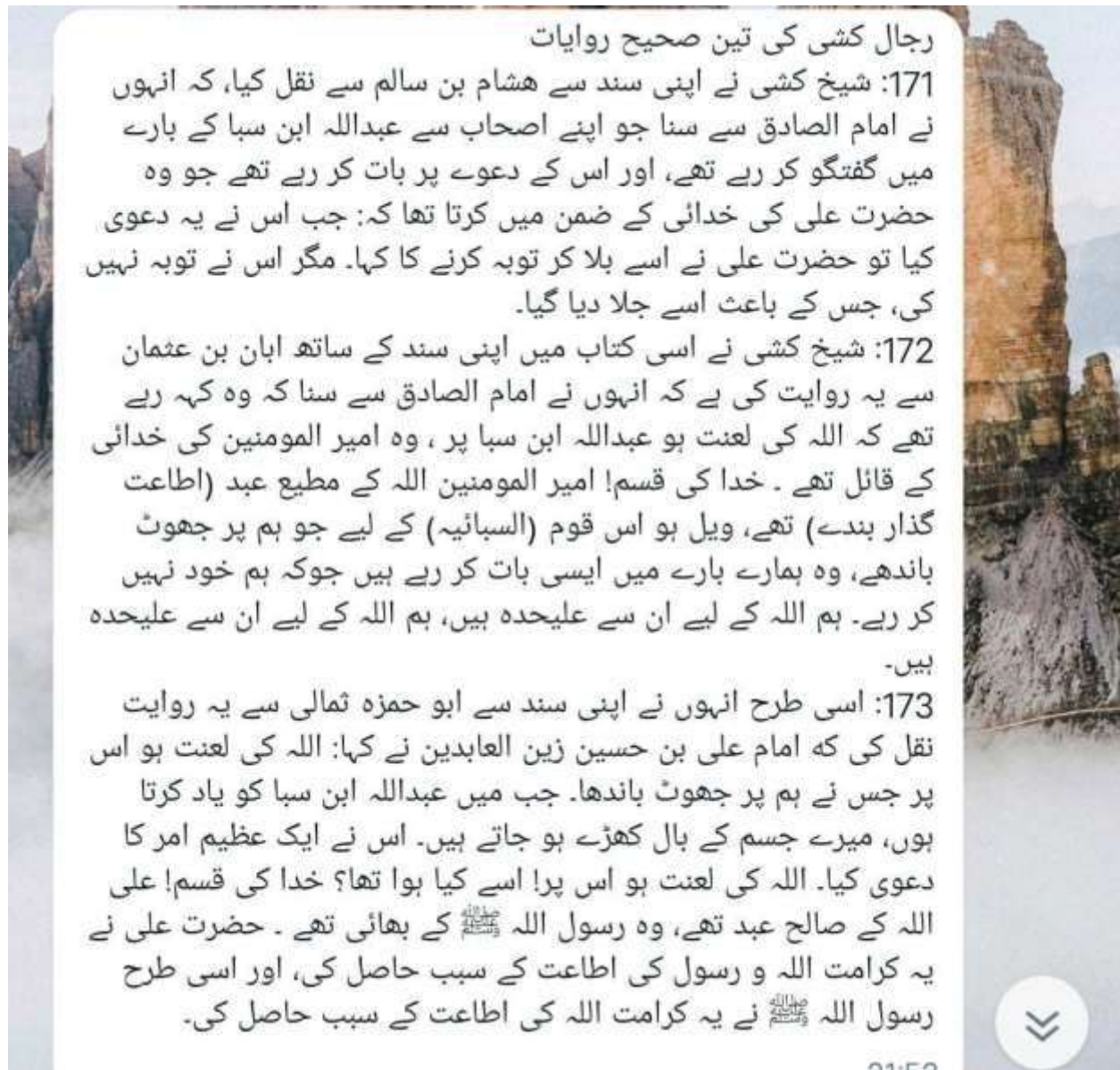
واہ رے شیعہ، تیری مت ہی نرالی



دکھائیں۔۔ سید خوئی کی وہ عبارت۔۔ اہل علم اصحاب سیدنا علی کا متقدمین شیعہ علماء کو پتہ ہی نہ تھا کہ وہ بے خبر لا علم جاہل جھوٹے بندے تھے۔۔ خوا مخواہ انہیں اہل علم کہہ کر ابن سبا کی تفصیل ہی بیان کر دی۔ سبحان اللہ

شیعہ مناظر رانا سعید شیعہ تین جید متقدمین علماء کے اقوال کی تردید دکھانے سے بھی فرار!!

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: چلیں پھر ان انہی صحیح روایات میں خلافت، امامت، وصایت، برأت اور رجعت کا ذکر دکھا دو۔ دوبارہ دجل و فریب۔



جعفر صادق: میری خیانت تو ثابت ہی نہیں کر سکے۔ اپنے اسکین سے بھی بھاگ رہے ہو۔ بڑے ظالم ہو!

رانا محمد سعید شیعہ: کچھ اصحاب علی سے لاعلمی کی بنیاد پر وہ جاہل اور جھوٹے ہو گئے تو جنہوں نے عثمان کے قاتل صحابہ

کو قرار دیا وہ تو لعنتی اور مردود ہوں گے نا
- کیا خیال ہے۔

جعفر صادق: اہل سنت کے تینوں علماء
نے قاتلین عثمان کے متعلق صحیح
روایات بیان نہیں کیں۔ یہ ہے اصل
فرق۔

آپ کو سمجھ نہیں آئے گا، زیادہ ذہن پر
زور نہ دیں، پہلے ہی دھکا اسٹارٹ ہے۔
دلائل میں موجود ان تین صحیح روایات
اور استدلال پر گفتگو ہو چکی ہے، مزید
شوق ہے تو آخری ٹرن موجود ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: ان میں دکھانا وہ پانچ
عقائد، دوبارہ دجل۔ بعض کی حکایت کو
اعتراف کہنا تمہاری خیانت تھی۔

جعفر صادق: میں نے عقائد ثابت

کئے یا نہیں، یہ معاملہ ختم شد۔ اب اللہ کا واسطہ ہے۔ آپ اپنے عقائد ثابت کریں۔ بلکہ قسم بھی کھا چکے ہو۔

(اہل تشیع کے خلاف دلائل ہوں تو شیعوں کو سب اصول یاد آ جاتے ہیں، جب اہل سنت پر کوئی اعتراض

ہو تو شیعہ تمام اصول بھول جاتے ہیں!)

رانا محمد سعید شیعہ: یہاں کہاں ہیں صحیح روایات۔ اور اگر سنی علماء نے صحیح روایات بیان نہیں کیں تو وہ زیادہ بڑے لعنتی ٹھہرے کہ انہوں نے صحابہ کو بلا تحقیق ہی عثمان کا قاتل متعارف کروادیا۔

اب دکھاتا ہوں کہ کشتی رح کے نقل کرنے کو جو تم نے کشتی کا قول کہا وہ بھی خیانت تھی۔

جعفر صادق: اچھا دکھاؤ۔

رانا محمد سعید شیعہ: تمہاری

خیانتیں تو عیاں کر لی جائیں جو تم نے دلائل کے نام پر دجل اور مکاری کا مظاہرہ کیا ہے وہ تو دیکھ لو پہلے۔

جعفر صادق: پھر خیانت، ثابت

کریں، عبارت تو دکھا دی، چارٹ میں درست لکھا ہے۔ خیانت کہاں کی ہے؟

آپ نے کہا خیانت، تو بس خیانت ثابت ہو گئی۔ پتہ نہیں کہاں سے نمونے اُٹھ کے آجاتے ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: کشتی نے جہاں اپنا قول دیا، وہاں کتاب کے کاتب شیخ طوسی نے واضح طور پر تصریح کی ہے کہ یہ کشتی رح کا کہنا ہے، جبکہ جو باتیں منقول ہیں، انہیں ویسے ہی لکھا گیا جیسے کشتی رح نے نقل کیا تھا۔ اس کا ثبوت رجال کشتی سے پیش خدمت ہے۔



رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: چارٹ میں خیانت ہی تو ہے۔ ثابت بھی کر دی گئی لیکن تم کیوں مانو گے۔

جعفر صادق: اب مجھے طوسی کی بات بھی سمجھانا پڑے گی۔ ظالم

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: مکاری چھوڑ دو خود بخود سمجھ جاؤ گے دجال۔

جعفر صادق: اس نسخے میں ہے اصل خیانت۔ کیا کشی اور نو بختی وغیرہ نے صرف بعض کہہ کر قول بیان کیا ہے؟ اللہ

کو حاضر ناظر سمجھ کر جواب دیں۔

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: بالکل

کشی رح نے بعض کا قول ہی نقل کیا

ہے اور یہی لکھا ہے۔ میں تو ہر

جواب اللہ کو حاضر ناظر جان کر ہی

دیتا ہوں البتہ تم کافی عرصے سے

شیطان کی اطاعت میں ہو۔

جعفر صادق: بعض، یا بعض اہل

علم؟

کیا بعض اور بعض اہل علم میں کوئی

فرق ہے یا ایک ہی بات ہے؟

جس روایت میں اہل علم کا ذکر ہو

وہ ضعیف ہی ہوگی؟ میری خیانت دکھانے کے چکر میں اپنے علماء کی خیانتیں دکھا دی ہیں۔

۱۳۶
ذکر بیوراسب و عو الزندھاق
العلماء ، وكانت تتحركان تحت ثوبه إذا جاع كما يتحرك العضو من الإنسان عند
النهابة بالجوع والغضب. ومن الناس من يقول: كان ذلك حنيناً ، وقد ذكرنا
ما روي عن الشعبي في ذلك ، والله أعلم بحقيقته وصحته (١: ١٩٨).

٣١١ - وذكر بعض أهل العلم بأنساب الفرس وأموهم: أن الناس لم يزالوا
من بيوراسب هذا في جهل شديد ، حتى إذا أراد الله إعادته وثب به رجل من
العامية من أهل أصبهان يقال له: كابي ، بسبب اثنين كانا له أخلهما رجل
بيوراسب بسبب الحنين اللتين كانتا على منكبيه. وقيل: إنه لما بلغ الجزع من
كابي هذا على ولده أخذ عضاً كانت بيده ، فعلق بأطرافها جراباً كان معه ، ثم
نصب ذلك العلم ، ودعا الناس إلى مجاهدة بيوراسب ومحاربه ، فأسرع إلى
إجابته خلق كثير ، لما كانوا فيه معه من البلاء وفنون الخوار ، فلما غلب كابي
تغافل الناس بذلك العلم ، فغلبوا أمره ، وزادوا فيه حتى صار عند ملوك العجم
علمهم الأكبر الذي يتركون به ، وسموه يزفلس كابياني ، فكانوا لا يسيرون إلا في
الأمر العظام ، ولا يرفع إلا لأولاد الملوك إذا وشهروا في الأمور العظام.

وكان من خبر كابي: أنه شخص من أصبهان بمن تبعه والتفت إليه في طريقه ،
فلما قرب من الضحاك وأشرف عليه ، قذف في قلب الضحاك منه الرعب ،
فهرب من منزله ، وحلّى مكانه ، وانفتح للأعاجم فيه ما أرادوا ، فاجتمعوا إلى
كابي وتناظروا ، فأعلمهم كابي أنه لا يتعرض للملك ، لأنه ليس من أهله ،
وأمرهم أن يملكوا بعض ولد جهم ، لأنه ابن الملك الأكبر أو شقيق بن فروك
الذي رسم الملك ، وسبق إلى القيام به ، وكان أفريدون بن اثنيان مستخفياً في
بعض التواحي من الضحاك ، فوافى كابي ومن كان معه ، فاستبشر القوم
بموافاته ، وذلك أنه كان مرشحاً للملك يرواية كانت لهم في ذلك ، فملكوه ،
وصار كابي والوجه لأفريدون أعواناً على أمره ، فلما ملك وأحكم ما احتاج إليه
من أمر الملك ، واحتوى على منازل الضحاك ، أتبعه فأمره بذيابوند في
جبالها (١: ١٩٨/١٩٩).

(١) ضعف
(٢) ضعف

صَعِيفٌ
ذَلِكَ الطَّبَرِيُّ

فَضْلُ الْكَلْبِ

وَأَخْبَرَنَا الْقَلْبُ

الْإِمَامُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الطَّبَرِيِّ

(١٩٨ - ١٩٩)

بِإِذْنِ دَارِ الْكِتَابِ وَالْعِلْمِ
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الطَّبَرِيِّ

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الطَّبَرِيِّ

المجلد السادس

ذَلِكَ الطَّبَرِيُّ

بِإِذْنِ دَارِ الْكِتَابِ وَالْعِلْمِ

اس نسخے میں اکشی کے الفاظ
حذف کئے گئے ہیں،

تاکہ کسی کو علم ہی نہ ہو کہ یہ قول
آخر کس عالم کا ہے اور اس نے
کس ذریعے سے بیان کیا
ہے۔۔ اس حقیقت کو چھپانے کا
مقصد یہ ہے کہ قاری اس روایت
کو مجہول سمجھ کر اعتبار ہی نہ
کرے!

وذكر بعض أن عبداً بن سبأ كان يهودياً فأسلم ووالى علياً عليه السلام، وكان يقول وهو على يهوديته في يوشع بن نون وصي موسى بالفلو، فقال في إسلامه بعد وفاء رسول الله ﷺ في علي عليه السلام مثل ذلك، وكان أول من شهر بالقول بفرض إمامة علي وأظهر البراءة من أعدائه وكاشف مخالفيه وكثرهم، فمن هاهنا قال من خالف الشيعة: أصل التشيع والرفض مأخوذ من اليهودية.

الَّذِينَ ادْعُوا الرُّبُوبِيَّةَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام

١٧٨١

أَخْبَارُ وَأَحْوَالُ
الرِّجَالِ
لِلْهَافِظِ
إِبْنِ كَيْيَمٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بِإِسْتِزْنِ
مَجْلِسِ
إِسْلَامِيَّةٍ
مَدِينَةِ
الْمَدِينَةِ
الْمَكِّيَّةِ
الْمَكِّيَّةِ
الْمَكِّيَّةِ

[۴۸] عبد اللہ بن سبا ۳۲۱

الحسین علیہ السلام: «لعن الله من كذب علينا، إني ذكرت عبد الله بن سبا فقامت كلُّ شعرة في جسدي، لقد ادَّعىُ أمراً عظيماً، ما له لعنه الله؟ كان عليّ علیہ السلام والله عبداً لله صالحاً، أخو رسول الله، ما نال الكرامة من الله إلا بطاعته لله ولرسوله، وما نال رسول الله ﷺ الكرامة من الله إلا بطاعته لله ^(۱)».

[۵ - (۱۷۴)] وبهذا الإسناد، عن محمد بن خالد الطيالسي، عن ابن أبي نجران، عن عبد الله، قال: قال أبو عبد الله علیہ السلام ^(۲): «إنا أهل بيت صدِّقون ^(۳) لا نخلو من كذاب يكذب علينا، ويسقط صدقنا بكذبه علينا عند الناس، كان رسول الله ﷺ أصدق الناس لهجةً وأصدق البرية كلها، وكان مسيلمه يكذب عليه. وكان أمير المؤمنين علیہ السلام أصدق من برأ الله بعد رسول الله، وكان الذي يكذب عليه ويعمل في تكذيب صدقه ويفتري على الله الكذب عبد الله بن سبا».

الكشي ^(۴): وذكر بعض أهل العلم أنَّ عبد الله بن سبا كان يهودياً



[۵ - (۱۷۴)] بهذا الإسناد، محمد بن خالد

[عبد الرحمن]: [ثقة - النجاشي]، عبد الله

والشيخ).

(۱) في (م): إلا بطاعته.

(۲) هذه الرواية ستذكر في تسلسل (۵۵۶) مفصلة، وفيه

عبد الله علیہ السلام: «إنا أهل بيت صادقون».

(۳) في (ب) و(د): إنا أهل بيت صدق مصدقون.

(۴) غير موجودة في (م).

۳۲۴

تعلیقہ اختیار معرفۃ الرجال ج ۲

۱۷۲ - حدثني محمد بن قولويه ، قال : حدثني سعد بن عبد الله ، قال: حدثنا يعقوب بن يزيد ومحمد بن عيسى، عن علي بن مهزيار، عن فضالة بن أيوب الأزدي عن أبان بن عثمان ، قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لعن الله عبد الله بن سبا أنه ادعى الربوبية في أمير المؤمنين عليه السلام وكان والله أمير المؤمنين عليه السلام عبد الله طائعاً ، الويل لمن كذب علينا وأن قوماً يقولون فينا ما لا نقوله في أنفسنا ، نبرأ إلى الله منهم نبرأ إلى الله منهم .

۱۷۳ - وبهذا الاسناد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير . وأحمد بن محمد بن عيسى ، عن أبيه والحسين بن سعيد ، عن ابن أبي عمير عن هشام بن سالم ، عن أبي حمزة الثمالي ، قال ، قال علي بن الحسين عليه السلام لعن الله من كذب علينا ، اني ذكرت عبد الله بن سبا فقامت كل شعرة في جسدي ، لقد ادعى أمراً عظيماً ماله لعنة الله ، كان علي عليه السلام الله عبداً لله صالحاً ، أخو رسول الله ، ما نال الكرامة من الله الا بطاعته لله الا بطاعته لله .

۱۷۴ - وبهذا الاسناد عن عبد الله ، قال ، قال أبو عبد الله عليه السلام : علينا ويسقط صدقنا بكذبه علينا وأصدق البرية كلها ، وكان مسيلمة وكان أمير المؤمنين عليه السلام أو

عليه ويعمل في تكذيب صدقه ويسرى على الله الاسناد عبد الله بن سبا .

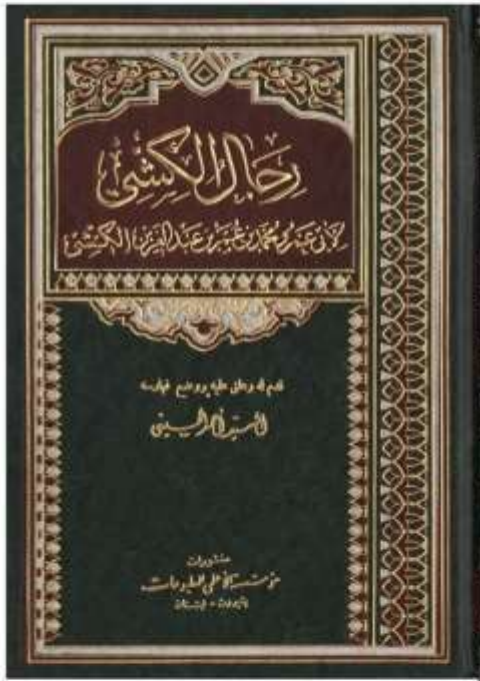
الكشي وذكر بعض أهل العلم أن عبد الله بن سبا كان يهودياً فأسلم ووالى علياً عليه السلام ، وكان يقول وهو على يهوديته في يوشع بن نون وصي موسى بالقلو ، فقال في اسلامه بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في علي عليه السلام مثل ذلك . وكان أول من شهر بالقول بفرض امامة علي وأظهر البرائة من أعدائه وكاشف مخالفيه وكفرهم ، فمن ههنا قال من خالف الشيعة أصل التشيع والرفض مأخوذ من اليهودية .

عبد اللہ بن سبا

۸۵

فی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فقال: - إنه لما ادعى ذلك فيه استتابه أمير المؤمنين علیہ السلام فأبى أن يتوب فأحرقه بالنار.

حدثني محمد بن قولويه قال: حدثني سعد بن عبد الله قال: حدثنا يعقوب ابن يزيد ومحمد بن عيسى عن علي بن مهزيار عن فضالة بن أيوب الأزدي عن أبان بن عثمان قال: سمعت أبا عبد الله علیہ السلام يقول: لعن الله عبد الله بن سبا إنه ادعى الربوبية في أمير المؤمنين علیہ السلام، وكان والله أمير المؤمنين علیہ السلام، عبداً لله طائعاً، الويل لمن كذب علينا، وإن قوماً يقولون فيما لا نقوله في أنفسنا، نبرأ إلى الله منهم، نبرأ إلى الله منهم.



وبهذا الإسناد عن يعقوب بن يزيد عن عيسى عن أبيه والحسين بن سعيد عن ابن أبي حمزة الثمالي قال: قال علي بن الحسين (صلو علینا إني ذكرت عبد الله بن سبا فقامت كل شعرة ماله لعنه الله، كان علي علیہ السلام، والله عبداً لله صالحاً الله إلا بطاعته لله ولرسوله، وما نال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وبهذا الإسناد: عن محمد بن خالد الطيالسي عن ابن سنان قال: قال أبو عبد الله علیہ السلام : إنا أهل الكذب علينا ويسقط صدقنا بكذبه علينا عند الناس لهجة وأصدق البرية كلها وكان مسيلماً علیہ السلام أصدق من برأ الله بعد رسول الله وكان الكذب صدقه ويفتري على الله الكذب عبد الله بن سبا

الكاشي: وذكر بعض أهل العلم أن عبد الله بن سبا كان يهودياً فأسلم ووالى علياً علیہ السلام. وكان يقول وهو على يهوديته في يوشع بن نون وصي موسى بالغلو فقال في إسلامه بعد وفاة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم في علي علیہ السلام مثل ذلك. وكان أول من أشهر القول بفرض إمامة علي وأظهر البراءة من أعدائه وكاشف مخالفيه وكفرهم، فمن هنا قال من خالف الشيعة إن أصل التشيع والرفض مأخوذ من اليهودية.



(١٦) في (أ)؛ راجع بخاصة:
(١٧) هذه الرواية مستندة في الأصل (٩٩٦) مفصلة، وغير
عبد الله (٩٩٨) (٩) أعل بيت صادفون؛
(١٨) في (أ)؛ و(د)؛ إن أعل بيت حننل مصنفون؛
(١٩) غير موجودة في (أ)؛

الكثير، وذكر بعض أهل العلم أن عبد الله بن مسعود كان يهودياً فأسلم، وقال
عليه السلام: «وكان يقول وهو على يهوديته في يروح بن تون وصي موسى يقولون
في إسلامه بعد وفاة رسول الله ﷺ في علي عليه السلام مثل ذلك. وكان أول من أهدى
أقول بقرن إسلامه علي وأظهر الترامة من أعدائه وكألف مخالفيه وكثرهم، فمن
قال من خلف الشيعة أن أصل التشيع والزلفى مأخوذ من اليهودية.

شیخ طوسی نے الکشی کا قول ہی بیان کیا ہے۔ بعد میں آنے والے خیانت کاروں نے حقائق چھپانے کی کوششیں کی ہیں۔

وكانوا من غير القول عرضة لانتهاك علي وأظهر الشراقة من أصداله واكتشف
مستألفه واقرهم الحسن عبيد الله من مخالف التبعة أصل التلويح والرفض وأخبرهم
الطهرية

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: دوسری بات۔ نقل کرتے ہوئے سند کی بجائے بعض اہل علم کہہ دینا اور کوئی سند نادینا بذات خود اس قول کے ناقابل حجت ہونے کی نشانی ہے جب تک اس قول کی کوئی سند ثابت نہ ہو۔

علماء کی کوئی خیانت نہیں ہے۔ لفظوں کی معمولی اونچ نیچ کی بات کریں گے تو ابھی کئی مثالیں پیش کر دوں گا آپ کے گھر سے۔ اور ان میں تو روایت کے الفاظ ہی پورے پورے اڑا دیئے گئے ہیں۔ بہر حال ابھی موضوع ہے۔ عبداللہ ابن سبا کے عقائد کا کسی صحیح سند سے ثابت ہونا۔ کوئی صحیح روایت، کوئی ایک صحیح روایت۔

جعفر صادق: یعنی جو نقل کرے وہ خود اہل علم بھی ہو ثقہ بھی ہو متقدمین میں سے ہو، اس زمانے کے قریب تر ہو پھر بھی اس کی بات رد ہو جائے گی۔۔۔ وہ اہل علم کسی صورت نہیں ہو سکتے۔ اپنا یہ استدلال کسی ایک عالم سے دکھادیں۔

شیعہ علماء کی طرف سے * بعض اہل علم من اصحاب علی کو مختصر کرتے کرتے صرف بعض تک آجانا ایمانداری ہے؟
رانا محمد سعید شیعہ: جب سند ہی نہیں قول ہی بلا سند ہے تو بات ختم۔ مقطوع اور مرسل کی اصطلاح بھی اب کیا میں پڑھاؤں آپ کو؟؟؟ اول ماخذ میں اصحاب علی نہیں ہے

جعفر صادق: یہ معمولی اونچ نیچ ہے۔ بڑے ظالم ہو۔ ضمیر ملامت نہیں کرتا۔

رانا محمد سعید شیعہ: اول ماخذ وہی ہے اشعری فقی کی کتاب۔ اس سے پیچھے یہ قول نہیں ملتا۔

جعفر صادق: کس کے قول کی سند، تینوں علماء نے اپنی کتب میں خود لکھا ہے۔ تینوں علماء اور تینوں کتب کا سرے سے انکار کر دیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: ضمیر کی بات تم تو ناہی کرو۔ تمہارے اندر ضمیر ہوتا تو ایک بلا سند قول پر دعویٰ کرتے، وہ بھی دوسرے فریق کے عقائد کی بنیاد کا۔

جعفر صادق: تینوں علماء کا دور قریب تر ہے۔ تینوں کے اپنے ذرائع تھے۔ ظاہر ہے تینوں اہل علم میں اٹھتے بیٹھتے تھے۔
رانا محمد سعید شیعہ: کیوں سرے سے انکار کیوں کر دیں؟؟؟؟ کیا تم نے ابن حجر، ابن اثیر اور ابن عبد البر کا انکار کر دیا تھا؟؟؟؟ جب عثمان کے قاتلوں میں انہوں نے صحابہ کو بطور قاتل متعارف کروایا تھا۔ ابھی تو بہت کچھ باقی ہے تم ابھی سے بوندل گئے ہو۔

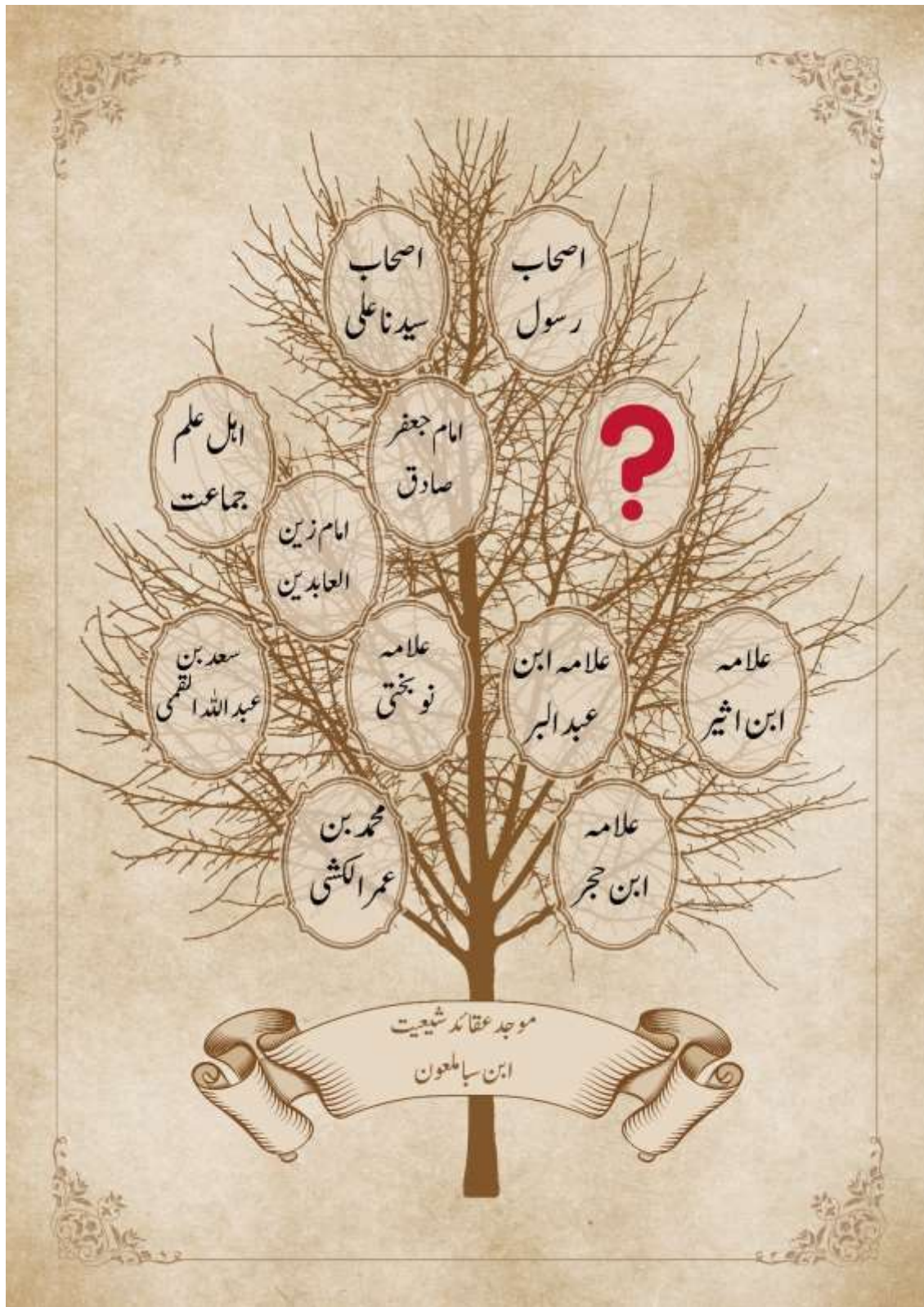
جعفر صادق: کیا جس عالم نے اپنی کتاب میں جو اپنی باتیں لکھی ہوں۔ اس کی سند دیکھی جاتی ہے۔؟

رانا محمد سعید شیعہ: وہی ذرائع نامعلوم ہیں اسلئے یہ قول ساقط ہے محترم۔ سند ہی تو مانگ رہا ہوں۔ **بعض اہل علم من** اصحاب علی سے لیکر کشتی تک یا اشعری تک یا نو بختی تک۔ وہ پیش کیوں نہیں کر رہے وہاں سند کی طرف جاتے موت کیوں پڑتی ہے۔

جعفر صادق: اس عالم کے قول کی سند مانگ رہے ہو جس نے وہ کتاب خود لکھی ہے۔ بہتر ہے پوری کتاب ہی مسترد کر دو۔ اس میں ہر قول کی سند تو ہوگی نہیں۔۔ بس رہے نام اللہ کا۔
 بقول آپ کے اور آج کے شیعوں کے۔۔۔

بعض دراصل نامعلوم ذرائع تھے!! جبکہ ان متقدمین تینوں ثقہ عالم بے چارے اس حقیقت سے بے خبر تھے!!!
 تینوں نے ان نامعلوم ذرائع کو اہل علم کہہ دیا۔۔۔ بھلا وہ تینوں ثقہ کیسے ہو گئے؟

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: یہی خیانت ہے۔ منگھڑت اصول بناتے ہو۔ نامعلوم ذرائع بلکہ بغیر ہی ذرائع کے جنہوں نے صحابہ کو عثمان کا قاتل قرار دے دیا وہ ثقہ کیسے رہ گئے۔ تمہاری مکاریوں کو مسترد کر رہا ہوں یہ سب سے بہتر ہے۔



جعفر صادق: سند تینوں علماء کے پاس ہوگی تبھی تو لکھا ہے۔ اہل علم من اصحاب علی لکھنا فضول ہے تو بھائی میرے ایسے علماء ہی فضول ہو جاتے ہیں۔ تین صحیح روایات پڑھیں۔ پھر نیچے انہوں نے تفصیل اہل علم کے حوالے سے بیان کی ہے۔ یا وہ خود اہل علم نہیں رہے، یا وہ تفصیل درست ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: جس کی سند ہوگی اور قابل احتجاج ہوگی، وہی قبول ہو گا یہ تو عام قاعدہ ہے دجال کے چیلے!

جعفر صادق: کیا نامعلوم ذرائع کو اہل علم کہنے والے ثقہ ہو سکتے ہیں؟ کوئی مکاری؟ میں نے اپنی طرف سے *اہل

علم من اصحاب علی * کتاب میں شامل کر دیا ہے؟

رانا محمد سعید شیعہ: تین صحیح روایات سے کون انکار کر رہا ہے وہ روایات دعوے کے مطابق ہی نہیں ہیں۔

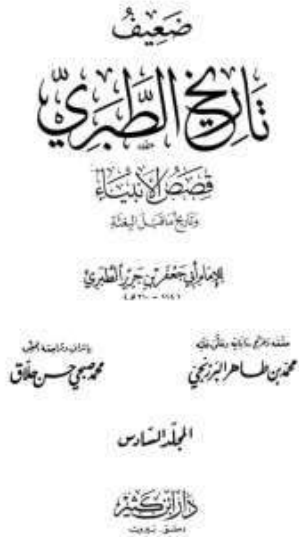
جعفر صادق: اس کا دو ٹوک جواب مطلوب

ہے۔ نامعلوم ذرائع کو اہل علم کہنے والے ثقہ ہو سکتے ہیں؟

رانا محمد سعید شیعہ: جیسے بغیر ذرائع کے اصحاب رسول کو عثمان کا قاتل قرار دینے والے ثقہ ہو گئے اور جیسے طبری ثقہ ہو گیا۔

جعفر صادق: کیا اہل سنت علماء نے صحیح روایات کے پس منظر میں صحابہ کو قاتلین عثمان کہا ہے۔ یا انہوں نے باوثوق ذرائع (اہل علم) کے حوالے سے صحابہ کو قاتلین عثمان قرار دیا ہے؟ انہوں نے تو تاریخی روایات نقل کی ہیں۔

آپ نے جواب کہاں دیا ہے۔ دوبارہ لکھیں۔ * نامعلوم ذرائع کو اہل علم کہنے والے ثقہ ہو سکتے ہیں؟



رانا محمد سعید شیعہ: قریشی ہمت کرو کوئی ایک صحیح روایت پیش کرو جس میں ابن سبا کا عقائد وہ ہوں جو دعویٰ میں ہیں۔
جعفر صادق: لفظوں سے کھیتے رہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: بتایا جیسے صحابہ کو بغیر ذرائع کے عثمان کے قاتل کہہ کر متعارف کروانے والے ثقہ ہو گئے، جواب دیا تو لفظوں سے کھیلنا ہو گیا۔

جعفر صادق: ہمت آپ کریں، میرے دلائل موجود ہیں۔ چلیں یہی بتادیں کہ آپ نے میرے رد میں کس شیعہ عالم کا قول پیش کیا ہے؟

رانا محمد سعید شیعہ: تم نے اصولوں کے مطابق دی کون سی دلیل ہے پہلے اس کی تو نشان دہی کرو۔
جعفر صادق: لفظ دکھا دیتے ہو۔ ثابت کیا کر رہے ہو۔ لکھتے بھی نہیں ہو۔

رانا محمد سعید شیعہ: اور جن علماء سے تم نے ابن سبا کو یہاں متعارف کروایا خود انہی سے تمہارا رد موجود ہے۔ پیش بھی کیا گیا۔ تم سمجھنے سے قاصر ہو تو میں کیا کروں۔

جعفر صادق: اگر کوئی دلیل اصولوں کے مطابق نہیں دی تو آپ اصولوں کے مطابق رد کیوں نہیں کر پارہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: کوئی دلیل ہو تو رد کروں نا، دجال کے چیلے، کسی دلیل کی نشاندہی تو کرو، ہمت کرو۔

جعفر صادق: چارٹ بنا کر دکھا چکا ہوں، اصول مناظرہ کے اصول تک دکھا چکا، حتیٰ کہ سائل کو کس طرح رد کرنا ہے وہ بھی دکھا چکا ہوں۔

رانا محمد سعید شیعہ: لیکن صحیح روایت میں ابن سبا کے عقائد نہیں دکھاسکے جو دعویٰ میں مذکور ہیں۔ اصل چیز دکھانے سے کب تک بھاگو گے۔ طئے شدہ شرائط پر رہتے ہوئے کوئی دلیل پیش تو کرو کوئی ایک صحیح روایت جس میں **ابن سبا** کی زبان سے خلافت، وصایت، امامت، برأت اور رجعت ثابت ہو۔

شرائط برائے مکالمہ ابن سبا ملعون موجد عقائد شیعیت یا افسانہ

- 1 مقدمات کی توہین اور ذاتیات پر حملے کرنے والے کی شکست تصور کی جائے گی۔
- 2 گفتگو دو ٹوک اور ٹودی پوائنٹ کی جائے گی۔ جب تک ایک نکتہ کلیئر نہ ہو جائے دوسرے نکتے کو زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔
- 3 گفتگو سے پہلے دونوں مناظرین عبداللہ ابن سبا کے متعلق اپنے اپنے مسلک کا نظریہ واضح الفاظ میں بیان کریں گے۔
- 4 فریقین صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت قائم کریں گے۔ دلائل کا رد بھی صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے کیا جائے گا۔
- 5 دلائل کا رد اسی درجہ کی روایات سے کرنے کی اجازت ہوگی۔ ذاتی رائے سے دلائل کا رد ممنوع ہوگا۔
- 6 دوران گفتگو کسی نکتہ پر کسی فریق کو مزید تحقیق درکار ہوئی تو وقت طلب کر سکتا ہے۔ ایک دن یا زیادہ سے زیادہ دو دن وقفے کے بعد دوبارہ اسی نکتے سے گفتگو کا آغاز کیا جائے گا۔
- 7 دوران گفتگو فریقین کو پہلے تحقیقی رد اس کے بعد الزامی رد کرنے کی اجازت ہوگی۔
- 8 گفتگو تحریری اور ون ٹو ون کی جائے گی اور ایک ٹرن میں تین جواب اور تین کتب کے حوالے بمعہ ٹائٹل اور اصل عبارات کے اسکلینز بھیجنے کی اجازت ہوگی۔
- 9 کاپی پیسٹ ممنوع ہوگا، غیر ضروری جوابات اور موضوع سے باہر گفتگو کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- 10 ٹرن ختم ہونے پر فریق ختم یا انتہی لکھے گا تاکہ دوسرا فریق جوابات شروع کرے۔

ابن سبا ملعون موجد عقائد شیعیت یا افسانہ

دعوی اہل سنت

شیعہ اثنا عشریہ کے بعض اہم عقائد سیدنا علی خلیفہ بلا فصل، وصی رسول اللہ، عقیدہ امامت، خلفائے ثلاثہ سمیت 99.99 فیصد صحابہ کرام پر الزام بازی اور تبرہ۔ (معاذ اللہ) اور عقیدہ رجعت (نبی اور ائمہ اہل بیت کی زندہ ہو کر دوبارہ دنیا میں واپسی) ان سب عقائد کا موجد عبد اللہ ابن سبا یہودی ملعون ہے۔

دلائل عقلی

دلائل نقلی

1 کوئی بھی نو مسلم یکایک اسلام قبول کر کے حضرت علی کی خدائی اور اپنی نبوت کا دعوی نہیں کر سکتا جب تک ہم خیال جماعت کا ساتھ نہ ہو!

1 عبد اللہ ابن سبا قبول اسلام کے بعد حضرت علی کے اصحاب میں شامل ہو گیا تھا۔ (تین اہم شیعہ اسماء الرجال)

2 ابن سبا شاطر دماغ اور یہودی عالم اسلام قبول کر کے حضرت علی کی خدائی کا دعوی اور دعوی نبوت کر کے خود کو موت کے حوالے کیوں کرے گا؟۔ کیونکہ اسلام قبول کرنے کا کوئی خاص مقصد حاصل ہی نہیں ہوتا!

2 عبد اللہ ابن سبا اور ساتھیوں نے حضرت علی کے سامنے خدائی کا دعوی اور ابن سبا کی طرف سے دعوی نبوت۔ (اہل تشیع کی تین صحیح روایات)

3 مختصر وقت میں مسلمانوں کو مشرکانہ عقائد منوانا ممکن نہیں ہے۔ ابن سبا نے محبت اہل بیت کا فائدہ اٹھا کر پہلے یہ پانچ عقائد بتا کر ہم خیال گروہ تیار کیا اس کے بعد دعوی نبوت اور حضرت علی کی خدائی کا دعوی کر دیا!

3 تین ثقہ معتبر ترین شیعہ علماء نے حضرت علی کے اصحاب کو اہل علم کہتے ہوئے یہ اعتراف کیا ہے کہ پانچوں شیعہ عقائد کی شروعات کا ذمہ دار ابن سبا تھا۔

جعفر صادق: یہ ہیں میرے دلائل۔ شرائط میں شرط نمبر 4 دیکھیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: ذاتی دلائل!

جعفر صادق: میرا خیال ہے، اب آپ یہی باتیں بار بار دہراتے رہیں گے۔

رانا محمد سعید شیعہ: کرونا پیش کوئی صحیح روایت، تو تم روایت پیش کر دو

جعفر صادق: اپنے عقائد ثابت کر سکتے ہیں یا معاف کر دوں؟ ممبرز تک حقائق پہنچ چکے ہیں۔ مزید دلائل اور اسکیمنز پی ڈی ایف میں شامل کر دوں گا۔ ان شاء اللہ

آئندہ کسی شیعہ میں جرأت نہیں ہوگی کہ ابن سبا پر کسی سنی سے بحث کرے گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: جب تمہارے دعویٰ پر کوئی دلیل ہی نہیں ہے تو آگے کیسے بڑھیں۔ یا تو اقرار کر لو کہ * ایسی کوئی

صحیح روایت ہے ہی نہیں جس میں ابن سبا سے وہ پانچ عقائد ثابت ہوں جن کا آپ نے دعویٰ کیا ہے *

پہلے تم تو جرأت کرو کوئی صحیح روایت پیش کرنے کی جس میں ابن سبا کے وہ عقائد ہوں جن کا تم نے دعویٰ کیا ہے

جعفر صادق: بس ہنسنا آتا ہے۔ میرا آخری ٹرن اوپر موجود ہے۔ بھاگے کیوں ہو؟ کم از کم جواب طلب نکات کا ہی جواب دے دیں۔ میری جرأت تو اوپر دلائل کی صورت میں سب کے سامنے موجود ہے۔ آخری ٹرن کے بعد آپ خود ٹائیں ٹائیں فش ہو چکے ہیں

رانا محمد سعید شیعہ: حضرات قریشی صاحب کی حالت چیک کریں، موصوف کے پاس اپنے دعویٰ کی دلیل میں کوئی ایک

بھی * صحیح روایت موجود نہیں کہ جس سے یہ ابن سبا سے وہ پانچ عقائد دکھائے جن کا اس نے دعویٰ کیا ہے *

جعفر صادق: آپ نے کہہ دیا، سب مان لیں گے، بس خوش۔ اب عقائد ثابت کریں گے یا گفتگو اختتام پذیر کی جائے؟

رانا محمد سعید شیعہ: قریشی تمہاری حالت قابل رحم بھی نہیں، کیونکہ تم بنیادی طور پر ایک مکار اور دجل و فریب کے

عادی ہو۔

رانا محمد سعید شیعہ: نہیں نہیں سب تب مانیں گے جب تم وہ صحیح روایت پیش کرو گے جس میں ابن سبا کے وہ عقائد ہوں جن کا تم نے دعویٰ کیا ہے۔

جعفر صادق: چلیں خوش رہیں۔ ایڈمنز اور ممبرز دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے انہیں دفاع کا پورا پورا موقعہ دیا۔ میرے آخری ٹرن کے اس نے جواب نہیں دئے۔ ون ٹون گفتگو میں بھی ایک بات کہتا رہا کہ **ابن سبا کی زبان سے ثابت کرو** تو مانوں گا!!، نہ کوئی صحیح روایت پیش کر سکا، نہ کوئی شیعہ عالم کا قول اپنی تائید میں دکھاسکا، ذاتی تاویلات سے فیصلے کرتا رہا اور اپنے ہی علماء کا انکار کرتا رہا۔
آخری فیصلہ ممبرز پر چھوڑتا ہوں۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

گفتگو ختم کرنے کا اعلان۔۔ شیعہ مناظر کی سسکیاں!

حجت تمام کرتے ہوئے رانا سعید شیعہ کو ایک اور موقعہ بھی دیا گیا!!

رانا محمد سعید شیعہ: کوئی ایک صحیح روایت؟ بھاگ کیوں رہے ہیں۔ ابھی تو گفتگو کا دوسرا مرحلہ باقی ہے۔

جعفر صادق: گفتگو ختم، ایڈمنز اعلان فرمادیں۔ گروپ اوپن کر سکتے ہیں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔

جاہل سے بھاگنے میں ہی عافیت ہے۔

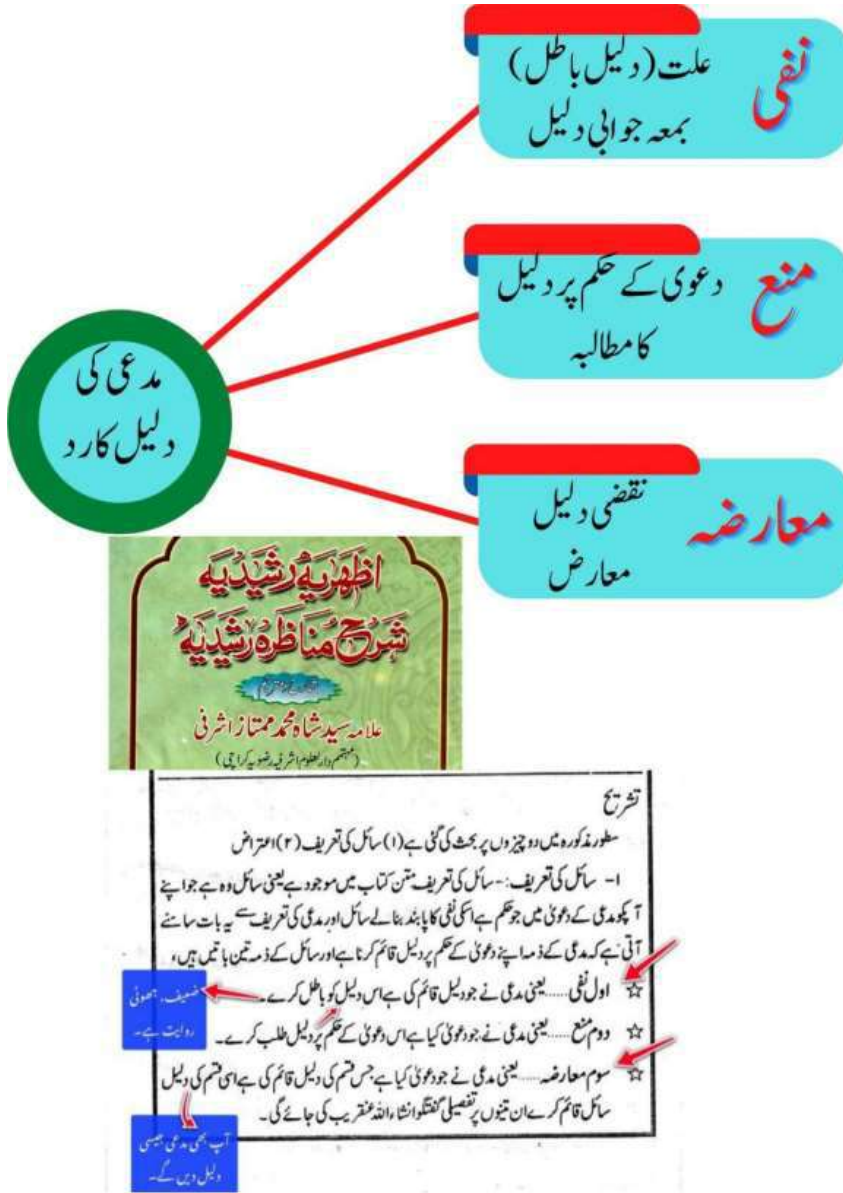
رانا محمد سعید شیعہ: یکطرفہ ختم؟؟؟؟ اگر میں جاہل ہوں تو وہ صحیح روایت عالم صاحب آپ پیش کر دیں نا جس میں آپ کے دعویٰ کے مطابق وہ پانچ عقائد ابن سبا کے ہوں جن کا آپ نے دعویٰ کیا ہے۔

جعفر صادق: مطلب آپ میرے آخری ٹرن کا جواب دینا چاہتے ہیں؟

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: میری طرف سے گفتگو ختم نہیں ہے۔

جعفر صادق: پھر میرے اشکالات کے جواب شروع کر سکتے ہیں۔ علمی جواب، ذاتی تاویلات قبول نہیں کروں گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: میں آپ سے وہ صحیح روایت چاہتا ہوں، جس میں ابن سبا سے وہ پانچ عقائد ثابت ہوں جن کا آپ نے دعویٰ کیا ہے۔



جعفر صادق: وقت چاہئے تو بتائیں۔ چلیں ایک اور موقعہ دیتا ہوں۔ میں اہم دلائل دے چکا ہوں۔ ان کا علمی رد لائیں، اصول مناظرہ کے مطابق۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ کی خیانتوں پر بات نا ہو، صحیح روایت کا مطالبہ نا ہو، آپ کے مکرو فریب کا نشانہ ہی نا ہو، بس وہ ہو جو آپ کی خواہش ہے۔ رکیں اسی اصول مناظرہ اسکین پر بات کرتے ہیں۔ اب بھاگیئے گا نہیں۔

جعفر صادق: چاہے دعویٰ کیسا بھی ہو۔۔۔ فریق مخالف کو رد کرنا ہے تو اصول مناظرہ کے مطابق کر سکتا ہے۔

مدعی کے دعویٰ سے ہٹ کر نیا مطالبہ کرنا شکست کی علامت ہوتی ہے۔!

رانا محمد سعید شیعہ: جی جی کرتا ہوں رکیں نا، اسی پر تو بات کر رہا ہوں، آپ ہی اس سے بھاگ رہے ہیں۔

جعفر صادق: میرا دعویٰ، دلائل، استدلال۔۔۔ سب موجود۔۔۔ آخری ٹرن سے شروع کرنا ہے اور علمی رد کرنا ہے۔

جتنا چاہیں وقت دے سکتا ہوں۔ آخری ٹرن موجود ہے۔ جوابات شروع کریں۔

شرائط برائے مکالمہ
ابن سبا ملعون موجد عقائد شیعیت یا افسانہ

- 1 مقدسات کی توہین اور ذاتیات پر حملہ کرنے والے کی کھٹ تصویر کی جائے گی۔
- 2 گفتگو دو ٹوک اور ٹوٹی پوٹ کی جائے گی۔ جب تک ایک کلمہ بھیتر نہ ہو جائے دوسرے کلمے کو زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔
- 3 گفتگو سے پہلے دونوں مناظرین عبداللہ ابن سبا کے متعلق اپنے اپنے مسلک کا نظریہ واضح الفاظ میں بیان کریں گے۔
- 4 فریقین صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت قائم کریں گے۔ دلائل کا رد بھی صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے کیا جائے گا۔
- 5 دلائل کا رد ای درجہ کی روایات سے کرنے کی اجازت ہوگی۔ ذاتی رائے سے دلائل کا رد ممنوع ہوگا۔
- 6 دوران گفتگو کسی کلمہ پر کسی فریق کو مزید تحقیق درکار ہوئی تو وقت طلب کر سکتا ہے۔ ایک دن یا زیادہ سے زیادہ دن وقفے کے بعد دوبارہ اسی کلمے سے گفتگو کا آغاز کیا جائے گا۔
- 7 دوران گفتگو فریقین کو پہلے حقیقی رد اس کے بعد الزامی رد کرنے کی اجازت ہوگی۔
- 8 گفتگو تحریری اور دن و نون کی جائے گی اور ایک ٹرن میں تین جواب اور تین سب کے حوالے بعد ٹائیکل اور اصل عبارات کے اسکرین شپ کی اجازت ہوگی۔
- 9 کا پی پیٹ ممنوع ہوگا، غیر ضروری جوابات اور موضوع سے باہر گفتگو کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- 10 ٹرن ختم ہونے پر فریق ختم یا اتنی کلمے کا تاکہ دوسرا فریق جوابات شروع کرے۔

علمی رد، شرائط کے مطابق، ہمت کریں۔۔۔ ہنسنا آتا ہے، گرمی بھی بہت چڑھ جاتی ہے۔ علمی رد لائیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: یہ شرائط آپ کی ہی ہیں نا؟؟

جعفر صادق: آپ تو اپنے عقائد اپنی کتب سے ثابت نہ کر سکے!

رانا محمد سعید شیعہ: یہ شرائط آپ کی ہی ہیں نا؟ آپ کہہ دیں آپ کے پاس شرائط کے مطابق صحیح روایت نہیں ہے۔ خدا کی قسم اسی وقت میں اپنے عقائد پر دلائل شروع کر دوں گا۔

جعفر صادق: آخری ٹرن، علمی رد کریں۔ میں نے شرائط کی خلاف

ورزی اور اصول مناظرہ کی خلاف ورزی اگر کی ہے تو اسکرین شاٹ لیں دیگر نقلی و عقلی دلائل لائیں۔

اپنی کہانیاں مجلس میں سنایا کریں وہاں آپ کی واہ واہ ہوگی، یہاں علمی رد کرنا ہوتا ہے۔۔۔ اگر سچے ہیں تو میرا رد کر دیں دلائل سے۔ کتنا وقت چاہئے، مجھے بتائیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: میں کہہ رہا ہوں کہ شرائط کے مطابق کوئی ایک صحیح روایت اپنے دعویٰ کی دلیل میں جو آپ نے پیش کی ہو؟ تو اسکی نشاندہی کریں۔

جعفر صادق: بالفرض میرے دلائل، دعویٰ اور شرائط سے الگ ہیں تو یہ آپ کے کہنے سے مان لیں؟

دلیل سے بات کریں، جو آپ کہیں گے وہ حجت نہیں ہو جائے گا۔ یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ بس مان لیں، دلیل دیں کس طرح میرے دلائل دعویٰ کے مطابق نہیں ہیں۔ وقت طلب کریں لیکن جب بھی آئیں، مدلل گفتگو کرنی ہوگی۔ مجلس نہیں پڑھنی۔

رانا محمد سعید شیعہ: نہیں نہیں میں نہیں کہہ رہا۔ میں تو کہہ رہا ہوں اس صحیح روایت کی نشاندہی کر دیں جو آپ نے شرائط کے مطابق اپنے دعویٰ کی دلیل میں پیش کی ہو۔ اتنی سی بات ہے۔ صرف ایک صحیح روایت۔

جعفر صادق: آخری ٹرن موجود ہے، جواب تو آپ کو دینے ہوں گے ورنہ تسلیم کر لیں کہ آپ میرے دلائل کا رد نہیں کر سکتے۔

رانا محمد سعید شیعہ: دلیل ہے کونسی، شرائط کے مطابق اس دلیل کی نشاندہی تو کریں نا بھئی۔

جعفر صادق: دلیل نہیں ہے تو اسی پر دلیل دیکر رد کرنا ہوتا ہے میری جان۔ یہ تو بہت آسان ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ اقرار کرتے ہیں کہ آپ شرائط کے مطابق دعویٰ پر دلیل نہیں دے سکے۔

جعفر صادق: آپ دعویٰ اور کوئی بھی دلیل دیں میں ابھی سمجھا دیتا ہوں۔

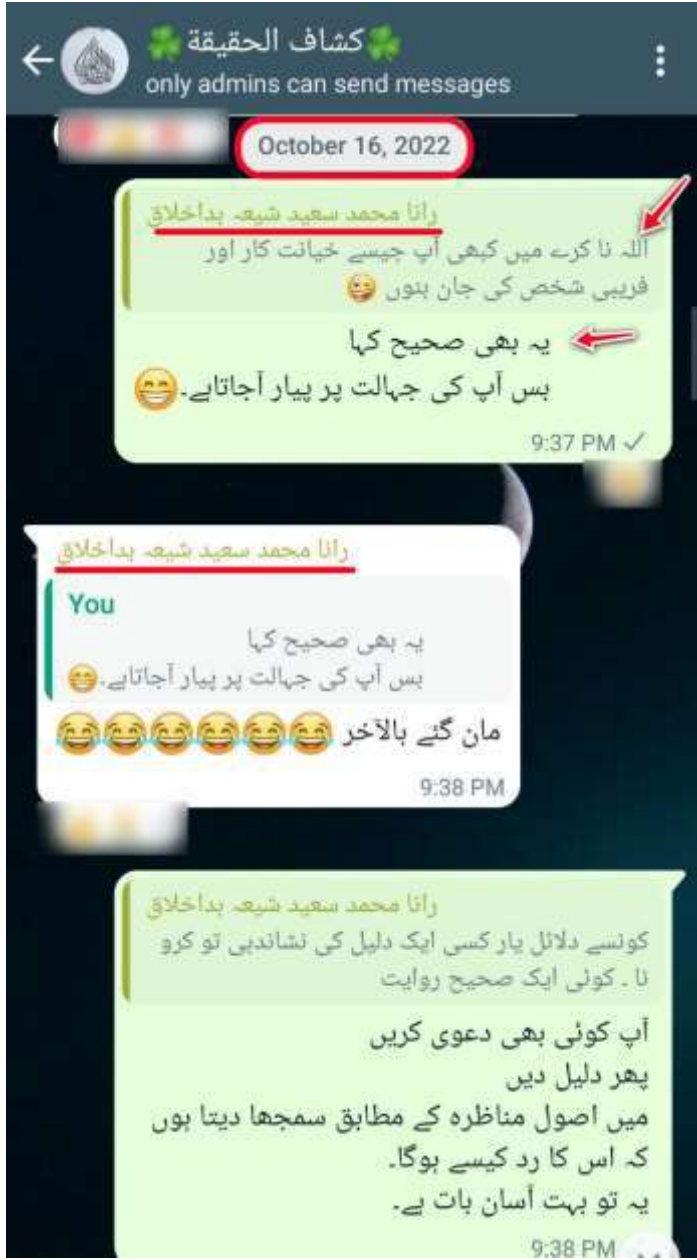
رانا محمد سعید شیعہ: اللہ نا کرے میں کبھی آپ جیسے خیانت کار اور فریبی شخص کی جان بنوں۔

جعفر صادق: میں نے دلائل کے ساتھ دعویٰ ثابت کر دیا ہے۔ کس دنیا میں رہتے ہیں سرکار، نیچے زمین پر آئیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: کونسے دلائل یا کسی ایک دلیل کی نشاندہی تو کرونا۔ کوئی ایک صحیح روایت؟

جعفر صادق: یہ بھی صحیح کہا، بس آپ کی جہالت پر پیار آجاتا ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: مان گئے بالآخر --



جعفر صادق: آپ کوئی بھی دعویٰ کریں، پھر دلیل دیں، میں اصول مناظرہ کے مطابق سمجھا دیتا ہوں کہ اس کا رد کیسے ہوگا۔ یہ تو بہت آسان بات ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: شرائط کے مطابق اپنے دعویٰ پر آپ کوئی دلیل دیں۔

جعفر صادق: بالکل مان گیا کہ آپ میری جان نہیں ہو۔ دیکھ لیا کریں کہ کس بات کا جواب دیا ہے۔ اس لئے کہہ رہا ہوں، نیچے زمین پر آئیں سرکار، اگر دعویٰ پر کوئی دلیل نہیں دے سکا تو اصول مناظرہ سے رد کرنا کوئی مشکل نہیں ہے، آپ کر دیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: اچھا چلو چھوڑو سب باتیں اور اپنے دعویٰ پر شرائط کے مطابق کوئی ایک صحیح روایت پیش کرو جس میں ابن سبا کا عقیدہ خلافت، امامت، وصایت، تبر آ اور رجعت مذکور ہو۔

جعفر صادق: چلیں میں آپ کو پورا ایک ہفتہ دیتا

ہوں۔ اپنے کسی بھی عالم بلکہ ایران سے ہی میرے دلائل کا علمی رد لیکر آئیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپ مان لیں کہ آپ نہیں دے سکے پھر آگے، لوجی دلیل بھی نہیں ہے شرائط کے مطابق اور دعویٰ ایران تک۔ علمی دلیل تو دیں نا۔ شرائط کے مطابق

جعفر صادق: اوپر تمام دلائل موجود ہیں۔ آپ شاید اصول مناظرہ سے لاعلم ہیں۔ کسی بھی شیعہ عالم سے مدد لیں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک ہفتے کے بعد مکمل علمی رد لائیے گا۔ اس عالم کو مکمل گفتگو بھیج دیجئے گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: حاجی صاحب پہلے اصول اور شرائط کے مطابق کوئی دلیل تو دو۔ دنیا جہان کی باتیں کرتے ہو مگر وہ صحیح روایت پیش نہیں کرتے جو تمہاری دلیل ہے، کون سے تین دلائل۔ نشاندہی کرو۔ کشی کی تین روایات؟

جعفر صادق: اگلے اتوار کو میرے آخری ٹرن سے گفتگو شروع کریں گے۔ شروعات آپ کریں گے۔

1: میرے اشکالات کا رد کرنا ہو گا۔

2: نقلی و عقلی دلائل کا علمی و عقلی رد کرنا ہو گا۔

3: میرے استدلال کو باطل کرنا ہو گا۔

4: آخر میں وہی پانچ عقائد صحیح شیعہ روایات سے ثابت کر کے حجت تمام کر دیجئے گا۔

بس خوش! ظالم، ایسے میسیجز تو مجھے پر سنل میں آتے ہیں، موضوع کیا ہے، دلائل کونسے ہیں وغیرہ وغیرہ

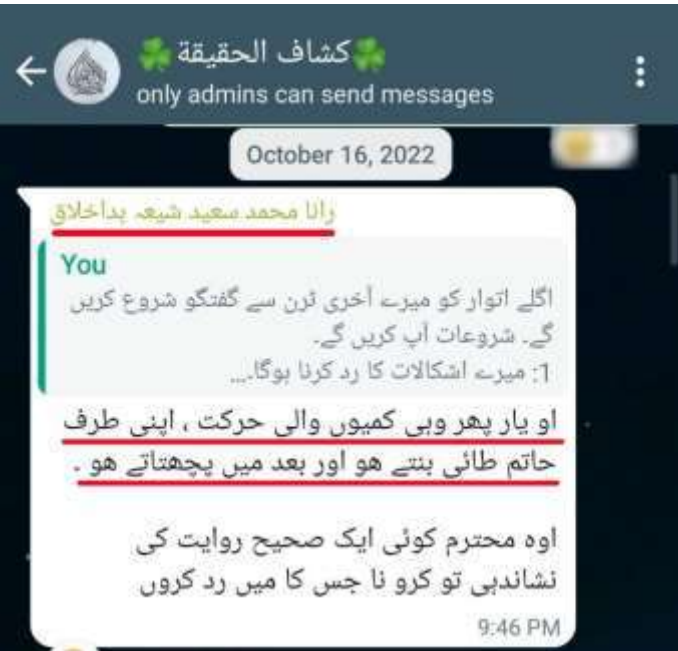
آپ کو موضوع کا تو پتہ ہے نہ؟

شیعہ سے نیکی کرنا شیعہ مناظر رانا سعید کی نظر میں
کیوں والی حرکت ہے!!

رانا محمد سعید شیعہ: او یار پھر وہی کیوں والی حرکت، اپنی

طرف سے حاتم طائی بنتے ہو اور بعد میں پچھتاتے ہو۔ اوہ

محترم کوئی ایک صحیح روایت کی نشاندہی تو کرونا جس کا میں رد کروں۔



جعفر صادق: ایڈمنز گروپ اوپن کر سکتے ہیں۔

✍ میں نے شیعہ مناظر کو ایک ہفتے کی مہلت دی ہے۔ اگلے ہفتے یہ ثابت کرے گا کہ میرے دلائل دعویٰ کے مطابق کن اصولوں کے مطابق درست نہیں ہیں۔ نقلی دلائل، عقلی دلائل اور اعترافات وغیرہ کا علمی رد لے کر آئے گا۔

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق: وہ اس لئے کہ آپ شرائط کے مطابق موضوع پر کوئی دلیل نہیں دے رہے نا۔ مشرق سے چلے اور مغرب تک جو دل میں آیا کہہ دیا آپ نے۔ لوگ تو پوچھیں گے کہ بھائی کون ہو، کہاں سے آئے ہو، چاہتے کیا ہو؟ اور گفتگو ختم کرنے کا یکطرفہ اعلان نا منظور ہے۔

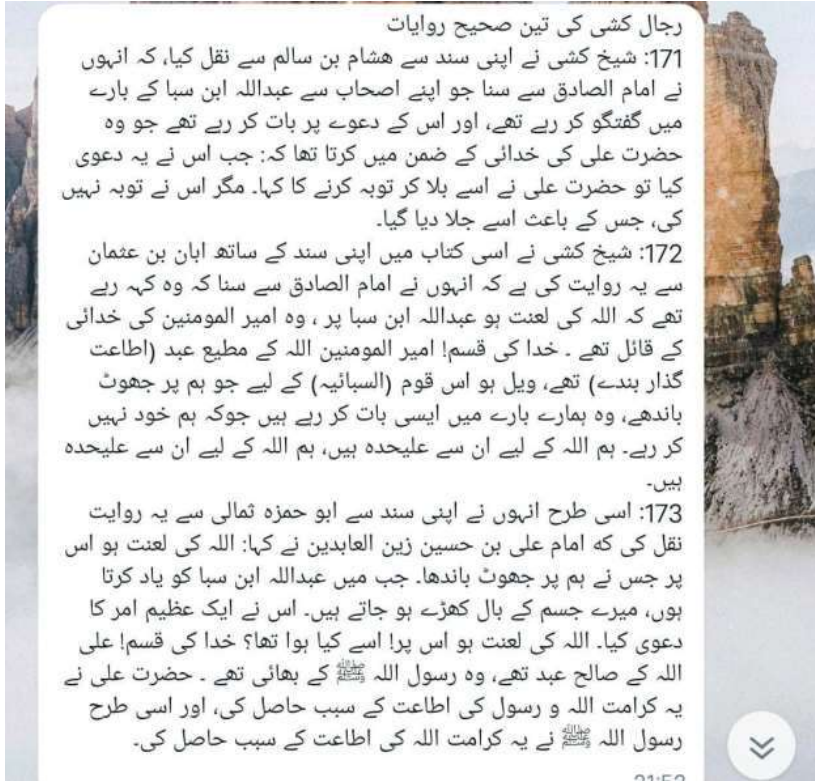
جعفر صادق: میرے نزدیک یہ آپ کی ذاتی رائے ہے کہ دلائل نہیں دئے گئے۔ علمی رد اس طرح نہیں ہوتا۔ میرے دلائل کا رد دلائل سے کریں۔

گفتگو ختم نہ کی جائے تو پھر کیا کروں، آپ بتائیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: چلیں آسانی کرتے ہوئے پوچھتا ہوں۔

جعفر صادق: آخری ٹرن سے ابھی جواب دیں گے؟

رانا محمد سعید شیعہ: صبر محترم صبر۔ پوائنٹ ٹو پوائنٹ۔



جعفر صادق: چلیں اب سے آپ کا ٹرن شروع ہے۔ میرے آخری ٹرن سے جوابات شروع کریں۔ شاباش

جعفر صادق: پوائنٹ ٹو پوائنٹ بھی آخری ٹرن سے۔ میں پہلے مسیح کو ٹیگ کرتا ہوں جہاں سے آپ کو جواب دینے ہیں۔

رانا محمد سعید شیعہ: آپکا انحصار ہے کشتی کی تین روایات اور پھر اشعری مقلد، نو بختی اور کشتی کا نقل کردہ بلا سند قول۔

درست؟ صبر کریں ناہربات آپ کی مرضی کی نہیں مانی جاسکتی۔ یہ تین روایات ہیں آپ کے دعویٰ کی دلیل؟؟؟؟؟؟

شیعہ رانا سعید آخری ٹرن سے فرار!! آخری ٹرن کے جوابات دینے سے صاف انکار!

شیعہ مناظر رانا سعید نے کہا کہ آپ کی مرضی نہیں مانی جاسکتی!!!! قارئین کو باور کرا رہا ہے کہ پوری گفتگو میں سُنی مناظر کی باتیں مانی جاتی رہی ہیں!!



آخری ٹرن کے جوابات دینے سے
صاف انکار!

جعفر صادق: یہاں سے علمی رد شروع کرنا ہے۔ میرے دلائل عین مسلمہ اصولوں کے مطابق ہیں۔ آپ کو علمی

انداز سے رد کر کے بتانا ہے کہ آخر کس طرح
میرے دلائل اصولوں کے مطابق نہیں
ہیں۔

یہاں سے شروع کرنا ہے۔

رانا محمد سعید شیعہ: پوائنٹ ٹو پوائنٹ چلنا
ہے۔ کروں شروع؟؟

جواب دیں نا حضور۔ بات پوائنٹ ٹو پوائنٹ
ہوگی۔ تین تین سو میسج سینڈ کر کے نہیں۔

جب بھی فارغ ہوں، وقت دیں میں حاضر
ہوں۔ صرف ایک پوائنٹ کو لے کر ایک
میسج میں کروں گا اور ایک آپ اور میسج بھی لمبا
نہیں مناسب، چند سطروں کا۔

جعفر صادق: جواب دیکر ختم ضرور لکھیں
تاکہ ہر نکتے کا جواب دیتا جاؤں۔ دوسری
بات۔ اگر آپ کم جواب دیں گے تو مجھے بھی
کم جواب ہی دینے پڑیں گے۔



رانا محمد سعید شیعہ: میں نے کہا نا کہ ایک میسج آپ کا اور ایک میرا، صرف ایک۔ ختم لکھنے کی ضرورت نہیں۔

جعفر صادق: ایک میسج ہی کیوں نہ ہو۔ ختم لکھیں گے تو جواب دوں گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: ضد نا کیا کریں، اچھی چیز نہیں ہے، کیا یہ تین روایات آپ کے دعویٰ کی دلیل ہیں؟

جعفر صادق: ختم؟

رانا محمد سعید شیعہ: نہیں ہوتے آپ ابھی ختم سرکار، بُرائی کا دورانیہ بہت طویل ہوتا ہے۔ چھوڑ دیں ختم ختم کی رٹ، ہاں ختم کرنی ہے تو اپنے اندر سے مکاری، فریب، جھوٹ، تعصب، خیانت اور دجل کو ختم کریں۔ اللہ کو بھی منہ دکھانا ہے یہ بغض تعصب کسی کام نہیں آئے گا۔

ختم کی رٹ چھوڑ دیں ﷺ ایک میسج آپ کا اور ایک میرا فقط ایک۔

کیا یہ تین روایات آپ کے دعویٰ کی دلیل ہیں؟؟

جعفر صادق: ایک میسج ہی کیوں نہ ہو۔ ختم لکھیں گے تو جواب دوں گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: یعنی پوائنٹ ٹو پوائنٹ چلنے سے بھاگ رہے ہیں۔ کیونکہ اس طرح تو ہر بات کا جواب دینا ہو گا اور موقع پر پکڑ بھی ہو گی، پی ڈی ایف بھی اچھی نہیں بنے گی۔

جعفر صادق: ایک میسج ہی کیوں نہ ہو۔ ختم لکھیں گے تو جواب دوں گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جعفر صادق: ایک میسج ہی کیوں نہ ہو۔ ختم لکھیں گے تو جواب دوں گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: ختم

جعفر صادق: اب وہ نکتہ لکھیں جس کا جواب چاہئے۔ (ختم)

رانا محمد سعید شیعہ: آپ نے دعویٰ کی دلیل میں شرائط کے مطابق جو صحیح روایت پیش کی ہے، جس میں ابن سبا سے * خلافت، وصایت، امامت، برأت اور رجعت * ثابت ہو اس کی نشاندہی کر دیں۔ (ختم)

جعفر صادق: میرا دعویٰ نقلی و عقلی دلائل بمعہ اعترافات شیعہ علماء ثابت کیا گیا ہے۔

1: صحیح روایات سے شروعات اور انجام ابن سبا دکھایا گیا۔

2: عقلی دلائل سے ابن سبا کے کارنامے بیان کئے گئے۔

3: استدلال کو من و عن تین متقدمین شیعہ علماء سے ثابت کیا گیا ہے۔

(ختم)

رانا محمد سعید شیعہ: محترم سوال کے مطابق جواب دیں، سوال کے مطابق جواب دیں۔

آپ نے دعویٰ کی دلیل میں شرائط کے مطابق جو صحیح روایت پیش کی ہے، جس میں **ابن سبا سے * خلافت، وصایت، امامت، برأت اور رجعت * ثابت ہو، اسکی نشاندہی کر دیں۔**

اگر پیش نہیں کی گئی تو لکھ دیں کہ میں نے ایسی کوئی صحیح روایت پیش نہیں کی جس میں **ابن سبا سے وہ پانچ عقائد ثابت ہوں جن پر میرا دعویٰ ہے۔ (ختم)**

جعفر صادق: طے شدہ شرائط میں اس شرط کی نشاندہی کر دیں جس کے مطابق مجھے صرف صحیح روایت سے ابن سبا کو **شیعہ عقائد کا بانی ثابت کرنا تھا۔ (ختم)**

شیعہ مناظر رانا سعید کو شرط 4 آخر تک سمجھ نہیں آئی!!

رانا محمد سعید شیعہ: شرط نمبر 4 سے واضح ہے کہ موضوع کے متعلق صحیح روایت اور اسکی تائید جید عالم سے دکھائی جائے گی۔ (ختم)

جعفر صادق: اب اپنے اس سوال میں ترمیم کریں اور *تائید جید علماء* شامل کر کے سوال پوچھیں۔ (ختم)

رانا محمد سعید شیعہ: پہلے ایک چیز کلیر کر لیتے ہیں۔ کیا آپ کی مراد اس شرط سے یہ ہے کہ صحیح روایت پیش کی جاسکتی ہے، یادو سر آپشن کہ ایسی روایت جس کی تائید کسی جید عالم نے کی ہو وہ روایت، یا پھر پہلے صحیح روایت اور پھر اسی روایت کی جید عالم سے تائید۔ واضح کریں کہ آپ نے یہ شرط کس مفہوم کیساتھ لکھی تھی۔ (ختم)

جعفر صادق: شرائط طے وقت دماغ کہاں پر تھا؟ یہ اشکال پہلے کرنا چاہئے تھا۔ (حالانکہ اسی شرط 4 پر شیعہ مناظر کئی اشکالات گفتگو سے پہلے پوچھ چکے تھے اور کئی وضاحتیں کر کے انہیں تفصیل سے سمجھایا بھی گیا تھا۔) سادہ الفاظ ہیں۔ شرط 4 کم از کم پانچ بار پڑھیں۔ کسی بچے سے پوچھیں۔ سمجھا دے گا۔ (ختم)

رانا محمد سعید شیعہ: آپ اپنا مفہوم واضح کریں ورنہ بچہ بھی پڑھ کر بتا سکتا ہے کہ دعویٰ میں ہمیشہ صحیح روایت ہی ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ جو جید عالم کی تائید کی اضافت اسکا مفہوم بتائیں کہ آپ نے کس چکر میں لکھا تھا۔ واضح کریں اپنا موقف۔ (ختم)

جعفر صادق: شرط 4 میں لکھا ہے کہ *ہم دونوں صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت قائم کریں گے۔* الحمد للہ میں نے شرط 4 کے مطابق *صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام* سے حجت قائم کی ہے۔ صرف صحیح روایات سے حجت قائم کرنے کی شرط طے نہیں کی گئی تھی۔ میں تو شرائط کے مطابق گفتگو کرتا رہا۔

کیا آپ نے اس شرط 4 پر عمل کیا؟

اگر ہاں تو ذرا بتائیں کہ *کس صحیح روایت اور قول عالم سے مجھ پر حجت قائم کی گئی؟* نشانہ ہی کر دیں۔ (ختم)

فیصلہ کن
شرط 4

شیعہ مناظر شرط 4 کو آخر تک سمجھنے سے قاصر!

4

فریقین صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت قائم کریں گے۔
دلائل کا رد بھی صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے کیا جائے گا۔

October 9, 2022 8:56 PM

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق

شرط میں موجود الفاظ کو ہی دوبارہ لکھ دیا چلیں
خیر میں دوبارہ پوچھتا ہوں کہ علماء تائید شدہ
روایت سے آپکی کیا مراد ہے ؟؟؟؟

ایک ہوتی ہے صحیح روایت
سند اور متن
آپ مہری دلیل کو ضعیف کر کے میرا رد کر
سکتے ہیں۔
یا
اگر میرا استدلال اس روایت سے ثابت ہی نہیں
ہوتا تو اس روایت کا درست مفہوم اپنے علماء
سے دکھا کر ثابت کرسکتے ہیں کہ میں نے جو
مفہوم پیش کیا ہے وہ جید شیعہ علماء کے بیان
کئے گئے مفہوم سے مطابقت نہیں رکھتا۔
میں جو استدلال پیش کروں گا اس کی تائید
جید شیعہ علماء سے پیش کروں گا۔ ظاہر آپ
اپنی رائے سے اپنے علماء کے موقف کو ٹھکراتے
کا اختیار نہیں رکھتے۔ آپ کو بھی تائید میں
دوسرے شیعہ علماء کا موقف پیش کرنا ہوگا۔

8:41 PM ✓

یہ تو سادہ سی بات ہے۔ سمجھنا مشکل نہیں
ہے۔

8:42 PM ✓

October 9, 2022

قصہ مختصر کہ صحیح روایت کو ہر طرح سے
کسی بھی عالم کے قول پر مکمل فوقیت حاصل
ہو گی۔ متفق ؟؟؟؟

8:13 PM

ختم 9:14 PM

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق

قصہ مختصر کہ صحیح روایت کو ہر طرح سے کسی
بھی عالم کے قول پر مکمل فوقیت حاصل ہو گی۔
متفق ؟؟؟؟

اگر صحیح روایت اور عالم کے قول میں کوئی
تعارض ہو یا واضح تضاد ہو تو ظاہر ہے
فوقیت صحیح روایت کو دی جائے گی۔
یہ تعارض / تضاد ذاتی رائے سے پیش کرنا
ممنوع ہے کیونکہ شرط 5 میں واضح کیا گیا ہے
کہ دلیل کا رد ذاتی رائے سے پرکڑ نہیں کیا جائے
گا۔
آپ کو وہ تضاد اور تعارض اپنے ہی کسی
دوسرے جید شیعہ عالم سے دکھانا ہوگا۔

9:22 PM ✓

October 9, 2022 8:23 PM ✓

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق

اب وضاحت کے بعد اصولی اور اخلاقی طور پر
قریشی صاحب کو چاہیے کہ شرائط کے عنوان
سے افسانے والی بات ہٹا دیں۔

شرط نمبر 4 میں لکھا ہے کہ جید علماء کرام
کی تائید شدہ روایت سے اور صحیح روایت
سے حجت قائم ہو گی۔ اس پر قریشی صاحب
روشنی ڈالیں کہ علماء کی تائید یافتہ سے آپکی
کیا مراد ہے ؟؟؟؟

8:26 PM

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق

اب وضاحت کے بعد اصولی اور اخلاقی طور پر
قریشی صاحب کو چاہیے کہ شرائط کے عنوان سے
افسانے والی بات ہٹا دیں۔

اس گفتگو میں بحیثیت مدعی میں دلیل میں
صحیح روایات اور اپنے استدلال کو جید
شیعہ علماء کی تائید سے ثابت کروں گا۔
تاکہ یہ ابہام نہ رہے کہ میں شیعہ روایات سے
ذاتی استدلال بیان کر کے مفہوم بدل رہا ہوں۔
شرط 4 کے مطابق آپ بھی میرے استدلال کا
رد ذاتی رائے سے کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ آپ
شیعہ صحیح روایت اور تائید جید شیعہ
علماء سے دفاع کریں گے کہ میں غلط مفہوم
اور استدلال پیش کر رہا ہوں۔

8:35 PM ✓

رانا محمد سعید شیعہ بد اخلاق

You

اس گفتگو میں بحیثیت مدعی میں دلیل میں صحیح
روایات اور اپنے استدلال کو جید شیعہ علماء کی
تائید سے ثابت کروں گا۔

شرط میں موجود الفاظ کو ہی دوبارہ لکھ دیا
چلیں خیر میں دوبارہ پوچھتا ہوں کہ علماء
تائید شدہ یافتہ روایت سے آپکی کیا مراد
ہے ؟؟؟؟؟

8:36 PM

شیعہ مناظر شرط 4 کو آخر تک سمجھنے سے قاصر!

فیصلہ کن شرط 4



فریقین صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت قائم کریں گے۔
دلائل کا رد بھی صحیح روایات اور تائید جید علمائے کرام سے کیا جائے گا۔

4

← كشف الحقيقة
only admins can send messages
October 16, 2022 10:41 PM

والا محمد سعید شیعہ بد اخلاق
اب اپنا مفہوم واضح کریں ورنہ بچہ بھی بڑھ کر
پدا سکتا ہے کہ دعویٰ میں بعید صحیح روایت ہی
ہوتی ہے اور کے ساتھ جو جید عالم کی تائید کی ...
شرط 4 میں لکھا ہے کہ ہم دونوں صحیح
روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت
قائم کریں گے۔
الحمد للہ میں نے شرط 4 کے مطابق صحیح
روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت
قائم کی ہے۔
صرف صحیح روایات سے حجت قائم کرنے کی
شرط طے نہیں کی گئی تھی،
میں تو شرائط کے مطابق گفتگو کرتا رہا۔
کیا آپ نے اس شرط 4 پر عمل کیا؟
اگر ہاں تو ذرا بتائیں کہ کس صحیح روایت اور
قول عالم سے مجھ پر حجت قائم کی گئی؟
نشانہیں کردیں۔
10:47 PM ✓

← كشف الحقيقة
only admins can send messages
October 16, 2022 10:33 PM ✓

والا محمد سعید شیعہ بد اخلاق
پہلے ایک چیز کلیئر کر لیتے ہیں۔
کیا آپکی مراد اس شرط سے یہ ہے کہ
صحیح روایت پیش کی جاسکتی ہے، یا دوسرا
ایشن کہ ایسی روایت جس کی تائید کسی جید
عالم نے کی ہو وہ روایت
یا پھر پہلے صحیح روایت اور پھر اسی روایت
کی جید عالم سے تائید۔
واضح کریں کہ آپ نے یہ شرط کس مفہوم
کیساتھ لکھی تھی۔
10:37 PM

← كشف الحقيقة
only admins can send messages
October 16, 2022

والا محمد سعید شیعہ بد اخلاق
الحمد للہ یہ اللہ کا غضب ہے آپ پر کہ آپ نے آپ تک
مکاری کے سوا کچھ بھی نہیں کیا۔
پہلے جملے درگزر کرتا ہوں
مہری مراد شرط میں صاف لکھی ہوئی ہے
کوئی ابہام نہیں ہے۔
صحیح روایات کے ساتھ جید علمائے کرام کی
تائید
باقی اسناد کا اختلاف وغیرہ دوران گفتگو حل
کیا جاتا ہے۔
شرط 4 کلیئر ہوگئی۔؟
10:55 PM ✓

← كشف الحقيقة
only admins can send messages
October 16, 2022 10:47 PM ✓

والا محمد سعید شیعہ بد اخلاق
You
شرط 4 میں لکھا ہے کہ ہم دونوں صحیح
روایات اور تائید جید علمائے کرام سے حجت قائم
کریں گے۔
الحمد للہ یہ اللہ کا غضب ہے آپ پر کہ آپ نے
آپ تک مکاری کے سوا کچھ بھی نہیں کیا۔
سوال دہراتا ہوں غور سے پڑھو۔
کیا آپکی مراد اس شرط سے یہ ہے کہ
صحیح روایت پیش کی جاسکتی ہے، یا دوسرا
ایشن کہ ایسی روایت جس کی سند میں
اختلاف ہو لیکن تائید کسی جید عالم نے کی ہو
وہ روایت پیش کی جاسکتی ہے۔
یا پھر پہلے صحیح روایت اور پھر اسی روایت
کی جید عالم سے تائید۔
واضح کریں کہ آپ نے یہ شرط کس مفہوم
کیساتھ لکھی تھی۔
10:51 PM

رانا محمد سعید شیعہ: الحمد للہ یہ اللہ کا غضب ہے آپ پر کہ آپ نے اب تک مکاری کے سوا کچھ بھی نہیں کیا۔ سوال دہراتا ہوں غور سے پڑھو۔

کیا آپکی مراد اس شرط سے یہ ہے کہ

صحیح روایت پیش کی جاسکتی ہے، یا دوسرا آپشن کہ ایسی روایت جس کی سند میں اختلاف ہو لیکن تائید کسی جید عالم نے کی ہو وہ روایت پیش جاسکتی ہے۔؟ یا پھر پہلے صحیح روایت اور پھر اسی روایت کی جید عالم سے تائید۔

واضح کریں کہ آپ نے یہ شرط کس مفہوم کے ساتھ لکھی تھی۔ (ختم)

جعفر صادق: پہلے جملے ذاتیات پر حملہ ہیں، انہیں درگزر کرتا ہوں۔

میری مراد شرط میں صاف لکھی ہوئی ہے کوئی ابہام نہیں ہے۔ *صحیح روایات کے ساتھ جید علمائے کرام کی تائید*
باقی اسناد کا اختلاف وغیرہ دوران گفتگو حل کیا جاتا ہے۔ شرط 4 کلیئر ہو گئی۔؟ (ختم)

رانا محمد سعید شیعہ: تو ضروری ہونا پہلے صحیح روایت پیش کی جائے اور اس پر پھر اس مفہوم کی تائید میں عالم کی رائے پیش کی جائے کہ اس روایت پر میری یہ رائے ہے جبکہ محترم یہ ایک لفظی دھوکہ ہے جو آپ نے شرائط لکھتے وقت کیا ہے۔ بظاہر اور اصل واضح شدہ اس شرط کا مفہوم کلیئر ہے کہ دو چیزوں سے استدلال ہو گا۔

نمبر 1  صحیح السند روایت سے

نمبر 2  علماء کی تائید سے

مطلب پہلے منٹ سے ہی چور دروازہ گھسار کھا تھا مکاری کے ساتھ۔

صحیح روایت بذات خود حجت ہوتی ہے اور علماء کی تائید ضمننا ہوتی ہے۔ اصل حیثیت دوران مناظرہ صحیح روایت کی ہوتی ہے اور اگر اس روایت کے مفہوم میں کوئی اختلاف ہو تو روایت کی شرح میں کسی عالم کی تائید پیش کی جاتی ہے۔

ایک بار پھر آپ نے ثابت کیا کہ آپ کے پلے مکاری کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (ختم)

لمبی تقریر شروع؟؟؟؟ شارٹ میسج!

جعفر صادق: لفظی دھوکا کیسے ہو گیا۔

* شیعہ کی تین صحیح روایات * سے ابن سبا کی زندگی کے کچھ واقعات ثابت کئے گئے۔

کچھ واقعات جید علمائے کرام کے قول سے ثابت کئے گئے جو ان تک * اہل علم من اصحاب علی * کے ذریعے سے پہنچے۔

اصحاب علی تک ابن سبا کی حقیقت کیسے پہنچی؟ اسے بھی * تین شیعہ اسماء الرجال * سے ثابت کیا کہ ابن سبا نے قبول اسلام کے بعد اصحاب علی میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔

آپ کی * اصول اربعہ * میں ابن سبا کے متعلق احادیث بھی موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن سبا اصحاب سیدنا علی کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا۔

👉 صرف صحیح روایات ہر معاملے میں حجت ہوتیں تو قرآن و سنت میں عقل کے استعمال کا جواز ہی نہ بتایا جاتا۔ پھر مناظروں میں عقلی دلائل پیش کرنا بھی ممنوع ہوتا۔ اپنے فرقے اثنا عشریہ کو ہی دیکھیں۔ نام تو ثابت کرنے سے رہے آپ تو عقائد بھی صحیح روایات سے ثابت نہیں کر سکتے۔ کھینچ کھانچ کے آپ کو علمائے کرام کی تائید بھی رکھنی پڑے گی۔

(ختم)

رانا محمد سعید شیعہ: جو تین روایات آپ نے پیش کیں، ان میں ابن سبا کے حوالے سے آپ کے دعویٰ کے مطابق

عقیدہ * خلافت، وصایت، امامت، برأت یا رجعت * کا کہیں ذکر ہے؟؟؟

جواب مختصر اور دو ٹوک۔ ان پانچ عقائد کا ذکر ہے۔ یا ان پانچ عقائد کا ذکر نہیں ہے۔ (ختم)

جعفر صادق: * شرط 4 اسی لئے لکھی گئی ہے۔ * اوپر وضاحت سے سمجھا دیا ہے۔

👉 آپ پانچ صحیح روایات سے پانچ عقائد ثابت نہیں کر سکتے اور مجھے کہہ رہے ہیں ابن سبا کے کارناموں کو ایک صحیح روایت سے ثابت کروں۔

یہ ایک غیر منطقی ناجائز فرمائش ہے جو علمی طور پر درست نہیں ہے۔ * اہل علم نے اصول مناظرہ اسی لئے طے کئے ہوئے ہیں کہ ہر مسئلہ ایک ہی انداز سے حل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ * (ختم)

رانا محمد سعید شیعہ: چلیں سوال بدل دیتا ہوں۔ جو تین صحیح روایات آپ نے پیش کی ہیں ان کے متن میں کہیں بھی ان پانچ عقائد * امامت، خلافت، وصایت، برأت اور رجعت * میں سے کسی ایک بھی عقیدے کا ذکر ہے۔
جواب دو ٹوک۔ 👉 جی ہاں ذکر ہے، 👉 نہیں ذکر نہیں ہے۔ (ختم)

رانا سعید شیعہ ون ٹو ون طریقے کے بہانے سے ون سائیڈیڈ گفتگو ہی کرتے رہے، جیسے ہی اہل سنت نے سوالات کا سلسلہ شروع کرنا چاہا!! شیعہ کی بیٹری ڈاؤن!! اور اہل سنت کو دو ٹوک جواب دینے کے بجائے سُنی گروپ میں مہمان بن کر آنے والے کم ظرف نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا اور اہل سنت مناظر کی ایڈمن شپ ہی ختم کر دی!!

جعفر صادق: اب میں پوچھوں گا اور آپ جواب دیں گے۔ بات کلیئر ہو جائے گی۔

شیعہ مناظر رانا محمد سعید اہل سنت سوالات سے فرار



♦ کیا ان تین صحیح روایات میں

بیان کئے گئے واقعات سے یہ سمجھا

جاسکتا ہے کہ ابن سبا نے قبول

اسلام کے بعد اصحاب سیدنا علی میں

شمولیت کی اور یکایک مشرکانہ گروہ

تیار کر لیا جو سیدنا علی کی خدائی کا

دعویدار تھا؟ (ختم)*

رانا محمد سعید شیعہ: اس نے خدائی کا

دعویٰ یکایک کیا یا آہستہ آہستہ یہ

ہمارا موضوع بحث نہیں

ہے۔ موضوع پر رہیں اور اپنے

گمان اپنے پاس رکھیں۔ شرائط کے

مطابق جواب دیجئے کہ

جو تین صحیح روایات آپ نے پیش

کی ہیں ان کے متن میں کہیں بھی

ان پانچ عقاید* امامت، خلافت،

وصایت، برأت اور رجعت* میں سے کسی ایک بھی عقیدے کا ذکر ہے۔ جواب دو ٹوک۔

جواب دو ٹوک۔ جی ہاں ذکر ہے، جی نہیں ذکر نہیں ہے۔ (؟؟)

(غور فرمائیں قارئین! اہل سنت دلائل پیش ہو جانے کے بعد شیعہ مناظر رانا سعید نے جس انداز سے گفتگو کی اور شرط 4 کے مطابق صحیح روایات اور بمعہ تائید جید علماء قبول کرنے کے باوجود ایسا مطالبہ کیوں کیا جو شرائط کے خلاف تھا؟ شیعہ مناظر! واپس ٹوٹ کر گفتگو کے بہانے صرف سوالات پوچھتے رہے تاکہ کوئی ایک نکتہ مل جائے، بس ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل سکے!!)



جعفر صادق: ایک میسج ہی کیوں نہ ہو۔ ختم لکھیں گے تو جواب دوں گا۔

رانا محمد سعید شیعہ: فون بیٹری صرف 6 فیصد۔ بقیہ گفتگو کل یہیں سے۔ آج کافی وقت دیا گیا لیکن آپ نا تو وہ صحیح روایت پیش کر سکے جس میں آپ کے دعوے کے مطابق کسی عقیدہ کا ذکر ہو اور نا ہی آپ کسی سے اصحاب علی ع تک کی سند پیش کر سکے۔ بس فریب کاری سے کشی کے قول کو صرف نقل کر دینا اعتراف قرار دے دیا اور چل نکلے ہیں دجل کے راستے۔

اس جواب کو بھیجتے ہی رانا سعید شیعہ نے اپنی خباثت کا اعلیٰ مظاہرہ کرتے ہوئے فریق مخالف سنی مناظر کی گروپ ایڈمن شپ ختم کر دی!!!

پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی!

رانا سعید شیعہ اور آج کے
تمام شیعہ علماء کی جدید
تحقیق

سعد بن عبداللہ القمی، الکشی اور نو بختی
ثقفہ متقدمین علماء نے مجہول لوگوں کو
اہل علم کہہ دیا ہے! وہ اہل علم ہرگز نہیں
تھے!

فریقین صحیح روایات اور تائید جیدہ علمائے کرام سے حجت قائم کریں گے۔
دلائل کا رد بھی صحیح روایات اور تائید جیدہ علمائے کرام سے کیا جائے گا۔

دلائل کا رد اسی درجہ کی روایات سے کرنے کی اجازت ہوگی۔ ذاتی رائے
سے دلائل کا رد ممنوع ہوگا۔

4

5

عبدالحمید بلوچ: رانا صاحب آپ نے ممتاز قریشی کو ایڈمن شپ سے کیوں ہٹایا۔؟ یکطرفہ میسج کرتے رہے اور ممتاز قریشی کو جوابات دینے کا موقع بھی گوارا نہیں کیا۔

 بس یہ عمل آپ کی کم ظرفی کی علامت ہے۔

لہذا اسی گفتگو کو یہی ختم کیا جاتا ہے۔ آج شام گروپ اوپن کیا جائے گا۔

*  اگر فریقین باہمی رضامندی سے گفتگو کرنے میں راضی ہیں تو مجھے ضرور آگاہ کریں۔ صرف ایک دن کا موقع فراہم کیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر آج شام گروپ اوپن کیا جائے گا۔* (چند گھنٹوں بعد) دونوں فریق کی جانب سے گفتگو کرنے پر کوئی خاطر خواہ میسج ابھی تک نہیں کیا گیا۔ گروپ ممبران کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ تبصرے کے لئے آج شام بعد نماز مغرب گروپ اوپن کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

رانا سعید شیعہ فطرت سے مجبور! پرانی روش برقرار!

اپنی مرضی سے جب چاہوں گا گفتگو کروں گا، جب چاہوں گا مخالف کے ٹرن میں مداخلت کروں گا اور جب چاہوں گا شرائط کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کروں گا۔۔۔ جتنے چاہے جوابات دوں، شرائط صرف مخالف پر لاگو ہوں گی!! اور اگر موڈ ہوا تو مخالف کو ایڈمن شپ سے ہٹانے کا حق بھی رکھتا ہوں!!

رانا محمد سعید شیعہ: میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ شرائط کے مطابق کوئی ایک صحیح روایت دعویٰ کی دلیل میں پیش نہیں کر سکے اور یکطرفہ گفتگو ختم کرنے کا اعلان کروادیا جبکہ صبح اٹھتے ہی میں نے ایڈمن کو کہا کہ گفتگو جاری رہے گی میری طرف سے، مگر ایڈمن نے گروپ میں جھوٹ بولا کہ اس سے فریقین میں سے کسی نے رابطہ نہیں کیا۔ اور یہ جھوٹ بھی قریشی صاحب نے بلوایا۔

عبدالحمید بلوچ: میں نے پرسنل میں آپ کو اسکا جواب دیا ہے۔ بار بار اس کا جواب دینے کا ٹھیکہ میں نے نہیں اٹھایا۔

(رانا سعید شیعہ کو کس کے ٹرن میں اور کیوں ہٹایا گیا۔ مکمل ثبوت اوپر موجود ہیں۔ یاد رہے کہ شیعہ کے ٹرن میں ان کو ہرگز نہیں ہٹایا گیا تھا، اور کیوں ہٹایا گیا تھا وہ بھی قارئین کو علم ہے۔ سب سے اہم بات رانا سعید شیعہ کو اہل سنت مناظر نے ہرگز نہیں ہٹایا تھا بلکہ بعد میں ایڈمن سے گزارش کی گئی تھی کہ جیسے ہی شیعہ کا ٹرن آئے تو دوبارہ انہیں ایڈمن بنادیا جائے تاکہ شیعیت کا دفاع کر سکے! غلط اقدام کر کے بھی معصوم بننا کوئی شیعہ سے سیکھے!!)



وائس آپ گروپ پر ممبرز کے تبصرے

عبدالحمید بلوچ: مناظرے کے متعلق مہذب الفاظ میں تمام ممبرز اپنی اپنی رائے دینے کا حق استعمال کر سکتے ہیں۔

✋ شیعہ سنی کے مقدسات کا توہین کرنا ممنوع ہے۔

✋ صرف کئے گئے مناظرہ پر تبصرہ کریں الگ سے اپنی نئی بحث شروع مت کریں۔

✋ گالم گلوچ اور بد اخلاقی کرنے والے کو ریمو کر دیا جائے گا۔ چاہے وہ اہلسنت سے ہو یا اہل تشیع سے ہو۔

تبصرے کے لئے گروپ ایک گھنٹے تک اوپن رہے گا۔ (اگر زیادہ تر ممبرز آف لائن ہوئے تو وقت بڑھانے پر غور کیا جائے گا۔)

محمد رضا بھوجانی: ایک صحیح حدیث نہیں لاسکا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ابن سبا معلون شیعہ عقائد کا بانی ہے، باتیں کڑوروں کی دکان پکوڑوں کی۔

تاشفین ملک: شیعہ مناظر نے جو رولاڈا لے رکھا مجھول روات کا تو سب سے پہلے تو شیعہ کے ہاں مجھول روایات بھی قابل قبول ہیں کیونکہ 700 ہجری تک شیعہ کو علم رجال کا ہوش ہی نہیں آیا اور پھر شیعہ کے ہاں آئمہ کا صحابی چاہیے مجھول ہو وہ ثقہ سے بھی اوپر ہے۔

امامت وصیت عصمت رجعت تبراء لعن طعن شیعہ ایمانیات یا اصول الدین میں شامل ہے شیعہ کے پاس ایک بھی روایت ایسی نہیں جس میں رسول ﷺ نے کسی کو سکھایا ہو، یا تصریح فرمائی ہو کہ امامت، وصیت، عصمت، رجعت، تبراء لعن طعن پر ایمان لاؤ۔

مناظرہ مزید آگے چلنا چاہیے تھا تا کہ شیعہ ایمانیات پر سوالات کیے جاتے اور پھر عوام دیکھتی کہ شیعہ کے پاس اپنے ایمانیات کو ثابت کرنے کے لیے ناکوئی روایت ہوتی اور ناکوئی آیت!

علی عمران: انتہائی مایوسی ہوئی ہمیشہ کی طرح صرف بڑھکیں ہی ماری گئیں۔ دعویٰ کے مطابق ایک دلیل ناآسکی، البتہ ادھر ادھر کی ٹامک ٹوئیوں پہ گزارہ رہا۔ مخالف کو چاہیے تھا کہ ابن سبا ملعون کو اہل تشیع کے عقائد کا بانی ثابت کرنے کی کوئی ایک صحیح حدیث پیش کرتا یا کم از کم اس سے کسی راوی کی روایت کردہ کوئی روایت ہی پیش کر دیتا کہ ابن سبا ملعون کے یہ عقائد تھے جو شیعہ ثقہ روات نے اس سے روایت کئے۔

راجا وقاص حیدری: سبائیوں نے بھی یہ پکوڑے تیار کئے تھے اسی نہج سے ان پکوڑوں کو ان کے منہ پر مارا گیا ہے شرح اس کی یہ ہے کہ سبائیوں نے اہل سنت مصادر سے بھی بارویں کی پیدائش کے ثبوت میں اسی طرح کے بے سند اقوال ہی پیش کئے ہوئے ہیں جن کا حسن عسکری علیہ السلام کے دور سے لنک ہی نہیں۔ جبکہ وصایت کے من گھڑت اعتقاد کو بالجمہ سبائی متقدمین علماء نے ابن سبا کی طرف منسوب کیا ہے۔

کامران حیدر: سنی مناظر ایک بھی روایت سے یہ ثابت نہیں کر سکے کہ ابن سبا کے عقائد شیعہ عقائد سے ملتے تھے اور پھر شور مچاتے رہے کہ نہیں تم ثابت کرو اپنے عقائد تو یہ اپنے دعوے کو خود ہی ثابت نہیں کر سکے۔

(بھائی! شیعہ کا جواب دعویٰ پڑھ لیتے تو یہ نہ کہتے۔ شیعہ مناظر نے خود اس بات کو ممکنات میں کہا ہے۔ تین متقدمین علماء نے اہل علم کہہ کر اپنی مہر لگا دی ہے کہ ابن سبا ہی پہلا شخص تھا، آج کے شیعوں کو وحی آگئی کہ وہ اہل علم نہیں تھے بلکہ نامعلوم مجہول لوگ تھے!)

کامران حیدر: سنی مناظر کا دعویٰ تھا کہ شیعہ عقائد کا بانی ابن سبا ہے شیعہ مناظر نے دعویٰ کے موافق صحیح روایت مانگی تو انہوں نے اس کے کافر ہونے کی روایت پیش کر دی۔

تاشفین ملک کا جواب: اسی روایت سے شیعہ متقدمین نے جو استدلال کیے تھے وہ بھی ساتھ پیش کیے تھے۔

کامران حیدر: متقدمین کے استدلال تو بعد کی بات پہلے ابن سبا کے منہ سے اقرار تو ثابت کر دیتے؟؟

تاشفین ملک: ابن سبا نے شیعہ مذہب اس لیے تھوڑی بنایا تھا کہ اسلام کے مقابلے میں بنی بنی والے مذہب کے بانی کے طور پر میرا نام آئے۔

کامران حیدر: یہ قیاس ہے آپ کا بنا دلیل، اس طرح کی ہزار کہانی میں بنا کر آپ کو یہودی بھی بنا سکتا ہوں۔

(کہانیاں مناظروں میں زیر بحث نہیں لائی جاسکتیں۔ ابن سبا نے ایک تصور دیا، جس پر سیدنا علی کے بعد شیعیت کا وجود ہوا، اس کے بعد کئی فرقے بنتے چلے گئے۔ آج کا اثنا عشریہ فرقہ تو اس وقت پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔)

کامران حیدر: باقی جب شیعہ مناظر نے سنی کتب سے اپنے عقائد پیش کئے تو پھر کلٹی ماری کہ نہیں اپنی کتب سے ثابت کر دواہ!

(سنی کتب سے شیعہ عقائد ثابت نہیں کرنے تھے!! شیعیت واحد مذہب ہے جو اپنے عقائد فریق مخالف سے ثابت کرنے کے کوششیں کرتا ہے۔ تبلیغ اور دفاع ہمیشہ اپنے کتب سے کیا جاتا ہے۔ یہ مناظروں بنیادی اصول ہے۔ شرائط میں بھی یہ طے کیا گیا تھا کہ پہلے تحقیقی جواب دیا جائے گا۔)

مسرور جعفری: شیعہ عقائد پر دلائل موجود ہیں۔ مذہب اہل بیت نامی کتاب علامہ شرف الدین کی اٹھا کر دیکھ لیں۔ شیعہ کے تمام بنیادی عقائد سنی ماخذ سے ثابت کئے گئے ہیں!

(یہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ اہل تشیع کتب سے شیعہ عقائد ثابت نہیں ہیں۔ شیعیت ایک گھڑا ہوا مذہب ہے جو اہل سنت کتب کی روایات کو بنیاد بنا کر گھڑا گیا ہے اسی لئے شیعہ اپنے عقائد کو ثابت کرنے کے لئے اہل سنت کتب کے محتاج ہوتے ہیں! اس مناظرے میں بھی یہی ہوا۔ شیعہ مناظر نے قسمیں کھائیں کہ شیعہ کتب سے اپنے عقائد دکھاؤں گا لیکن ایک عقیدہ کسی ایک شیعہ کتب کی معتبر روایت سے ثابت نہ کر سکا!)

عابد بھائی اہلست مناظر

اہل سنت مناظر نے دلائل قاہرہ سے عبداللہ بن سبا کا وجود ثابت کیا جس کا شیعہ آج تک انکار کرتے آرہے تھے۔۔۔ اہل سنت مناظر کی بڑی کامیابی یہ تھی کہ مخالف نے عبداللہ بن سبا کا وجود تسلیم کیا، اور اس سے بھی بڑی کامیابی یہ تھی کہ شیعوں کے 3 جید علماء سے یہ ثابت کیا کہ عبداللہ بن سبا شیعوں کے 5 عقائد کا بانی تھا،

لیکن چونکہ یہ بات خود علامہ کشی اور سعد بن عبداللہ جید شیعہ علماء کے عقائد کے خلاف تھی اس لیے اسکی سند ذکر نہیں کی اور کہا کہ بعض اہل علم نے کہا کہ۔۔۔ اور جو کشی اور دوسرے جید علماء کا عقیدہ نہیں تھا یعنی مولا علی کے ربوبیت کا عقیدہ تو یہ روایت صحیح السند سے لیکر آئے کہ اسکے بانی عبداللہ بن سبا تھا۔ اگر یہ 5 شیعوں کے عقائد بھی اگر کشی اور علامہ سعد بن عبداللہ کے عقائد نہ ہوتے تو انکو بھی صحیح سند سے ذکر کرتے۔

اسکے علاوہ سنی مناظر نے یہ بھی ثابت کیا کہ یہ بعض اہل علم مولا علی کے اصحاب تھے۔۔۔

اب کشی اور علامہ سعد بن عبداللہ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ بعض اہل علم مولا علی کے اصحاب تھے؟ یہ انہوں نے کیسے جان لیا؟

یعنی کچھ تو تھا جسکی پردہ داری کی جارہی تھی یعنی شیعوں کے پاس ان 5 عقائد کا بانی بھی عبداللہ بن سبا ہے، اس پر بھی شیعوں کے پاس صحیح اسناد سے روایات موجود ہیں لیکن تقیہ کر کے ذکر نہیں کیں۔۔۔

اہل سنت مناظر نے ہمارے علم میں اضافہ کیا۔۔۔ اللہ تعالیٰ انکو دونوں جہانوں میں بھلائیاں عطاء فرمائے۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو قبلاداکٹر صاحب

ایک نامعلوم ممبر: سب سے پہلے رانا صاحب کو مبارک باد پیش کی جاتی ہے، باقی ڈسپنسر صاحب نے بڑا زور لگایا مگر ایک صحیح حدیث نہیں لاسکا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ابن سبا معلون شیعہ عقائد کا بانی ہے۔ ابن سبا ڈاکٹر ڈسپنسر کے عقائد کا تو بانی ہو سکتا ہے شیعہ عقائد کا بالکل بھی نہیں۔ ڈسپنسر نے چیکنج تو ایسے کیا تھا جیسے واقعی ہی اس نے ثابت کر دینا ہے۔ کھودہ پہاڑ نکلا چوہا۔

علی ناصر (شیعہ مناظر): ممتاز قریشی دلیل میں چارٹ بنا کر کیوں دیتا ہے جس میں گول دائرہ میں قفل مدینہ بنا ہوتا ہے اور تیر... ناد عویٰ پر بات کی ناد عویٰ پر دلیل دی.. بعض اصحاب امیر المومنین ثابت کر دینے سے مجھول معلوم ہو جاتے ہیں کیا... بالکل عقل سے فرغانہ انسان۔

(آپ جیسے عالم سے علمی تبصرے کی امید تھی۔ مجھول لوگ ہوتے تو آپ کے تیسری صدی کے جید علماء نے ان مجھول نامعلوم لوگوں پر اہل علم کا فتویٰ کیسے لگا دیا؟ پھر تو وہ خود بھی جھوٹے ہو گئے!! اتنی بڑی حقیقت لکھتے ہوئے اہل علم کا ٹھپے کیوں لگا دیا؟ اور آج شیعوں کو آخر یہ خبر کہاں پہنچ گئی کہ وہ اہل علم نہ تھے بلکہ مجھول نامعلوم جاہل قسم کے لوگ تھے!!)

حیدری شیعہ: السلام علیکم۔ سب سے پہلے تو جناب رانا محمد سعید کو بہت بہت مبارک ہو جس نے حق کو واضح کیا اور باطل کو رسوا کیا۔ ممتاز کا دعویٰ یہ تھا 🖐

● دعویٰ اہل سنت ●

شیعہ اثنا عشریہ کے بعض اہم عقائد سیدنا علی خلیفہ بلا فصل، وصی رسول اللہ، عقیدہ امامت، خلفائے ثلاثہ سمیت 99.99 فیصد صحابہ کرام پر الزام بازی اور تبرہ۔ (معاذ اللہ) اور عقیدہ رجعت (نبی اور ائمہ اہل بیت کی دوبارہ دنیا میں واپسی) ان سب عقائد کا موجد عبد اللہ ابن سبا یہودی ملعون ہے۔

✿ جیسا دعویٰ رکھا، اس پر مکمل مناظرے میں جناب ممتاز صاحب نے ایک بھی دلیل نہیں لاسکا، بالکل بے بس و لاچار نظر آیا۔

✿ جس پر شیعہ مناظر بار بار کہتا رہا کہ دعویٰ کے مطابق دلیل پیش کریں لیکن مجال ہے کہ سنی مناظر کوئی دلیل صحیح سند سے پیش کرتا، شیعہ مناظر ✿

کوئی ایک دلیل جواب تک شرائط کے مطابق دی ہے؟؟ کوئی ایک صحیح روایت اور اسکی تائید میں کوئی ایک شیعہ عالم کا قول کہ ہاں ابن سبا ہمارے عقائد کا بانی و موجد ہے۔ نشاندہی کریں۔

✿ ممتاز صاحب کا علمی معیار تو دیکھیں خود ایک قول نقل کیا وہ بھی بلا سند اور جب شیعہ مناظر نے احادیث پیش کی تو ضعیف ضعیف کا رونا شروع کر دیا، جناب والا جب آپ خود ایک بلا سند قول کو لیکر بیٹھ گئے تو آپ کا ضعیف ضعیف کا رونا بالکل فضول تھا۔

(اگر واقعی ایسا ہوتا تو اصول مناظرہ کے مطابق شیعہ مناظر دلائل کا رد کر دیتا، بد اخلاقیات، شرائط کا غلط استعمال اور بیس سے اوپر ضعیف روایات رکھنا، آخری ٹرن کا رد کرنے سے فرار ہو جانا اور بالآخر مخالف کو ایڈ من شپ سے ہی ہٹا دینا اس کی سنگین غلطیاں تھیں۔ وہ قول بلا سند کیسے؟ جبکہ تینوں متقدمین علماء کا ہی ہے۔ یا وہ کتب ہی ان علماء کی نہیں ہیں۔)

ملک اعوان: ویسے ایک بات تو ماننی پڑے گی سنی و شیعہ اس بات کو دل پے نہ لیں۔ ممتاز قریشی کی وہ ہوئی جو اسے سالوں یاد رہے گی اور آئندہ وہ مجہول روایت دعویٰ میں کبھی نہیں لائے گا۔ کیوں کہ وہ اب جان چکا ہے راوی دیکھانے سے ہی جان چھوٹتی ہے وگرنہ عوام سے گالی ضرور پڑتی ہے۔

یہ سچ ہوتا تو مناظرے میں صورتحال کچھ اور ہوتی! شیعہ مناظر راناسعید اتنا بیوقوف تو نہیں تھا کہ سنی مناظر کے (بالفرض) کمزور دلائل کے باوجود خوا مخواہ شرائط توڑتا رہا، بد معاشیاں کرتا رہا، آخر میں ٹرن ختم کر کے فرمائشی دلیل کی رٹ لانا شروع کر دی، پھر حد ہی کر دی، سنی مناظر کو ایڈمن شپ سے ہی ہٹا دیا!!!! یہ سب کرنا اس کی مجبوری تھی کیونکہ وہ اہل سنت دلائل کے سامنے عاجز ہو چکا تھا۔

نامعلوم ممبر: اگر شیعہ مناظر ایک ایسی صحیح دلیل پیش کر دیتے جس سے ان کے پانچوں بنیادی عقائد صحیح ثابت ہو جاتے جس کا ان سے بار بار مطالبہ ہوتا رہا اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہ چکے تھے کہ میں ضرور ایسے دلیل پیش کروں گا اور بعد میں بھی کہتے رہے مگر پیش نہیں کی، اس سے شیعہ مذہب کے عقائد بھی ثابت ہو جاتے اور سنی مناظر کے دعوے اور ساری باتوں کا رد بھی ہو جاتا مگر شیعہ مناظر نے قسم کھانے اور سنی مناظر کے بار بار کے مطالبے کے باوجود کوئی ایسی روایت پیش نہیں کی۔ اس سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ شیعہ کے پاس اپنے عقائد کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ایک بھی صحیح دلیل نہیں ہے۔

عبدالحمید بلوچ: میں انتہائی مشکور ہوں دونوں مناظر حضرات کا جنہوں نے اپنی قیمتی وقت صرف کر کے ابن سبا ملعون پر گفتگو کر کے عوام الناس تک حقائق پہنچائے۔ جس پر ان کا مشکور رہوں گا۔

ہارجیت پر میں تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ اتنا ضرور کہوں کہ یہ مناظرہ جو پچھلے ایک سال سے تاخیر کا شکار رہا۔ جس پر شیعہ علماء گفتگو کرنے سے ہر وقت قاصر تھے۔ * تاریخی تنازعہ شخص عبداللہ بن سبا پر راناسعید نے مناظرہ کر کے اپنے عاجز رہنے والے شیعہ علماء کو پیچھے چھوڑ دیا۔ *

منجانب: عبدالحمید بلوچ اہلسنت۔ (گروپ ایڈمن)

گفتگو ختم ہو جانے کے باوجود راناسعد شیعہ کارونا جاری!!

راناسعد شیعہ: میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔ جس پر میں نے قسم کھائی تھی۔ قریشی کو تیار کریں دو میں سے ایک آپشن قبول کرے اور لکھے۔

نمبر 1 ➡ * یا وہ صحیح روایت لکھے جس میں ابن سبا کی زبان سے عقیدہ، امامت، خلافت وصایت، برأت اور رجعت ثابت ہو * کوئی ایک صحیح روایت، یا ان پانچ عقائد پر پانچ الگ الگ صحیح روایات
نمبر 2 ➡ * لکھ دے کہ اس کے پاس ایسی کوئی صحیح روایت موجود نہیں ہے *

اگلا کام میرا۔ محترم اگر میں شیعہ عقائد پر سنی کتب سے آپ کے علماء کی تصحیح شدہ روایات پیش کر سکتا ہوں تو سوچو شیعہ کتب سے کئی کئی روایات ایک ہی عقیدہ پر موجود ہیں۔ بلکہ باقاعدہ کتابیں موجود ہیں۔

اہل سنت علماء کی تصحیح دکھانا کافی نہیں ہوتا بلکہ روایت کے متن سے بھی ثابت کرنا ہوتا ہے۔ میں سے اوپر دلائل میں اکثریت ضعیف روایات کی تھی، نامکمل عبارات، بغیر حاشیہ پڑھے بھیج دی گئی تھیں، صحیح روایت کا متن شیعہ استدلال کے مطابق نہیں تھا۔ یہ وجہ ہے کہ شیعہ مناظر نے اہل سنت دلائل کا رد تو نہ کیا بلکہ اپنے بھیجے گئے دلائل کا دفاع کرنے سے بھی قاصر رہا!



اصول مناظرہ کے کسی اصول میں
یہ نہیں لکھا کہ مدعی کی دعویٰ سے
باہر نکل کر فریق مخالف ایک نئی
فرمائش کر دے کہ بس اس طرح
ثابت کرو!

اگر شیعہ عقائد پر شیعہ کے ہاں صحیح روایات ہوتیں تو دوران مناظرہ پیش کر دی جاتیں! تین چار دن مسلسل جاری رہنے والے ٹرن میں شیعہ مناظر کو اہل سنت کی ضعیف روایات پیش کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

شیعہ گروپ ادعای سبیل ربک میں شیعہ عالم دلشاد کے تبصرے کی اصل حقیقت

محمد دلشاد شیعہ مناظر: میں نے ممتاز صاحب کو ابن سبا کی تین الگ الگ شخصیتوں پر مناظرہ کرنے کا کہا تھا اور یہ کہا تھا۔

1: ابن سبا کا ایک وجود افسانہ ہے، قتل جناب عثمان اور بعد کے فتنوں میں اس کا کردار۔

2: ایک غالبان کردار۔ اس کو تسلیم کرنے میں ہمیں پریشانی نہیں۔

3: شیعہ عقائد کا بانی ہونا۔ یہ ایک مغالطہ ہے کسی شیعہ روایات سے یہ چیز ثابت نہیں۔

ممتاز نے مذکورہ تین کرداروں کے بارے میں مجھ سے گفتگو کرنے سے اجتناب کیا۔

الجواب اہل سنت:

غور فرمائیں۔۔ شخصیت ہے عبداللہ ابن سبا یہودی۔۔ دلشاد کی طرف سے عوام کو الجھانے کی خاطر ابن سبا کے تین کردار بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عوام اس حقیقی شخصیت کو افسانہ، خیالی سمجھ لے، اسے سنجیدگی سے نہ لیا جائے بصورت دیگر کسی نے تحقیق شروع کر دی تو شیعیت کا اس یہودی سے قریبی تعلق ظاہر نہ ہو جائے!!

بینک ابن سبا حقیقت تھا، آخر اس نے اسلام قبول ہی کیوں کیا؟ دوران مناظرہ اس نکتے پر کئی عقلی دلائل دئے گئے ہیں جو صحیح روایات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

ابن سبا کی جماعت سبائی گروہ پر سنی و شیعہ سمیت تمام مؤرخین کا اجماع ہے۔ شیعہ کی صحیح روایت کے مطابق امام جعفر صادق نے تو نام لے کر ابن سبا اور اس کی جماعت پر لعنت بھیجی ہے، اس کے باوجود اہل تشیع سبائی گروہ کے متعلق شکوک و شبہات بیان کرتے ہیں تاکہ قاتلین عثمان میں صحابہ کرام کو ملوث کر دیا جائے۔۔ حالانکہ مناظروں میں تسلیم بھی کرتے ہیں کہ کوئی ایک صحابی کسی ایک صحیح روایت سے قاتل عثمان ثابت نہیں ہوتا۔۔ یہ منافقت صرف اہل تشیع میں پائی جاتی ہے۔

شیعہ ابن سبا کا غلو کرنا تسلیم کرتے ہیں، لیکن یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ غلو اسی وقت ہو تا جب موجود چیز میں کوئی اضافہ کیا جائے۔ ابن سبا نے جن عقائد کا سہارا لیکر غلو کیا وہ عقائد ابن سبا نے گھڑے تھے، آج شیعہ اثنا عشریہ کے بھی

وہی عقائد ہیں۔ انہی عقائد میں غلو کرتے ہوئے ابن سبا نے سیدنا علی کے سامنے خدائی کا دعویٰ کر دیا! بلکہ آج تک نصیری بھی موجود ہیں۔

دلشاد شیعہ کو کئی بار شرائط طے کر کے گفتگو کا چیلنج کیا گیا، موصوف نے اس سے فرار اختیار کیا، بہانہ یہ کیا کہ گفتگو بغیر شرائط کے کروں گا۔

(دیکھیں جلد اول کے شروعاتی پیجز)

محمد دلشاد شیعہ مناظر: شیعہ مناظر مولانا رانا صاحب نے ممتاز قریشی صاحب کو اصلی بحث کو شروع کرنے کے لئے کہا۔ ممتاز صاحب نے اس جواب میں اور گفتگو کی شرائط میں اپنے مدعا کو شیعہ صحیح روایات سے اور شیعہ جید علماء کے اعتراف سے ثابت کرنے کا وعدہ دیا۔ شیعہ مناظر بھی ممتاز صاحب کو اسی وعدے پر عمل کرنے کی طرف دعوت دیتے رہے۔ تقریباً زیادہ بحث و گفتگو اسی نکتے اور وعدہ وفائی کے سلسلے میں ہی ہوتی رہی۔

(نوٹ: دلشاد شیعہ نے مناظرے میں پیش کئے گئے دلائل و استدلال کا پی پیٹ کئے، جنہیں یکسانیت کی وجہ سے حذف کیا گیا ہے۔ اصل گفتگو میں موجود ہیں)

تقریباً اہل سنت کے مناظر قریشی صاحب کے مدعا اور اس کے دلائل کا خلاصہ یہی ہے جو اوپر ذکر ہوا۔ مولانا رانا صاحب نے بہت ہی عمدہ طریقے سے ممتاز کے مدعا اور دلائل کا اصلی وعدے اور شرائط سے لا تعلقی اور ممتاز کے مغالطہ آمیز استدلال کی حقیقت کھول کر سب کے سامنے رکھ دی۔

جیسا کہ رانا صاحب نے بھی واضح طور پر بتایا کہ ان تینوں روایات سے مذکورہ پانچ شیعہ عقائد کا بانی ابن سبا ہونا ثابت نہیں ہے کیونکہ ان روایات کا مضمون بالکل واضح ہے۔ ان کے مطابق ابن سبا ایک غالی نظریہ رکھنے والا ملعون شخص تھا۔ شیعہ امیر المومنین ع کو رسول اللہ ص کا جانشین مانتے ہیں، ان کی خدائی کا ادعا کرنے والے سارے شیعہ علماء کے نزدیک کافر ہیں۔ شیعہ مذہب سے اس قسم کے عقیدے کا کوئی تعلق نہیں۔ لہذا مذکورہ روایات کے الفاظ اور متن

سے مذکورہ پانچ عقائد کو ابن سبا کے عقائد کے طور پر اثبات کرنا ایک ایسا غیر علمی کام ہے جس کے شیعہ مخالف ہی مجبوری کی وجہ سے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ممتاز قریشی صاحب شیعہ روایات سے ہی مذکورہ پانچ شیعہ عقائد کا بانی ابن سبا کو ثابت کا پابند تھا۔

الجواب اہل سنت:

مذکورہ تین صحیح روایات کی شرح لکھتے ہوئے تین شیعہ متقدمین علماء نے اہل علم کی رائے بیان کی ہے جس کے مطابق یہی شخص غلو تک پہنچنے سے پہلے حب اہل بیت کو بنیاد بنا کر پانچ عقائد کو شروع کرنے والا تھا۔ اگر وہ پانچ عقائد ابن سبا نے شروع نہیں کئے تھے تو پھر آخر کس چیز میں اس ملعون نے غلو کیا تھا؟ اس کا قبول اسلام اس وجہ سے (سیدنا علی کی خدائی کا دعویٰ) کیسے تسلیم کیا جائے جس سے اسلام کو کوئی نقصان پہنچنا ممکن نہ تھا بلکہ سراسر نقصان کا سودا تھا۔ کوئی کم عقل بھی قبول اسلام کے بعد ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا جس سے اسے زندہ آگ میں جلادیا جائے! یہ کام کوئی شاطر دماغ اس وقت کر سکتا ہے جب پیچھے کوئی ہم خیال جماعت تیار موجود ہو،

صحیح روایات سے ابن سبا کی جماعت سبائی گروہ کی موجودگی بھی ثابت شدہ ہے۔ یہ موقف غیر علمی ہر گز نہیں ہے۔ مذکورہ پانچ عقائد کا خالق ابن سبا نہیں تھا تو شیعہ متقدمین علماء کو کیا ضرورت پڑی کہ اہل علم ذرائع سے اس کی حقیقت بیان کر دی؟ وہ موقف مجہول لاعلم کذاب لوگوں کا تھا تو تینوں علماء کو ایک ہی مغالطہ کیسے ہو گیا؟

بعد میں آنے والوں نے تردید کرنے کے بجائے ان کے اقوال میں تحریف کیوں کی؟ یہ ایسے سوال ہیں جن کے جوابات سے اہل تشیع عاجز ہیں۔

محمد دلائل شیعہ مناظر: ممتاز صاحب سے ایک سوال۔

اہل سنت کا موقف اور نظریہ کیا شیعہ روایات اور کتابوں سے لیا جاتا ہے؟

اگر کہے شیعہ کتابوں سے استدلال الزامی جواب کے طور پر کیا جاتا ہے تو دست بستہ عرض ہے کہ مذکورہ باتوں کو اہل سنت کا موقف کہنا چھوڑ دیں ورنہ آپ کو پہلے اپنی کتابوں سے معتبر سند کے ساتھ مذکورہ نظریے کو ثابت کرنا ہو گا۔ کیا آپ مذکورہ عقائد کا بانی ابن سبا ہونے کو اپنی کتابوں سے ثابت کر سکتے ہو؟

میں نے لکار لکار کر کہا تھا: قتل جناب عثمان اور بعد کی فتنوں میں ابن سبا کا کردار ہونا اہل سنت کی کتابوں سے ثابت کرو۔ میرا ادعا یہ ہے کہ اس قسم کا کردار والا ابن سبا ایک افسانہ ہے۔

یاد ہے؟

ممتاز صاحب شیعہ روایات سے اپنے مدعا کو ثابت کرنے میں ناکام۔

الجواب اہل سنت:

دلشاد شیعہ کا یہ سوال صریح جاہلیت ہے کہ ابن سبا اگر شیعہ عقائد کا بانی ہے تو اہل سنت کتب سے ثابت ہونا چاہئے!! یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کہ سائنس کا سوال ریاضی کی کتاب سے حل کرنا! یا یہودی مذہب کو ہندوؤں کی گیتا سے ثابت کرنا!! اہل سنت اگر ابن سبا کو موجد عقائد شیعیت کہتے ہیں تو ظاہر ہے اس کے ثبوت بھی شیعہ مذہب سے ہی ثابت کرنا پڑیں گے۔ اگر جرم کراچی میں ہو تو ثبوت لاہور سے تلاش نہیں کئے جاسکتے۔

اس کے علاوہ دلشاد شیعہ کو یہ خوش فہمی ہے کہ اہل سنت بھی شیعوں کی طرح دوسروں کی کتب کے محتاج ہیں۔ دراصل وہ خود کنویں کے مینڈک کی طرح ہیں، ان کے نزدیک پوری دنیا یہ کنواں ہی ہے اس نے کنویں سے باہر نکل کر دنیا کبھی دیکھی نہیں ہے۔ قارئین کے لئے اس کتاب کے آخر میں اہل سنت و اہل تشیع کتب سے مزید کئی اہم ثبوت پیش کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ انہیں دیکھنے کے بعد وہ ہوش کے ناخن لیں گے۔

محمد دلشاد شیعہ مناظر: ممتاز صاحب کیوں وقت ضائع کر رہے ہو؟ شیعہ کسی روایت سے ابن سبا کا شیعہ مذہب کے مذکورہ عقائد کا بانی ہونا ثابت نہیں کر سکے ہو۔ اپنے آپ کو صداقت کا علمبردار کہتے ہو۔ کیوں اس حقیقت کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اگر آپ کی یہی روش ہم اپنائے اور آپ کے علم رجال اور فرقوں کی کتابوں سے دلیل لاتے وقت یہی آپ والا اصول اپنائیں تو؟؟

الجواب اہل سنت: ابن سبا اگر ان پانچ عقائد کا بانی نہیں ہے تو اہل تشیع ابن سبا سے پہلے اپنے عقائد ثابت کرنے سے بھاگتے کیوں ہیں؟ کیا ان کے پاس اپنے ہی عقائد پر اپنی ہی کتب میں صحیح روایات موجود نہیں ہیں؟

کیا عبداللہ ابن سبا کم عقل، کم علم اور جاہل شخص تھا؟ دلشاد شیعہ کی غیر منطقی باتیں!

محمد دلشاد شیعہ مناظر: ممتاز کا طریقہ واردات دیکھیں، ابن سبا کے بارے اپنے جوڑ توڑ کو علمی اور عقلی ڈھانچے میں ڈالنے کے لئے ابن سبا کو ایک بڑا علمی اور عقلمند انسان کے طور پر متعارف کر رہا ہے۔ ممتاز صاحب! لگتا ایسا ہے کہ وہ آپ سے بھی زیادہ عالم اور عاقل انسان تھا، لیکن چالاکی میں آپ اس سے بھی کچھ قدم آگے ہو۔

مذکورہ تین روایات کے مطابق وہ تو مولا علیؑ کو رب اور خدائی کا درجہ دیتا رہا اور اسی عقیدے کی راہ میں جان دے دی لیکن اپنے عقیدے سے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اب بات یہ ہے کہ کیا جو اللہ کو چھوڑ کر اللہ کے ایک مطیع بندے کو رب اور خدا کہے وہ کیا اہل علم اور عاقل انسان ہو سکتا ہے؟

ہماری نگاہ میں تو ایک پاگل انسان عقل اور علم سے عاری انسان ایسا دعا کر سکتا ہے۔ اگر وہ بیوقوف نہ ہوتا تو اتنی جرات نہ کرتا۔ سوچ سوچ میں فرق ہے۔ اب آپ کی حالت دیکھئے ایسے شخص کو اہل علم اور عاقل سمجھتا ہے۔ آپ کی علمی اور عقلی اس بلند درجے پر ہم بھی رشک کرتے ہیں۔ جی وہ بظاہر مسلمان تھا اور نہ توبہ کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ آپ کے استدلال کا کیا کہنا -

الجواب اہل سنت:

پہلی بات تو یہ ہے کہ دلشاد شیعہ کو پتہ ہی نہیں کہ عقلمندی، ہوشیاری، ذہانت، علم وغیرہ جیسی خصوصیات کسی ایک مذہب کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جیسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ اشرف المخلوقات کا درجہ تمام انسانوں کو حاصل ہے۔ حق پر ہونا اور باطل پر ہونا یہ ایک اور معاملہ ہے۔ اگر کوئی حق پر نہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ کم عقل، کم علم، جاہل یا پاگل انسان بھی ہو گا۔

مثال کے طور پر شیطان کو بھی بہت علم حاصل ہے، اس کی ہوشیاری، علم، عقل پر کون شک کر سکتا ہے۔ یہ شیطان کا علم ہی تھا جس کی وجہ سے اس میں تکبر آگیا تھا۔ پھر شیطان اپنے اسی علم کے زعم میں خدا کے سامنے کھڑا ہو گیا! ابن سبا یہودی بھی شیطان کا چیدہ تھا، ہوشیاری، علم و عقل میں اس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ اس نے مختصر عرصے میں جس طرح عام سادہ لوح مسلمانوں کی حُب اہل بیت کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا وہ حربہ آج تک کارگر ہے۔ اہل تشیع غیر

مسلموں کو شیعہ تھوڑی بناتے ہیں۔ ان کا ٹارگٹ عام سُنی لوگ ہوتے ہیں، جنہیں اہل بیت سے منسوب جھوٹے قصے، جھوٹے مظالم سننا کر، رُلا رُلا کر شیعہ بنایا جاتا ہے۔

ابن سبا بھی جب ایک اچھی خاصی جماعت بنا چکا تو پھر تکبر میں اتنا آگے بڑھ گیا کہ سیدنا علی کے سامنے اس کی خدائی کا دعویٰ ارہو گیا۔ اس سے پہلے وہ اصحاب سیدنا علی میں اٹھتا بیٹھتا تھا، پہلے دن سے ایسا دعویٰ کرتا تو پھر ہم خیال جماعت سبائی گروہ کہاں سے آگئے؟

دور صحابہ و تابعین میں ایک نیا مسلمان کھلم کھلا ایسا دعویٰ کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ دلشاد شیعہ کی نظر میں ابن سبا پاگل، علم و عقل سے عاری انسان تھا۔۔۔ یہ اتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ اس سے خود دلشاد شیعہ کی اپنی ذہنی اور علمی حیثیت پر شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ دلشاد کی منطق کے مطابق تو شیطان بھی پاگل، علم و عقل سے عاری ماننا پڑے گا۔ ظاہر ہے وہ بھی حق پر نہیں ہے بلکہ آج دنیا کی غیر مسلم ترقی یافتہ قومیں بھی پاگل، عقل و علم سے عاری ہوں گی کیونکہ وہ بھی حق پر نہیں ہیں! حالانکہ ٹیکنالوجی میں وہ ہم سے بہت آگے پہنچ چکی ہیں۔

محمد دلشاد شیعہ مناظر: ممتاز صاحب دور صحابہ میں ایک گمراہ غالی کے وجود پر آپ کو تعجب ہو رہا ہے؟ مسیلمہ کذاب کا واقعہ نبی پاک ﷺ کی وفات کے فوراً بعد ہوا تھا۔ اصحاب کے دور میں داخلی جنگوں میں ہزاروں اصحاب اور تابعین قتل ہوئے۔ جناب خلیفہ سوم کے گھر کو 40 دن تک محاصرے میں کیے رکھا اور صحابی اور ان کے فرزندوں کے ہاتھوں خلیفہ قتل ہوا۔ تو ایک غالی کا غالیانہ عقیدے کا اظہار کرنا کونسا بڑا مسئلہ ہے؟ وہ بھی کچھ افراد پر مشتمل تھا۔ آپ کے تخیل میں شاید ان کی تعداد کثیر ہو لیکن جس وقت امیر المومنین ع نے اس کو ساتھیوں سمیت گرفتار کیا اور ان لوگوں کو سزا دی تو ان کی مختصر تعداد تھی۔ ایسی باتیں نہ شیعہ روایات میں ہیں نہ کسی شیعہ کتاب میں، آپ کو حب اہل بیت کے عنوان کو بدنام کرنا ہی ہے تو آپ کو بنی امیہ کی پیروی مبارک ہو۔

الجواب اہل سنت:

دلشاد شیعہ کے اس پیرا گراف میں مندرجہ ذیل نکات اہم ہیں۔

1- دور صحابہ میں ایک گمراہ غالی کے وجود پر تعجب جبکہ مسلمہ کذاب کو واقعہ بھی نبی ﷺ کی رحلت کے فوراً بعد ہوا تھا۔

2- خلیفہ سوئم یعنی حضرت عثمان کے گھر کا چالیس دن محاصرہ اور صحابہ اور ان کی اولاد کے ہاتھوں قتل ہونا! (معاذ اللہ)

3- سیدنا علی نے ابن سبا کو ساتھیوں سمیت گرفتار کیا اور سزا دی تو ان کی تعداد مختصر تھی۔

1- دور صحابہ میں ایک گمراہ غالی کے وجود پر تعجب جبکہ مسلمہ کذاب کو واقعہ بھی نبی ﷺ کی رحلت کے فوراً بعد ہوا تھا۔

پیشک دور نبوی ﷺ میں بھی منافقین کا فتنہ موجود تھا۔ ہر دور میں اسلام مخالف عناصر موجود رہے ہیں، قیامت تک حق و باطل آمنے سامنے رہیں گے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ ابن سبا یہودی کا فتنہ دور عثمان میں اس وقت شروع ہوا جب اسلامی حکومت پوری دنیا میں پھیل چکی تھی۔ خلفاء اربعہ میں سب سے زیادہ طویل دور خلافت سیدنا عثمان غنی کا دور ہے۔ ان کے دور خلافت کا عرصہ تقریباً بارہ سال رہا، ان کے دور خلافت میں کئی فتوحات ہوئیں اور مجاہدین اسلام اپنی جرأت و ہمت اور جذبے سے آگے بڑھتے گئے اور فتوحات کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا چلا گیا۔ اسلام کا غلبہ دشمن اسلام کو کیسے برداشت ہوتا، اسی لئے ابن سبا یہودی باقاعدہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمان ہوا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہی حُب اہل بیت کی آڑ میں دن رات عوام کو گمراہ کرنے میں لگ گیا۔

2- خلیفہ سوئم یعنی حضرت عثمان کے گھر کا چالیس دن محاصرہ اور صحابہ اور ان کی اولاد کے ہاتھوں قتل ہونا! (معاذ اللہ)

اگر دشاد شیعہ کو اس موضوع پر گفتگو کا چیلنج کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ یہ بندہ مر جائے گا لیکن کبھی علمی گفتگو کے لئے راضی نہیں ہوگا۔ دوران مناظرہ شیعہ حضرات تسلیم کرتے ہیں کہ کسی صحابی کے لئے صحیح روایت موجود نہیں

ہے کہ وہ قاتلین عثمان میں شامل تھا، لیکن مجلسوں میں عوام کو جھوٹ بول کر ایسی باتیں کہی جاتی ہیں تاکہ دین اسلام کے اولین راوی صحابہ کرام مشکوک بنائے جائیں، یہی تو ابن سبا کی اصل سازش تھی۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں قاتلین عثمان صحیح روایات کی روشنی میں! سنی و شیعہ مکالمہ)

3- سیدنا علی نے ابن سبا کو ساتھیوں سمیت گرفتار کیا اور سزا دی تو ان کی تعداد مختصر تھی۔

اگر واقعی ایسا ہوتا تو پھر سبائی گروہ آسمان سے اتر آتا؟ امام جعفر صادق اس گروہ سے بیزاری کریں اور اس پر لعنت بھیجیں دوسری طرف دلشاد شیعہ کے نزدیک سیدنا علی نے ابن سبا اور اس کے ساتھیوں کی مختصر تعداد کو سزا دے دی تھی یعنی یہ فتنہ ختم ہو چکا تھا!!

تین متقدمین شیعہ علماء کو چوتھی صدی میں الہام ہوا تھا کہ ابن سبا پانچ عقائد کو شروع کرنے والا تھا۔!! شاید وہ خود کم علم تھے، مجہول لوگوں کی جھوٹی باتیں اپنی اپنی کتب میں اہل علم کہتے ہوئے بیان کر دیں!! آج کے شیعہ تو اپنے متقدمین علماء سے بھی دو ہاتھ آگے پہنچ چکے ہیں!!

محمد دلشاد شیعہ مناظر: اب تک کہ باتوں کا خلاصہ....

✍ جن چیزوں کو ممتاز صاحب اہل سنت کا موقف سمجھ کر بیان کر رہا ہے ان میں سے کوئی بھی اہل سنت کی کتابوں سے ثابت نہیں ہے لہذا اہل سنت کا اگر ایسا موقف ہے تو یہ شیعہ کتابوں سے لیا ہوا ہے، سنی بھی شیعوں کی مانتے ہیں۔
✍ کسی شیعہ روایت میں ابن سبا کو اہل تشیع کے بنیادی مذکورہ پانچ عقائد کا بانی نہیں کہا ہے۔
دوسرے لفظوں میں شیعہ کتابوں میں کسی ایسی شخصیت سے ایسی کوئی روایت نہیں جس کو شیعہ حجت سمجھتے ہیں۔
✍ ممتاز صاحب نے اپنی بنائی ہوئی ذہنیت کو حق ثابت کرنے کے لئے، مغالطہ سے کام لیا ہے۔ اپنی بات کو حق، علمی اور عقلی بتانے کے لئے۔

الف: ابن سبا کو بڑا اہل علم، اہل عقل اور چالاک آدمی قرار دیا (مغالطہ بزرگ نمائی)

ب: اپنی قیاس آرائی، تخیلات اور توہمات کو عقلی دلیل بنا کر پیش کیا ہے۔

بغیر سند کے من گھڑت اور خود ساختہ تحلیل کی کوئی حیثیت؟؟

الجواب اہل سنت:

اگر ہم عیسائیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا قرار دیا ہے (معاذ اللہ) تو کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم عیسائی کتب پر ایمان رکھتے ہیں؟ یا وہ نظریہ اہل سنت کتب سے بھی ثابت ہونا لازمی ہے!!؟

دلشاد شیعہ کے پاس اپنی جہالت دکھانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اگر اہل سنت ابن سبا کو شیعہ عقائد کا بانی کہتے ہیں تو یہ اس بنا پر کہ شیعہ کتب میں اس یہودی کو موجد کہا گیا ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم شیعہ کتب کو حجت سمجھتے ہیں!! اہل سنت نے ابن سبا کے متعلق موقف شیعہ معتبر روایات اور جید شیعہ علماء کی گواہیوں کی روشنی میں قائم کیا ہے۔ اگرچہ اس موقف کی تائید اہل سنت کتب سے بھی ہوتی ہے لیکن اس سے شیعیت پر الزام دھرنا اخلاقی طور پر درست نہیں ہے، ثبوت ہمیشہ مخالف کے گھر سے پیش کئے جاتے ہیں۔

محمد دلشاد شیعہ مناظر: ممتاز صاحب! حق جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے مسئلے میں ہم نے اس سے بہتر اور مستند تحلیل پیش کی تھی۔ ہم نے کہا تھا اہل سنت کے علماء حق کو چھپانے کے لئے حدیث کے معنی میں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں اور ہجران اور غضبناک ہونے کو عام ہجران اور غضب کہہ کر لغت اور حدیث کے مضمون اور سیاق کے خلاف معنی کیا ہے۔ ہم نے کہا تھا یہ مطالبہ خلیفہ دوم کے دور تک جاری رہا۔ لہذا حق زہر اسلام اللہ علیہا کا معاملہ ختم نہیں ہوا تھا۔ بنا برین ناراضگی بھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ اہل سنت کے بہت سے علماء کی طرف سے اس ناراضگی کو قبول کرنے اور بعض کی طرف سے جناب سیدہ ع کی شان میں گستاخی کی اسناد ہم نے پیش کی تھیں۔

لیکن آپ نے ان باتوں کو اہل سنت کے بہت بڑے امام کا گمان کہا اور دوسرے علماء کی باتوں کو یہ کہہ کر ٹھکرایا کہ گزشتہ زمانے میں تحقیق کے وسائل کم تھے اب اہل تحقیق کی رائے کے مطابق ناراضگی کو قبول کرنے والے اہل سنت کے علماء کی باتیں غلط ہیں۔

ممتاز صاحب ہمارے علماء کے نقل شدہ اقوال کو فرض کرے یہ ان کا اعتراف اور ابن سبا والی روایات کی تشریح ہیں تو کیا ہم بھی ان باتوں کو ان لوگوں کا گمان اور تحقیق کے خلاف باتیں کہہ کر ٹھکرا سکتے ہیں؟؟

الجواب اہل سنت:

حق زہر اکا مناظرہ مکمل پی ڈی ایف موجود ہے۔ اس میں آپ کے تمام اشکالات کو رد کیا گیا ہے۔

ابن سبا پر اہل تشیع کے متاخرین علماء نے تینوں متقدمین علماء کے اعترافات کے متعلق آج تک کوئی واضح موقف نہیں دیا بلکہ اس اعتراف کو چھپانے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں!! ابن سبا مناظرے میں بھی شیعہ علماء کی چند خیانتیں بطور ثبوت شامل کی گئی ہیں۔ دوسری طرف سیدہ فاطمہ کی ناراضگی کی حقیقت زمانہ قدیم سے آج تک علمائے اہل سنت بیان کرتے آرہے ہیں۔ کئی متعارض صحیح روایات موجود ہیں۔ کئی حقائق تو شیعہ کتب سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ اس فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔

محمد و لشاد شیعہ مناظر: قارئین کیونکہ یہ شرط تھی کہ کسی بھی ثبوت کو صحیح روایت سے ہی پرکھا جائے گا چاہے تو کسی عالم کا نقل کیا ہوا قول ہو یا تاریخی روایت۔ لہذا ہم قریشی صاحب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں * ان بعض اہل علم کے نام *، انکا عقیدہ اور اہل تشیع کتب رجال سے انکی توثیق پیش کر دیں ورنہ ایک مجہول الحال قول سے دوسروں کے عقائد کا کسی ایسے شخص کو جس پر اس گروہ کے آئمہ نے لعنت کی ہو بانی ثابت کرنا ایک مناظرہ کیلئے سوائے خفت کے اور کچھ نہیں کہ گویا * کھسیانی بلی کھمبانو چے *

الجواب اہل سنت:

یہ اشکال براہ راست ان متقدمین شیعہ علماء پر آتا ہے کہ انہوں نے بغیر نام، پتہ، عقیدہ جانے سب کو اہل علم کیسے قرار دے دیا؟؟ یا تو تینوں علماء کے نزدیک وہ اہل علم جانے پہنچانے تھے، تینوں ان لوگوں کو قابل بھروسہ سمجھتے تھے، اسی لئے ان کے موقف کو اہل علم کہہ کر تسلیم کیا گیا ہے۔

یا پھر تینوں جید شیعہ علماء نے بغیر جان پہنچان کے جاہل مجہول لوگوں کو اہل علم کہہ دیا ہے۔ منطقی طور پر ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ تین صحیح روایات سے ابن سبا کی زندگی کا نامکمل خاکہ بنتا ہے، بیچ کی زندگی کا جو خلا ہے وہ اہل علم کی رائے سے پُر کیا گیا ہے۔ بصورت دیگر تینوں علماء کی ثقاہت مشکوک ہو جاتی ہے۔

محمد و لشاد شیعہ مناظر: سب سے اہم بات وہ شرط جسے قریشی صاحب ازراہ فرار ماننے سے انکار کر دیا تھا وہ اسی لئے تھی کہ جب کسی عالم کا عقیدہ دکھایا جائے گا تو اسے بالجموم اس عالم کا عقیدہ ثابت بھی کیا جائے گا نہ کہ فقط ایک تاریخی قول کے نقل کر دینے کو اس کا خود سے عقیدہ قرار دیا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ موصوف نے وہ اصولی شرط پڑھتے ہی اپنی اس مجبوری کا اظہار کر دیا کہ *جے میں دیکھاں دلیلاں ولے تے کجھ نیں میرے پلے، جے میں دیکھاں چولاں ولے میری پلے پلے پلے*

الجواب اہل سنت:

چور کبھی خود کو چور نہیں کہتا۔ اس کے باوجود اس کے کر توت، چال چلن، رکھ رکھاؤ سے اس کے کردار کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ عبداللہ ابن سبا یہودی موجد عقائد شیعیت تھا۔۔ اس کے کر توت، چال چلن سے اس کا کردار واضح ہوتا ہے۔ دوران مناظرہ شیعہ مناظر کو کئی طرح کے آپشنز بھی دئے جاتے رہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی بھی طرح سے دفاع کر سکتا ہے۔

سوائے بد تمیزی، بد اخلاقی اور ذاتی تاویلات کے راناسعید شیعہ نے کوئی تحقیق نہیں کی۔ اہل سنت کی کسی دلیل کا موثر علمی رد نہیں کیا۔ تین دن لگاتار اہلسنت کی ضعیف روایات اور صحیح احادیث سے باطل استدلال بھی بھیجتا رہا!! حتیٰ کہ اپنے ہی دلائل کا دفاع کرنے سے بھی ہاتھ کھڑے کر لئے!!

مناظرہ ابن سبا یہودی کے پس منظر میں مختصر گفتگو

(راناسعد شیعہ اور مختار احمد اہل سنت)

مختار احمد اہل سنت عالم: اگر شیعہ مناظر ایک ایسی صحیح دلیل پیش کر دیتے جس سے ان کے پانچوں بنیادی عقائد صحیح ثابت ہو جاتے جس کا ان سے بار بار مطالبہ ہوتا رہا اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہہ چکے تھے کہ میں ضرور ایسی دلیل پیش کروں گا اور بعد بھی کہتے رہے مگر پیش نہیں کر سکے تو اس سے شیعہ مذہب کے عقائد بھی ثابت ہو جاتے اور سنی مناظر کے دعوے اور ساری باتوں کا رد بھی ہو جاتا، مگر شیعہ مناظر نے قسم کھانے اور سنی مناظر کے بار بار کے مطالبے کے باوجود کوئی ایسی روایت پیش نہیں کی اس سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ شیعہ کے پاس اپنے عقائد کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ایک بھی صحیح دلیل نہیں ہے۔

راناسعد شیعہ: میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔ جس پر میں نے قسم کھائی تھی۔ قریشی کو تیار کریں، دو میں سے ایک آپشن قبول کرے اور لکھے۔

نمبر 1 ﴿﴾ * یادہ صحیح روایت لکھے جس میں **ابن سبا کی زبان سے** عقیدہ، امامت، خلافت و صایت، برأت اور رجعت ثابت ہو * کوئی ایک صحیح روایت یا ان پانچ عقائد پر پانچ الگ الگ صحیح روایات

نمبر 2 ﴿﴾ * لکھ دے کہ اس کے پاس ایسی کوئی صحیح روایت موجود نہیں ہے *

اگلا کام میرا۔ محترم اگر میں شیعہ عقائد پر سنی کتب سے آپکے علماء کی تصحیح شدہ روایات پیش کر سکتا ہوں تو سوچو شیعہ کتب سے کئی کئی روایات ایک ہی عقیدہ پر موجود ہیں۔ بلکہ باقاعدہ کتابیں موجود ہیں۔

مختار احمد اہل سنت عالم: میں نے ایک عام ممبر کی حیثیت سے یہ مکالمہ دیکھنے کے بعد جو محسوس کیا وہ لکھ دیا، عام طور پر ایسے مباحثوں میں ایک دوسرے پر لعن طعن ہوتا ہے۔ اس لیے نہیں دیکھتا، مگر اس مناظرے کے شروع میں جو شرائط ہوئیں اس کی وجہ سے پوری دلچسپی اور سمجھنے کی نیت سے سارا مباحثہ دیکھا، سنا۔

سنی مناظر کے دعویٰ میں دو باتیں تھیں۔

1: ابن سبلمعون حقیقت یا افسانہ!

2: شیعہ عقائد کی بنیاد ابن سبلمعون نے رکھی یا نہیں!

ایسے لوگ یقیناً ہوں گے، جو ابن سبا کو افسانہ سمجھتے ہیں بجائے اس کے کہ سنی مناظر ثابت کرتا، آپ نے شروع میں ہی مان لیا کہ عبداللہ ابن سبا یہودی افسانہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ اس سے سنی مناظر کی طرف سے پیش کی گئی ایک بات تو بلا کسی شک و شبہ کے واضح طور پر ثابت ہو گئی کہ ابن سبلمعون افسانوی کردار نہیں ہے۔

دوسری بات پر سنی مناظر نے شیعہ کتب اور ان کے معتبر علماء کی تحریروں کے مختلف حوالے اپنے دعویٰ پر بطور دلیل کے پیش کیے، جن سے بقول شیعہ مناظر ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا تھا۔

اس پر طرفین میں طویل مباحثہ ہوا، آخر میں سنی مناظر نے شیعہ مناظر کے سامنے یہ بات رکھی اور اس کو فیصلہ کن مان لیا کہ شیعہ مناظر اپنی کتب سے ان پانچوں عقائد پر ایک ایک صحیح دلیل پیش کر دے تو سنی مناظر کے دعوے کا رد ہو جائے گا اور شیعہ کے بنیادی عقائد جن کے متعلق سنی مناظر کا دعویٰ ہے کہ ان کا موجد ابن سبلمعون تھا، باطل ہو جائے گا۔

عجیب اور حیران کن بات یہ ہے اس پر شیعہ مناظر، جس کا کہنا تو یہ تھا کہ شیعہ کتب میں بے شمار روایات ایک ہی عقیدہ پر موجود ہیں بلکہ باقاعدہ کتابیں موجود ہیں اور یہ کہ وہ ان شیعہ عقائد کو سنیوں کی کتابوں سے ثابت کر سکتے ہیں، آخر تک ایک صحیح روایت بھی بطور دلیل پیش نہیں کر سکے!!

جب بقول شیعہ مناظر کے، اتنی ساری کتابیں موجود ہیں اور سنیوں کی کتابوں سے بھی آپ ثابت کر سکتے ہیں تو انتظار کس بات کا تھا؟؟ اب بھی کر دیں۔۔

اتنے دنوں سے میرے جیسے اور کتنے اس انتظار میں ہیں۔۔ سنی مناظر کا بھی آپ سے اسی کا مطالبہ کیا جاتا رہا تو مہربانی کریں وہ دلائل آپ پیش کریں تاکہ یہ بحث واضح طور پر فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ کر ختم ہو۔

سنی مناظر سے بھی کہتا ہوں اگر شیعہ مناظر دلائل دینے پر آمادہ ہوتے ہیں تو ان کو دلائل دینے کا پورا پورا موقع دینا چاہئے۔

اگر جناب رانا صاحب اب بھی پانچ عقائد پر ایک ایک صحیح روایت پیش کرنے پر تیار ہوں تو ہم جناب عبدالحمید صاحب سے گزارش کرتے ہیں وہ انہیں موقع مہیا کریں۔ ویسے روایت پیش کرنے پر رانا صاحب نے قسم بھی کھائی تھی کہ وہ ضرور ایسا کریں گے۔

راناسعد شیعہ: محترم میں نے جس بات پر قسم کھائی تھی میں آج بھی اس پر قائم و دائم ہوں۔ آپ قسم والی بات

ادھوری نا کریں۔ پوری کریں۔ میں تو آج بھی قائم ہوں کہ اگر قریشی صاحب

کوئی صحیح روایت پیش کر دیں جس میں **ابن سبا** سے مذکورہ پانچ عقائد ثابت ہوں

یا

اقرار کر لیں کہ ایسی کوئی صحیح روایت موجود نہیں ہے!

تو

میں اپنے ان پانچ عقائد پر شیعہ کتب سے صحیح روایات پیش کرنے کیلئے حاضر ہوں۔

مختار احمد اہل سنت عالم: محترم کیا یہ بات شرائط میں ہے کہ جب تک ایک فریق ایسی روایت پیش نہیں کرے گا جو

دوسرے کے نزدیک صحیح ہے، دوسرا فریق جس کے پاس اپنے موقف پر صحیح دلیل ہے اور اس سے مخالف کے

دعوے کا رد بھی ہوتا ہے پیش نہیں کرے گا؟

راناسعد شیعہ: جب شرائط میں واضح ہے کہ فریقین استدلال ہی صحیح روایت سے کریں گے۔ آپ کے مناظر صاحب

سے میں نے لگاتار دو دو گھنٹے بھی یہ سوال کیا کہ اس دلیل کی نشاندہی کر دیں جو شرائط کے تحت انہوں نے صحیح روایت

میں دی ہے۔ لمبی لمبی تقریروں سے تو کام نہیں چلے گا۔ یا تو اس دلیل کی نشاندہی کر دیں۔ جب دلیل نہیں دے سکے

تو دعویٰ خود بخود ہی باطل ہو گیا میرے جوابی دلائل کی تو ضرورت ہی نہیں۔

یا آپ ایک کام کریں۔ آپ اس صحیح روایت کی نشاندہی کر دیں جو قریشی صاحب نے پیش کی تھی اور اس میں ابن سبا

کے عقائد ثابت ہو رہے تھے۔

میں تو اپنے عقائد پر موصوف کے رد میں انہیں کی کتب سے انہیں کے علماء سے تائید شدہ روایات بھی دے چکا ہوں۔ جس سے موصوف نکل لیئے سند سند کا راگ الاپ کر، جبکہ ہم جب سند کا مطالبہ کر رہے تھے تب منگھڑت اصول رکھ کر کہہ رہے تھے بس عالم نے بیان کر دیا تو سند کس چیز کی۔

حقیقت: راناسعید شیعہ کے 23 دلائل کی حقیقت اوپر قارئین پڑھ سکتے ہیں۔ کسی عالم کے قول کی سند اس وقت طلب کی جاتی ہے جب کسی اور سے منقول ہو، تین شیعہ علماء نے اپنی ہی کتب میں اپنی باتیں بیان کی ہیں۔ تین متقدمین علماء نے ذاتی رائے دی ہوتی تو اس کی تردید بھی دیگر روایات اور اقوال سے کی جاتی ہے، جبکہ ان تمام اقوال میں تینوں علماء نے باخبر ذریعے (اہل علم) کو بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ اوپر تین صحیح روایات بھی عبد اللہ ابن سبا کے متعلق انہی علماء نے بیان کی ہوئی ہیں۔

راناسعید شیعہ کے 23 دلائل میں کثیر تعداد ضعیف روایات کی تھیں اور جو روایات صحیح تھیں ان سے شیعہ استدلال باطل تھا۔

مختار احمد اہل سنت عالم: جناب رانا صاحب! قریشی صاحب کے ساتھ آپ کی گفتگو کا عنوان دو باتیں تھیں ابن سبا افسانہ یا حقیقت ہے، دوسری بات شیعہ بنیادی عقائد کا موجد ابن سبا ملعون ہے۔

پہلی بات آپ نے تسلیم کر لی کہ عبد اللہ ابن سبا افسانہ نہیں ایک حقیقت ہے۔ دوسری بات کہ شیعہ عقائد کا موجد ابن سبا ملعون ہے اس بارے میں آپ نے کہا کہ یہ عقائد اس کے ہو سکتے ہیں پر وہ شیعہ عقائد کا بانی نہیں، اس پر سنی مناظر نے اپنے دعویٰ کے مطابق آپ کے معتبر علما کی تحریریں بحوالہ بطور ثبوت پیش کیں۔

اس کے جواب میں آپ نے بار بار ایک ہی بات کی کہ یہ صحیح نہیں، مگر ان کے صحیح نہ ہونے پر کوئی دلیل پیش نہیں کی بلکہ یہ کہہ کر دلیل دینے سے انکاری ہیں کہ سنی مناظر صحیح دلیل پیش نہیں کر سکے، اس لیے ان کا دعویٰ ہی باطل ہو گیا ہے۔!

جب کہ شرائط کی رو سے آپ کو سنی مناظر کے ثبوت کا رد اپنی رائے کے بجائے اپنے جید علما کے حوالے سے کرنا تھا۔

آپ نے سنی کتب سے الزامی جواب دینے کی جو ناکام کوشش کی اس کا ذکر بھی بار بار کر رہے ہیں اس سے پہلے آپ پر لازم تھا کہ تحقیقی جواب دیتے جیسا کہ شرائط میں یہ بات طے تھی۔ کیا وجہ ہے کہ سنی مناظر کے بار بار کے مطالبے کے باوجود آپ اپنے ہی عقائد پر کوئی ایک دلیل اپنی ہی کتب سے نہیں دے سکے؟

جبکہ اس سے سنی مناظر کے دعوے کا رد بھی ہو جاتا اور شیعہ کے بنیادی عقائد بھی ثابت ہو جاتے۔
رانا سعید شیعہ: حضرت جب اہل سنت کا دعویٰ ہی باطل کر دیا گیا تو بات ختم۔ فرمائشی پروگرام کرنے نہیں آئے تھے ہم۔ آپ کا وہ باطل دعویٰ زمین بوس کرنے آئے تھے جس کے پرچے اڑا دیئے گئے اور آپ کے قریشی صاحب گفتگو سے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھتے ہوئے بھاگ نکلے بہانے لگا کر۔

رانا سعید شیعہ کی خباثت کی کوئی انتہا نہیں ہے!!

رانا سعید شیعہ اہل سنت دلائل کے سامنے بے بس ہو کر فرمائشی دلیل خود مانگتے رہے کہ ابن سبا کی زبان سے عقائد ثابت کئے جائیں!! اور دوران گفتگو خود اللہ عزوجل کی قسمیں کھا کر یہ بھی کہتے رہے کہ اصولی طور پر میں شیعہ کتب سے اپنے عقائد ثابت کرنے کا پابند ہوں!!

اسی کے متعلق ایک اور ممبر مختار صاحب نے اسے کہا کہ اپنے عقائد اپنی کتب سے ثابت کرو تو یہ مطالبہ اسے فرمائشی پروگرام لگ رہا ہے!!

مختار احمد اہل سنت عالم: بالفرض مان لیتا ہوں قریشی صاحب بقول آپ کے ابن سبا سے آپ کے عقائد پر دلیل نہیں دے سکے۔ رانا صاحب یا اہل تشیع کو کیا مسئلہ ہے وہ اپنے عقائد پر اپنی کتب سے کوئی صحیح دلیل کیوں پیش نہیں کرتے؟

صاف مطلب ہے کہ کوئی صحیح دلیل ہے ہی نہیں، ہوتی تو کیوں نہ پیش کرتے۔ کیا اپنے عقائد پر دلیل پیش کرنا شرم و حرج کی بات ہے؟

راناسعد شیعہ: محترم آپ کے مناظر اعظم حضرت مفتی مولانا ممتاز حسین قریشی صاحب مصنف کے ذاتی قول اور نقل قول میں تمیز کرنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے تو ہم اس جہالت پر آپ کے مناظر کو صرف اصول یاد تو کروا سکتے ہیں مگر ان کو اصول پر چلوانا تو میرا کام نہیں تھا۔

ان کی دلائل کا مکمل انحصار ایک ایسے قول پر ہے جو کہ بعض اہل علم کا ہے اور وہ بعض اہل علم امام علی ع کے زمانہ کے لوگ تھے۔ اول تو کثی، نو بختی اور اشعری مئی سے لے کر ان بعض مجہول اہل علم تک کی سند پیش کرنا ان پر قرض ہے، دوسرا ان اہل علم کے نام و مرتبہ کو دکھانا ان پر قرض ہے۔ تیسرا یہ کہ جب خود اہلسنت کے ہاں امام علی ع کو رسول اللہ ﷺ کا وصی تسلیم کیا گیا ہے، تو محترم ان کا دعویٰ تو سرے سے ہی زمین بوس ہو گیا کہ وصی رسول کے عقیدہ کا موجد ابن سبا تھا۔ کیا آپ کے علماء بھی ابن سبا کے پیروکار اور مریدین تھے۔؟

مفتی احمد اہل سنت عالم: جناب رانا صاحب! قریشی صاحب کے ساتھ مکالمہ میں آپ کس طرح اصولوں کے پابند ہو کر چلیں ہیں وہ سب پر عیاں ہے۔ آپ کے کہہ دینے سے تو قریشی صاحب کے دیے گئے دلائل کا رد نہیں ہو گیا کہ بس آپ نے کہہ دیا اور رد ہو گیا۔ حضرت علی المرتضیٰ کے زمانہ کے اہل علم کے قول کو آپ کے معتبر علماء میں سے کس نے باطل کہا ہے؟ آپ کے معتبر علماء جن لوگوں کو حضرت علی المرتضیٰ کے دور کے اہل علم کہہ کر ان کا قول نقل کریں، ان کا مقام و مرتبہ آپ اہل سنت سے پوچھ رہے ہیں!!! کیا ان کو اہل علم کہنے والے جھوٹے تھے یا ان کے قول کا رد کیا ہے؟ کیا اہل تشیع کے ہاں انکی بات قبول نہیں کی جاتی؟ آپ مکالمہ میں کوئی ایسی دلیل دے کر قریشی صاحب سے ان کی حیثیت پر وضاحت طلب کرتے تب بھی کوئی بات تھی۔

کہنے کو تو آپ کہہ رہے ہیں کہ قریشی صاحب کا دعویٰ زمین بوس ہو گیا، آپ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ انکے دعویٰ کی اس بات کو آپ نے تسلیم کر لیا کہ ابن سبا ملعون افسانہ نہیں، ایک حقیقت ہے بلکہ یہ بھی مانا ہے کہ ابن سبا دعویٰ میں ذکر کیے گئے عقائد کا حامل اور نقل کرنے والا بھی ہو سکتا ہے۔

قریشی صاحب کے بار بار کے مطالبے کے باوجود آپ اپنے عقائد پر کوئی صحیح دلیل پیش نہیں کر سکے، اپنی کتب سے اپنے عقائد پر دلیل دینے کو آپ فرمائشی پروگرام کہ رہے ہیں۔ تحقیقی جواب تو آپ دے نہیں سکے اور آئندہ بھی کوئی امکان نظر نہیں آتا، پھر بھی کہ رہے ہیں قریشی صاحب گفتگو سے فرار ہو گئے ہیں !!

یہ بھی دعویٰ کر رہے ہیں کہ اہل سنت کے ہاں حضرت علی المرتضیٰ کو رسول اللہ ﷺ کا وصی تسلیم کیا گیا ہے! سوالیہ انداز میں یہ بھی کہ رہے ہیں کہ اہل سنت کے علماء ابن سبا کے پیروکار اور مرید ہیں!! جبکہ بقول آپ کے ابن سبا اہل تشیع کے بنیادی عقائد کا حامل اور نقل کرنے والا بھی ہو سکتا ہے۔ کیا اس سے واضح نہیں ہو رہا کہ ابن سبا ملعون کے مرید اور پیروکار کون ہو سکتے ہیں؟

اگر آپ 12 آئمہ کرام کے منصوص من اللہ ہونے، حضرت علی المرتضیٰ کے خلیفہ بلا فصل ہونے۔ رجعت وغیرہ بنیادی عقائد کا موجد ابن سبا کو تسلیم نہیں کرتے تو اب بھی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک صریح فرمان پیش کر دیں۔ اس میں آپ کو کیا مسئلہ ہے؟ کیا آپ کے یہ عقائد نہیں ہیں؟

اس کے بعد یہ مختصر گفتگو بھی اختتام کو پہنچی!!

شیعہ مناظر رانا محمد سعید کی طرف سے مناظرے میں کی گئیں سنگین غلطیاں!!

جعفر صادق: * مناظرے میں شیعہ مناظر کی گفتگو سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف ان غلطیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جو اس کی شکست کی واضح علامتیں ہیں۔ *

1: شرائط طے کرتے وقت شیعہ مناظر نے کئی ایسی باتیں سنی مناظر کی طرف منسوب کیں جن کی وضاحت اور ثبوت کا مطالبہ سنی مناظر بار بار کرتے رہے لیکن وہ وضاحتیں اور ثبوت دینے میں ناکام رہے۔

2: اپنے جواب دعویٰ میں * شیعہ مناظر نے ابن سبا کو شیعہ عقائد کا حامل اور راوی ہونے کو ممکنات * میں بتا کر شیعیت کا جنازہ نکال دیا۔ جب استفسار کیا گیا تو شیعہ مناظر نے مرزا قادیانی کی مثال دی۔ اہل سنت مناظر نے اسی کی مثال کو استعمال کرتے ہوئے اس سے سوال پوچھا کہ * کیا بحیثیت مسلمان ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگرچہ خاتم الانبیاء نبی کریم ﷺ ہیں لیکن مرزا قادیانی بھی نبی ہو سکتا ہے۔۔ معاذ اللہ۔۔ کیا اس کا امکان ہو سکتا ہے؟ * اس پر شیعہ مناظر کو چپ لگ گئی۔

3: دوران گفتگو شیعہ مناظر کا رویہ ہتک آمیز رہا، شروع سے آخر تک غیر مہذب الفاظ استعمال کئے، جس کے جواب میں سنی مناظر کو بھی کشتہ مواقع پر سخت الفاظ میں جواب دینا پڑا۔

4: طے شدہ * دس شرائط میں سے سات شرائط * کو شیعہ مناظر کی طرف کھلے عام کئی بار توڑا گیا۔

5: شیعہ مناظر شرط 8 کے مطابق اپنے ٹرن میں * تین جواب اور تین اسکیزز * رکھنے کے پابند تھے، لیکن اپنے ہر ٹرن میں اس کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے رہے، مجبوراً سنی مناظر نے بھی اسی تعداد میں جوابات دینا شروع کر دئے، اس طرح یہ شرط عملی طور پر معطل کر دی گئی۔

6: شرط 1 کے مطابق * ذاتی حملے * ممنوع تھے بلکہ ایسا کرنے پر اس فریق کی * شکست * ہونا بھی لکھا گیا، اس کے باوجود شیعہ مناظر پوری گفتگو میں فریق مخالف کو * فریب کا ردِ جل کذاب * وغیرہ کہتے رہے۔ ایک موقع پر ان کے * والد * کے متعلق بھی مثال دے دی۔

7: شرط 4 کے مطابق مدعی کو اپنا دعویٰ * صحیح روایات کے ساتھ تائید علمائے کرام * سے ثابت کرنے پر اتفاق ہوا تھا۔ اسے تسلیم کرنے کے باوجود شیعہ مناظر آخر تک سنی مناظر کو * صرف ایک صحیح روایت * اور ابن سبا کی زبان سے دعویٰ ثابت کرنے کا مطالبہ کرتے رہے، اس سے ثابت ہوتا ہے غیر شعوری طور پر وہ سمجھ چکے تھے کہ مدعی نے شرائط کے مطابق اپنا دعویٰ ثابت کر دیا ہے۔

8: شرط 6 کے مطابق کسی نکتے پر * مزید تحقیق * کی گنجائش رکھی گئی تھی لیکن شیعہ مناظر نے اس سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ایک ٹرن میں پورا دن جوابات کا سلسلہ جاری رکھا اور پھر بھی شکوہ کرتا رہا کہ جواب مکمل نہیں ہوا، سنی مناظر نے اعلیٰ ظرفی کر کے دو دن کہ مہلت دی تو شیعہ مناظر دو دن لگاتار میسیجز ہی کرتا رہا۔۔۔ * پہلے آٹھ گھنٹے میں 52 میسیجز بھیجے گئے۔ دو دن مہلت کے بعد میں 45 کے قریب مزید میسیجز!! یعنی ایک ٹرن میں کل تعداد 100 کے قریب تھی۔ کتب کے اسکیزن اس کے علاوہ ہیں۔ * قابل غور بات یہ ہے کہ تین دن میں شرائط کے مطابق ایک بھی دلیل اصولوں کے مطابق شیعہ مناظر پیش نہ کر سکا جس میں * توثیق، تائید جید علماء اور مکمل استدلال * بھی شامل ہوتا۔

9: شیعہ مناظر نے تین دن مسلسل میسیجز کرنے کے بعد اس وقت انتہائی کم ظرفی کا مظاہرہ کیا جب اپنے آخری جواب میں ختم لکھنے سے پہلے کہا کہ میں سنی مناظر کو دو یا تین دن کا وقت ہر گز نہیں دوں گا۔۔۔ جبکہ یہ وقت تو شرائط

میں طے تھا کہ *فریقین تحقیق کے لئے وقت طلب کرنے کا حق رکھتے ہیں۔* اس حق کو جس طرح شیعہ مناظر نے استعمال کیا وہ بھی غلط تھا اور پھر سنی مناظر کو وقت دینے سے انکار اس سے بھی زیادہ غلط تھا۔

قصہ ون ٹوون گفتگو کا!

شیعہ مناظر کے تین دن مسلسل میسیجز کا سنی مناظر نے ایک ڈیڑھ گھنٹے میں جواب مکمل کر لیا تو شیعہ مناظر طے شدہ طریقہ کار کے مطابق گفتگو کرنے سے فرار اختیار کر گیا۔ اس کے باوجود سنی مناظر نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شیعہ مناظر کی خواہش کے مطابق ون ٹوون گفتگو کی شروعات کی تاکہ بعد میں یہ گلہ نہ رہے کہ شیعہ مناظر کو دفاع کرنے کا موقعہ نہیں دیا گیا۔

ون ٹوون گفتگو اس وقت انجام کو پہنچی جب دس کے قریب شیعہ مناظر کی باتوں کے جواب دیکر سنی مناظر نے کہا کہ اب میں سوال پوچھوں گا اور آپ کو جواب دینا ہو گا۔ اس وقت شیعہ مناظر سمجھ گیا کہ آخری ٹرن میں پوچھے گئے نکات ون ٹوون زیر بحث لائے گئے تو جواب کیسے دے گا۔ اس لئے اس نے بہانہ کر دیا کہ میرے موبائل کی بیٹری ختم ہو رہی ہے باقی گفتگو کل کریں گے۔

سنی مناظر نے انہیں جواب دینا چاہا تو شیعہ مناظر جو مہمان بنا کر اہل سنت گروپ میں آیا تھا، اور شروع سے شرائط کی خلاف ورزیوں کے باوجود اسے اپنے مذہب کا پورا موقعہ دیا جاتا رہا تھا، اس نے سنی مناظر کو جواب لکھنے سے روکنے کی قابل مذمت حرکت کر دی اور سنی مناظر کو اس کے ٹرن میں جواب لکھنے کے دوران ایڈمن شپ سے ہی رموو کر دیا!

بالفرض ان کے موبائیل کی بیٹری واقعی ختم ہو رہی تھی تو بھی یہ جواز نہیں تھا کہ فریق کی حیثیت سے اپنے مخالف فریق کو ایڈمن شپ سے ہی ہٹا دے، جبکہ وہ خود دن رات مسلسل تین دن اپنے ٹرن کا استعمال کر چکا تھا، دوسری طرف سنی مناظر تو ون ٹو ون گفتگو میں ایک ہی جواب لکھتا آ رہا تھا! یاد رہے کہ اس سے پہلے ایک مرحلے پر شیعہ مناظر نے سنی مناظر کے ٹرن میں ایسی حرکتیں بھی کی تھیں کہ سنی مناظر چاہتا تو اسے عارضی ایڈمن سے ہٹا کر اپنے جوابات کا سلسلہ جاری رکھ سکتا تھا لیکن یہاں بھی برداشت اور تحمل مزاجی کا مظاہرہ سنی مناظر نے کیا۔ دوسری طرف شیعہ مناظر کا رویہ پورے مناظرے میں غیر اخلاقی اور غیر علمی رہا۔ بالآخر شیعہ مناظر نے خود فریق مخالف کو ایڈمن سے ہٹا کر اپنی شکست کو ظاہر کر دیا۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

عبداللہ ابن سبا یہودی
پر سنی و شیعہ کتب
کے اسکینرز



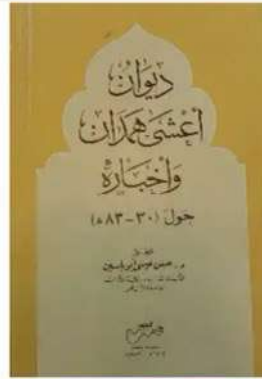
پہلی صدی ہجری میں ابن سبا یہودی کا ملعون گروہ السبائیہ

دیوان اعشی ہمدان و اخبارہ (30-83 ہجری)

دِیَوَانُ
أَعْشَى هَمْدَانَ
وَأَخْبَارُهُ
حَوْلَ (۳۰ - ۸۳ هـ)

تحقیق
د. حسن عیسیٰ ابرو یاسین
الاستاذ المساعد بكلية الآداب
جامعة الرياض

دار العلوم
للطباعة والنشر
۱۴۰۳ھ - ۱۹۸۳م



(۳۷)

قال:

[الطویل]

- (۱) شَهِدْتُ عَلَيْكُمْ أَنَّكُمْ سَبَّيْتُمْ وَإِنِّي بِكُمْ يَا شُرَظَةَ الْكُفْرِ عَارِفٌ
(۲) وَأَقْسَمُ مَا كُرْسِيِّكُمْ بِسَكِينَةٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ لُفْتُ عَلَيْهِ اللَّفَافُ

۳۷ - المناسبة:

قال يهجو المختار ومن معه من السبئية ويعرض بالكرسي الذي جاء به المختار وغشاه بالديباج والحرير وأمر أصحابه أن يطوفوا به ويستنصروا به زاعماً لهم أنه في المسلمين بمنزلة الثابوت في بني إسرائيل. (الطبري ۸۳/۶، وابن الأثير ۲۵۹/۴).

۳۷ - التخریج:

جميعها عدا (۷) في الحيوان للمجاذب ۲/۲۷۱، والأبيات ۱ - ۳ في شمس العلوم لنشوان الحميري، ص ۳۲؛ والأبيات ۱ - ۵ في الطبري ۸۳/۶؛ وابن الأثير ۲۵۹/۴؛ والأبيات ۱ - ۳، ۵، ۶ في أنساب الأشراف ۵/۲۴۲؛ والبداية لابن كثير ۸/۲۷۹؛ والتاج (خشب) ۱/۳۶۰، ط. الكويت.

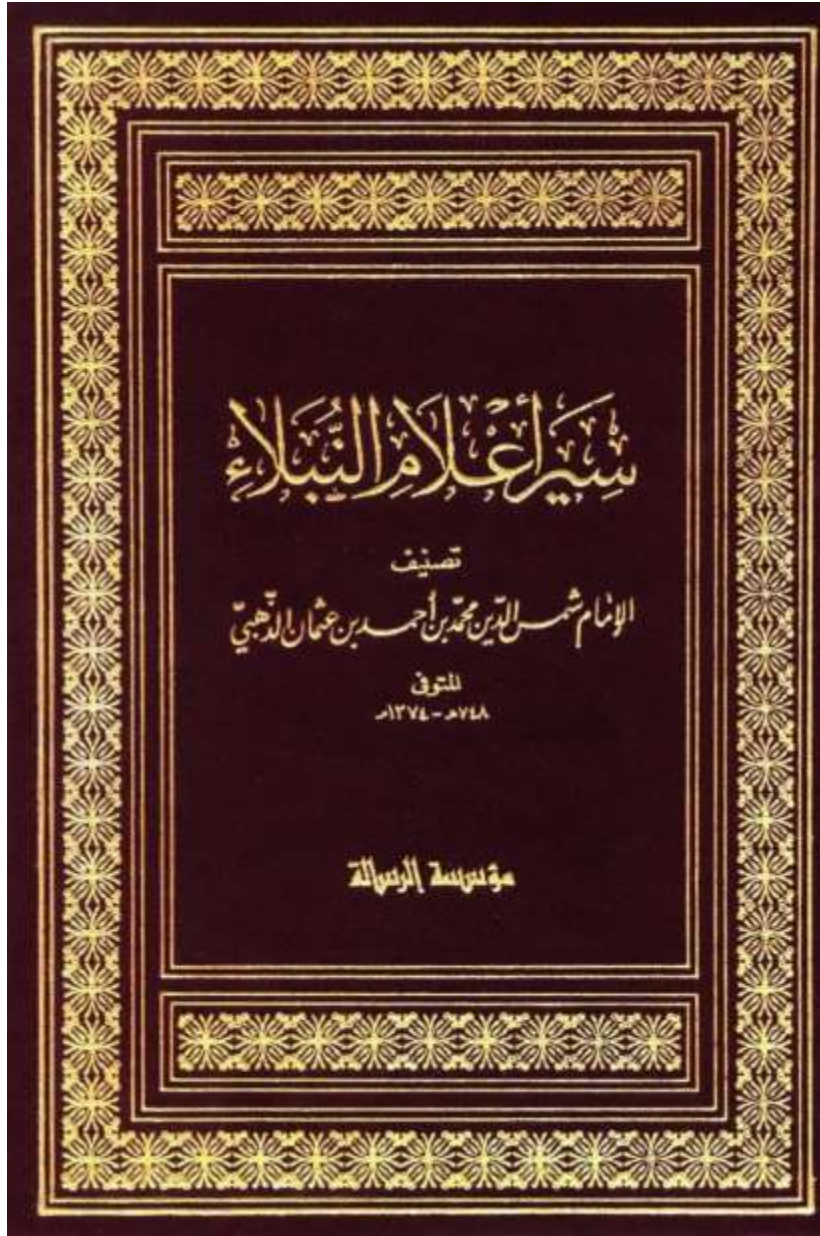
(۱) في أنساب الأشراف والتاج: إنكم خشيعة، وحرّفها (جابر) فكتبها سبئية.

(۲) في أنساب الأشراف: وإن ظل قد لفت. واللفائف: ما كان يعصب به الكرسي من الحرير والديباج.

۷۵ - أعشى همدان

شاعر مفوه شهیر، کوفی، وهو أبو المصبح عبد الرحمن بن عبد الله بن الحارث الهمداني. كان متعبدا فاضلا، ثم عبث بالشعر، وامتدح النعمان بن بشير، فاعتنى به، وجمع له من جيش حمص أربعين ألف دينار. ثم إن الأعشى خرج مع القراء مع ابن الأشعث، وكان زوج أخت الشعبي، وكان الشعبي زوج أخته.

قتله الحجاج سنة نيف وثمانين. (سير اعلام النبلاء ج 4 ص 185)



تصنیف
الإمام شمس الدین محمد بن أحمد بن عثمان الدمشقی
المتوفی
۷۶۸ھ - ۸۳۷ھ

سُنِّيَّةُ الْإِسْلَامِ الْبَيِّنَاتُ

۷۵۔ أعشى همدان *

شاعرٌ مَفُوءٌ شهيرٌ، كُوفِيٌّ، وهو أبو المصباح عبد الرحمن بن عبد الله بن الحارث الهمداني. كان متعبداً فاضلاً، ثم عبث بالشعر، وامتدح النعمان بن بشير، فاعتنى به، وجمع له من جيش جُمص أربعين ألف دينار. ثم إنَّ الأعشى خرج مع القراء مع ابن الأشعث، وكان زوج أخت الشَّعْبِيّ، وكان الشَّعْبِيُّ زوج أخته.

الجزء الرابع

قتله الحجاج سنة نيف وثمانين.

۷۶۔ مَعْبِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ * * (ق)

ابن عُيَيمِرٍ - وقيل: ابن عبد الله - ابن عكيم الجُهَنِيُّ، نزيلُ البصرة، وأوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقَدَرِ فِي زَمَنِ الصَّحَابَةِ.

حدَّث عن عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ، ومعاوية، وابنِ عباس، وابنِ عمر، وحُمران بن أبان، وطائفة.

وكان من علماء الوقت على بدعته.

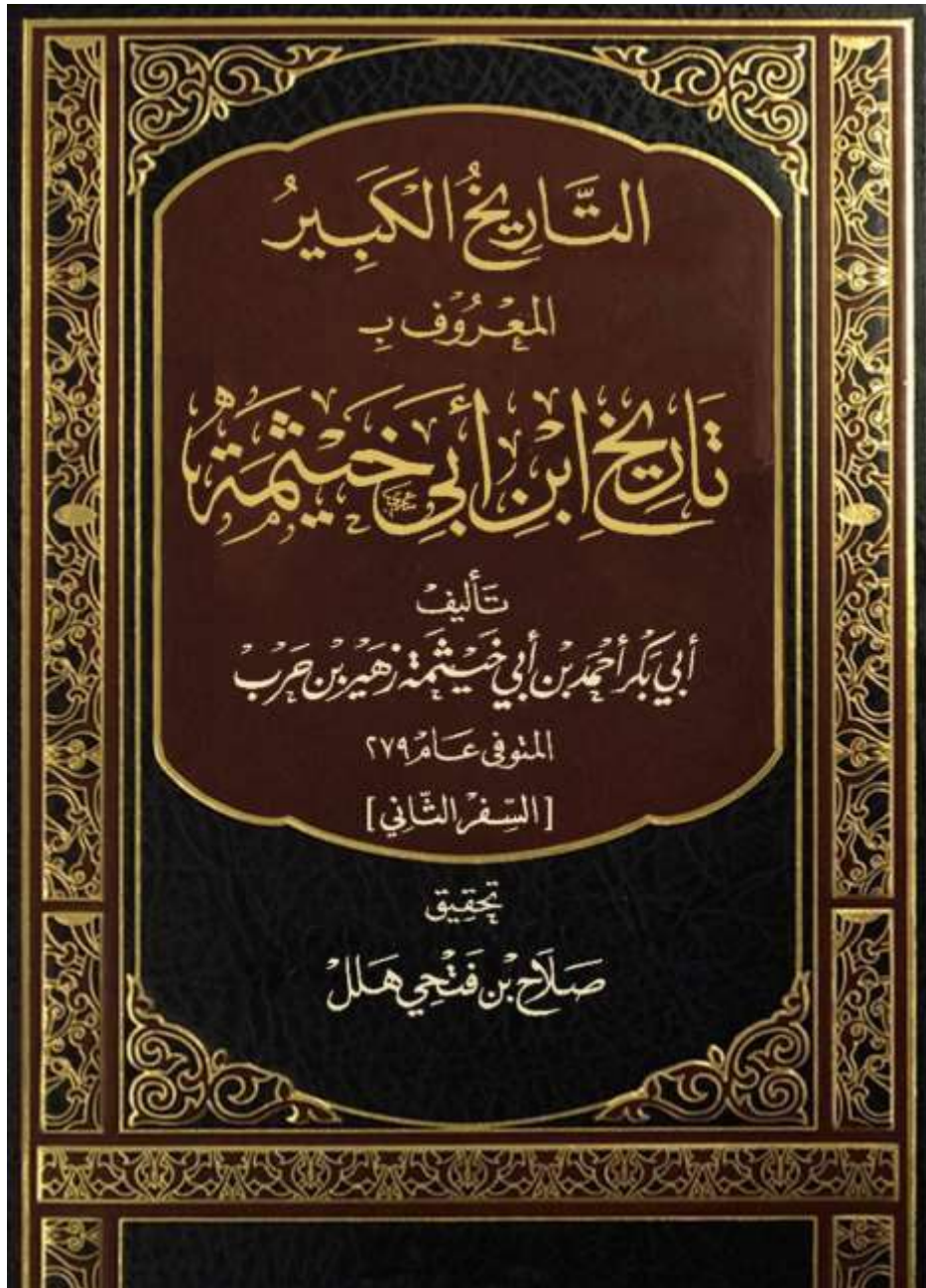
حدَّث عنه معاوية بن قرة، وزَيْدُ بْنُ رُفَيْعٍ، وقتادة، ومالك بن دينار، وعَوْفُ الْأَعْرَابِيِّ، وسَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وآخرون.

* الإكليل ۵۸/۱ وفيه: «عبد الرحمن بن الحارث» وكذا في جمهرة ابن حزم ۳۹۳، الأغاني ۱۴۶/۵، المؤلف والمختلف ۱۴، تاريخ ابن عساکر ۴۹۹/۹ ب، تاريخ الإسلام ۲۴۷/۳. * * تاريخ البخاري ۳۹۹/۷، تاريخ البخاري الصغير ۲۰۴/۱، المعارف ۵۴۷ و ۶۲۵، الجرح والتعديل القسم الأول من المجلد الرابع ۲۸۰، وفيه: «الصحيح أنه لا ينسب»، المجروحين ۳۵۳، ۳۶، تاريخ ابن عساکر ۳۹۹/۱۶ ب، تهذيب الكمال ص ۱۳۵۱، تاريخ الإسلام ۳۰۴/۳، العبر ۹۲/۱، تهذيب التهذيب ۵۳/۴ ب، الميزان ۱۴۱/۴، البداية والنهاية ۳۴۸/۹، تهذيب التهذيب ۲۲۵/۱۰، النجوم الزاهرة ۲۰۶/۱، خلاصة تهذيب التهذيب ۳۸۳.



عبداللہ ابن سبا یہودی اور تاریخ ابن ابی خیشمہ (ج 3 ص 177)

۴۳۵۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: مَالِي (۱) - وَلِهَذَا الْحَمِيَّتِ الْأَسْوَدُ يَعْنِي: عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَبَاٍ وَكَانَ يَقْعُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ. كَذَا قَالَ: عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ. (ج 3 ص 177)



۴۳۵۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : [مَالِي] ^(۱) وَلِهَذَا الْحَمِيَّةُ ^(۲) الْأَسْوَدُ يَعْنِي : عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَبَأٍ وَكَانَ يَقَعُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرٍ .
 كَذَا قَالَ : عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ .

۴۳۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ الْمَكِّي ، قَالَ : نَا سَفِيَّانَ ، قَالَ : نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ [عَبَّاسٍ] ^(۳) الْهَمْدَانِي ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ حُجَّيَّةِ الْكِنْدِيِّ ، رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ : مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ هَذَا الْحَمِيَّةِ الْأَسْوَدِ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ ؛ يَعْنِي : ابْنَ السُّودَاءِ .

۴۳۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ ، قَالَ : نَا سَفِيَّانَ ، عَنْ عِمَارِ الدَّهْنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الطَّفِيلِ يَقُولُ : رَأَيْتُ الْمُتَّيِّبَ بْنَ نَجِيَّةٍ أَتَى بِهِ مُلَبِّيهَ ؛ يَعْنِي : ابْنَ السُّودَاءِ ، وَعَلِيٌّ عَلَى الْمَنْبَرِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : مَا شَأْنُهُ ؟ فَقَالَ : يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى ^(۴) رَسُولِهِ ﷺ .
 ۴۳۶۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ : نَا عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : نَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى السُّوقِ وَبِيَدِهِ دَرَّةٌ .
 (۴۳۶۲) تَسْمِيَةٌ مِنْ رَوَى عَنْهُ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ [مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ] ^(۵) ﷺ :

= قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهِ .

- (۱) طمس نصفها الأول ، واستدرك من عند ابن عساكر (۷/۲۹) من طريق المصنف به
 - (۲) في «الرياض النضرة» (۳۸۲/۱) : «شرح الحميت : الزُّقُّ الذي لا شعر عليه ويجعل فيه السمن» ؛ «يعني أنه وعاء الشمن . والحميت من كل شيء : المتين كما في «لسان العرب» (۲/۲۶) ؛ وراجع .
 - (۳) وقع في «الأصل» : «عَبَّاسٌ» بالمعجمة بلا لبس - تحريف ، والصواب ما أثبتته ، وعبد الجبار من رجال «التهمذ» .
 - (۴) كتب في «الأصل» : «ويكذب وعلي» وكتب ميمًا صغيرة على الكلمة الأولى إشارة للضرب عليها ، ولم ترد أيضًا في رواية ابن عساكر (۷/۲۹) من طريق المصنف به .
 - (۵) طمس في «الأصل» بهذا الحجم ، ولا بد منه ولذلك أثبتته ، ويدلّ عليه أن المصنف قد ساق روايات زيد عمّر روى عنهم من أصحاب رسول الله ﷺ ، ثم قال : «وروى زيد بن وهب عن عطية بن عامر» فذكر جملة ممن دون الصحابة ، فدلّ ذلك على المطلوب .
- وقد جاءت الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في «الأصل» واضحة لا لبس فيها ، ولذلك أثبت ما ترى خاصة وأنه يمشي مع رسم الطمس وحجمه ؛ والله أعلم .

تکالیف
میلین ہر دم مشوق

تَصْنِيفٌ

المعروف بابن عساکر

٥٧١ - ٤٩٩

دَرَاةَ وَتَحْقِيقُ

مُحِبِّ الدِّينِ (أَبِي عَبْدِ عَمْرٍو بْنِ مُحَمَّدٍ سَلَّمَ) الْقُمِّيَّ

الجزء التاسع والعشرون

عبدالله بن سالم - عبدالله بن عثمان

دار الفکر

للطاعة والنسب والتوزيع



حرفُ السَّيْنِ فِي آبَاءِ الْعَبَادَةِ



۳۳۰۵ - عَبْدُ اللَّهِ بن سالم بن عَبْدُ (۱) اللَّهِ
ويقال: ابن عَبْد الرَّحْمَنِ الكاتب

مولی سعید بن عَبْدُ الملک، کان یکتب بعد أبيه للولید بن یزید، له ذکر .
أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَا أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ التَّهَّانُ دِي، نَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ، نَا مُوسَى، نَا خَلِيفَةُ (۲) قَالَ: فِي تَسْمِيَةِ عَمَالِ
الْوَلِيدِ بْنِ يَزِيدَ: كَاتِبَ الرِّسَالِ سَالِمُ مَوْلَى سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثُمَّ كَتَبَ لَهُ ابْنُهُ
عَبْدُ اللَّهِ بن سَالِمٍ.

۳۳۰۶ - عَبْدُ اللَّهِ بن سبا (۳)

الذي ينسب إليه السبئية وهم الغلاة من الرافضة
أصله من أهل اليمن، كان يهودياً، وأظهر الإسلام، وطاف بلاد المسلمين ليلفتهم
عَنْ طَاعَةِ الْأَثَمَةِ، ويدخل بينهم الشرّ، وقد دخل دمشق لذلك في زمن عثمان بن عفان .
أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بن الثَّوْرِ، أَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن العباس، أَنَا أَبُو بَكْرٍ بن سيف، نَا السَّرِيِّ بن يَحْيَى، نَا

(۱) الوزراء والكتاب للجيشياري ص ۶۸ .

(۲) تاريخ خليفة بن خياط ص ۳۶۷ .

(۳) ترجمته وأخباره في تاريخ الطبري (الفهارس)، والكامل لابن الأثير بتحقيقنا (انظر الفهارس) والمعارف
لابن قتيبة ص ۶۲۲ وميزان الاعتدال ۴۲۶/۲ الملل والنحل للشهرستاني ص ۳۶۵ الفرق بين الفرق
للبيهقي ص ۲۲۳ الوافي بالوفيات ۱۸۹/۱۷ .

أَخْبَرَنَا أَبُو الْبَرَكَاتِ الْأَنْمَاطِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، وَأَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنِ الصَّوَّافِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ كَذَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَبَأً.

قرانا علی ابی عبد اللہ یحییٰ بن الحسن، عن ابی الحسین بن الابیوسی، أنا أحمد بن عُبَید بن الفضل، وعن ابی نَعِیم مُحَمَّد بن عبد الواحد بن عبد العزیز، أنا علی بن مُحَمَّد بن خَزَفَةَ، قَالَا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، نَا سَفِيَّانَ، عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ^(۱)، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ: رَأَيْتُ الْمُسَيَّبَ بْنَ نَجْبَةَ أَتَى بِهِ مُلَبَّيَّةً - يَعْنِي: ابْنَ السَّوْدَاءِ - وَعَلِيٌّ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا شَأْنُهُ؟ فَقَالَ: يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ.

أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ بِطْرِيْقٍ بْنِ يَشْرَى، وَأَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَا: أَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ مَكِّيٍّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْمُؤَمِّلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّيْبَانِي، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا لِي وَمَالُ هَذَا الْحَمِيَّتِ^(۲) الْأَسْوَدُ؟

قال: ونا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الزَّعْرَاءِ يَحْدُثُ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مَا لِي وَمَالُ هَذَا الْحَمِيَّتِ الْأَسْوَدُ؟

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ طَاوُسٍ، وَأَبُو يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمُفَرَّجِ^(۳)، قَالَا: أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الْعَلَاءِ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي نَصْرٍ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ بْنِ حَرْبٍ، نَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: مَا لِي وَلِهَذَا الْحَمِيَّتِ الْأَسْوَدُ؟ - يَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَبَأٍ -

(۱) رسمها وإعجامها مضطربان بالأصل، والمثبت والضيظ عن تقريب التهذيب وفيه: الدهني يضم أوله وسكون الهاء بعدها نون.

وانظر ترجمته في تهذيب الكمال ۴۳۹/۱۳.

(۲) الحميت: الرق، ووقع في مختصر ابن منظور ۲۲۲/۱۲: الخيث.

(۳) بالأصل وم: المفرج، بالحاء المهملة، خطأ والصواب ما أثبت، انظر مشيخة ابن عساكر ص ۵۷ / ۱ رقم ۳۴۷.

وكان يقع في أبي بكر وعمر.

أُنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَطَّابِ^(۱)، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْفَارَسِيِّ.

ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدَّارَانِي، أَنَا سَهْلُ بْنُ بِشْرٍ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيٌّ بْنُ مَنِيرٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيرٍ^(۲) الْخَلَّالُ، قَالَا: أَنَا الْقَاضِي أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدُّهْلِيُّ، أَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ وَاسٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، أَنَا سَفِيَّانُ، أَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ، عَنْ حُجَبَةَ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، قَالَ:

رَأَيْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ هَذَا الْحَمِيَةِ الْأَسْوَدِ، الَّذِي يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ - يَعْنِي ابْنَ السُّودَاءِ - لَوْلَا أَنِّي لَا يَزَالُ يَخْرُجُ عَلَيَّ عَصَابَةٌ يَنْعِي عَلِيًّا دَمَهُ كَمَا ادَّعَيْتُ عَلَيَّ دَمَاءَ أَهْلِ النَّهْرِ لَجَعَلْتُ مِنْهُمْ رَكَامًا.

أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ السَّمَرْقَنْدِيِّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الثَّقُورِ، أَنَا أَبُو طَاهِرِ الْمُخَلَّصِ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيْفٍ، أَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، أَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَا سَيْفُ بْنُ عَمْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغِيرَةِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ:

لَمَّا رَأَيْتُ^(۳) ابْنَ السُّودَاءِ السَّبْيَةَ وَمَا يَطْعَنُونَ عَلَى عَلِيٍّ فِي سِيرَتِهِ، قَامَ فَقَالَ: إِذَا كَثُرَ الْخَاطِئُونَ، وَتَمَرَّدَ الْجَائِرُونَ، وَأَرَادُوا إِزَالََةَ الْكِتَابِ عَنْ الذُّنُوبِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَانْتَهَزْتُ^(۴) عَنَّا وَالْحَكَمَ الَّذِي قَدْ عُرِفَ فَضْلُهُ وَعِلْمُهُ، فَاعْمَدْتُ لِسَانَكُمْ فَلَسْنَا كَمَنْ يَتَرَدَّدُ فِي الضَّلَالِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هَذَا الْخَطِيبُ الشَّحْشَحُ مِنَ الْخُطَبَاءِ لَيْسَ لَنَا مِنْ مَالِهِمْ شَيْءٌ، غَلَبَنَا عَلَيْهِ الْكِتَابُ^(۵) - يَعْنِي أَصْحَابَ عَائِشَةَ -.

أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ بْنُ الْقُسَيْرِيِّ، أَنَا أَبُو سَعْدِ الْجَنْزُرُودِيِّ، أَنَا أَبُو عَمْرٍو بْنُ حَمْدَانَ.

(۱) مَرَّ التَّعْرِيفُ بِهِ، وَانْظُرْ مَشِيخَةَ ابْنِ عَسَاكِرِ ۱/۱۶۹، أ، رَقْمُ ۹۹۸.

(۲) بَعْدَهَا بِالْأَصْلِ: «بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيرٍ» وَكَانَ مَشْطُوبٌ عَلَيْهَا بِخَطِّ خَفِيفٍ رَفِيعٍ، وَقَدْ حَذَفْنَاهَا بِمَا وَافَقَ عِبَارَةَ م.

(۳) كَذَا بِالْأَصْلِ وَم، وَلَعَلَّ الصَّوَابَ: رَأَى.

(۴) كَذَا بِالْأَصْلِ وَم، وَفِي الْمَطْبُوعَةِ: فَأَنْتَ تَزْعُمَانِ.

(۵) كَذَا بِالْأَصُولِ.

(٣١٨٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَرَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيَْادٍ أَنْ يُورِثَ الْأُخْتَ مِنَ الْأُمِّ مَعَ الْجَدِّ ، وَقَالَ : إِنَّ عُمَرَ قَدْ وَرَثَ الْأُخْتَ مَعَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْبَةَ : إِنِّي لَسْتُ بِسَبْيِي وَلَا حَرْوَرِي ، فَاقْتَفِرِ الْأَثَرَ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُخْطِئَ فِي الطَّرِيقِ مَا دُمْتَ عَلَى الْأَثَرِ -

کتب
ktab

المکمل

یومہ لکھنؤ ایڈیٹڈ اور پبلشڈ علی گڑھ یونیورسٹی
این اور سنٹر
۱۹۲۸ - ۱۹۲۹

تحقیق
ایم محمد اسامہ بن ابوالہیم بن محمد

۴۸- فی رجل ترك جدّه وأخاه لأُمّه

۳۱۷۶۱- حدثنا ابن عُلَیّہ عن خالد عن محمد بن سيرين قال: أراد عبيدالله بن زياد أن يورث الأخت من الأم مع الجد، وقال: إن عمر قد وُزّث الأخت معه فقال عبدالله^(۱) بن عتبة: «إني لست بسبائي / ولا حروري، فاقتف^(۲) الأثر، فإنك لن تخطئ في الطريق ما دمت على الأثر».

۳۱۷۶۲- حدثنا وكيع قال: ثنا إسماعيل عن الشعبي قال: «ما وُزّث أحد من أصحاب النبي ﷺ إخوة من أم مع جدّ».

۳۱۷۶۳- حدثنا معاوية بن هشام قال: ثنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم قال: «كان زيد لا يُورث أخاً لأم ولا أختاً لأم مع جد شيتاً».

۳۱۷۶۴- حدثنا وكيع قال: حدثنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم قال: «كان عليّ وعبدالله لا يورثان الأخوة من الأم مع الجدّ شيتاً» قال أبو بكر: «فهذه من سهم واحد لأن المال كله للجد».

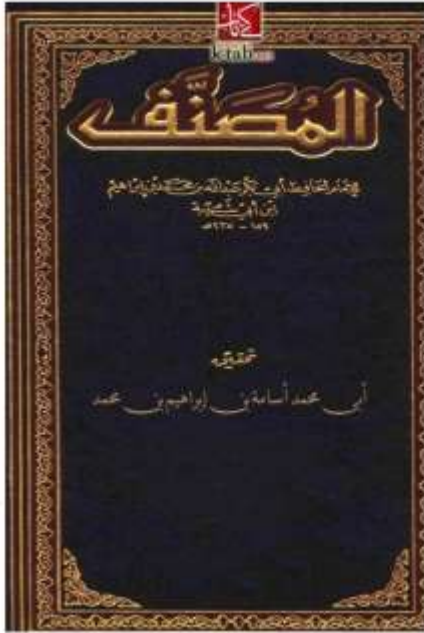
۴۹- فی زوج وأم وإخو

فهذه التي تسمى الأكدر

۳۱۷۶۵- حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عبدالله يجعل الأكدرية من ثمانية: للزوج ثلاثة للأم، وسهم للجد، قال: وكان عليّ يجعلها من ثمانية للأخت وسهمان للأم وسهم للجد، وكان زيد

(۱) في (ط س): «عبيدالله»، وفي (ج) غير واضحة.

(۲) في (ط س) و(مر): «فاقتقر»!



مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۹) ۲۶۶ کتاب الفرائض

ہو جاتے تو حقیقی بہن کو آدھا مال اور دادا کو بھی آدھا مال دلاتے تھے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں چھٹے حصے تک شریک بناتے تھے، اور ہر حق دار کو اس کا حق دلاتے، اور دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائی کو وارث نہیں بناتے تھے، اور اولاد کے ہوتے ہوئے دادا کو مال کے چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے، لہذا یہ کہ دادا کے علاوہ کوئی اور وارث موجود نہ ہو، پس جب حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا جمع ہو جائیں تو حقیقی بہن کو آدھا مال دیتے اور بھائی اور بہن کو دادا کے ساتھ تقسیم میں شریک بناتے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصوں سے نکلے گا، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا۔

(۴۸) فِی رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ لَأُمِّهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے دادا اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(۳۱۸۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: أَرَادَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَنْ يُوَرِّثَ الْأُخْتَ مِنَ الْأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَقَالَ: إِنَّ عُمَرَ قَدْ وَرَّثَ الْأُخْتَ مَعَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبٍ: إِنِّي لَسْتُ بِسَيِّئٍ وَلَا حَرُورٍ، فَأَقْبِرِ الْأَثَرِ، فَإِنَّكَ لَنْ تُخْطِئَ فِي الطَّرِيقِ مَا دُمْتَ عَلَى الْأَثَرِ.

(۳۱۸۸۶) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زید نے یہ ارادہ کیا کہ ماں شریک بہن کو دادا کے ہوتے ہوئے وارث بنا دے، اور اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا کے ساتھ ماں شریک بہن کو وارث بنایا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عبید اللہ نے فرمایا کہ میں سہائی ہوں نہ خارجی، اس لئے تم حدیث کی پیروی کرو، کیونکہ جب تک تم حدیث کی پیروی کرتے رہو گے سیدھے راستے سے نہیں ہٹو گے۔

(۳۱۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَةً مِنْ أُمِّ مَعَ جَدِّ.

(۳۱۸۸۷) شعی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے (۳۱۸۸۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَخْأَلَامِ، وَلَا أَخَا لَأُمِّ مَعَ جَدِّ حِينَئِذٍ.

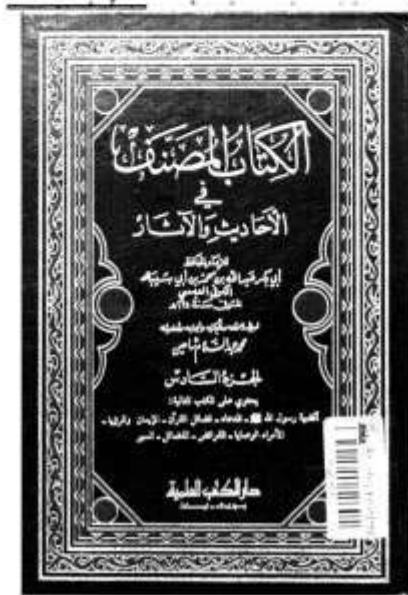
(۳۱۸۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ماں شریک بہن نہیں بناتے تھے۔

(۳۱۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ



(۴۷) فی رجل ترك جده واخاه لابیہ

وامہ واخاه لابیہ



۳۱۲۲۵ — حَدَّثَنَا ابن فضیل عن بسام عن فض
لأبيه وأمه وأخاه لأبيه فللجد النصف ولأخيه لأبيه وأمه
زيد يعطي الجد الثلث، والأخ من الأب والأم الثلثين،
والأم ولا يرث شيئا.

۳۱۲۲۶ — حَدَّثَنَا وكيع قال ثنا سفین عن الأع
بالجد الإخوة إلى الثلث، ويعطي كل صاحب فرض فريضة
ولا يقاسم بالإخوة للأب الإخوة للأب والأم، وإذا كان
الأخت من الأب والأم النصف والجد النصف، وكان
ويعطي كل صاحب فريضة فريضته، ولا يرث الإخوة
للأب الإخوة للأب والأم ولا يزيد الجد مع الولد على
أخت لأب وأم وأخ لأب وجد أعطى الأخت النصف، و
يقاسم بالجد الإخوة والأخوات إلى الثلث، فإذا بلغ الثلث
ما بقي، ولا يرث الإخوة من الأم مع الجد ولا يقاسم
للأب والأم ولا يرثهم شيئا، وإذا كانت أخت لأب وأم
الأب والأم النصف، وقاسم بالأخ والأخت الجد، قال أبو
سهمين، وفي قول زيد من ثلاثة أسهم.

(۴۸) فی رجل ترك جده واخاه لامه

۳۱۲۲۷ — حَدَّثَنَا ابن علية عن خالد عن محمد بن سيرين قال: أراد عبيد الله بن زياد
أن يرث الأخت من الأم مع الجد، وقال: إن عمر قد ورث الأخت معه، فقال عبيد الله بن عتبة:
إني لست بسائلي ولا حروري، فافقر الأثر، فلأنك لن تخطيء في الطريق ما دمت على الأثر.

۳۱۲۲۸ — حَدَّثَنَا وكيع قال ثنا إسلميل عن الشعبي قال: ما ورث أحد من أصحاب
النبي ﷺ إخوة من أم مع جد.

۳۱۲۲۹ — حَدَّثَنَا مغيرة بن هشام قال ثنا سفین عن الأعمش عن إبراهيم قال: كان زيد
لا يرث أمنا لأم ولا أختا لأم مع جد شيئا.

۳۱۲۳۰ — حَدَّثَنَا وكيع قال حدثنا سفین عن الأعمش عن إبراهيم قال: كان علي
وعبد الله لا يرثان الإخوة من الأم مع الجد شيئا، قال أبو بكر: فهذه من سهم واحد لأن
العمال كله للجد.

کتاب الفرائض

۳۰۱

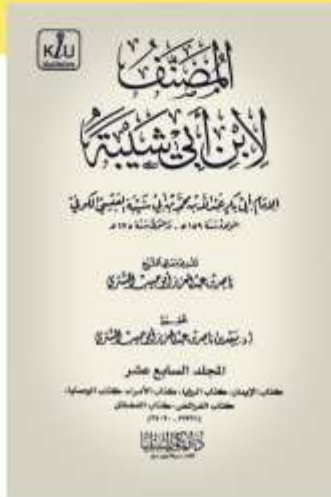
۲۹۹/۱۱

(ولا يقاسم / بالإخوة للأب الإخوة للأب والأم)^(۱)، ولا يزيد الجد مع الولد (على)^(۲) السدس إلا أن لا يكون غيره، فإذا كانت أخت لأب وأم وأخ لأب وجد أعطى الأخت النصف، وجعل النصف بين الجد والأخ، وكان زيد يقاسم بالجد الإخوة والأخوات إلى الثلث، فإذا بلغ الثلث أعطاه الثلث، وكان للإخوة والأخوات ما بقي، ولا يورث الإخوة من الأم مع الجد ولا يقاسم بهم، وكان يقاسم الإخوة للأب الإخوة للأب والأم ولا يورثهم شيئاً، وإذا كانت أخت لأب وأم وأخ وأخت لأب، وجد أعطى الأخت من الأب والأم النصف، وقاسم الأخ والأخت الجد^(۳).

۳۳۳۸- قال أبو بكر: فهذه في قول علي وعبد الله من سهمين وفي قول زيد من ثلاثة أسهم.

[۴۸] في رجل ترك جده وأخاه لأمه

۳۳۳۹- حدثنا ابن علية عن خالد عن محمد بن سيرين قال: أراد عبيد الله بن زياد أن يورث الأخت من الأم مع الجد، وقال: إن عمر قد ورث الأخت معه، فقال (عبد)^(۴) الله بن عتبة: إني لست بسبائي / ولا حروري (فاقتصر)^(۵) الأثر، فإنك ۳۰۰/۱۱ لن تخطئ في الطريق ما دمت على الأثر^(۶).



(۱) سقط من: [أ، ب، ج، د].

(۲) سقط من: [أ، ب].

(۳) منقطع: إبراهيم لم يدركهم.

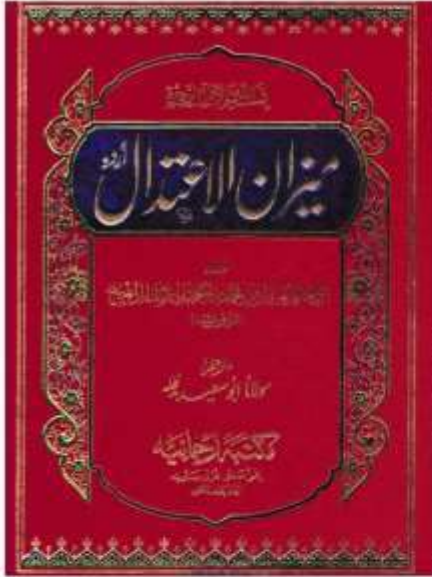
(۴) في [هـ]: (عبيد الله).

(۵) في [هـ]: (فاقتصر).

(۶) صحيح.

عبداللہ ابن سبا اور میزان الاعتدال (ج 4 ص 116)

میزان الاعتدال (اردو) جلد چہارم ۱۱۶



۴۳۴۱ - عبداللہ بن ابی زینب

اس نے ابوادریس خولانی سے روایت نقل کی ہے۔ یہ مجہول ہے اور شام کا

۴۳۴۲ - عبداللہ بن سالم (د، ت) زبیدی

یہ ثقہ ہے اور کوئی ہے۔

۴۳۴۳ - عبداللہ بن سالم (د، ت) اشعری حمصی

اس نے محمد بن زیاد ہانی اور محمد بن ولید زبیدی سے روایات نقل کی ہیں۔
زیادہ سمجھ دار اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ کہتا تھا حضرت علی
میں مدد کی تھی اسی لیے امام ابو داؤد اس کی مذمت کیا کرتے تھے یعنی یہ راوی نام

۴۳۴۴ - عبداللہ بن سائب (د، ت) بن یزید کنندی

یہ صحابہ کے صاحبزادوں میں سے ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے
اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام نسائی اور ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۳۴۵ - عبداللہ بن سائب (م، ت) کنندی

ایک قول کے مطابق اس کا یہ شیبانی کوئی ہے۔ اس نے زاذان کے حوالے سے اپنے والد کے حوالے سے عبداللہ بن معقل سے
روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے اعمش، سفیان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور ابو حاتم نے اسے ثقہ قرار دیا
ہے۔

۴۳۴۶ - عبداللہ بن سائب شیبانی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

۴۳۴۷ - عبداللہ بن سبا

یہ قالی زندیق لوگوں میں سے ایک ہے گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے۔ میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جلوا دیا تھا۔
جوڑ جانی کہتے ہیں: یہ اس بات کا قائل تھا کہ یہ قرآن نواجزاء میں سے ایک جزء ہے اور اس پورے قرآن کا علم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو ایسا کہنے سے منع بھی کیا تھا۔

۴۳۴۸ - عبداللہ بن سبع (د، ت) سبع

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ سالم بن ابوالجعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

الهداية - AlHidayah

EAT



انتھو

شامی

الرجلُ أبا الدنيا: محمد بن الأشج، فراد على اختلافه.

وقد قيل فيه: سالم بن عبد الله.

٤٢٥٣ - عبد الله بن سَبَّأ، من غُلاة الزُّنادقة، ضالٌّ مُضِلٌّ، أحسب أن

٤٢٥٣ = الميزان ٢: ٤٢٦، أحوال الرجال ٣٧، الفرق بين الفرق ٢٣٣.

علیاً حرقہ بالنار، وقال الجوزجاني: زعم أن القرآن جُزء من تسعة أجزاء، وعلمته عند علي، فنفاه علي بعدما همَّ به، انتهى.

قال ابن عساكر في «تاريخه»: كان أصله من اليمن، وكان يهودياً، فأظهر الإسلام، وطاف بلاد المسلمين ليُلفتهم عن طاعة الأئمة، ويُدخل بينهم الشر ودخل دمشق لذلك في زمن عثمان.

ثم أخرج من طريق سيف بن عمر التميمي في «الفتوح» له قصة طويلة لا يصح إسنادها.

ومن طريق ابن أبي خيثمة: حدثنا محمد بن عباد، حدثنا سفيان، عن عمار الدهني، سمعت أبا الطفيل يقول: رأيت المسيب بن نجبة أتى به بلبيس، وعليّ على المنبر فقال: ما شأنه؟ فقال: يكذب على الله وعلى رسوله.

حدثنا عمرو بن مرزوق، حدثنا شعبة، عن سلمة بن كهيل، عن زيد بن وهب قال: قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: ما لي ولهذا الخبيث الأسود — يعني عبد الله بن سبا — كان يقع في أبي بكر وعمر.

ومن طريق محمد بن عثمان بن أبي شيبة: حدثنا محمد بن العلاء، حدثنا أبو بكر بن عياش، عن مجالد، عن الشعبي قال: أول من كذب عبد الله بن سبا.

وقال أبو يعلى الموصلي في «مسنده»: حدثنا أبو كريب، حدثنا محمد بن [٢٩٠:٣] الحسن الأسدي، / حدثنا هارون بن صالح، عن الحارث بن عبد الرحمن، عن أبي الجلاس، سمعت علياً يقول لعبد الله بن سبا: والله ما أقضى إليّ بشيء كتمه أحداً من الناس، ولقد سمعته يقول: إن بين يدي الساعة ثلاثين كذاباً، وإنك لأحدُهم.

وقال أبو إسحاق الفزاري، عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، عن

۴۸۵

أبي الزُّعْرَاء، أو عن زيد بن وهب: أن سُويد بن غَفَلَةَ، دخل عَلَى عليّ في إمارته فقال: إني مررت بَنَقَرٍ يذكرون أبا بكر وعمر، يرون أنك تُضَمِّر لهما مثل ذلك، منهم عبدُ الله بن سبا — وكان عبد الله أول من أظهر ذلك — فقال عليّ: ما لي ولهذا الخبيث الأسود؟ ثم قال: معاذ الله أن أُضَمِّر لهما إلّا الحَسَنَ الجميل.

ثم أرسل إلى عبد الله بن سبا، فسيره إلى المدائن وقال: لا يُسَاكِنَنِي في بلدة أبداً، ثم نهض إلى المنبر حتى اجتمع الناس.

فذكر القصة في ثنائه عليهما بطوله، وفي آخره: ألا ولا يُلْغُنِي عن أحد يفضّلني عليهما إلّا جَلَدَتْهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي.

وأخبار عبد الله بن سبا شهيرة في التواريخ، وليست له رواية والله الحمد، وله أتباع يقال لهم: السَّبِيَّة، يعتقدون إلهية علي بن أبي طالب، وقد أحرقهم عليّ بالنار في خلافته.

٤٢٥٤ — عبد الله بن سعد بن معاذ بن سعد بن معاذ، الأنصاري الرُّقِّي. عن هشام بن عمار، وجماعة.

كذبه الدارقطني وقال: كان يضع الحديث. [ووهاه أحمد بن عبدان]^(١)، انتهى.

هكذا حكى السلمي، عن الدارقطني. ولم يذكر ابن عساكر له راوياً غير عبد الله بن محمد بن مسلم الإسفرائيني.

٤٢٥٤ — الميزان ٢: ٤٢٨، سؤالات السلمي ٢١٥، سؤالات حمزة ٢٣٦، المغني ١: ٣٤٠، ذيل الديوان ٤٠، الكشف المحدث ١٥٢، تنزيه الشريعة ١: ٧٣.

جاء نسبه في «الميزان» مختصراً: عبد الله بن سعد بن معاذ الأنصاري، ورمز له (ع) وهو خطأ.

(١) قوله: ووهاه أحمد بن عبدان. هو من ط ٢٩٠: ٣ وليس في الأصول.

عبداللہ ابن سبا اور سیف بن عمر کی روایات کی حیثیت

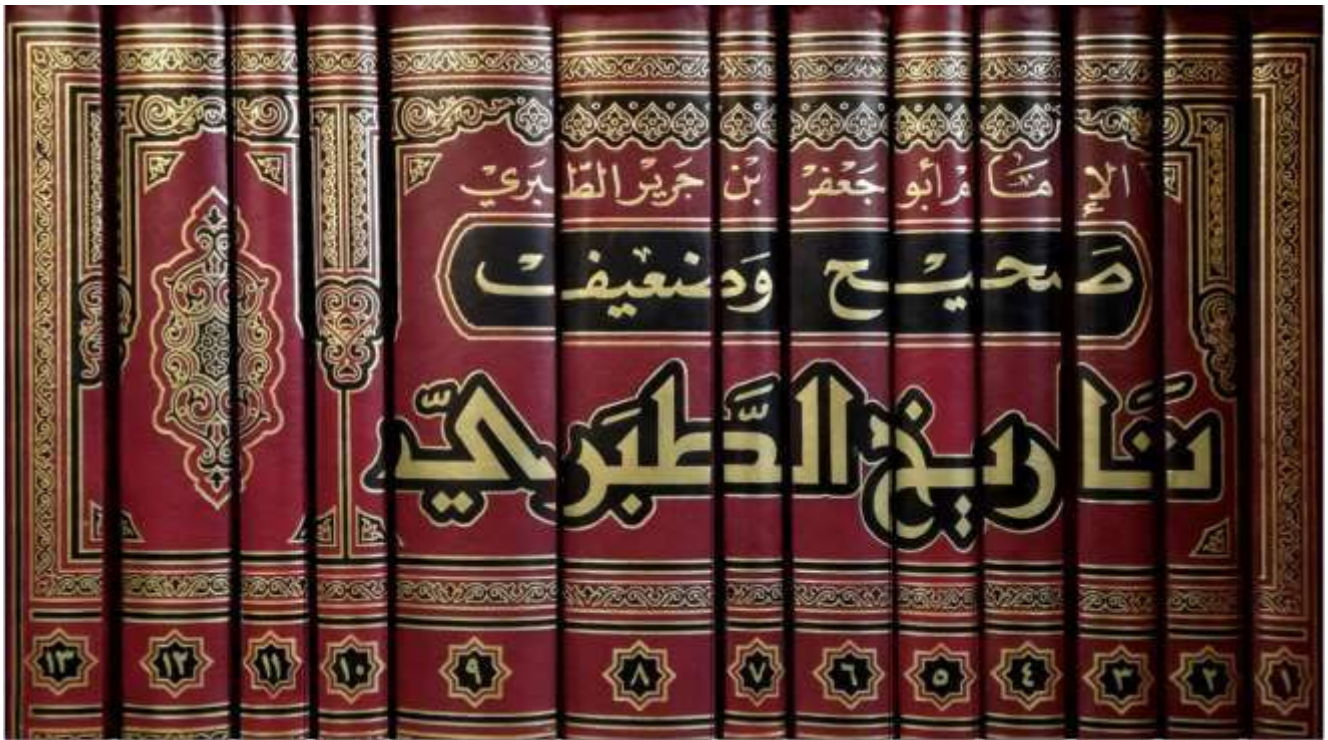
علماء جن میں محمد صوبی حسن حلاق، محمد بن طاہر البرزنجی، شیخ یحییٰ ابراہیم السیسی، ڈاکٹر خالد الغایب شامل ہیں کچھ شرائط رکھی ہیں جن کی بنیاد پر سیف بن عمر کی روایات کو لیا جائے گا۔ (دیکھئے تاریخ طبری صحیح و ضعیف)

1- سیف جو کہے اس کی بنیاد کسی حدیث کی مستند کتاب میں پائی جاتی ہو اور وہ روایات کسی مستند تاریخ کی کتاب سے لی گئی ہو۔

2- اس کی روایات عقیدہ کے بارے میں یا حلال و حرام کے بارے میں نہ ہوں۔

3- اس کی روایات صحابہ کے خلاف نہ ہوں۔

4- اس کی روایات خلفاء راشدین کے خلاف نہ ہوں۔



نُطِّل كثيراً في نقد رواياته فقد كفانا الأستاذ يحيى الیحي ذلك في كتابه القيم (مرويات أبي مخنف في تأريخ الطبري - عصر الخلافة الراشدة - دراسة نقدية).

أما بالنسبة لروايات سيف بن عمر التميمي وهي الأكثر وروداً في عهد أبي بكر الصديق عند الطبري؛ فقد وضعنا منهجاً نرجوا أن قد التزمنا به في تحقيقنا هذا. وقبل ذكر شروطنا في التفاصيل مع مرويات سيف لا بد أن نذكر أقوال العلماء فيه ولو باختصار. أما بالنسبة للحديث؛ فهو ضعيف عند جمهور النقاد.

قال الدارقطني: ضعيف (التهذيب ٤/٢٩٦).

وقال النسائي: ضعيف (الضعفاء والمتروكين/ ٥١).

وقال العقيلي: ولا يتابع عليه، ولا على كثير من حديثه (الضعفاء الكبير ٢/١٧٥).

وقال ابن حبان: اتهم بالزندقة، وكان يضع الحديث (المجروحين ١/٣٤٥). قلنا: وهذا زيادة في الجرح في ابن حبان وهو معروف بتساهله في التوثيق وتشده في الجرح ولذلك قال الحافظ في التقریب (١/٢٦٢): أفحش ابن حبان القول فيه.

أما بالنسبة للروايات التاريخية؛ فقد قال ابن حجر في التقریب: (عمدة في التأريخ). وقال الذهبي: كان أخبارياً عارفاً (الميزان ٢/٢٥٥). ولذلك قال عضو هيئة التدريس بجامعة أم القرى (قسم التأريخ الإسلامي) د. خالد الغيب: ينقسم الحديث عن درجة سيف العلمية إلى قسمين: الأول: يتعلق بسيف المحدث.

والثانيك يتعلق بسيف الأخباري (استشهاد عثمان وموقعة الجمل في مرويات سيف بن عمر في تأريخ الطبري - دراسة نقدية ٢٨). ويرى المؤرخ الإسلامي المعاصر الأستاذ العمري: أن سيفاً هذا ضعيف جداً في التأريخ.

قلنا: من أجل ما سبق وضعنا بعضاً من روايات سيف في قسم الصحيح بالشروط التالية:

١ - بعد أن وجدنا لهما أصلاً صحيحاً ابتداءً بالبخاري ومروراً ببقية كتب الحديث - وانتهاءً بالمصادر التاريخية الموثوقة.

۲ - بعد أن تأكدنا من خلوّ تلك الروايات ممّا يتعلق بالمسائل العقيدية ،
والحلال ، والحرام .

۳ - بعد أن تأكدنا من خلوّ هذه الروايات من طعن في عدالة الصحابة ، أو غمز
ولمز بهم ، وبتعاملهم مع بعضهم البعض .

۴ - بعد أن تأكدنا من خلوّ هذه الروايات من الانحياز إلى اتجاه سياسي
معروف في عهد الخلفاء الراشدين .

أما بقية الروايات (وهي الأكثر) فقد وضعناها في الضعيف وبيّنا ما فيها من
نكارة ، أو غرابة . ولقد أسهب الدكتور خالد الغيث في تقييمه لروايات سيف في
رسالته الجامعية فلا نريد أن نذكر تفاصيل ذلك إلا أنّنا نضيف معلقة صغيرة فيما
يتعلق بالطعون الواردة في روايات سيف ونفي (الطعن في عدالة الصحابة) وهو أن
البلاء ليس من سيف فحسب ، وإنما أكثر البلاء من تلميذه وراويته شعيب ،
وأغلب الروايات من طريقه ، فهو المعروف بتعامله على الصحابة (ليس
بالمعروف وله أحاديث وأخبار وفيها بعض النكارة وفيها تحامل على السلف
/ اللسان ۳/ ۱۴۵) .

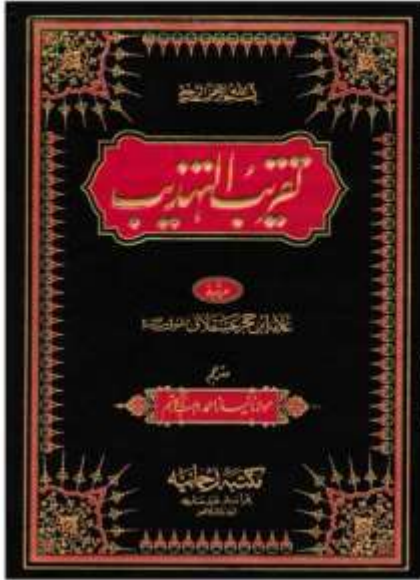
واعتبرنا هذه الطريق (طريق شعيب عن سيف) أشد مرويات سيف ضعفاً عند
الطبري . أما أقل مرويات سيف ضعفاً أو أصحها (وليس صحيحها) فهو طريق :
(حدثنا عبيد الله ، قال : حدثني عمي ، قال : حدثنا سيف) والله أعلم .

ثانياً : أما فيما يتعلق بالمصادر التي اعتمدنا عليها في تقسيمنا لمرويات
الطبري التاريخية فهي كما يلي :

۱ - تأريخ خليفة بن خياط : فهو مؤرخ معتمد ثقة توفي (۲۴۰ هـ) أي : بعد أن
بدأ الطبري بطلب الحديث بأربع سنوات - وهو يدرس التأريخ دراسة حولية
بالإضافة إلى كتابته التأريخ بصيغة أخرى هي تدوين التأريخ من خلال دراسة
الشخصيات التاريخية . الأنبياء ، ثم الصحابة ، ثم أئمة التابعين ، وذلك في كتابة
القيم المعروف (طبقات خليفة) .

۲ - فتوح البلدان للبلاذري : والذي اهتم اهتماماً بالغاً بتأريخ الفتوح وهو
يعتمد الإسناد كسلفه خليفة ، إلا أن خليفة يذكر الإسناد ويعتمده أكثر من

سیف بن عمر تمیمی تاریخ میں عمدہ راوی ہے۔ (تقریب التہذیب)



حزقہ ہے۔

۲۷۲۰- ت۔ سیاراموی ”ولاء کی وجہ سے ہے“ دمشق:

بصرہ فروکش ہوا، طبقہ کا ”صدوق“ راوی ہے، کہا گیا ہے کہ اس

۲۷۲۱- رخ۔ سیدان ابن مضارب باہلی، بصری، ابو محمد:

دسویں طبقہ کا ”صدوق“ راوی ہے۔

۲۷۲۲- رخ، م، د، س، ق۔ سیف بن سلیمان یا ابن ابوسلیمان مخزوم

چھٹے طبقہ کا ”لقہ پختہ کار“ راوی ہے اس پر قدری ہونے کا الزام

کے بعد فوت ہوا۔

۲۷۲۳- س۔ سیف بن عبید اللہ جرمی، ابوالحسن سراج، بصری:

نویں طبقہ کا ”صدوق“ راوی ہے بسا اوقات مخالفت کرتا ہے۔

۲۷۲۴- ت۔ سیف بن عمر تمیمی، صاحب کتاب الرواة، کوئی:

اسے ضعیف وغیرہ بھی کہا جاتا ہے آٹھویں طبقہ کا روایت حدیث میں ضعیف اور تاریخ میں عمدہ راوی ہے، ابن حبان

نے اس کے بارے میں گھٹیا کلمات کہے ہیں، رشید کے دور میں میں فوت ہوا۔

۲۷۲۵- تمیمز۔ سیف بن عیسرہ کوئی، فنجی:

ساتویں طبقہ کا ”صدوق صاحب اوہام“ راوی ہے۔

۲۷۲۶- ت۔ سیف بن محمد کوئی، سفیان ثوری کا بھانجا:

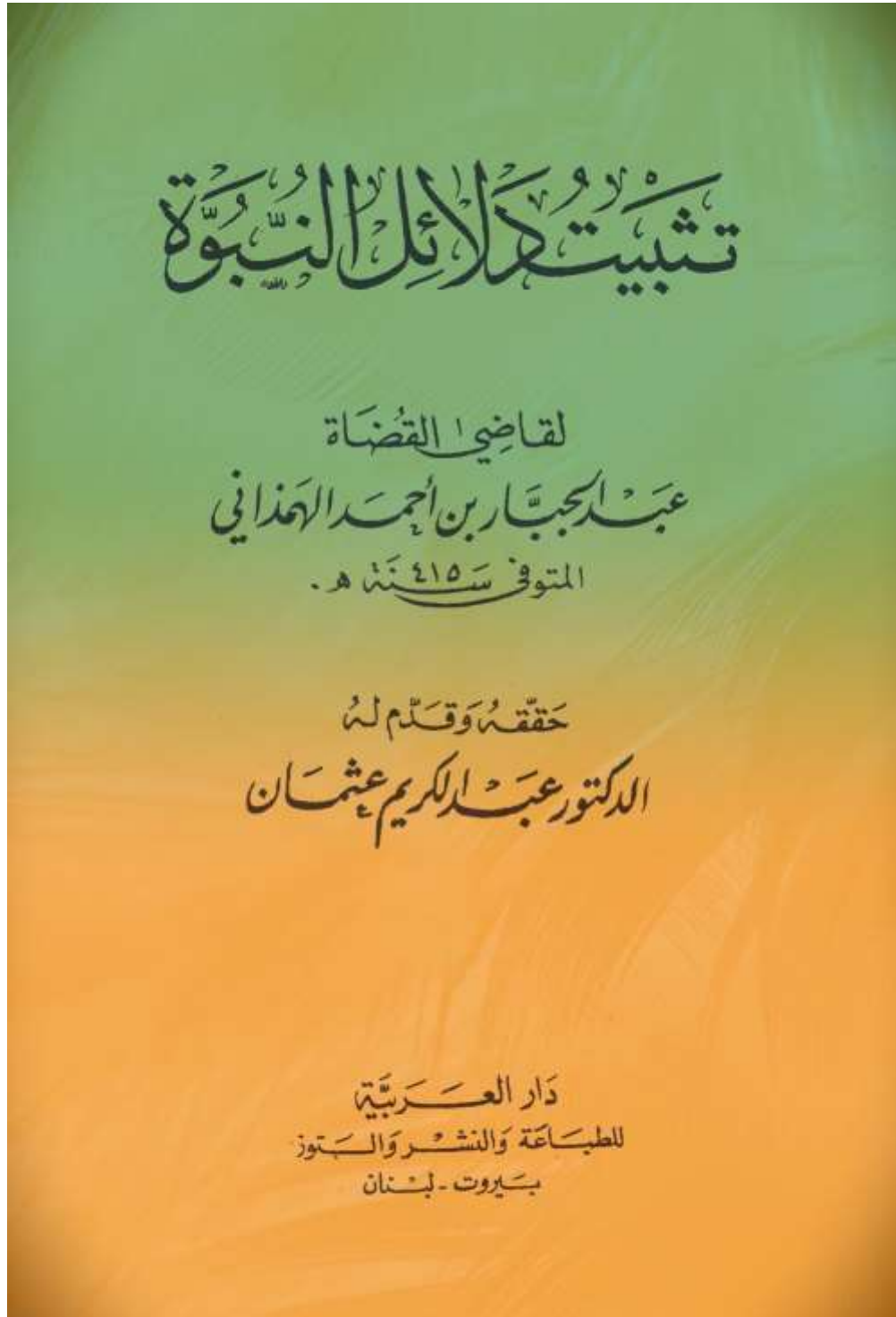
بغداد فروکش ہوا، محدثین نے اس کی تکذیب کی ہے آٹھویں طبقہ کے صغار راویوں میں سے ہے ۹۰ھ کی حدود میں

فوت ہوا۔

۲۷۲۷- ت، ق۔ سیف بن ہارون مرقی، ابوورقاء کوئی:

آٹھویں طبقہ کے صغار روایات میں سے ”ضعیف“ راوی ہے ابن حبان نے اس کے بارے میں گھٹیا کلمات کہے ہیں۔

عبداللہ ابن سبا اور تثبیت دلائل النبوت (عبدالجبار بن احمد الہمدانی المتوفی 415 ہجری)



ﷺ، يتبع أثرهما كاتباع الفصيل أثر أمه ، وكان والله رفيقاً رحيماً لضعفاء المسلمين ، وبالمؤمنين عوناً وناصرأً على الظالمين ، لا تأخذه في الله لومة لائم ، ضرب الله بالحق على لسانه ، وجعل الصدق من شأنه ، حتى إن كنا لنظن أن ملكاً ينطق على لسانه ، أعز الله بإسلامه الاسلام وجعل هجرته للدين قواماً ، ألقى الله له في قلوب المؤمنين المحبة وفي قلوب المشركين المنافقين الرهبة ، شبهه رسول الله ﷺ بجبريل فطناً غليظاً على الأعداء ، وبنوح حقناً مغتاضاً على الكفار ، والضراء على طاعة الله أثر عنده من السراء على معصية الله ، فمن لكم بمثلهما رحمة الله عليهما ورزقنا المضي على سبيلهما ، فإنه لا يبلغ مبلغهما إلا بالحب لهما ، واتباع آثارهما ، فمن أحبني فليحبهما ، ومن لم يحبهما فقد أبغضني وأنا منه بريء ، ولو كنت تقدمت اليكم في أمرهما لعاقبت على هذا أشد العقوبة ، فمن أوتيت به بعد هذا اليوم فإنه عليه ما على المفتري ، ألا وخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ، ثم الله أعلم بالخير أين هو ، أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم .

فإن قالوا: لا نصدق بهذا ، قلنا : العجب أنكم تصدقون قوله عليه السلام : من كنت مولاه فعليّ مولاه ، ولا تصدقون بهذا ومجيئه أقوى من مجيء ذاك . والحال التي وصفها أمير المؤمنين في هذا الحديث بيّنة معلومة قد شهد بها العقل ، وقد تقدم بيان ذلك ، وإنما ذكرنا هذا عند ذكركم للتفضيل وتعلقكم بصحته / مما ادعته السبئية أصحاب عبد الله بن سبا ، وهو ابن السوداء . ٢٥٥/ب

ولقد قال أبو القاسم البلخي في كتابه الذي نقض به اعتراض ابن الراوندي على كلام أبي عثمان عمرو بن بحر الجاحظ في أن القرآن سليم من الزيادة والنقصان : إن قول أمير المؤمنين : ألا إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر (١)

(١) في الأصل : أبي بكر

وعمر قد جاء مجيئاً لا ينكره من له في العلم نصيب ، وذكر جماعة ممن رووا فضلهم ونبيلهم وكثرتهم وجلالتهم ثم قال : ولكن عندنا ما أراد نفسه .

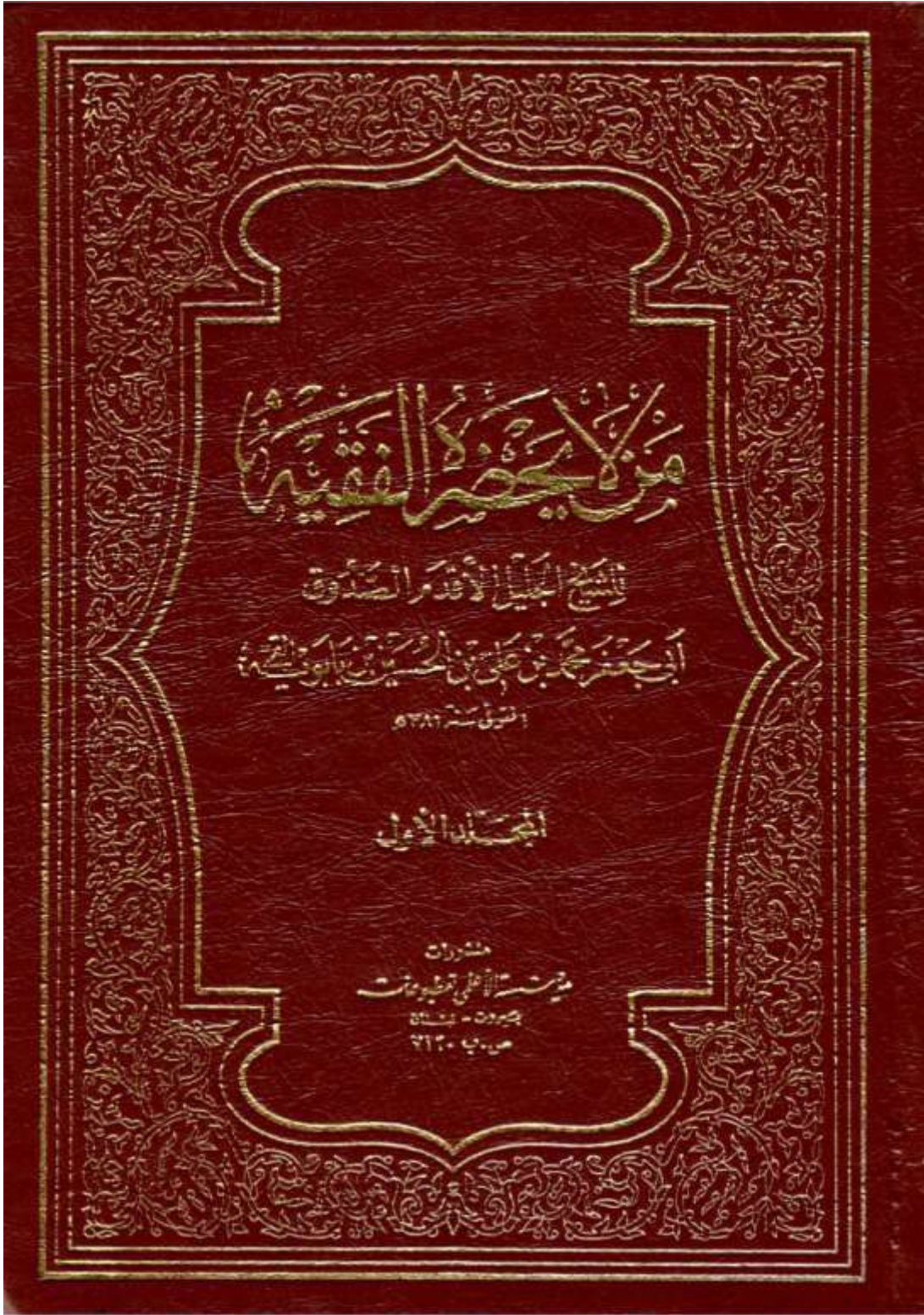
ثم ذكر أبو القاسم رحمة الله عليه أن شريك بن عبد الله كان من كبار الشيعة (١) ، وكان يقول : خير هذه الأمة أبو بكر وعمر وهما خير من علي ، ولو قلت غير هذا ما كنت من شيعة علي ، لأنه قد قام على هذه الأعواد فقال : ألا إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ، فنكذبه ، والله ما كان كذاباً .

قال أبو القاسم : الخبر صحيح ، ولكنه عندنا مخصوص ، ولم نقصد لذكر ما قاله أمير المؤمنين في فضلهم ، فإن ذلك أوضح من الشمس وهو كثير ، وله كتب كثيرة مفردة طويلة ، وإنما ذكرنا هذا عند ذكر عبد الله بن سبا وما كان منه ، وبما أفسد به على أمير المؤمنين ، وربما ألقى عبد الله بن سبا هذا ما ألقاه ، وظهر إلى قوم كان يلقيه اليهم من أنه إله ، واستتابهم أمير المؤمنين فما تابوا فأحرقهم ، وكانوا فقيراً يسيراً ، ونفى عبد الله بن سبا عن الكوفة إلى المدائن ، فلما قتل أمير المؤمنين عليه السلام قيل لابن سبا قد قتل ومات ودفن فأين ما كنت تقول من مصيره إلى الشام ؟ فقال : سمعته يقول : لا أوت حتى أركل برجلي من رحاب الكوفة فأستخرج منها السلاح وأصير إلى دمشق ، فأهدم مسجدتها حجراً حجراً ، وأفعل وأفعل ، فلو جئتمونا بدعاغه مسروداً لما صدقنا أنه قد مات . / ولما افتضح بهت ، وادّعى على أمير المؤمنين ١/٢٥٦ الم بقله .

والشيعة الذين يقولون بقوله الآن بالكوفة كثير ، وفي سوادها وفي العراق كله يقولون : أمير المؤمنين كان راضياً بقوله ، ويقول الذين حرقهم ، وإنما

(١) يقصد بأبي القاسم : عبد الله بن أحمد بن محمود الكعبي البلخي ، من كبار المعتزلة ، له آراء ومقالات انفرد بها ، أخذ عنه قاضي القضاة عبد الجبار كثير في كتابه طبقات المعتزلة .

عبداللہ ابن سبا یہودی اور شیعہ کی اصول اربعہ میں شامل کتاب من لایحضرہ الفقیہ



۹۵۳- وقال أبو جعفر عليه السَّلام : « ما بسط عبد يديه إلى الله عزَّ وجلَّ إلَّا واستحي الله أن يردَّها صفراً حتَّى يجعل فيها من فضله ورحمته ما يشاء ، فإذا دعا أحدكم فلا يردَّ يديه حتَّى يمسح بهما على رأسه ووجهه » وفي خبر آخر « على وجهه وصدرة » .

۹۵۴- وقال أمير المؤمنين عليه السَّلام : « من أراد أن يكتال بالملكيات الأولى فليكن آخر قوله « سبحان ربِّكَ ربَّ العزَّة عَمَّا يصفون ، وسلام على المرسلين ، والحمد لله ربَّ العالمين » فإنَّ له من كلِّ مسلم حسنة » .

۹۵۵- وقال أمير المؤمنين عليه السَّلام : « إذا فرغ أحدكم من الصلاة فليرفع يديه إلى السماء ولينصب في الدعاء فقال ابن سبا : يا أمير المؤمنين أليس الله عزَّ وجلَّ بكلِّ مكان ؟ قال : بلى ، قال : فلم يرفع يديه إلى السماء ؟ فقال : أو ما تقرأ ﴿ وفي السماء رزقكم وما توعدون ﴾ فمن أين يطلب الرِّزق إلَّا من موضعه ، وموضع الرِّزق ما وعد الله عزَّ وجلَّ السماء » .

۹۵۶- وكان أمير المؤمنين عليه السَّلام يقول إذا فرغ من الزَّوال « اللهمَّ إني أتقرَّب إليك بجودك وكرمك ، وأتقرَّب إليك بمحمد عبدك ورسولك ، وأتقرَّب إليك بملائكتك المقربين ، وأنبيائك المرسلين وبك ، اللهمَّ لك الغنى عني ، وبني الفاقة إليك ، أنت الغني وأنا الفقير إليك ، أقلني عثرتي ، واستر عليَّ ذنوبي ، واقض اليوم حاجتي ، ولا تعدَّني بقبيح ما تعلم به مني بل عفوك يسعني وجودك » ثمَّ يخرُّ ساجداً ويقول : « يا أهل التقوى ، ويا أهل المغفرة ، يا برُّ ، يا رحيم ، أنت أبرُّ بي من أبي وأُمِّي ومن جميع الخلائق اقلبني بقضاء حاجتي ، مجاباً دعائي ، مرحوماً صوتي ، قد كشفت أنواع البلاء عني » .

۹۵۷- وقال الصادق عليه السَّلام : « من قال إذا صلى المغرب ثلاث مرَّات : « الحمد لله الَّذي يفعل ما يشاء ، ولا يفعل ما يشاء غيره » أُعطي خيراً كثيراً » .

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابواقمی
المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی



الکساء پبلشرز

آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی



(یہ لوگ جو باتیں خدا کے بارے میں بنایا کرتے ہیں ان سے چہار پروردگار عزت کا مالک پاک صاف ہے اور پیغمبروں پر سلام ہو اور کل تعریفیں خدا ہی کے لئے سزاوار ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔)
تو اسکے لئے ہر مسلم کے حسن میں ایک حصہ ہوگا۔

(۹۵۵) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا مانگے تو ابن سبا نے کہا یا امیر المومنین کیا اللہ تعالیٰ ہر جگہ نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف کیوں اٹھائے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُعَدُّونَ (الذاریات آیات نمبر ۲۲) اور تم لوگوں کا رزق آسمان میں ہے جسکا تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے) اور جہاں رزق ہوتا ہے وہیں سے تو طلب کیا جاتا ہے اور رزق کی جگہ جسکا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے وہ آسمان ہے۔

(۹۵۶) اور امیر المومنین علیہ السلام جب نماز زوال (عصر) سے فارغ ہوتے تھے تو یہ کہا کرتے
اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَآيَاتِكَ الْمُرْسَلِينَ وَبِكَ - اللَّهُمَّ لَكَ الْغَنَى عَنِّي وَبِيَ الْفَاقَةُ إِلَيْكَ، أَنْتَ الْغَنَى وَأَنَا الْفَقِيرُ إِلَيْكَ، أَقْلَبُنِي عَثْرَتِي، وَاسْتَرْعِلِي ذَنْبِي وَأَقْضِ الْيَوْمَ حَاجَتِي وَلَا تَعَذِّبْنِي بِقَبِيحٍ مَا تَعْلَمُ بِهِ مِنِّي بَلْ عَفْوُكَ يَسْعِي وَجُودُكَ (اے اللہ میں تیرے جو دو کرم کے واسطے سے تیرا تقرب چاہتا ہوں میں تیرے بندے اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے تیرا تقرب چاہتا ہوں۔ میں تیرے ملائیکہ مقربین اور تیرے مرسل انبیاء کے واسطے سے اور خود تیرے واسطے سے تیرا تقرب چاہتا ہوں۔ اے اللہ تو مجھ سے مستغنی ہے مگر میں تیرا محتاج ہوں تو غنی ہے میں تیرا محتاج ہوں۔ میری لغزشوں کو درگزر کر میری گناہوں کی پردہ پوشی فرما اور آج میری حاجت روائی کر اور میری برائیوں کی جہنمیں تو جانتا ہے مجھے سزا دے بلکہ اپنی صفواں اپنی بخشش کو میرے لئے وسیع کر)۔

اس کے بعد سجدہ میں گرجاؤ اور کہو یا اهل التقوى و یا اهل المغفرة یا ہر، یا رحیم، انت ابرئ من ابئ و امئ و من جمیع الخلائق اقلبنی بقضاء حاجتی مجابا دعائی مرحوم ما صوئ، قد کشف انواع البلاء عني (اے تقویٰ کے اہل اور اے مغفرت کرنے والے اے نیک سلوک کرنے والے اے رحم کرنے والے تو میرے باپ اور میری ماں بلکہ ساری مخلوق سے زیادہ میرے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہے تو میری حاجت پوری کر کے میری دعا کو قبول کر کے اور میری آواز پر ترس کھا کر مجھے اپنی بارگاہ سے لوٹا۔ تو مختلف قسم کی بلائیں مجھ سے نال بھی چکا ہے)۔

(۹۵۷) اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد تین مرتبہ کہے الحمد لله الذی یفعل ما یشاء ولا یفعل ما یشاء غیرہ، اعظمی خیرا کثیرا (اس اللہ کی حمد کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ نہیں کرتا جو اسکے



وجہہ و صدرہ .

وقال امیر المؤمنین علیہ السلام : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمَكْيَالِ الْأَوَّلِ فُيْ فَلْيَكُنْ آخِرَ قَوْلِهِ (سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَإِنَّ لَهُ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ حَسَنَةً .

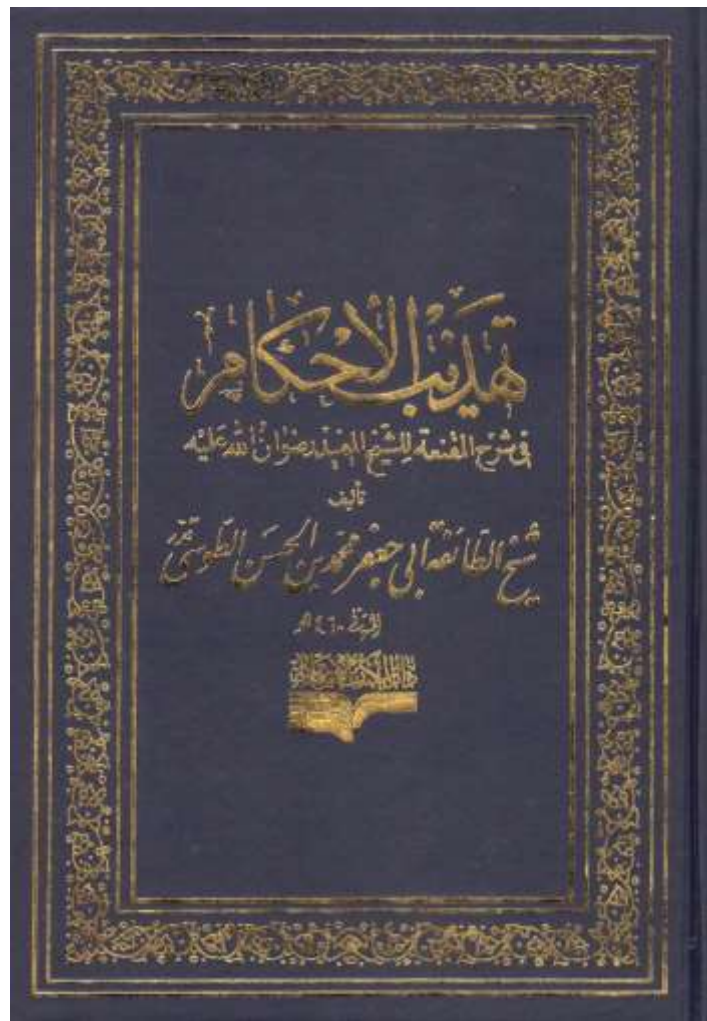
وقال امیر المؤمنین علیہ السلام إذا فرغ أحدكم من الصلاة فليرفع يديه إلى السماء ولينصب في الدعاء فقال ابن سبا: يا امیر المؤمنین أليس الله عز وجل بكل مكان؟ قال: بلى ، قال : فلم يرفع يديه إلى السماء؟ فقال : أو ما تقرأ (وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ) فمن أين يُطلب الرزق إلا من موضعه ، وموضع الرزق وما وعده الله عز وجل السماء .

كان الانكسار في المخلوق يصير سبباً للعطف والرحمة اطلق عليه تعالى باعتبار الغاية، وكذا في كثير من الصفات الفعلية كالرضا والغضب والفهر والسخط والحب وغيرها وجعل الرحمة في اليد ايضاً من باب التشبيه .

وقال امیر المؤمنین (الى قوله) 'الأوفى' ﴿ اي يجزى بالجزاء الاعظم بأن يقدر له او يكتال نفسه بالمكيال الاوفى يعنى من اراد ان يكون معظماً عند الله تعالى فليكن آخر قوله في القرآن والدعاء ، بل بعد كل باطل ايضاً كما سيحیی ان كفارات المجالس ان تقول عند قيامك منها (سبحان ربك الخ) وذکر ترجمته آنفاً ﴿ فَإِنَّ لِمَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ حَسَنَةً ﴾ يعنى بعدد كل مسلم يعطى الحسنات :

قوله ﴿ ولينصب ﴾ اي ليبالغ في اندعاء ﴿ فقال ابن سبا ﴾ هو عبدالله بن سبا الذي روى انه قال بالوهمية امیر المؤمنین فاستتابه فلم يشب فأحرقه بالنار ﴿ اليس الله عز وجل بكل مكان؟ قال : بلى ﴾ اي في كل مكان وليس في شيء من المكان يعنى ان نسبته الى الامكنة على السواء ، وليس نسبته تعالى الى السماء بأكثر من نسبته تعالى الى الارض كما هو حال المجرّد ﴿ قال (الى قوله) رزقكم ﴾ اي من جانبه بالسحاب والمطر او تقديره في السماء ﴿ وما توعدون ﴾ من الخيرات الدنيوية

1315- 171 أحمد بن أبي عبدالله عن القاسم بن يحيى عن جده الحسن بن راشد عن أبي بصير عن أبي عبدالله (عليه السلام) عن آبائه (عليهم السلام) ان أمير المؤمنين (عليه السلام) قال: إذا فرغ أحدكم من الصلاة فليرفع يديه إلى السماء ولينصب في الدعاء فقال ابن سبأ: يا أمير المؤمنين أليس الله في كل مكان؟ فقال: بلى قال فلم يرفع يديه إلى السماء؟ قال: أما تقرأ في القرآن " وفي السماء رزقكم وما توعدون " (1) فمن أين يطلب الرزق إلا من موضعه، وموضع الرزق وما وعد الله السماء.



ج ۲ - کتاب الصلوة ۳۱۶

من حیث یطلع الفجر فین تم تطلع الشمس
إذا كنت قد ذكرت الله عز وجل».

مع (۱۳۱۲) ۱۶۸ - محمد بن علی بن محمد
محمد بن سنان، عن عمار بن مروان، عن
أبي جعفر (علیہ السلام) قال: إذا انحرفت عن صلاة
لعن بني أمية» (۱).

مع (۱۳۱۳) ۱۶۹ - محمد بن یحیی، عن
إسماعیل بن بزيع، عن الحسن بن ثوير، و
أبا عبد الله (علیہ السلام) وهو یلعن في ذبر كل مكتوبة أو
التمیي والقذوي وفعلان ومعاوية - يستقيم
أخت معاوية».

مع (۱۳۱۴) ۱۷۰ - أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعيد، عن التضر بن -
شويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد «قال: قال أبو عبد الله (علیہ السلام): إذا
انصرف الإمام فلا یصلی في مقامه ركعتين حتى ینحرف عن مقامه ذلك».

مع (۱۳۱۵) ۱۷۱ - أحمد بن أبي عبد الله، عن القاسم بن یحیی (۲)، عن جده
الحسن بن راشد، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله، عن آبانہ (علیہ السلام) «أن أمير المؤمنين
علیہ السلام قال: إذا فرغ أحدكم من الصلوة فلیرفع یدیه إلى السماء ولینصب في الدعاء،
فقال لمن سبها: يا أمير المؤمنين! أليس الله في كل مكان؟ فقال: بلى، قال: فلم
یرفع یدیه إلى السماء؟ قال: أما تقرء «و في السماء رزقكم وما نوءدون» (۳) فن
أین یطلب الرزق إلا من موضعه، وموضع الرزق وما وعد الله السماء».

مع (۱۳۱۶) ۱۷۲ - أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن معاوية بن -

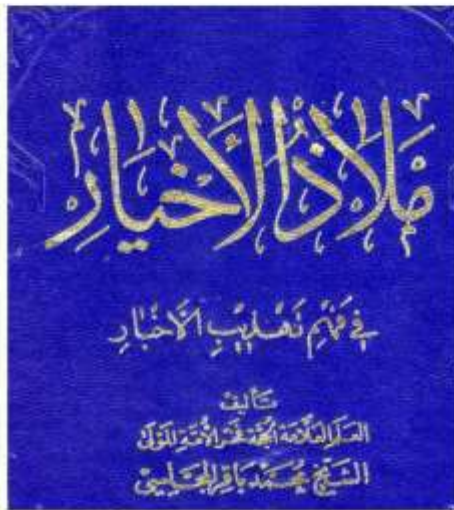
«حال الغفلة. ولم یعلم الزاوي أن طلوع الفجر دلیل على مطلع الشمس.
۱ - أي بالانصراف عن الصلوة مع لعنهم. والمراد العاصيون وأباہم لا كل من ركب إلى
أمية. ۲ - قاسم بن یحیی بن حسن بن راشد مولى المنصور، ضعيف له كتاب فیه آداب
أمير المؤمنين (علیہ السلام). ۳ - الذاریات: ۲۲.

اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کی تائید من لایحضره الفقیہ کی روایت سے ہوتی ہے۔ ملا باقر مجلسی نے تہذیب
الاحکام کی شرح ملاذ الاخیار میں اس روایت میں مذکور ابن سبا کو عبداللہ ابن سبا یہودی تسلیم کیا ہے۔

(اسکین اگلے پیج پر)

۴۸۶ ملاذ الاخيار ج ۴

عليه السلام قال : اذا فرغ أحدكم من الصلاة فليرفع يديه الى السماء ولينصب في الدعاء فقال ابن سبا : يا أمير المؤمنين أليس الله في كل مكان ؟ فقال : بلى قال فلم يرفع يديه الى السماء ؟ قال : أما تقرأ في القرآن « وفي السماء رزقكم وما توعدون » فمن أين يطلب الرزق الامن موضعه، وموضع الرزق وما وعد الله السماء.



قوله تعالى : وفي السماء رزقكم (۱)

قال البيضاوي : أي أسباب رزقكم أو تقدير وبالرزق المطر لانه سبب الاقوات .

« وما توعدون » أي : من الثواب ، لان الاعمال وثوابها مكتوبة مقدرة في السماء . و السماء والأرض انه لحق « وعلى هذا فالضمير له ولما ذكر من الايات والذكر والوعيد (۲) .

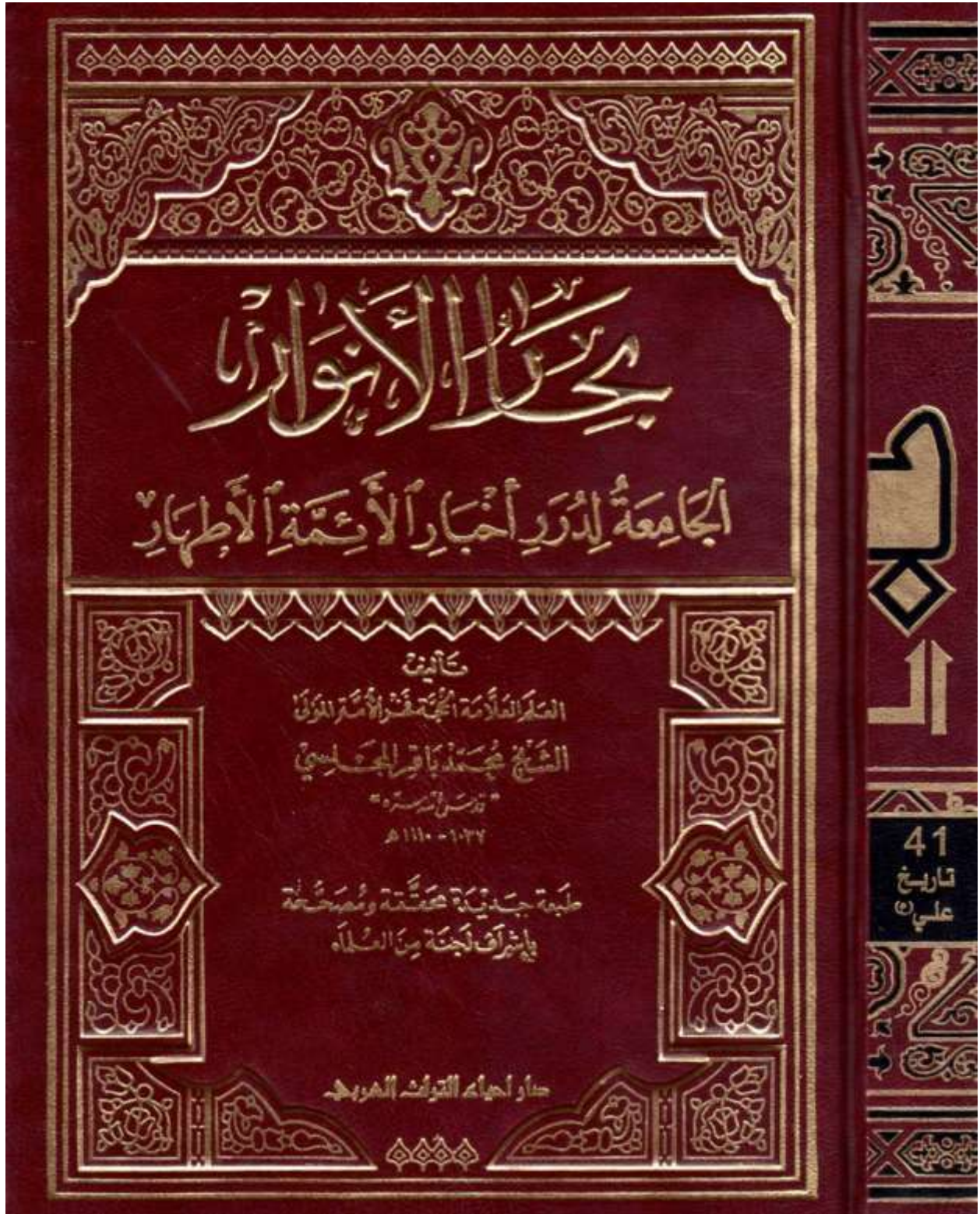
وحاصل الخبر: انه لما كان تقدير الرزق وأسبابه في السماء، وكذا المثوبات الاخرية وتقديراتها في السماء ، فناسب رفع اليديها في طلب الامور الدنيوية والاخرية في التعقيب وغيره .

وابن سبا هو عبدالله الذي كان يدعي ربوبية أمير المؤمنين صلوات الله عليه، وأنه نبي من قبله فاستتابه عليه السلام ثلاثة أيام، فلما لم يتب أحرقة بالنار والدخان.

(۱) سورة الذاريات : ۲۲ .

(۲) تفسير البيضاوي ۲ / ۴۶۳ .

عبداللہ ابن سبا یہودی اور بحار الانوار (باقر مجلسی)



ج ۴۱ الباب ۱۱۰ استجابة دعواته صلوات الله عليه -۲۱۳-

۲۶ - کش : عبدالله بن إبراهيم ، عن أبي مريم الأنصاري ، عن المنهال بن عمرو ، عن زر بن حبیش قال : خرج علي بن أبي طالب عليه السلام من القصر ، فاستقبله ركبان متقلدون بالسيوف عليهم العمائم ، فقالوا : السلام عليك يا أمير المؤمنين ورحمة الله وبركاته ، السلام عليك يا مولانا ؛ فقال علي عليه السلام : من ههنا من أصحاب رسول الله صلوات الله عليه ؟ فقام خالد بن زيد أبو أيوب وخزيمة بن ثابت ذوالشهادتين وقيس ابن سعد بن عباد و عبدالله بن بديل بن ورقاء ، فشهدوا جميعاً أنهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وآله يقول يوم غدیر خم : من كنت مولاه فعلي مولاه ، فقال علي عليه السلام لأنس بن مالك و البراء بن عازب : ما منعكما أن تقوموا فتشهدا فقد سمعتما كما سمع القوم ؟ ثم قال : اللهم إن كانا كتماها معاندة فابتلهما ، فعمي البراء بن عازب وبرص قدما أنس بن مالك ، فأما أنس فحلف ^(۱) أن لا يكتن منقبة لعلي بن أبي طالب عليه السلام ولا فضلاً أبداً ، و أما البراء بن عازب فكان يسأل عن منزله فيقال : هو في موضع كذا وكذا ، فيقول : كيف يرشد من أصابته الدعوة ^(۲) .

۲۷ - یل : عن أبي الأحوص ، عن أبيه ، عن عمار الساباطي قال : قدم أمير المؤمنين عليه السلام المدائن فنزل بأيوان كسرى ، و كان معه دلف بن مجير ، فلمّا صلّى قام و قال لدلف : قم معي ، و كان معه جماعة من أهل ساباط ، فما زال يطوف منازل كسرى و يقول لدلف : كان لكسرى في هذا المكان كذا و كذا ، و يقول دلف : هو والله كذلك ، فما زال كذلك حتّى طاف المواضع بجميع من كان عنده ^(۳) ودلف يقول : يا سيدي و مولاي كأنك وضعت هذه الأشياء في هذه المساكن ^(۴) ، ثمّ نظر عليه السلام إلى جمجمة نخرة ، فقال لبعض أصحابه : خذ هذه الجمجمة ^(۵) ، ثمّ جاء

(۱) في المصدر : فحلف أنس بن مالك .

(۲) معرفة اخبار الرجال : ۳۰ و ۳۱ .

(۳) في المصدر : حتى طاف المواضع وأخبر عن جميع ما كان فيها .

(۴) » : في هذه الامكنة .

(۵) » : خذ هذه الجمجمة وكانت مطروحة .

-۲۱۴-

تاریخ امیر المؤمنین علیؑ

ج ۴۱

علیہ السلام إلى الأیوان و جلس فیہ ، و دعا بطشت فیہ ماء ، فقال للرجل : دع هذه الجمجمة في الطشت ، ثم قال : أقسمت عليك يا جمجمة لتخبريني من أنا ومن أنت؟ فقالت الجمجمة بلسان فصيح : أما أنت فأمر المؤمنین وسيد الوصیین وإمام المتقين وأما أنا فعبد الله وابن أمة الله كسرى أنوشیروان ، فقال له أمر المؤمنین علیؑ : كيف حالک ؟ قال : يا أمر المؤمنین إنني كنت ملكاً عادلاً شفیقاً على الرعايا رحیماً ، لا أرضى بظلم ، و لكن كنت على دين المجوس ؛ وقد ولد محمد ﷺ في زمان ملكي ، فسقط من شرفات قصری ثلاثة وعشرون شرفة ليلة ولد ، فهممت أن أؤمن به من كثرة ما سمعت من الزيادة من أنواع شرفه و فضله و مرتبته و عزّه في السماوات والأرض و من شرف أهل بيته ، و لكنني تفاعلت عن ذلك و تشاغلته عنه في الملك ، فإياله من نعمة و منزلة ذهبت مني حيث لم أؤمن^(۱) ، فأنا محروم من الجنة بعدم^(۲) إيماني به ، و لكنني مع هذا الكفر خلصني الله تعالى من عذاب النار ببركة عدلي و إنصافي بين الرعية ، و أنا في النار و النار محرقة عليؑ ، فواحسرتاه لو آمنت^(۳) لكنت معك يا سيد أهل بيت محمد ﷺ و يا أمیرائمه^(۴) ، قال : فبكى الناس ، و انصرف القوم الذين كانوا^(۵) من أهل ساباط إلى أهلهم و أخبروهم بما كان و بما جرى^(۶) فاضطربوا و اختلفوا في معنى أمر المؤمنین ، فقال المخلصون منهم : إن أمر المؤمنین علیؑ عبد الله و وليه و وصي رسول الله ﷺ ، و قال بعضهم : بل هو النبي ﷺ ، و قال بعضهم : بل هو الرب و هو عبد الله^(۷) بن سبا و أصحابه ، وقالوا : لولا أنه الرب كيف يحيي الموتى ؟ قال : فسمع بذلك أمر المؤمنین و ضاق صدره ، و أحضرهم و قال : يا قوم غلب

(۱) في المصدر : حيث لم أؤمن به .

(۲) : لعدم .

(۳) : لو آمنت به .

(۴) : و يا أمیر المؤمنین .

(۵) : كانوا معه .

(۶) : و بما جرى من الجمجمة .

(۷) : «وهم مثل عبد الله بن سبا» وفي (م) و (ت) : وهو مثل عبد الله بن سبا .

ج ۴۱ الباب ۱۱۰ استجابة دعواته صلوات الله عليه - ۲۱۵ -

عليكم الشيطان إن أنا إلا عبد الله أنعم عليّ بإمامته و ولايته و وصيّة رسوله ﷺ ،
فارجعوا عن الكفر ، فأنا عبد الله و ابن عبده ، و محمد ﷺ خير منّي ، و هو أيضاً عبد الله
و إن نحن إلا بشر مثلكم ، فخرج بعضهم من الكفر و بقي قوم على الكفر مارجعوا
فألحّ عليهم أمير المؤمنين عليه السلام بالرجوع فما رجعوا ، فأحرقهم بالنار ، و تفرّق منهم
قوم في البلاد وقالوا : لولا أن فيه الرّبوبيّة ما كان أحرقنا في النار ، فنعوذ بالله من
الخذلان (۱) .

أقول : روى في عيون المعجزات من كتاب الأنوار تأليف أبي عليّ الحسن بن
همام ، عن العباس بن الفضل ، عن موسى بن عطية الأنصاري ، عن حسان بن أحمد
الأزرق ، عن أبي الأحوص ، عن عمار مثله وزاد في آخره : إنّ الذين أحرقوا و
سحقوا و ذروا في الرّيح أحياهم الله بعد ثلاثة أيّام فرجعوا إلى منازلهم .
۲۸ - يل : روى أبو رواحة الأنصاري عن المغربي قال : كنت مع أمير المؤمنين
عليه السلام و قد أراد حرب معاوية ، فنظر إلى جمجمة في جانب الفرات و قد أتت
عليها الأرملة ، فمرّ عليها أمير المؤمنين عليه السلام فدعاها فأجابته بالنلبية ، و تدحرجت
بين يديه و تكلمت بكلام فصيح ، فأمرها بالرجوع فرجعت إلى مكانها (۲) ، فلمّا
فرغ من حرب النهر و ان أبصرنا بجمجمة نخرة بالية ، فقال : هاتوها ، فحرقها بسوطه
فقال : أخبريني من أنت ؟ فقير أم غنيّ شقيّ أم سعيد ملك أم رعيّة ، فقالت بلسان
فصيح : السّلام عليك يا أمير المؤمنين أنا كنت ملكاً ظالماً و أنا دوين بن هرمز ملك
الملوك (۳) ، فملكك مشارقها و مغاربها سهلها و جبلها برّها و بحرّها ، أنا الذي أخذت
ألف مدينة في الدنيا و قتل ألف ملك من ملوكها ، يا أمير المؤمنين أنا الذي بنيت
خمسین مدينة و افتضت خمسمائة ألف جارية بكر (۴) و اشتريت ألف عبد تركي و

(۱) الفضائل : ۷۵ و ۷۴ .

(۲) في المصدر : فرجعت الى مكانها كما كانت .

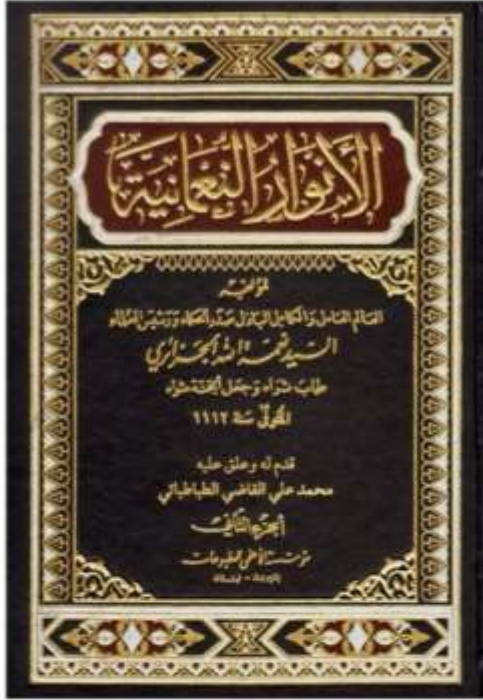
(۳) : أنا پرويز بن هرمز ملك الملوك كنت ملكاً ظالماً .

(۴) : و فضت خمسمائة جارية بكر .

عبداللہ ابن سبا اور الانوار النعمانیہ

۲۰۵

نور فی بیان الفرق وأدیانها وما يتعلق به من المقدمات واللواحق



وشارك أبو علي في هذا كله أبا هاشم
إيجاب صفة هي علم ولا حالة توجب
حتى لا آفة به ويجوز الإيلاء للمعوض.

ومنهم البهشمية انفرد أبو هاشم
معصية مع كونه مخالفاً للإجماع والحكمة
غيرها عالماً بقبحه؛ ويلزمه أن لا يصلح
توبة مع عدم القدرة فلا يصح توبة الكافر
الزاني عن زناه بعدما جب، ولا يتعلل
أحوال لا معلومة ولا مجهولة ولا قدير
معنى لكون الشيء حادثاً إلا أنه ليس قدراً

الفرقة الثانية من الفرق الإسلامية
أنه الإمام بعد رسول الله ﷺ بالنص،
تخرج عنه وعن أولاده؛ فإن خرجت
من أولاده، وهم اثنان وعشرون فرقة
أما الغلاة فثمانية عشر:

السبئية قال عبد الله بن سبا لعلي عليه السلام أنت الإله حقاً فنفاء علي عليه السلام إلى
المدائن، وقيل أنه كان يهودياً فأسلم، وكان في اليهودية يقول في يوشع بن نون وفي
موسى مثل ما قال في علي، وقيل أنه أول من أظهر القول بوجوب إمامة علي، ومنه
تشعبت أصناف الغلاة؛ وقال ابن سبا أن علياً عليه السلام لم يمت ولم يقتل؛ وإنما قتل
ابن ملجم شيطاناً تصوّر بصورة علي وعلي عليه السلام في السحاب؛ والرعد صوته،
والبرق ضوءه؛ وأنه ينزل بعد هذا إلى الأرض ويملاها عدلاً؛ وهؤلاء يقولون عند
سماع الرعد عليك السلام يا أمير المؤمنين^(۱).

(۱) هذه الأقوال التي نقلها المصنف رحمه الله كلها أحاديث خرافة وأساطير مختلفة لا أصل لها
أصلاً وأساساً قال أستاذنا الأكبر الإمام كاشف الغطاء قدس سره في كتابه القيم النقيس (أصل
الشيعة وأصولها): إنه ليس من البعيد رأي القائل: إن عبد الله بن سبا ومجنون بني عامر وأبي
هلال وأمثال هؤلاء الرجال أو الأبطال كلها أحاديث خرافة وضعها القصاصون وأرباب السمر
والمجون فإن الترف والنعيم قد بلغ أقصاه في أواسط الدولتين الأموية والعباسية وكلما اتسع
العيش وتوفرت دواعي اللهو اتسع المجال للوضع، وراج سوق الخيال وجعل القصص =

عبداللہ ابن سبا اور وسائل الشیعہ

ج ۶ الباب (۲۹) استحباب قراءة الاخلاص (۶۲) مرة بعد كل فريضة ۴۸۷

قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدع أن يقرأ في دبر الفريضة بقل هو الله أحد ، فإن من قرأها جمع الله له خير الدنيا والآخرة ، وغفر له ولوالديه وما ولدا .

وبالإسناد عن الحسن ، عن صندل ، عن هارون بن خازجة ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) ، مثله (۲) .

ورواه الكليني عن أبي علي الأشعري ، عن محمد بن حسان ، عن إسماعيل بن مهران ، عن الحسن بن علي بن أبي حمزة بالإسناد ، مثله (۳) .

[۸۵۰۹] ۴ - محمد بن الحسن بإسناده عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن القاسم بن يحيى ، عن جده الحسن بن راشد ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) ، عن آبائه ، أن أمير المؤمنين (عليه السلام) قال : إذا فرغ أحدكم من الصلاة فليرفع يديه إلى السماء ولينصب في الدعاء ، فقال ابن سبا : يا أمير المؤمنين ، أليس الله في كل مكان ؟ قال : بلى ، قال : فلم يرفع يديه إلى السماء ؟ فقال : أما تقرأ : ﴿ وفي السماء رزقكم وما توعدون ﴾ (۱) فمن أين يطلب الرزق إلا من موضعه ، وموضع الرزق وما وعد الله السماء .

ورواه الصدوق مرسلًا (۲) .

ورواه في (العلل) : عن محمد بن الحسن ، عن الصفار ، عن محمد بن عيسى ، عن القاسم بن يحيى (۳) .



(۲) ثواب الأعمال : ۳/۱۵۶ ، باختلاف المتن .

(۳) الكافي ۲ : ۱۱/۴۵۵ .

۴ - التهذيب ۲ : ۱۳۱۵/۳۲۲ .

(۱) الذاریات ۵۱ : ۲۲ .

(۲) الفقه ۱ : ۲۱۳/۹۵۵ .

(۳) علل الشرائع : ۳۴۴ .

أبواب التعقيب

كتاب الصلاة

۴۸۸

ورواه في (الخصال) بإسناده الآتي عن علي (عليه السلام) في حديث الأربعمائة (۴) .

عبداللہ ابن سبا اور مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ

مسائل الشریعہ

ترجمہ

وسائل الشیعہ

تالیف

محدث، تبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ و تحشیہ

فقیہ اہل بیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

باب ۲۹

ہر نماز فریضہ کے بعد بارہ دفعہ سورۃ اخلاص پڑھنا اور ہاتھوں کا پھیلا کر اور آسمان کی طرف اٹھا کر منقولہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔
(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علی منہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ جب دنیا سے جائے تو گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہو کر جائے جس طرح سونا کوٹ سے پاک و صاف ہو جاتا ہے اور کوئی شخص اس سے (بروز قیامت) کسی قسم کے مظلمہ (حق الناس) کا مطالبہ نہ کرے تو اسے چاہیے کہ نماز ہائے پنجگانہ کے بعد ہر روز گار کاتب نامہ یعنی سورۃ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھے پھر اپنے ہاتھ پھیلائے اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْمَعْنُوْنِ الْمَعْرُوْنِ الْعَظِیْمِ الطَّاهِرِ الْمُبَارَکِ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَ سُلْطَانِکَ الْقَدِیْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُعْطِیَ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْسَطَ نَجَاحٍ وَ اَحْسَنَ صَلاَحٍ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ کہ پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ان منتخب دعاؤں میں سے ہے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تعلیم دی تھیں اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں یہ دعائیں حسن و حسین (علیہما السلام) کو تعلیم دوں۔ (المقصد، المعجز، بحوالہ الاخبار)

۲۔ بروایت اصح بن ہاشم حضرت امیر علیہ السلام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اس میں خدا کا کاتب نامہ کی لفظ کی بجائے سورۃ قل هو اللہ احد وارد ہے۔ اور آخر میں یہ ہے کہ یہ (مکمل) نیجات (نجات دہندہ امور) میں سے ہے۔ (مخانی الاخبار)

۳۔ ابو بکر حفصی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص خدا اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ نماز فریضہ کے بعد سورۃ قل هو اللہ احد کا پڑھنا ترک نہ کرے کیونکہ جو شخص اسے پڑھے گا تو خدا اس کو، اس کے والدین کو اور اس کی اولاد کو بخش دے گا۔ (ثواب الاعمال، الاصول)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد پر علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے فارغ ہو چکے تو ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے اور دعا کرنے میں اپنے تئیں تھکائے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ اَنْ تُعْطِیَ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْسَطَ نَجَاحٍ وَ اَحْسَنَ صَلاَحٍ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ کہ پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ان منتخب دعاؤں میں سے ہے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تعلیم دی تھیں اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں یہ دعائیں حسن و حسین (علیہما السلام) کو تعلیم دوں۔ (المقصد، المعجز، بحوالہ الاخبار)

جگہ موجود نہیں ہے؟ فرمایا: ہاں ہر جگہ موجود ہے! عرض کیا: پھر دعا کرنے والا ہاتھوں کو آسمان کی طرف کیوں اٹھائے؟ فرمایا: تم نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا: هُوَ الَّذِی السَّمَاءُ وَ اَرْضُکُمْ وَ مَا تَوْعَدُوْنَ کہ تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ سب آسمان میں ہے! تو ظاہر ہے کہ رزق اپنے مقام سے ہی طلب کیا جاتا ہے اور رزق اور جس چیز کا خدا نے وعدہ کیا ہے اس کا مقام آسمان ہے۔ (المعجز، المعجز، بحوالہ الاخبار)

عبداللہ ابن سبا اور شرح نہج البلاغہ

شرح نہج البلاغہ

لابن ابی احمّد

بمحقق
محمد ابو الفضل مہریم

الجزء الخامس من سلسلة

مكتبة الكتب العربية
ميسر البابی الجلیلی و شریک

شبكة كتب الشيعة



shiabooks.net
رابطہ بتدیل < mktba.net

- ۵ -

[بدء ظهور الغلاة]

وَأَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالْقُلُوبِ فِي أَيَّامِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَبَّأٍ^(۱) قَامَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ لَهُ :
أَنْتَ أَنْتَ ! وَجَمَلٌ يَكْرَرُهَا ، فَقَالَ لَهُ : وَيْلَكَ ! مَنْ أَنَا ؟ فَقَالَ : أَنْتَ اللَّهُ ، فَأَمَرَ بِأَخْذِهِ
وَأَخِذَ قَوْمٌ كَانُوا مَعَهُ عَلَى رَأْيِهِ .

وروی ابو العباس احمد بن عبيد الله ، عن عمار الثقفي ، عن علي بن محمد بن سليمان
النوفلي ، عن أبيه ، وعن غيره من مشيخته ؛ أن عليا قال : « يهلك في رجلان : محب مطر
يضمني غير موضعي ويمدحني بما ليس في ، ومبغض مُقْتَرٍ يرميني بما أنا منه بريء » .
وقال أبو العباس : وهذا تأويل الحديث المروي عن النبي صلى الله عليه وآله فيه ،
وهو قوله : « إن فيك مثلاً من عيسى بن مريم ، أحبته النصارى فرفعته فوق قدره ،
وأبغضته اليهود حتى بهتت أمه » .

قال أبو العباس : وقد كان علي عثر على قوم خرجوا من محبته ، باستحواذ الشيطان
عليهم ، إلى أن كفروا بريهم ، وجحدوا ماجاء به نبيهم ، واتخذوه رباً وإلهاً ، وقالوا :
أنت خالقنا ورازقنا ، فاستتابهم وتوعدهم ، فأقاموا على قولهم ، فغمر لهم حفراً دخن عليهم
فيها طمعا في رجوعهم ، فأبوا ، فحرقهم بالنار ، وقال :

أَلَا تَرَوْنَ قَدْ حَفَرْتُ حَفْرًا^(۲) إِنْ إِذَا رَأَيْتُ أَمْرًا مُنْكَرًا

* وَقَدْتُ نَارِي وَدَعَوْتُ قَنْبَرًا *

(۱) عبد الله بن سبا : رأس الطائفة السبئية ؛ قتل ابن حجر عن ابن عساکر في تاريخه : « كان أصله
من اليمن ؛ وكان يهودياً فأظهر الإسلام ؛ وطاف بالمسلمين ليقتلهم عن طاعة الأئمة ؛ ويدخل بينهم الشر ؛
ودخل دمشق لذلك » . وانظر لسان اللیزان ۳ : ۲۸۹ - ۲۹۰ .

(۲) الحفر ، بالكون ويحرك: البئر الواسعة .

۲۵۱

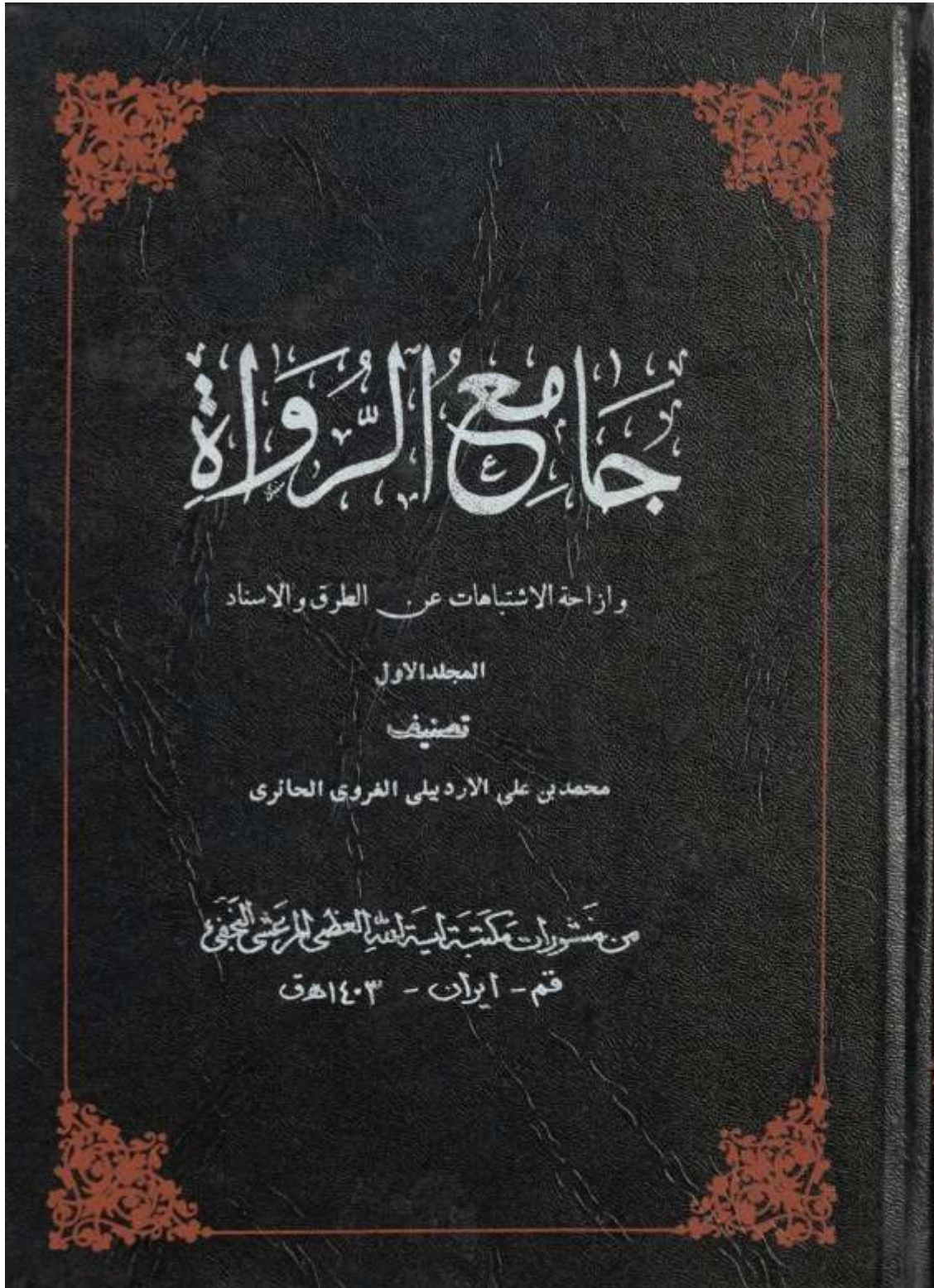
مُؤَافَاتٍ ذَلِكَ مِنْ فَعِلْنَا إِذَا افْتَحَّ أَحَدُكُمْ
بِدَبِّهِ بِجَدِّهِ صَدْرِهِ إِذَا فَمَّ أَحَدُكُمْ نَبْنَ بَدِي
بِمُصْلَبِهِ وَلَا يَخْفَى إِذَا فَرَّغَ أَحَدُكُمْ مِنَ الصَّلَاةِ



فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الدُّعَاءِ فَلْيَنْصَبْ **فقال ابن سبا يا امير المؤمنين**

البر لله بكل مكان قال بلى قال فرفع ايدينا الى السماء فقال وَتَحَكَّ أَمَا
تَقْرَأُ فِي السَّمَاءِ رِزْقَكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ فَمِنْ أَيْنَ نَطْلُبُ الرِّزْقَ
إِلَّا مِنْ مَوْضِعِهِ وَهُوَ مَا وَعَدَ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ لَا تُقْبَلُ مِنْ عَبْدٍ
صَلَاةُ حَتَّى يَسْأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَيَسْجِرَ بِهِ مِنَ النَّارِ وَبَسْئَلُهُ أَنْ
يَرْوِجَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ إِذَا فَمَّ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَصِلْ صَلَاةُ
مُؤَدِّعٍ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ وَتَقْطَعُهَا الْفَهْفَهَةُ إِذَا خَالَطَ الْوُ
الْقَلْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْوُضُوءُ إِذَا غَلَبَتْكَ عَيْنُكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ
فَاقْطَعْهَا وَتَعْرِفَانِكَ لَا تُذَرِّي لَعَلَّكَ أَنْ نَدْعُو عَلَى نَفْسِكَ مِنْ أَجْنَا
قوله فليجوز أي فليقتصر على الجائز المجزئ وفي الخصال (فليخرج بصدرة) والعصب عظم
الغفرات تكون في الظهر ويمنع من الكاهل إلى أسفل الصدر وابن سبا وعبد الله الذي ظهر الخلق

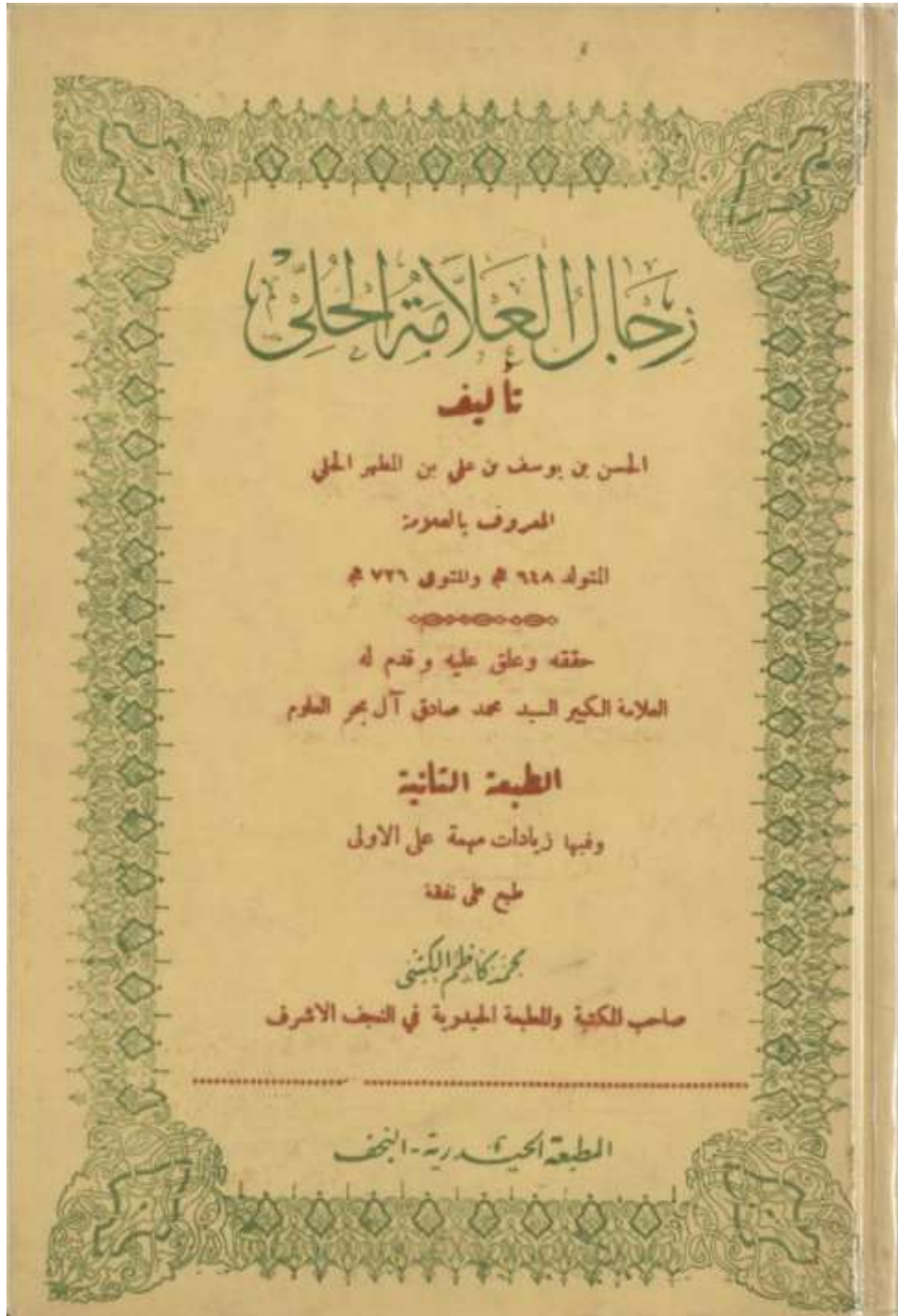
عبداللہ ابن سبا اور جامع الرواہ (محمد بن علی الاردبیلی)



عبداللہ بن زیاد بن سمان مولى ام سلمة
مکی [ق] «مح» .
عبداللہ بن زیاد النخعی الکوفی [ق]
«مح» .
عبداللہ بن زید [ل. ی] «مح» .
عبداللہ بن زید الانباری [د] والظاهر
انه اراد ابن ابی زید «مح» .
عبداللہ بن زید بن عاصم الانصاری [ل]
بن زید بن عاصم من بنی النجار من اصحاب امیر
المؤمنین علیہ السلام قتل يوم الحرة [ص. ی]
«مح» .
عبداللہ بن ساری الواسطی الزیسات
[ق] «مح» .
عبداللہ بن سالم [ق] الصیرفی یروی
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مرتفع لا یعبا به [ص. ی]
«مح» .
عبداللہ بن صائب [ل] «مح» .
عبداللہ بن سبا غال ملمون حرقة امیر -
المؤمنین علیہ السلام بالنار کان یزعم ان علیا علیہ
السلام الہ وانه بنی لعنه اللہ [ص. ی] «مح» .
الکفر واطهر الفلو [ی] «مح» .
عبداللہ بن سخیخ [ل] بن سخیرة الازدی
یکنی ابامعمر [ی] «مح» .
عبداللہ السراج فی نسخة واخری بن -
السراج سعدان بن مسلم عنه عن رجل عن ابی عبد اللہ
علیہ السلام فی [یب] فی باب الدعاء بین الركعات
عبداللہ بن سر جسی [ل] «مح» .
عبداللہ بن سعید ابوشبل الاسدی مولا هم
کوفی یباع الوشی روى عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
ثقة [ص. ی] «مح» .
عبداللہ بن جبلة عن عبد اللہ بن سعید قال
سال ابو عبد الرحمن اباع عبد اللہ علیہ السلام فی [فی]

فی باب ادا اب المحرم .
عبداللہ بن سعید بن ابی هند المدنی [بن]
«مح» .
عبداللہ بن سعید بن حیان بن ابجر الکنا
نی ابو عمرو والطیب شیخ من اصحابنا ثقة و اخوه
عبداللہ بن سعید ثقة عمر الى سنة اربعین و
ماتین له کتاب الدیات رواه عن ابائه و عرضه
علی الرضا علیہ السلام و الکتاب يعرف بین
اصحابنا بکتاب عبد اللہ بن ابجر [ص. ی] «مح» .
لکن
لیس فیہ فیما رأیت توثیق عبد الملک وزاد و بنو -
ابجر بیت بالكوفة اطباء . عنه یونس بن عبد -
الرحمن «مح» .
هشام بن سالم عن ابی عمرو الکنانی عن ابی
عبد اللہ علیہ السلام فی [فی] فی باب التقية الظاهر
ان اباعمر و هذا غیر عبد اللہ بن سعید لبعدهما
والله اعلم .
عبداللہ بن سعید الواشی ابو محمد -
الکوفی [ق] «مح» .
عبداللہ بن سلام [ل. د] «مح» .
عبداللہ بن سلام الکوفی [ق] ابو خدیجة
[ق] «مح» .
عبداللہ بن سلمة [ی] «مح» .
عبداللہ بن سلمة من اصحاب امیر المؤمنین
منین علیہ السلام الذی قال له ما یسرني انی لم
اشهد صفین ولوددت ان کل مشهد شهده علی
علیہ السلام شهده [ص. ی] «مح» .
عبداللہ بن سلیم العامری ربيع بن محمد
عنه عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی [فی] فی باب -
النوادری آخر کتاب الطهارة .
عبداللہ بن سلیمان [بن. قر] «مح» .
عبداللہ بن سلیمان الصیرفی مولى
کوفی روى عن جعفر بن محمد علیہما السلام له
اصل عنه جعفر بن علی [جش] ولعله العبسی الاتی

عبداللہ ابن سبا اور رجال العلامة الحلی



- ۲۲۷ -

باب عبد اللہ

مصر قاله الشيخ الطوسي رحمه الله وقال غيره بلى قبيلة من قضاة القسبة اليها بلوى ، وقال الشيخ الطوسي كان واعظا فقيها ولم ينص على تعديله ولا على جرحه وقال النجاشي انه ضعيف وقال ابن الغضائري عبد الله بن محمد بن عمر بن محفوظ البلوي أبو محمد المصري كذاب وضاع للحديث لا يلتفت الى حديثه ولا يعيابه .

۱۵ (عبد الله) بن محمد بن أبي الدنيا عالمي المذهب .

۱۶ (عبد الله) بن الحارث روي الكشي عن أبي علي خلف بن حامد عن أبي محمد الحسن بن طلحة عن ابن فضال عن يونس عن يعقوب عن يزيد المعجلي عن أبي عبد الله عليه السلام أن قوله تعالى هل أنبئكم على من نزل الشياطين نزلت في سبعة هو أحدهم وهذا الطريق وإن لم تثبت عنده لكانه وجب التوقف في قبول روايته

۱۷ (عبد الله) بن الزبير الرساني بالراء والسين المهملة المشددة روي الكشي عن إبراهيم بن محمد الحنظلي قال حدثنا أحمد بن أدريس القمي عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد بن عيسى عن عبد الرحمن بن سبابه قال دفع الى أبو عبد الله دنانير وأمرني أن أفرقها في عيالات من أصيب مع عمه زيد قال فقسمتها فأصاب عيال عبد الله بن الزبير الرساني أربعة دنانير وهذه الرواية تعطى انه كان زبدياً .

۱۸ (عبد الله) الرقي عالمي

۱۹ (عبد الله) بن سبابا بالسين المهملة والباء المنقطة تحتها نقطة واحده قال ملعون حرقه أمير المؤمنين عليه السلام بالنار كان يزعم أن عليا عليه السلام إله وأنه نبي لعنه الله .

۲۰ (عبد الله) بن القاسم من أهل الأرتفاع قاله الكشي .

۲۱ (عبد الله) بن جبلة بالجيم المفتوحة والباء المنقطة تحتها نقطة المفتوحة واللام المخففة ابن حبان بالياء ابن أبحر بالباء بعد الألف المنقطة تحتها نقطة والجيم والراء الكشاني أبو محمد عرق صليب ثقة روي عن أبيه عن جده حبان بن أبحر أدرك الجاهلية وبنت جبلة بيت مشهور بالكوفة وكان عبد الله واقفا وكان فقيها ثقة مشهوراً

[illegible]

الأوقات في صورة إنسان^(١) ، ويسمونه نبياً أو إماماً ، ويدعو الناس إلى الدين القويم والصراط المستقيم ، ولولا ذلك لضلّ الخلق . وبعضهم قالوا بالحلول أو بالاتحاد كما يقول به بعض المتصوفة^(٢) .

فمن القائلين بالهبة علي السبئية^(٣) [وهم] أصحاب عبدالله بن سبا ومنهم النصيرية ، ومنهم الإسحاقية ، ومنهم فرق أخرى ، وليس في تفصيل مذاهبهم زيادة فائدة .

وأما الإسماعيلية^(٤) ويسمون بالباطنية ، وربما^(٥) يلقبون بالملاحدة ، فانما^(٦) سمّوا بالإسماعيلية لانسابهم إلى إسماعيل بن جعفر الصادق (عليه السلام) ، والباطنية^(٧) لقولهم كل ظاهر فله باطن ، يكون ذلك الباطن مصدراً ، وذلك الظاهر مظهراً له . ولا يكون ظاهر ولا باطن له إلا ما هو مثل السراب ، ولا باطن لا ظاهر له إلا خيال لا أصل له .

ولقبوا بالملاحدة لعدولهم عن^(٨) ظواهر الشريعة إلى بواطنها

(١) في (م) الإنسان .

(٢) في (د) الصوفية .

(٣) في (م) السبائية وفي (د) السابية وكما مرّ في حاشية رقم ٣ أن النويختي لم ينقل عنهم هذه المقالة وهو عجيب يقتضي البحث . مقالات ج ١ ص ٨٥ . المجلد ج ١ ص ١٧٤ .

(٤) فرق الشيعة ص ٦٧ فما بعد .

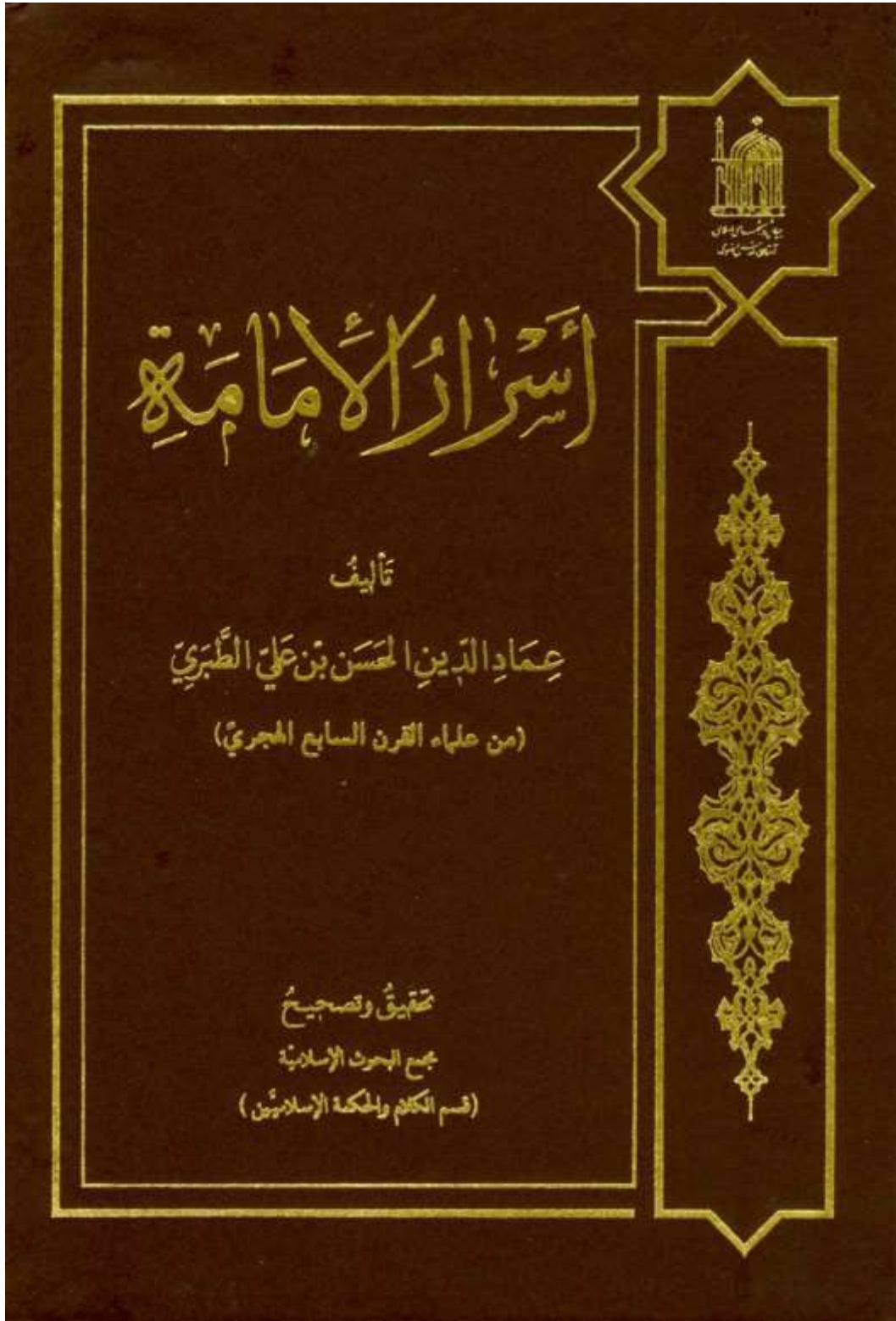
(٥) في (د) وإنما .

(٦) في دوم والمطبوعة وإنما .

(٧) فرق الشيعة ص ٧٥ .

(٨) في (م) من .

عبداللہ ابن سبا کی جماعت السبائیہ اور اسرار الامامہ



۴۳۲ / أسرار الإمامة

الخصال المذكورة.^۱

الجارودية: أصحاب أبي الجارود.^۲ قالوا بإمامة علي عليه السلام بالوصف لا بالنص، ثم ساقوا الإمامة منه إلى زيد بن علي، ثم إلى محمد بن عبد الله بن الحسن بن الحسن.^۳

(فصل الإمامية وبعض الفرق الغالية)

الإمامية: هم الاثنا عشرية^۴، والغالية^۵، وعندهم وقع التشابه بين الخالق والخلق، وقالوا بالحلول والتناسخ والبداء.^۶

الباقرية: قالوا بإمامة الباقر عليه السلام بأنه يرجع وهو القائم المنتظر.^۷

السبئية: أصحاب عبد الله بن سبا. قال شفاهاً لعلي: «أنت الله»، وكان يهودياً قائلًا بالهية يوشع بن نون عليه السلام، وقال بالهية علي عليه السلام.^۸

الكاملية: أصحاب أبي كامل، اعتقد يكفر جميع الصحابة بتركهم بيعة علي عليه السلام، وقال بتناسخ الأنوار الإلهية في الأئمة.^۹

الناووسية: أصحاب ناووس، القائلون برجعة الصادق عليه السلام وأنه لم يموت ولا يعموت.

۱- انظر أيضاً: رسالة تذكرة العقائد: ۱۱۵.

۲- وهو زياد بن أبي زياد، انظر: الملل والتحلل ۱: ۱۴۰، مقالات الإسلاميين ۱: ۱۳۳.

۳- انظر: الملل والتحلل ۱: ۱۴۰، الفرق بين الفرق: ۲۲.

۴- الإمامية على حسب ترتيب صاحب الملل والتحلل على سبع فرق، وهم: الباقرية، والجمهرية، والتاوسية، الأفلحية، الشيعية، الإسماعيلية الواصفة، الموسوية والمفسئية، الاثنا عشرية، والمؤلف عليه ذكرها عدا سادسها بين أصناف فرق الفلاة، غير مراعاة ترتيب صاحب الملل والتحلل، مع أنه صرح في أول الفصل بذكر الفرق ثانياً، حكايته عنه لأجل انتمائه على زيادة الفوائد.

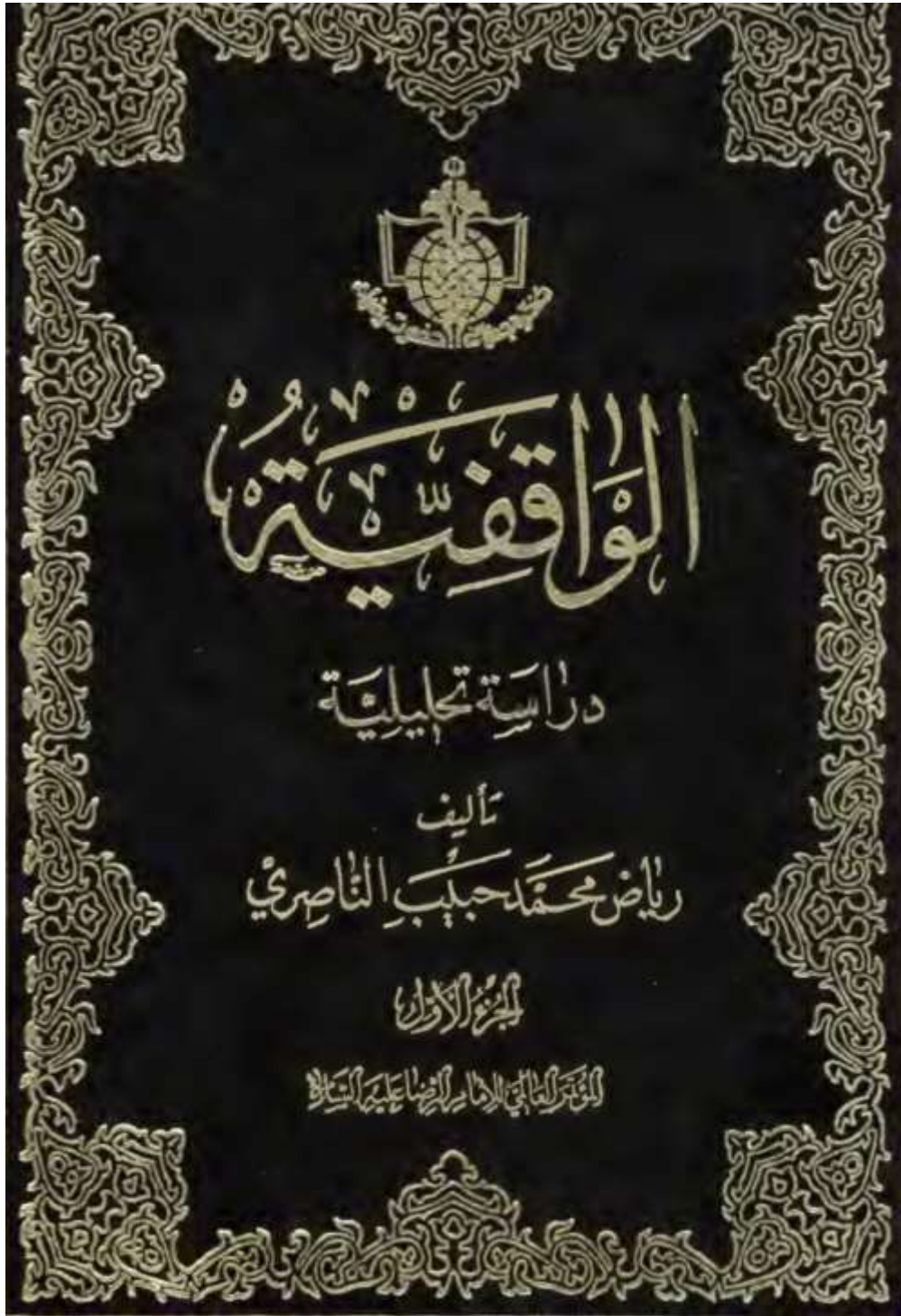
۵- أصناف الفلاة عند الشهرستاني تبلغ إحدى عشرة فرقة، ذكرها المؤلف عليه غير «اليوسية» حينما صارت مختلطة بفرق الإمامية كما يظهر بعد التأمل هنا والرجوع إلى الملل والتحلل ۱: ۱۴۴-۱۶۹.

۶- الملل والتحلل ۱: ۱۵۴، ۷- انظر: نفس المصدر ۱: ۱۴۷.

۸- انظر: الملل والتحلل ۱: ۱۵۵، المقالات والفرق: ۲۰، وقد ألف العلامة العسكري كتاباً قسماً أنبت فيه كون الرجل أسطورياً خرافياً أوجده الآبادي المعادية للإسلام والشيعة، اسمه: «عبد الله بن سبا وأسطورته».

۹- الملل والتحلل ۱: ۱۵۶، المقالات والفرق، التعليقات: ۱۵۴.

عبداللہ ابن سبا اور الواقیہ در اسہ تحلیلہ



الواقفۃ .. دراسة تحليلية ٤١

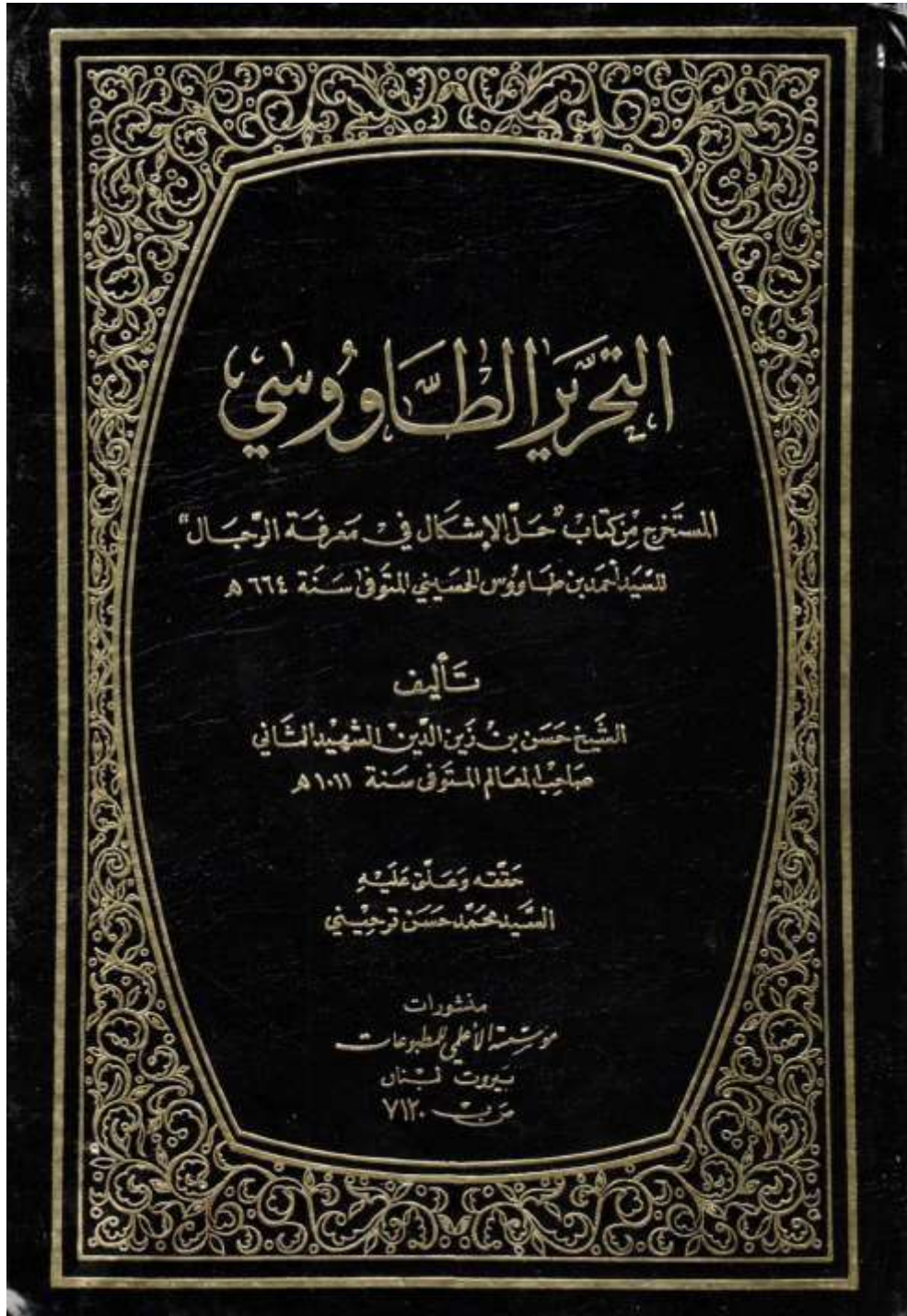
الوقف على الامام علي (عليه السلام)

عبدالله بن سبا قال سعد بن عبدالله الاشعري في كتابه المقالات والفرق...
كان أول من اظهر الطعن على أبي بكر وعمر وعثمان والصحابة وتبرأ منهم وادعى
ان علياً امره بذلك وأن التقيّة لا تجوز ولا تحل فأخذه علي فساءله عن ذلك فاقتر به
فأمر بقتله فصاح الناس اليه من كل ناحية:
يا أمير المؤمنين أقتل رجلاً يدعو الى حركم أهل البيت والى ولايتك والبراءة
من أعدائك فسيره علي الى المدائن.

وحكى جماعة من أهل العلم ان عبدالله بن سبا كان يهودياً فأسلم ووالى علياً
وكان يقول: وهو على يهوديته في يوشع بن نون وصي موسى بعد موسى ولما بلغ
ابن سبا وأصحابه نعي عليّ وهو بالمدائن قالوا للذي نعاه: كذبت يا عدو الله
لوجئتنا والله بدعاغه في صرة فأقت عليّ قتله سبعين عدلاً ماصتقناك ، ولعلمنا انه
لم يمت ولم يقتل وانه لا يموت حتى يسوق العرب بعصاه ويملك الأرض ثم مضوا من
يومهم حتى أناخوا بباب علي فاستأذنوا عليه إستئذان الواثق بحياته الطامع في
الوصول اليه فقال لهم من حضره من أهله وأصحابه سبحان الله اما علمتم أن
أمير المؤمنين قد استشهد قالوا: أنا نعلم وانه لم يقتل ولا يموت حتى يسوق العرب
بسيفه وسوطه كما قادهم بحجته وانه ليسمع النجوى ويعرف تحت الديار القتل
ويلمع في الظلام كما يلمع السيف الصقيل الحسام وهذا مذهب السبئية
ومذهب الحريية وهم اصحاب عبدالله بن عمر بن الحرب الكندي في علي (عليه
السلام) وقالوا بعد ذلك في علي انه إله العالمين وانه توارى عن خلقه سخطاً منه
عليهم وسيظهر^(١).

(١) المقالات والفرق ص ٢٠.

عبداللہ ابن سبا اور مختلف سنی و شیعہ کتب



ثلاثین رطبة وإنه سأل فقال : أما كان يعلم إنها مسمومة؟ قال :
غاب عنه المحدث ، قلت : ومن المحدث ؟ قال : ملك أعظم
من جبرائيل وميكائيل كان مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وهو مع الأئمة عليهم السلام وليس كلما طُلب وُجد ، ثم قال :
إنك ستعمّر ، فعاش مائة سنة .

۲۳۲ - عبدالله بن عثمان

- واقفي^(۱) .

۲۳۳ - عبدالله بن محمد بن خالد الطيالسي

- قال صاحب الكتاب عن أبي النصر^(۲) محمد بن مسعود إنه
قال : ما علمته إلا ثقة خيراً^(۳) .

۲۳۴ - عبدالله بن سبا

- غالٍ ملعون ، حرّقه أمير المؤمنين عليه السلام بالنار ، كان
يزعم إن علياً عليه السلام إله^(۴) ، وأنه نبيّ لعنه الله تعالى^(۵) (*) .

(*) وقد علق الشيخ بقوله :

في الاختيار أيضاً - وكان السيد غفل عنه - عبدالله بن محمد بن عيسى
الملقب ببنان أخو أحمد بن محمد بن عيسى^(۶) .

(۱) الاختيار رقم الحديث (۱۰۴۹) .

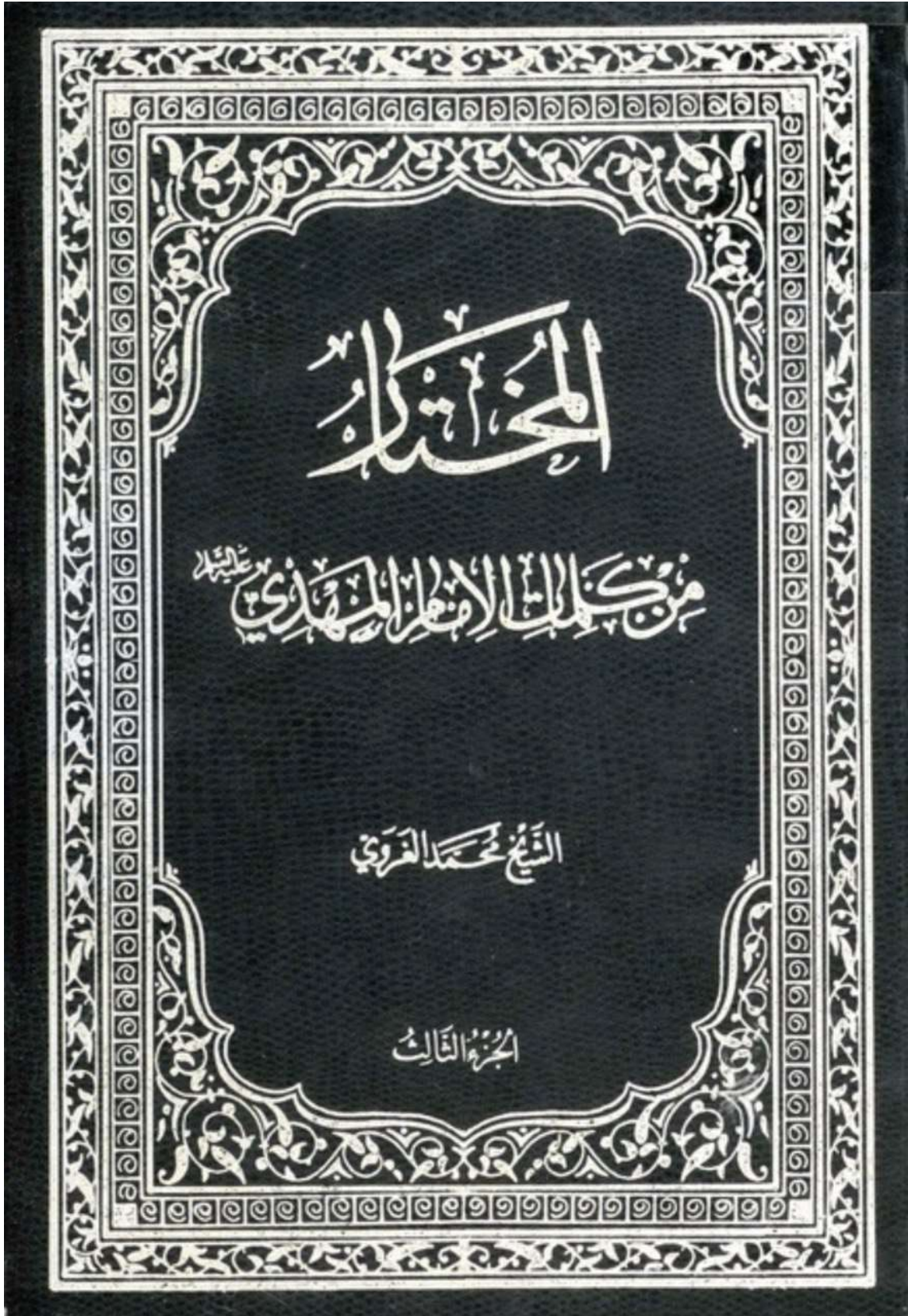
(۲) في النسختين : أبي النصر ، والتصحيح على نسخ الاختيار .

(۳) الاختيار رقم الحديث (۱۰۱۴) .

(۴) في النسختين : إلهاً .

(۵) الاختيار رقم الحديث (۱۷۰) .

(۶) الاختيار رقم الحديث (۹۸۹) .



۶۲ المختار من کلمات الإمام المهدي عليه السلام / ج ۳

۱۰ - صحيح ابن سنان في الصادقي: «إنا أهل بيت صادقون لا نخلو من كذاب يكذب علينا فيسقط صدقنا بكذبه علينا عند الناس، كان رسول الله صلى الله عليه وآله أصدق البرية لهجة، وكان مسيلمه يكذب عليه، وكان أمير المؤمنين عليه السلام أصدق من برأ الله من بعد رسول الله، وكان الذي يكذب عليه [ويعمل في تكذيب صدقه بما يفترى عليه] من الكذب عبد الله بن سبا لعنه الله... إنا لا نخلو من كذاب يكذب علينا أو عاجز الرأي، كفانا الله مؤنة كل كذاب وأذاقهم الله حرّ الحديد».

وإليك من الطائفة الثالثة روايتان:

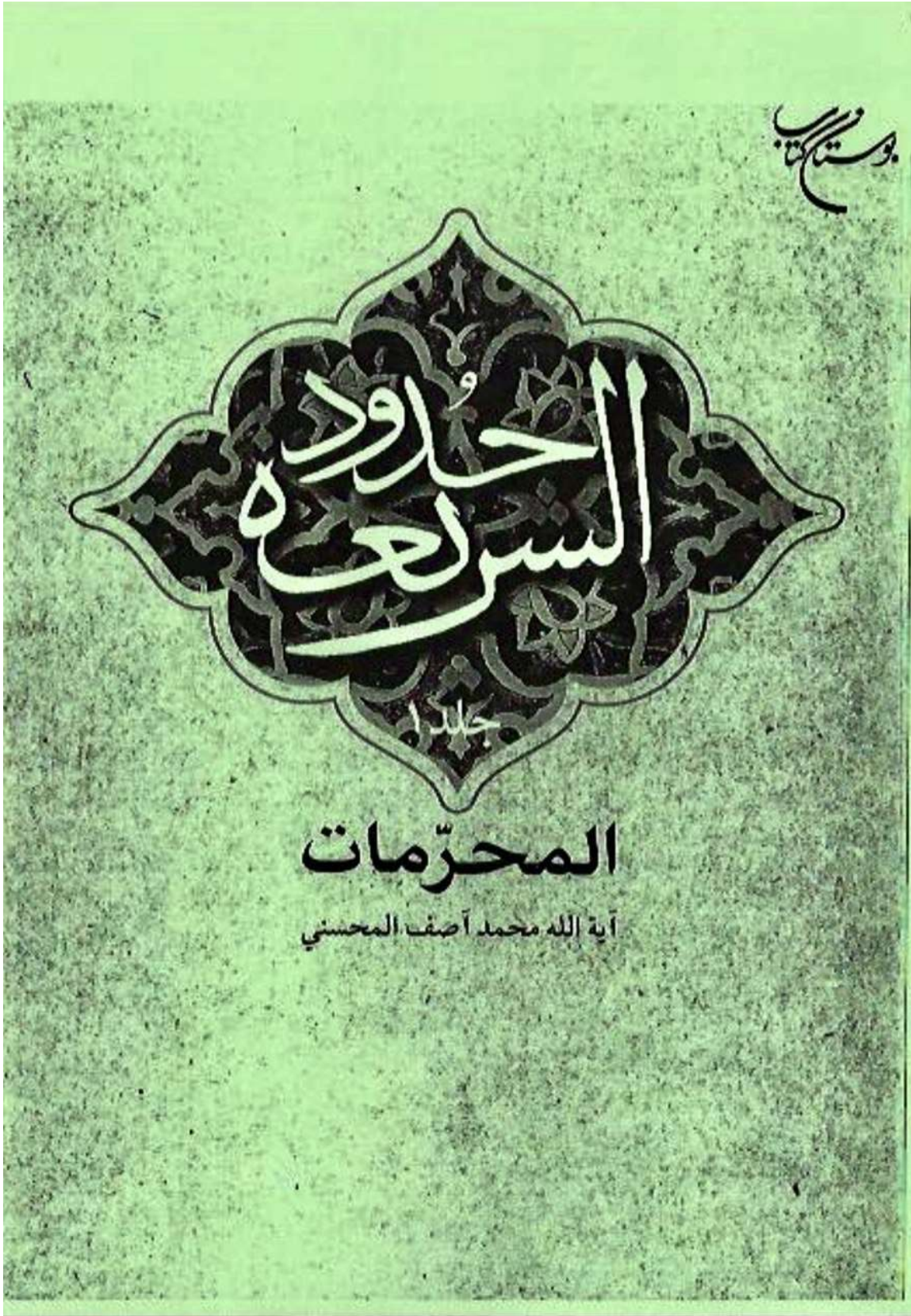
۱ - المفضل في الصادقي: «لوقام قائمنا بدأ بكذابي الشيعة فقتلهم».

۲ - محمد بن عيسى في الصادقي: «جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: السلام عليك يا ربّي، فقال: مالك لعنك الله، ربّي وربك الله أما والله لكنت ما علمتك لجباناً في الحرب، لثيماً في الإسلام».

ثم بعد ذكر الروايات قال مؤلف المعجم: والمتحصل من هذه الروايات أن محمد بن أبي زينب كان رجلاً ضالاً مضلاً فاسد العقيدة^(۱).

* * *

(۱) معجم رجال الحديث ۱۴ / ۲۴۴ - ۲۵۹ ، وقد خرجنا عن الموضوع بعض الخروج.



الجزء الأول: في المحرمات ۱ القتل □ ۵۵۵

اقتصر الأصحاب على الضروري، كالصریح في الکفر به مقتداً، خصوصاً بعد قولهم: ^۱ سواء كان القول عناداً أو اعتقاداً أو استهزاءً. فما في كشف اللثام من أنه لا ارتداد بإنكار الضروري أو اعتقاد ضروري الانتفاء إذا جهل الحال وأضح الضعف، بل الظاهر حصول الارتداد بإنكار ضروري المذهب، كالمتعة من ذي المذهب أيضاً، لأن الدين هو ما عليه، ولعل منه إنكار الإمامي أحدهم ^۲. انتهى من كلامه ما أردنا نقله، رفع مقامه. ^۳ وللبحث فيه محل آخر.

المورد العشرون: الغالي الذي يمتد ربوبية علي عليه السلام وغيره، ففي صحيح هشام، قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول وهو يحدث أصحابه بحديث عبد الله بن سبا، وما ادعى من الربوبية لأمر المؤمنين عليه السلام فقال: «إنه لما ادعى ذلك استتابه أمير المؤمنين، فأبى أن يتوب، فأحرقه بالنار» ^۴.

أقول: لعل استتابته لأجل كونه كان يهودياً ثم أسلم، فهو كافر ملهي. كما نقل للكشي في دجالة عن بعض أهل العلم.

وبدل على الحكم المزبور (أي جواز قتل الغالي المذكور) صحيح آخر لهشام وفيه: «قتله بإحراق النار ودخانه لا بإدخاله في النار» ^۵.

المورد الحادي والعشرون والثاني والعشرون والثالث والعشرون: مدعي النبوة، ومدعي السنة، ومدعي كتاب من الله، كما في صحيح ابن أبي عمير، وموثق أبي بصير وروايته، وموثقة ابن فضال ^۶.

المورد الرابع والعشرون: واطن البهيمية على وجه مز في هيئة «الابتان» في أول الكتاب، فتدبر.

المورد الخامس والعشرون: المحدث في الكعبة، كما في الروايات المعتمدة ^۷ وقد

۱. جواهر الكلام، ج ۱۱، ص ۶۰۰.

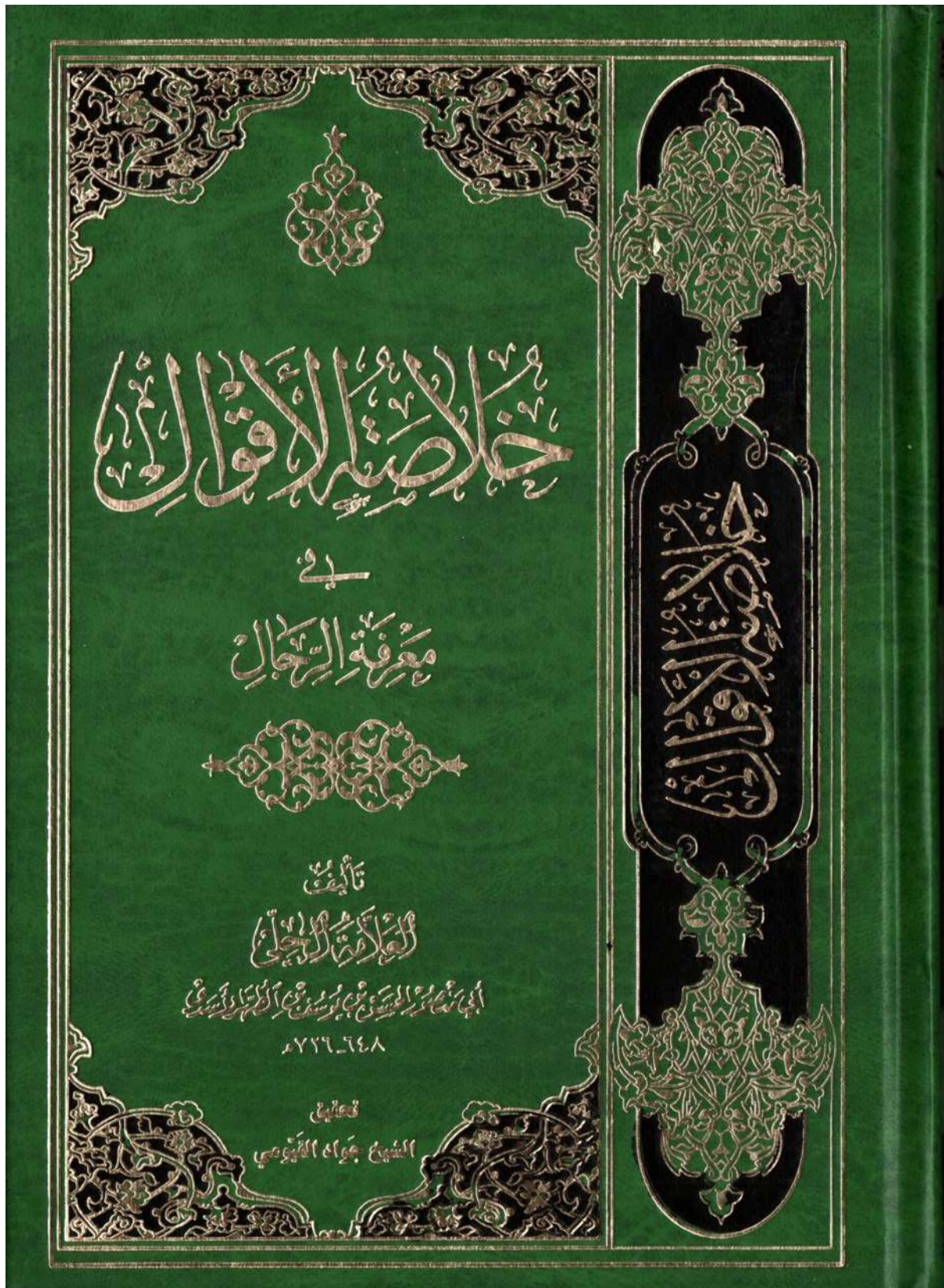
۲. المصدر، ص ۶۰۱ و ۶۰۲.

۳. وسائل النجاة، ج ۱۸، ص ۵۵۱. الظاهر قتله بحرارة النار ودخانها لا بإدخاله فيها.

۴. المصدر، ص ۵۵۲ و ۵۵۳.

۵. المصدر، ص ۵۵۵.

۶. المصدر، ص ۵۷۶.



۳۷۲ خلاصۃ الاقوال فی معرفة الرجال (القسم الثاني)

فاصاب عیال عبداللہ بن الزبیر الرساني اربعة دنانیر^۱ .
و هذه الرواية تعطي انه كان زیدياً .
[۱۴۷۱] ۱۸ - عبداللہ الرقي ، عامي .

[۱۴۷۲] ۱۹ - عبداللہ بن سبا - بالسین المهملة ، و الباء المنقطۃ تحتها نقطۃ
واحدة - غال ملعون ، حرقه امیر المؤمنین علیؑ بالنار ، کان یزعم ان علیاً
عليه السلام اله و انه نبي لعنه الله^۲ .

[۱۴۷۳] ۲۰ - عبداللہ بن القاسم ، من اهل الارتفاع ، قاله الکشي^۳ .
[۱۴۷۴] ۲۱ - عبداللہ بن جبلة - بالجيم المفتوحة ، و الباء المنقطۃ تحتها
نقطۃ المفتوحة ، و اللام المخففة - ابن حيان - بالياء - ابن ابجر - بالباء بعد
الالف المنقطۃ تحتها نقطۃ ، و الجيم ، و الراء - الکناني ، ابو محمد ، عربي
صليب ، ثقة ، روى عن ابيه عن جده حيان بن ابجر ، (کان ابجر) ادرك
الجاهلية ، و بيت جبلة بيت مشهور بالكوفة ، و کان عبداللہ واقفاً ، و کان
فقیهاً ثقة مشهوراً^۴ .

[۱۴۷۵] ۲۲ - عبداللہ بن عبدالرحمان الاصم المسمعي ، بصري ضعيف
غال ، ليس بشيء ، و له كتاب في الزيارات يدل على خبث عظیم و مذهب
متهافت ، و کان من کذابة اهل البصرة ، و روى عن مسمع کردين و غيره .

۱ - رجال الکشي : ۳۳۹ ، الرقم : ۶۲۲ .

۲ - ان اسطورة عبداللہ بن سبا و قصص مشاغباته الهائلة من موضوعات و مختلقات سيف
ابن عميرة الوشاح الکذاب ، لا یسمن المقام الاطالة في ذلك و التدليل عليه ، و قد اغنانا العلامة
المحقق السيد مرتضى العسكري فيما قدم من دراسات عميقة و دقيقة عن هذه القصص الخرافية
و عن سيف و موضوعاته في مجلدين ضخمين طبعاً باسم «عبداللہ بن سبا» و کتاب آخر باسم
«خمسون و مائة صحابي مختلق» .

۳ - رجال الکشي : ۳۲۶ ، الرقم : ۵۹۱ .

۴ - رجال النجاشي : ۲۱۶ ، الرقم : ۵۶۳ ، و الزيادة منه .



باب العین / ۱۰۷

[۱۰۸۱- عبدالله] بن سبا*، ض^۱.[۱۰۸۲- عبدالله] بن سعید، أبو شبل، ثقة^۲.[۱۰۸۳- عبدالله] بن سعید بن حیان بن أجرة^۲، مضی^۳.[۱۰۸۴- عبدالله] بن سنان بن طریف، ثقة^۴.[۱۰۸۵- عبدالله] بن شبرمة، ض^۵.[۱۰۸۶- عبدالله] بن شريك العامري^۲، ح^۶.[۱۰۸۷- عبدالله] بن صبيح، أسند عنه^۷.[۱۰۸۸- عبدالله] بن الصلت^۲، أبو طالب القمي، ثقة^۸.[۱۰۸۹- عبدالله] بن طاوس، ح^۹.

* في «ج»: سيب.

۱. «رجع إلى الكفر وأظهر الغلو» رجال الطوسي: ۷۶/۵۱؛ رجال ابن داود: ۲۶۷/۴۶۹؛ رجال العلامة الحلي: ۱۹/۲۳۷.

۲. رجال النجاشي: ۵۸۴/۲۲۳؛ رجال العلامة الحلي: ۴۷/۱۱۱.

۳. تقدم برقم ۱۰۵۲.

۴. رجال النجاشي: ۵۵۸/۲۱۴؛ الفهرست: ۴۲۳/۱۰۱؛ رجال ابن داود: ۸۵۷/۲۰۶؛ رجال العلامة الحلي: ۱۵/۱۰۵.

۵. «كان قاضياً للمنصور» رجال الطوسي: ۱۶/۹۷؛ رجال ابن داود: ۸۵۸/۲۰۶؛ رجال العلامة الحلي: ۵/۲۳۶.

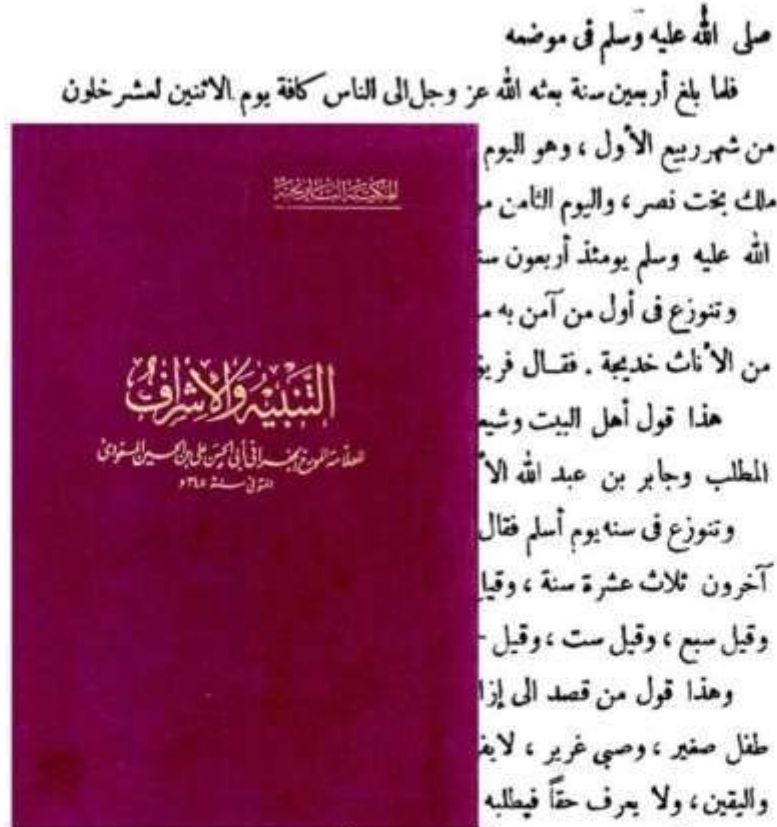
۶. «كان وجهاً و متقدماً» رجال النجاشي: ۶۲۰/۲۳۴؛ رجال العلامة الحلي: ۲۷/۱۰۸؛ «كان شيعياً» رجال ابن داود: ۸۶۰/۲۰۷.

۷. رجال الطوسي: ۲۶/۲۲۴.

۸. رجال النجاشي: ۵۶۴/۲۱۷؛ رجال الطوسي: ۱۳/۳۸۰؛ رجال ابن داود: ۸۶۱/۲۰۷؛ رجال العلامة الحلي: ۱۷/۱۰۵.

۹. «عاش مائة سنة باخبار الرضا عليه السلام» رجال الطوسي: ۳۸۴.

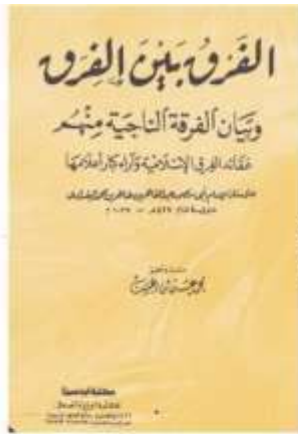
- ۱۹۸ -



وسند کر فیما یرد من هذا الكتاب ، عند ذکرنا خلافتہ ووفاتہ جلا مما قبل
فی ذلك ، وإن كنا قد ذکرناه فیما سلف من كتبنا مفسراً مشروحاً وأتينا علی
قول كل فريق من هؤلاء ، وما احتج به لمذهبه ، وصحح به قوله ، والكلام بین
متكلمي العنانية والزيدية من معتزلة البغداديين القائلین بأئمة المفضول ، وغيرهم
من البترية ، وفرق الزيدية

والتعلمية بالامامة الاثنا عشرية منهم الذين أصلهم فی حجر الدمد ما ذكره
سليم بن قيس الملالي فی كتابه ، الذي رواه عنه أبان بن أبي عیاش أن النبي صلی

پہلی شیعہ کتاب جس میں فرقہ اثنا عشریہ کا ذکر کیا گیا ہے۔



(۱۴) ذکر المبارکۃ :

ہؤلاء يريدون الإمامة في ولد محمد بن إسماعيل بن جعفر
وقد ذكر أصحاب الأنساب في كتبهم أن محمد بن إسماعيل
يقب .

(۱۵) ذکر القطعیۃ :

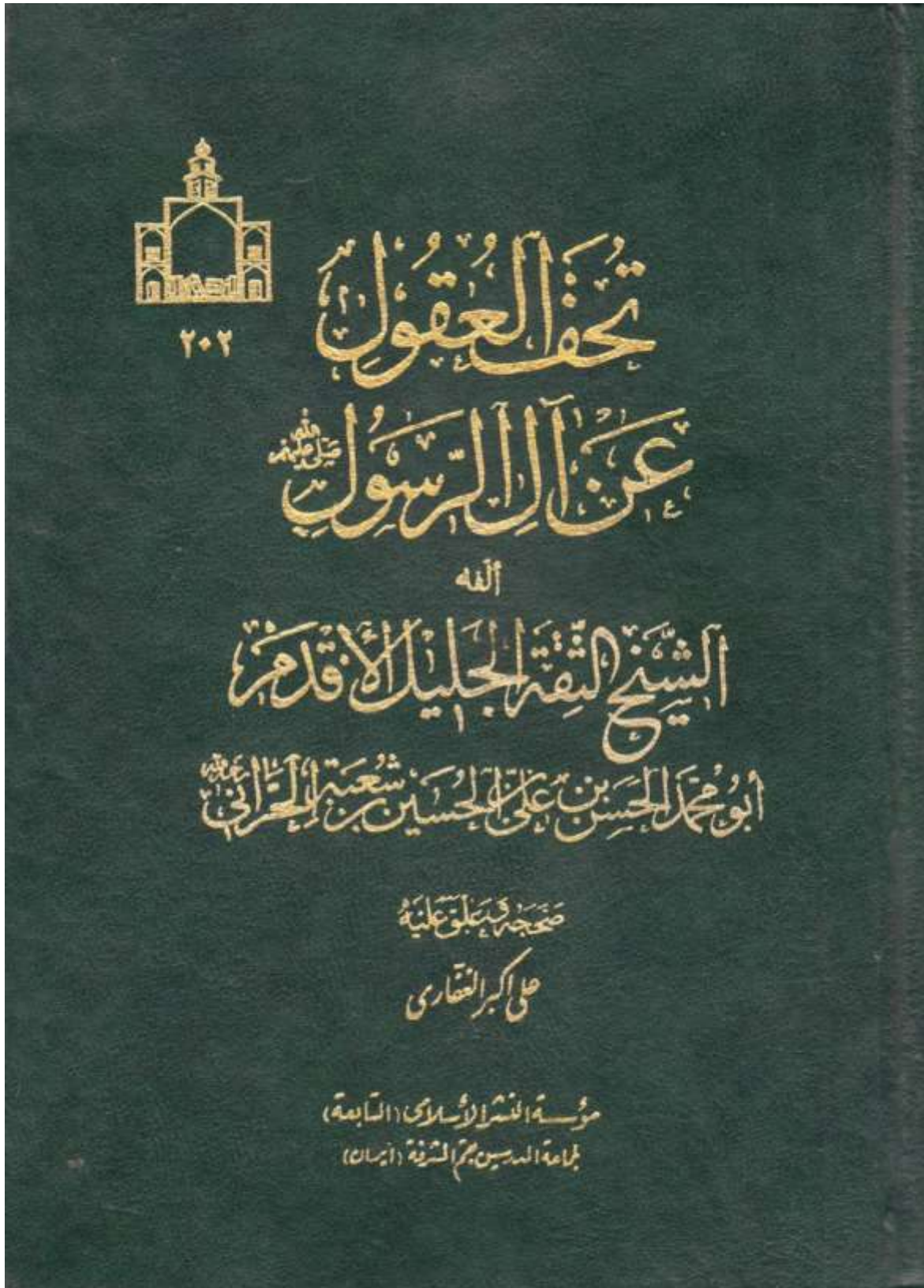
هؤلاء ساقوا الإمامة من جعفر الصادق إلى ابنه موسى ، وقطعوا بموت موسى ،
وزعموا أن الإمام بعده سبط محمد بن الحسن الذي هو سبط علي بن موسى الرضا .
ويقال لهم (الإثنا عشرية) أيضاً ؛ لدعواهم أن الإمام المنتظر هو الثاني عشر^(۱) من
نسبه إلى علي بن أبي طالب رضي الله عنه ، واختلفوا في سن هذا الثاني عشر عند
موته ، فمنهم من قال : كان ابن أربع سنين ، ومنهم من قال : كان ابن ثمان سنين ،
واختلفوا في حكمه في ذلك الوقت ؛ فمنهم من زعم أنه في ذلك الوقت كان إماماً
عالمًا بجميع ما يجب أن يعلمه الإمام ، وكان مفروض الطاعة على الناس ، ومنهم من
قال : كان في ذلك الوقت إماماً على معنى أن الإمام لا يكون غيره ، وكانت الأحكام
يومئذ إلى العلماء من أهل مذهبه إلى أوان بلوغه ، فلما بلغ تحققت إمامته ، ووجبت
طاعته ، وهو الآن الإمام الواجب طاعته وإن كان غائباً .

(۱۶) ذکر المشامیۃ منهم :

هؤلاء فرقان ، فرقة تنسب إلى هشام بن الحكم الرافضي^(۲) ، والفرقة الثانية

(۱) الثاني عشر من أئمتهم هو محمد المهدي بن الحسن العسكري . ومحمد المهدي هو الذي يزعمون أنه دخل في
سرداب في بلدة سامراء ، وغاب فيه ، وأنه سيظهر آخر الزمان فيملأ الأرض عدلاً . وأئمتهم بالترتيب : علي بن
أبي طالب ، الحسن السبط ، الحسين السبط ، علي زين العابدين ، محمد الباقر ، جعفر الصادق ، موسى الكاظم ،
علي الرضا ، محمد التقي ، علي الهادي ، الحسن العسكري ، محمد المهدي المنتظر . وكل إمام منهم ابن للإمام
السابق إلى أن يصلوا إلى الإمام الثالث الحسين السبط . وأكثر شيعة إيران في عصرنا من الاثنى عشرية .
(۲) هشام بن الحكم الشيباني بالولاء ، الكوفي ، أبو محمد : (۰۰۰ - نحو ۱۹۰ هـ - ۰۰۰ - نحو ۸۰۵ م)
متكلم مناظر كان شيخ الإمامية في وقته . وكان حاضر الجواب ، سئل عن معاوية : أشهد بغيره ؟ فقال : نعم ،
من ذاك الجانب ! صنف كتباً منها : الدلالات على حدوث الأشياء ، و : الرد على من قال بإمامة المفضول .

پہلی اہل سنت کتاب جس میں فرقہ اثنا عشریہ کا ذکر کیا گیا ہے۔



﴿شکر و تقدیر﴾

حَمْدًا خَالِدًا لَوْلِي النِّعَمَ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَضْلًا مِنْهُ بِتَحْقِيقِ هَذَا التَّرَاثِ الْعِلْمِيِّ
الْغَنِيِّ الَّذِي لَا مَمْدُوحَةَ عَنْهُ إِلَّا يَحْدِثُ عَلِيمٌ، أَوْ بَاحِثٌ فِيهِمْ، أَوْ وَاظِعٌ نَاطِقٌ، أَوْ مُعَلِّمٌ
نَاصِحٌ، أَوْ عَالِمٌ عَامِلٌ، أَوْ أَدِيبٌ أَرِيبٌ، أَوْ عَابِدٌ نَاسِكٌ، أَوْ ذِي قَلْبٍ سَلِيمٍ اِزْتَادَ مِنْهُ الْحَقَّ،
أَوْ مُتَّقِي دِينِي أَبْتَغَى سَبِيلَ الرَّشَادِ. وَ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيمِ.

وَشَكَرَ أَمْتُوا صِلًا لِحَضْرَةِ الْأَسْتَاذِ الْأَجَلِّ، الْمُهَذَّبِ، فِرْعَ الشَّجَرَةِ النَّبَوِيَّةِ، صَاحِبِ
الْفَضِيلَةِ «السَّيِّدِ عَلَاءِ الدِّينِ الْعُلُوِّيِّ الطَّالِقَانِيِّ»، أَطَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بَقَاةً وَ بَلَّغَهُ غَايَةَ
مُنَاهٍ حَيْثُ تَفَضَّلَ وَأَعَانَنِي فِي كَثِيرٍ مِنَ الْمَوَارِدِ الَّتِي تَحْتَاجُ إِلَى مَزِيدِ الْإِطْلَاعِ، فَشَكَرًا
لَهُ ثُمَّ شُكْرًا.

وَقَنَاءً بِجِيلًا عَلَى الصَّدِيقِ الْأَعَزِّ الْأَدِيبِ الْأَخْوَذِيِّ الْمِيرْزَا مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدٍ، بِمَا
أَخْلَصَ وَعَاضَدَنِي فِي مُهِمَّةِ تَصْحِيحِ الْكِتَابِ وَصَرَفَ الْهِمَّةَ وَلَمْ يَأَلْ جُهْدًا فِي مِرَاعَاةِ -
صَحَّةِ الْأَعْرَابِ. جَعَلَهُ اللَّهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ وَ زَمَرَةَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ بِمَنْتِهِ وَ كَرَمِهِ. وَ
كَانَ ذَلِكَ مِنْهُ فِي الطَّبْعَةِ الثَّانِيَةِ.

على أكبر نقاشی



أَحَدُهُمَا قَبْلَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَالْآخَرُ بَعْدَهُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ . وَالْقِرَاءَةُ فِي الْجُمُعَةِ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ ^(۱) . اجْلِسُوا بَعْدَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى تَسْكُنَ جَوَارِحُكُمْ ، ثُمَّ قُومُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ فِعْلِنَا . إِذَا افْتَتَحَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ بِحَذَائِ صَدْرِهِ . إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَلْيَتَجَوَّزْ وَلْيَقِمْ صُلْبَهُ وَلَا يَنْحَنِي ^(۲) . إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ الصَّلَاةِ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الدُّعَاءِ وَلْيَنْتَصِبْ ، فَقَالَ ابْنُ سَبَا ^(۳) : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكُلِّ مَكَانٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَلِمَ تَرْفَعُ أَيْدِيَنَا إِلَى السَّمَاءِ ؟ فَقَالَ : وَيَحْتَكَ أَمَا تَقْرَأُ : « وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ » ^(۴) . فَمِنْ أَيْنَ نَطْلُبُ الرِّزْقَ إِلَّا مِنْ مَوْضِعِهِ وَهُوَ مَا وَعَدَ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ . لَا تُقْبَلُ مِنْ عَبْدٍ صَلَاةٌ حَتَّى يَسْأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَيَسْتَجِيرَ بِهِ مِنَ النَّارِ وَيَسْأَلَ أَنْ يُزَوَّجَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ . إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَصِلْ صَلَاةَ مُودَعٍ . لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ وَتَقَطْعُهَا الْقَهْقَرَةُ . إِذَا خَالَطَ النَّوْمُ الْقَلْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْوُضُوءُ . إِذَا غَلَبَتْكَ عَيْنُكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَاقْطَعْهَا وَنَمْ ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ أَنْ تَدْعُو عَلَى نَفْسِكَ . مَنْ أَحْبَبَنَا

(۱) ای فی الرکعة الثانية بعد الفاتحة .

(۲) «فلیتجوز» ای فاقتمر علی الجائز المجزی . وفی الخصال [فلیتحرى بمدره] . والصلب عظم الفقرات تكون فی الظهر . ویتد من الکاهل إلى أسفل الظهر .

(۳) ابن سبا هو عبدالله بن سبا الذی رجع الی الکفر و أظهر الفلو و انه کان من اصحاب امیر المؤمنین علیہ السلام و متن بهیج الناس علی عثمان و یعن علیہ ویقول بإمرة علی بن ابی طالب علیہ السلام و قال فیما قال لهم : « لكل نبی وصی وکان علی وصی محمد صلی الله علیه وآله ، ثم قال محمد خاتم الانبیاء و علی خاتم الاوصیاء . ومن اظلم من لم یجز وصیة رسول الله صلی الله علیه وآله و وثب علی وصی رسول الله صلی الله علیه وآله و تناول امر الامة - ثم قال لهم : - إن عثمان أخذها بنفیر حق و هذا وصی رسول الله فانهمضوا فی هذا الامر و حركوه و ابدؤوا بالطمن علی امرائکم و اظهروا الامر بالمعروف و انهوا عن المنکر » قیل : انه یدعی أن علیاً علیہ السلام هو الله فاستتابه علی علیہ السلام ثلاثة فلم یرجع فأحرقه بالنار و روى الکشی باسناده عن عبدالله بن سنان عن أبيه عن الباقر علیہ السلام أن عبدالله بن سبا کان یدعی النبوة و یزعم أن امیر المؤمنین علیہ السلام هو الله - تعالى الله عن ذلك - فبلغ امیر المؤمنین علیہ السلام فدعاه و سأله فأقر بذلك و قال : نعم أنت هو و قد کان القی فی روعی أنك أنت الله و إني نبي فقال امیر المؤمنین علیہ السلام : و یلک قد سخر منك الشیطان فارجع من هذا تکلک انک و تب فابی فحبسه و استتابه ثلاثة أيام فلم یتب فأحرقه بالنار . و انکر وجوده بعض من عاصرناه .

(۴) سورة الداریات آية ۲۲ .

شیعہ اعتراض

کیا حضرت علی و عباس دونوں حضرت ابو بکر و عمر کو کاذب خائن سمجھتے تھے۔
(صحیح مسلم، مسند الامام احمد بن حنبل، مسند ابی عوانہ نیل الاوطار)

حضرت مولانا محمد نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں اس واقعہ کو نقل کرنے والے بعض رواۃ نے روایت بالمعنی ذکر کرتے ہوئے بطور ادرج کے بعض شدید الفاظ کا اضافہ کر دیا ہے جن کو معتز ضین نے اپنے اعتراض کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اصل واقعہ میں یہ الفاظ شدید منقول نہیں ہیں اور اس چیز پر قرآن و شواہد پائے جاتے ہیں۔ بہت سے محدثین نے واقعہ ہذا کو اپنی اپنی تصانیف میں درج کیا ہے لیکن مذکورہ الفاظ شدید (کاذبا اثما غادر اخائنا، ظالم فاجر) ان میں بالکل مذکور نہیں ہیں۔

- (۱) مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲۰۸، تحت مسندات عمر (رض)۔
 - (۲) مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۶۰، تحت مسندات عثمان (رض) طبع قدیم مصری۔
 - (۳) بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۳۳۵-۳۳۶، باب فرض الخمس طبع نور محمد دہلی۔
 - (۴) بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۹۲ کتاب الفرائض۔
 - (۵) السنن لابن داؤد الجستانی جلد ۲، صفحہ ۵۵-۵۶ باب فی صفایا رسول اللہ من الاموال طبع مجتبائی دہلی۔
 - (۶) ترمذی شریف صفحہ ۲۵۰ طبع قدیم لکھنؤ، باب ماجاء فی ترکۃ النبی (ص)۔
 - (۷) شمائل جامع ترمذی صفحہ ۶۰۱ تحت باب ماجاء فی میراث رسول اللہ (ص)۔
 - (۸) السنن الکبری جلد ۴ صفحہ ۶۵، ۶۸ کتاب الفرائض ذکر موارث الانبیاء طبع بیروت۔
 - (۹) السنن الکبری للبیہقی جلد ۶ صفحہ ۲۹۸-۲۹۹ تحت بیان مصرف اربعۃ اشخاص الفقی بعد رسول اللہ۔
- مذکورہ حضرات نے یہ روایت ذکر کی ہے مگر مذکورہ الفاظ ذکر نہیں کیے اور یہ چیز ادرج راوی پر مشتمل قرینہ ہے۔ اور امام نووی نے شرح مسلم میں الماذری کے حوالہ سے یہی توجیہ بحث ہذا کے تحت نقل کی ہے۔

1

(فوائد نافع حصہ اول صفحہ ۲۰۹)

شیعہ اعتراض

کیا حضرت علی و عباس دونوں حضرت ابو بکر و عمر کو کاذب خائن سمجھتے تھے۔
(صحیح مسلم، مسند الامام احمد بن حنبل، مسند ابی عوانہ نیل الاوطار)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ جیسے حضرات کے بارے میں یہ گمان کہ وہ کسی صحابی کو خائن اور کاذب جانتے ہوں بڑی جرات کی بات ہے اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جس مقدس دین کے عظیم پشوا ہیں دین ایسے اخلاق کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس دین میں کسی کو کاذب یا خائن کہنا بہت بڑا جرم ہے۔ محدثین نے زبان کی حفاظت اور بد گوئی سے بچنے پر مشتمل روایات کے مستقل ابواب قائم کیے ہیں۔ امام بیہقی نے شعب الایمان میں زبان کی حفاظت کو ایمان کا شعبہ قرار دے کر اس عنوان پر مفصل گفتگو کی ہے۔ صاحب مشکوٰۃ نے بھی مستقل باب قائم کر کے روایات جمع فرمائی ہیں۔ ایک ایسا فعل جس سے بچنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی ہو ان ممنوع امور کا انکار حیدر کرار اور عم رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بھلا کیسے ممکن ہے؟

2

شیعہ اعتراض

کیا حضرت علی و عباس دونوں حضرت ابو بکر و عمر کو کاذب خائن سمجھتے تھے۔
(صحیح مسلم، مسند الامام احمد بن حنبل، مسند ابی عوانہ نیل الاوطار)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مشرک قوم کو مسئلہ توحید سمجھانے کی غرض سے ستاروں کے بارے میں فرمایا ہذا ربی پھر چاند کے بارے میں فرمایا ہذا ربی پھر سورج کے بارے میں فرمایا ہذا ربی ہذا اکبر۔ کہ یہ میرا رب ہے یہ (بہت) بڑا ہے۔ یہ ہذا غیر استفہام کے ہو تو لازم آئے گا کہ موجد پیغمبر نے ایسا جملہ استعمال فرمایا جو شرکیہ ہے حالانکہ یہ شان ابراہیمی کے خلاف ہے لہذا ارباب علم فرماتے ہیں یہاں ہمزہ استفہام کا مخدوف ہے یعنی اللہ کے پیغمبر فرماتے تھے ہذا ربی کیا یہ میرا رب ہے؟ وغیرہ اسی طرح زیر بحث حدیث میں بھی حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) سے گفتگو استفہامی انداز میں تھی اس صورت میں عبارت کا مطلب یہ ہو گا کہ کیا تم مجھے جھوٹا، گنہگار، دھوکہ دینے والا خائن جانتے ہو؟ اب اس استفہام کا یہ مطلب ہرگز نہ ہو گا کہ واقع میں یہ دونوں حضرات ایسا ہی جانتے تھے بلکہ یہ ایک قسم کی تشبیہ ہے کہ آپ کا انداز ایسا ہے جیسے آپ کے نزدیک میں خائن ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ میں ہرگز ایسا نہیں ہوں۔ لہذا جیسے قرآن کریم میں ہمزہ استفہام کا مخدوف ہے یہاں زیر بحث حدیث میں بھی ہمزہ استفہام کا مخدوف ہے۔

روایت کے مذکور الفاظ کو اگر وہی مفہوم پہنچا دیا جائے جو یار لوگوں کا تراشہ ہوا ہے تو اس صورت میں ان حضرات سے لوگوں کا اعتماد اٹھانے کی یہ ایک جسارت ہوگی اس لئے کہ دوسرے مقام پر ان حضرات کی زبانوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبردست تعریف، راست گوئی فضل و کمال اور علوم ربیہ کا اعلان و اظہار نشر ہو رہا ہے مثلاً حضرت محمد بن حنفیہ نے حضرت عبداللہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں سخت لفظ بولا تو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے ابن حنفیہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اس کے باپ کو برائی کے کلمات سے مت یاد کرو ان کے حق میں صرف خیر کا کلمہ ہی بولا اللہ تعالیٰ ان کے باپ پر رحمت نازل فرمائے۔

(شرح فتح البیان لابن ابی اللہ یحییٰ بن حمزہ روایت نصر بن مزاحم جلد ۱ صفحہ ۶۴۳ طبع بیروت تحت عنوان فی بعض شمائلہ)

حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہ کے فاروق اعظم سے محبوبانہ تعلقات، تذکرہ خیر اور باہمی بھائی چارہ کے عنوان پر مستقل کتابیں موجود ہیں محقق العصر حضرت مولانا محمد نافع محمدی شریف ضلع جھنگ کی رجاء، تنظیم حصہ دوم ملاحظہ فرما کر تسلی کی جاسکتی ہے۔

جب صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف تو یہ حضرات سیدنا فاروق اعظم کی تعریف میں رطب اللسان ہیں تو دوسری جانب بزعم رؤفانہ وہ حضرات شیخین کو غاصب و خائن بھی جانتے ہیں! ان دو متضاد باتوں میں سے کون سی بات درست ہے؟

ہم اہل سنت عرض کرتے ہیں کہ مذکورہ کتابوں کی وہی تعبیر آل رسول کی صدق مقالی کے ساتھ ان کی دیانت و عظمت کی محافظ ہیں جو اوپر مذکورہ ہوئی اہل سنت و الجماعت ان کی مدد و نصرت سے نہ صرف اصحاب رسول اللہ بلکہ خاندان نبوی کی عزت و توقیر کی حفاظت پر بھی اپنا زور صرف کرتے ہیں یہ یار لوگ ہیں جو منہ میں دعویٰ کچھ اور رکھتے ہیں اور دل میں خاندان نبویہ کے لیے کچھ اور ہوتا ہے۔

اپنے موقف
کے لئے اصول

فریق مخالف
کے لئے اصول

خود علامہ لوبخنی لکھتے ہیں کہ شیعیہ کا یہاں فرقہ جو علیؑ کی شیعہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں علیؑ کی شیعہ بنائی اور انھیں علیؑ کی طرف سے علیؑ کی امامت کے قول پر بھی، ان میں مقداد بن اسود، سلمان فارسی، ابوذر غفاری، جذب بن جہانہ اور غمار یاسو وغیرہ تھے (۱)۔ انھیں اصحاب رسالہ (صحابہ) زمانہ نبیؐ اور اصحاب نبیؐ کے زمانہ (سب علیؑ کی امامت کے قائل ہیں اور ان کے پیروں کے دور دور تک ابھی کوئی وجود نہیں)۔ ہمارے یہاں شیعہ تھے علیؑ کی امامت کے قائل ہیں علیؑ بعد از نبیؐ کے۔ چل کر علیؑ کی امامت کے قائل ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تین گروہ بن گئے ان میں سے ایک نے علیؑ کی امامت قبول کی اور اطاعت فرض ہے، اور لوگوں پر واجب ہے۔ علیؑ کو قبول کریں اور ان سے اپنی اور آپ کے پیروں سے پہلے ہی ثابت ہو گئی آپ کی پیش کیے ہوئے کلمہ لے لیا جائے نہیں۔ (یہ ہم بھی کہتے ہیں)۔ ایک دعوت میں سے پانچ عقائد ہیں ایک نسبت تو ان پیروں کے وجود سے پہلے ہی ثابت ہو گئی آپ کی پیش کیے ہوئے کلمہ اور اصول کے مطابق اور اس عالم کی کتاب سے جس کی کتاب سے آپ دلیل بنا رہے ہیں۔

رانا سعید شیعہ کا دہرا معیار!

اپنے عقائد کے لئے علامہ نو بختی کا مؤقف جائز،
اس کا قول بھی صحیح ہو گیا، بے سند روایات
بھی تسلیم لیکن جب نو بختی نے ابن سبا کو موجد
شیعیت بیان کیا تو قول مردود ہے، بے سند ہے،
اسے جو ملا نقل کر دیا!

عبداللہ ابن سبا موجد عقائد شیعیت یا افسانہ!

شیعہ مناظر رانا محمد سعید
اپنی ہی باتوں سے فرار

شیعہ اثنا عشریہ عقائد آخر کہاں سے آئے؟

کشف الحقیقة

October 9, 2022

You

شیعیت کی پوری عمارت عقائد پر کھڑی ہے۔ تمام مذاہب عقائد سے ہی پہنچائے جاتے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ شیعیت کے عقائد کسی یہو... اصل گفتگو کا محور ہی یہ بات ہوگی کہ شیعہ اپنے عقائد کہاں سے لے رہے ہیں۔

6:27 PM

شیعہ مناظر رانا محمد سعید کو آخر تک موقعہ دیا گیا کہ ثابت کر دے کہ شیعہ عقائد کہاں سے آئے ہیں؟

علی میلانی شیعہ کی بڑھکیں
(پوسٹ مارٹم)

دعوی اہلسنت تبدیل نہیں ہوا!!

الاقتصاد فی الاعتقاد
only admins can send messages
December 24, 2021 1:37 PM ✓

@علی میلانی محترم میں دعوی اہل سنت پیش کر رہا ہوں۔ اس کے بعد گفتگو کن مراحل میں ہوگی اس کے بارے میں بھی بتا رہا ہوں۔

1:35 PM ✓

دعوی اہل سنت
شیعہ اثنا عشریہ کے اہم عقائد سیدنا علی خلیفہ بلا فصل، وصی رسول اللہ، عقیدہ امامت، خلفائے ثلاثہ سمیت 99.99 فیصد صحابہ کرام پر الزام بازی اور تبرہ۔ (معاذ اللہ) اور عقیدہ رجعت (نبی اور ائمہ اہل بیت کی دوبارہ دنیا میں واپسی) ان سب عقائد کا موجد عبداللہ ابن سبا یہودی ملعون ہے۔

1:36 PM ✓

الاقتصاد فی الاسلام
only admins can send messages
June 22, 2022 12:15 PM ✓

دعوی اہل سنت
شیعہ اثنا عشریہ کے (بعض) اہم عقائد سیدنا علی خلیفہ بلا فصل، وصی رسول اللہ، عقیدہ امامت، خلفائے ثلاثہ سمیت 99.99 فیصد صحابہ کرام پر الزام بازی اور تبرہ۔ (معاذ اللہ) اور عقیدہ رجعت (نبی اور ائمہ اہل بیت کی دوبارہ دنیا میں واپسی) ان سب عقائد کا موجد عبداللہ ابن سبا یہودی ملعون ہے۔

12:15 PM ✓

علی میلانی شیعہ (پہلی نشست)

کشاف الحقیقہ
October 5, 2022 8:02 PM ✓

دعوی اہل سنت
شیعہ اثنا عشریہ کے بعض اہم عقائد سیدنا علی خلیفہ بلا فصل، وصی رسول اللہ، عقیدہ امامت، خلفائے ثلاثہ سمیت 99.99 فیصد صحابہ کرام پر الزام بازی اور تبرہ۔ (معاذ اللہ) اور عقیدہ رجعت (نبی اور ائمہ اہل بیت کی دوبارہ دنیا میں واپسی) ان سب عقائد کا موجد عبداللہ ابن سبا یہودی ملعون ہے۔

8:04 PM ✓

علی میلانی شیعہ (دوسری نشست)

اہل سنت دعوی اور شرائط ایک سال شیعہ حضرات کے سامنے موجود تھے!

رانا محمد سعید شیعہ کے سامنے بھی وہی دعوی پیش کیا گیا!

ابن سبا ملعون
موجد عقائد شیعیت یا افسانہ!

شیعہ کی بدترین شکست

شیعہ مناظر مزید
گفتگو کے خواہشمند

1 شیعہ رانا محمد سعید کے پاس
تین راستے ہیں!

اہل سنت مناظر کے آخری ٹرن کا علمی
مدلل رد پیش کرے۔

اہل سنت کتب سے خلافت بلا فصل کا عقیدہ اگر ثابت
ہوتا ہے تو اپنے الزامی جوابات کا دفاع کرے!

2 دعویٰ میں بیان کئے گئے پانچ شیعہ عقائد کو
پانچ صحیح روایات سے ثابت کر دے۔

3 شیعہ مناظر خود مدعی بن جائے اور شرائط لکھ کر اپنا
دعویٰ پیش کرے اور اسے ثابت کرے!

اپن چیلنج

کشاف الحقیقہ

WWW.SUNNILIBRARY.COM

مصنف کی دیگر تصنیفات و تحقیقات

مناظرے، مکالمے، مباحث

تقیہ افضل مبادت یا
مجبور کو ہی گنتی رخصت!

سنی و شیعہ مکالمہ
عقیدہ تقیہ

ابن سلت منکظم، دھڑھو سادق (ممتاز قریشی)
ابن نشیخ منکظم، علیہ ناصر
تاریخ: 3 دسمبر 2021

والس آپ گروپ
الافتاء گروپ

حدیث لانورث
للعلم کوٹ: سنی و شیعہ مناظرہ

والس آپ شیعہ گروپ، الاقتصاد فی الاعتقاد
تاریخ: 19 افریقہ، 20 افریقہ 2022

ابن سلت منکظم، دھڑھو سادق (ممتاز قریشی)
ابن نشیخ منکظم، علیہ ناصر
تاریخ: 3 دسمبر 2021

مسئلہ اہل سنت و اہل تشیع
حق زہرہ و دفاع خلفائے راشدین

والس آپ گروپ، الامان شیپین، دہلی
تاریخ: 19 افریقہ، 20 افریقہ 2022

ابن سلت منکظم، دھڑھو سادق (ممتاز قریشی)
ابن نشیخ منکظم، علیہ ناصر
تاریخ: 3 دسمبر 2021

سنی و شیعہ مکالمہ
قاتلین عثمان غنی

صحیح روایات کی روشنی میں

facebook

اہل سنت: ممتاز قریشی
اہل تشیع: امام محمد سعید
مفت کاظمی

تاریخ: 28 اگست - 9 ستمبر 2021

بان فزک
مال فزک یا فزک مالیت

سنی و شیعہ مکالمہ

ابن سلت منکظم، دھڑھو سادق (ممتاز قریشی)
ابن نشیخ منکظم، علیہ ناصر
تاریخ: 3 دسمبر 2021

سنی و شیعہ مناظرہ
کر کرہ اور مدعم
کی صحابیت کا تعین
عقیدہ صحابہ اہل سنت
کی روشنی میں!

ممتاز قریشی، امام محمد سعید
تاریخ: 3 دسمبر 2021

مسئلہ تحریف قرآن
(ممتاز قریشی / ابوہشام)

والس آپ گروپ
مباحثہ شیعہ سنی مباحثہ

تاریخ: 26 / 23 اگست 2019

تصنیفات و تحقیقات

ابن سلت منکظم، دھڑھو سادق (ممتاز قریشی)
ابن نشیخ منکظم، علیہ ناصر
تاریخ: 3 دسمبر 2021

شیعہ راوی
ممتاز قریشی
کے بارے میں

ابن سلت منکظم، دھڑھو سادق (ممتاز قریشی)
ابن نشیخ منکظم، علیہ ناصر
تاریخ: 3 دسمبر 2021

مناظرہ کتاب
الامامت والسیاست
اور ابن قتیبہ
(ایک علم بحث)

ابن سلت منکظم، دھڑھو سادق (ممتاز قریشی)
ابن نشیخ منکظم، علیہ ناصر
تاریخ: 3 دسمبر 2021

عقیدہ
امامت

ابن سلت منکظم، دھڑھو سادق (ممتاز قریشی)
ابن نشیخ منکظم، علیہ ناصر
تاریخ: 3 دسمبر 2021

شیعہ کتب کا رد

ابن سلت منکظم، دھڑھو سادق (ممتاز قریشی)
ابن نشیخ منکظم، علیہ ناصر
تاریخ: 3 دسمبر 2021